اللہ کی عظمت اور بڑائی پر جامع کتاب

اللہ کا تعارف

الرحیم جل جلالہ الملک جل جلالہ العزیز جل جلالہ الخالق جل جلالہ المصور جل جلالہ الغفار جل جلالہ القہار جل جلالہ الوہاب جل جلالہ الرزاق جل جلالہ

از افادات

مولانا طارق جمیل صاحب

مرتب

مولانا ارسلان بن اختر میمن

مکتبہ الارسلان

MAKTABA-E-ARSALAN

Marfat.com

اللہ کی عظمت
اور بڑائی پر جامع کتاب

اللہ کا تعارف

مرتب
مولانا ارسلان بن اختر میمن

شعبہ تحقیق و تصنیف:
مکتبہ ارسلان
اردو بازار، کراچی۔
فون: 0333-2103655

جن احباب کو اس کتاب سے فائدہ ہو تو وہ احقر کے مرحوم بھائی
حافظ محمد اکبر (عمر ۲۶ سال) کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

DATA ENTERED

Marfat.com

297,43
J 9 3483 J
127507

جملہ حقوق ملکیت برائے مکتبہ ارسلان محفوظ ہیں

مکتبہ ارسلان اُردو بازار، کراچی۔
فون: 0333-2103655

نام کتاب .... اللہ کا تعارف
ترتیب وتزئین .... مولانا محمد ارسلان بن اختر میمن
اشاعت اوّل .... اگست 2008ء

ملنے کا پتہ:

کراچی: کتب خانہ مظہری گلشن اقبال نمبر 2۔فون: 4992176 نفیس اکیڈمی اردو بازار، کراچی
بیت القرآن اردو بازار، کراچی۔ اقبال بک ڈپو (اقبال نعمانی صدر)۔ اسلامی کتب خانہ نزد بنوری ٹاؤن۔
بیت الکتب گلشن اقبال نمبر 2۔فون: 4975024 مکتبۃ القرآن، بنوری ٹاؤن۔فون: 4856701
مکتبہ عمر فاروق، شاہ فیصل کالونی۔فون: 4594144 مکتبہ رحیمیہ اردو بازار، کراچی۔فون: 2744994
دارالاشاعت اردو بازار، کراچی۔ علمی کتاب گھر اردو بازار، کراچی۔

لاہور: مکتبہ رحمانی غزنی اسٹریٹ اردو بازار، لاہور۔ ادارہ اسلامیات انارکلی بازار، لاہور۔
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار، لاہور۔

راولپنڈی: مکتبہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ، راجہ بازار، راولپنڈی۔

Marfat.com

اللہ کا تعارف

Marfat.com

فہرست

باب نمبر ۱ — اللہ کی عظمت

انسان کا علم ناقص، اللہ کا علم کامل ---- ۲۱
تمہیں عقل اس لئے دی کہ شکر ادا کرو ---- ۲۱
اللہ کا دیکھنا کامل ہے ---- ۲۲
تمہیں تو بہت تھوڑا علم دیا ہے ---- ۲۳
وہ سوال جس کا دنیا جواب دینے سے عاجز ہے ---- ۲۴
اللہ کے علم کی وسعت ---- ۲۴
اللہ کے علم کی وسعت..... پہلی مثال ---- ۲۷
وہ تو اندھیری رات میں بھی دیکھتا ہے ---- ۲۹
وسعت علم باری..... دوسری مثال ---- ۳۰
وسعت علم باری..... تیسری مثال ---- ۳۱
اللہ کی بڑائی میں تمثیل ربانی..... چوتھی مثال ---- ۳۳
جو ۵ منٹ اللہ کی بڑائی کو بیان نہ کر سکے وہ کیسا محب ہے ---- ۳۴
اللہ کے علم کی وسعت..... پانچویں مثال ---- ۳۴
اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز بھی چھپی ہوئی نہیں ---- ۳۵
اللہ کے علم کی وسعت..... چھٹی مثال ---- ۳۸
اللہ کے علم کی وسعت..... ساتویں مثال ---- ۳۹
اللہ کے علم کی وسعت..... آٹھویں مثال ---- ۴۰
وسعت علم باری..... نویں مثال ---- ۴۲
دنیا کی ہر ہر چیز کو وہ ایک وقت میں دیکھتا ہے ---- ۴۳

Marfat.com

- ایک اللہ کی بادشاہی ---------- ۴۶
- ہر ہر چیز پر اس کی حکومت ہے ---------- ۴۷
- ساری دنیا اس کی محتاج وہ کسی کا محتاج نہیں ---------- ۴۸
- اللہ کو مطلوب بناؤ ---------- ۵۰
- سکون چاہیے تو اللہ کے بن جاؤ ---------- ۵۱
- دنیا بھر کا غلہ اس امر کا محتاج ہے ---------- ۵۲
- ہر قسم کی بادشاہت پر اس کی حکومت ---------- ۵۲
- تمام مخلوق اللہ کے حکم کی محتاج ---------- ۵۳
- ہر قسم کی محتاجگی سے پاک ذات ---------- ۵۴
- بے مثل ذات صرف اللہ ---------- ۵۵
- زرہ زرہ اس کی نظر میں ---------- ۵۷
- وہ ایسا بادشاہ جس کا کوئی شریک نہیں ۵۸ اللہ کے احسانات ---------- ۶۰
- زمین پر حکومت......اللہ کی ---------- ۶۱
- طاقت صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے ---------- ۶۳
- اللہ عزت و ذلت کا اکیلا بادشاہ ---------- ۶۵
- ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے ---------- ۶۶
- اللہ کی ناراضگی کے اثرات سات پشتوں تک چلتے ہیں ---------- ۶۹
- خزانوں کی چابیوں کا مالک ---------- ۶۹
- انسانی تخلیق اور اللہ کی قدرت ---------- ۷۰
- کائنات کے پیچھے قدرت کا ہاتھ ---------- ۷۲
- محبت اور عداوت اللہ ہی ڈالتے ہیں ---------- ۷۲
- ابتداء اور انتہاء سے پاک ذات ---------- ۷۳
- لامحدود صفات والا بادشاہ ---------- ۷۴
- تکبر صرف اللہ کو سجتا ہے ---------- ۷۶
- تعریف کرنے والے اس کی تعریف کر نہیں سکتے ---------- ۷۸

Marfat.com

ہم محدود ہیں وہ لامحدود ہے ---------- ۷۹
سب سے بڑا طاقتور کون ہے؟ ---------- ۸۰
سارا جہاں مل کر اس کی تعریف سے عاجز ہے ---------- ۸۱
کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں ---------- ۸۲
ہر قسم کے ڈر سے پاک ذات ---------- ۸۲
اس کا کوئی مثل نہیں ---------- ۸۴
اللہ کسی کا محتاج نہیں ---------- ۸۶
ابتداء اور انتہاء سے پاک ذات ---------- ۸۷
کامل ذات ---------- ۸۸
اللہ کی مثالی صفات ---------- ۸۹
میں تم سے غافل نہیں ہوں ---------- ۹۰
اللہ تعالیٰ کا حسب ونسب ---------- ۹۱
اللہ کی چاہت پر اپنی چاہت قربان کردو ---------- ۹۲
خیالات......اللہ کی قدرت ---------- ۹۵
دنیا تیرے لئے تو میرے لئے ---------- ۹۵
اللہ کو آپ کہنا بے ادبی ہے ---------- ۹۷
کائنات کی ہر چیز کا جوڑ بنایا، خود جوڑے سے پاک ---------- ۹۸
مناظر قدرت کو دکھاتا ہے مگر خود غائب رہتا ہے ---------- ۹۹
نہ ختم ہونے والی تعریف کا مالک ---------- ۱۰۱
دوڑو اللہ کی طرف ---------- ۱۰۱
اللہ کو اپنا ساتھی بنالو ---------- ۱۰۴
عزت وذلت کا معیار ---------- ۱۰۵
موت کے اسباب میں زندگی دینے والی ذات ---------- ۱۰۶
آسمان کو گرنے سے روکنے والی ذات ---------- ۱۰۸
ہر عیب سے پاک ذات ---------- ۱۰۹

Marfat.com

...... یاد کرنا ہو تو اللہ کو یاد کرو ---------- ۱۱۰
...... تھکنے اور سونے سے پاک ذات ---------- ۱۱۰
...... میرے اللہ کی صفات وخوبیاں ---------- ۱۱۲
...... رب العالمین، صرف اللہ ---------- ۱۱۳
...... کیا خیال ہے تیرا حساب نہیں ہوگا ---------- ۱۱۴
...... نطفہ سے انسان بنانے والی ذات ---------- ۱۱۴
...... کھربوں انسانوں کی ایک وقت میں سننے والی ذات ---------- ۱۱۶
...... انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ کی بندگی ہے ---------- ۱۱۷
...... میں تمہیں ہر وقت دیکھتا ہوں ---------- ۱۱۹
...... زمین پر اللہ کی حکومت ---------- ۱۲۱
...... اللہ کا مثالی علم ---------- ۱۲۲
...... اللہ کے خوبصورت نام ---------- ۱۲۳
...... اللہ تعالیٰ انسان سے ایک لحہ بھی غافل نہیں ---------- ۱۲۵
...... تمام زمین وآسمان کی بادشاہت صرف اللہ کے لئے ---------- ۱۲۷
...... دل کا کنکشن اللہ سے جوڑلو ---------- ۱۲۹
...... ہے کوئی میرا مقابل؟ ---------- ۱۳۰
...... سورج اور چاند کا حکم اللہ ---------- ۱۳۱
...... اللہ تعالیٰ کے احسانات ---------- ۱۳۳
...... اللہ کا اپنے بندے سے خطاب ---------- ۱۳۵
...... کروڑوں سال کے گناہ ایک بول پر معاف کرنے والی ذات ---------- ۱۳۸
...... ماں کے پیٹ میں روزی دینے والی ذات ---------- ۱۳۹
...... ماضی اور حال میں مستقبل جاننے والی ذات ---------- ۱۴۰
...... اللہ کا بندوں سے شکوہ ---------- ۱۴۲
...... بیماری سے صحت دینے والی ذات ---------- ۱۴۳
...... اللہ کے بغیر غیر کچھ نہیں کرسکتا ---------- ۱۴۴

Marfat.com

اللہ کی چاہت کوئی بدل نہیں سکتا ---------- ۱۴۴
مشرق اور مغرب کا بادشاہ ---------- ۱۴۷
زمین و آسمان کا تن تنہا بادشاہ ---------- ۱۴۸
کس رب سے ٹکر لیتے ہو؟ ---------- ۱۵۱
تخلیق زمین کا مقصد ---------- ۱۵۲
سب کو فنا ہے اللہ کو بقا ہے ---------- ۱۵۴
ہر عیب سے پاک ذات ---------- ۱۵۶
اللہ کے تذکرے خوب کیا کرو ---------- ۱۵۷
چیزوں کو بغیر نمونہ کے بنانے والا ---------- ۱۵۹
اللہ کی قدرت اور اس کی شان ---------- ۱۶۱
اللہ کی بڑائی دلوں میں بٹھاؤ ---------- ۱۶۲
ہم محتاج ہیں......وہ محتاج نہیں ---------- ۱۶۲
اللہ ہر قسم کی شراکت سے پاک ہے ---------- ۱۶۳
اللہ کا تعارف ---------- ۱۶۴
اللہ سے امید لگاؤ نہ کہ غیروں سے ---------- ۱۶۸
سب سے منہ موڑ کر اللہ سے جڑ جاؤ ---------- ۱۷۰
عظمت والے اللہ کی قدرت کے چند نمونے ---------- ۱۷۳
بغیر نمونے کے چیزوں کو وجود میں لانے والی ذات ---------- ۱۷۵
کلیم اللہ کا اللہ سے سوال ---------- ۱۷۶
خالق صرف اللہ ہے کہ نہ...... ---------- ۱۷۷
اس کے مقابل کوئی الٰہ نہیں ---------- ۱۷۹
کل جہاں کا بادشاہ ---------- ۱۸۱
محبوب خدا کا ثنا گوئی ---------- ۱۸۳
ہر عیب سے پاک ذات ---------- ۱۸۵
ہر قسم کی غفلت سے پاک ذات ---------- ۱۸۷

Marfat.com

- ہے کوئی میرے سوا معبود ---------- ۱۸۸
- انوکھا بادشاہ ---------- ۱۸۹
- وہ اللہ جس کا کوئی شریک نہیں ---------- ۱۹۲
- لا الٰہ الا اللہ کو مضبوط کرلو ---------- ۱۹۳
- سب کچھ اللہ سے مانگو ---------- ۱۹۳
- کام اللہ آسان کرتا ہے نہ کہ ---------- ۱۹۵
- سب کو شکل دی خود شکل سے پاک ---------- ۱۹۹
- تکبر اللہ ہی کو بجتا ہے ---------- ۲۰۲
- ناقص علم کو انسان کامل علم والے اللہ سے ٹکر لیتا ہے ---------- ۲۰۳
- سمندر کی تہہ کے ذرات کو دیکھنے والی ذات ---------- ۲۰۴
- زمان اور مکان سے پاک ذات ---------- ۲۰۵
- اللہ کے ارادہ کا نام وجود ہے ---------- ۲۰۶
- کائنات کی چیزیں نفع نقصان اللہ کے حکم سے پہنچاتی ہیں ---------- ۲۰۹
- تمہیں بے کار نہیں پیدا کیا ---------- ۲۰۹
- اللہ کے دو نگہبان ---------- ۲۱۰
- انسان کے ہر عضو سے سوال ہوگا ---------- ۲۱۰
- اے بندے سب کچھ تیرا اور تو میرا ---------- ۲۱۱
- اللہ کی ذات کو مقصود بنالو ---------- ۲۱۲
- اللہ کی کرم نوازی ---------- ۲۱۴
- دنیا و آخرت کے تمام مسائل کا حل صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ---------- ۲۱۴
- بادل اللہ کے حکم کا محتاج ---------- ۲۱۵
- سوچئے کہ کہیں اللہ ہم سے ناراض تو نہیں ---------- ۲۱۶
- میں نے تجھے بنایا اور تو میرا ہی باغی بن گیا ---------- ۲۱۷
- بغیر نمونہ کے بنانے والا کون ---------- ۲۱۸
- رزاق کا لامحدود رزق ---------- ۲۱۹

Marfat.com

- دو ہستیوں کو اپنی تعریف کرنا جائز ہے ---------- ۲۲۱
- اللہ کی عظمت کے بول ---------- ۲۲۱
- ایمان میں زیادتی کا نسخہ! مخلوق کی نفی کرنا ---------- ۲۲۱
- نظام پرورش میں اللہ کی قدرت ---------- ۲۲۲
- رحمت خداوندی اور ہماری بے حسی ---------- ۲۲۴
- لفظ اللہ کی اہمیت ---------- ۲۲۵
- اللہ کی محبت ---------- ۲۲۶
- اللہ کی ہم سے چاہت ---------- ۲۲۷
- لوہے کو بنانے والا اللہ ---------- ۲۲۸
- ایٹم بم سے نہ ڈرو اللہ سے ڈرو ---------- ۲۲۹

باب نمبر ۲ واقعات قدرت خداوندی

- اللہ کی قدرت! سو برس تک سلا دیا ---------- ۲۳۱
- یہودا کا سوال ۱۰۰ سال بڑا بھائی کون؟ ---------- ۲۳۲
- اصحاب کہف کا قصہ ۳۰۰ برس کی نیند ---------- ۲۳۳
- اصحاب کہف کی حفاظت ---------- ۲۳۳
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا انوکھا واقعہ ---------- ۲۳۵
- پیدائشی بچہ کی تقریر ---------- ۲۳۸
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا انوکھا واقعہ ---------- ۲۳۹
- رحم دلی کا کرشمہ ---------- ۲۴۰
- آگ کا ڈھیر جلا نہ سکا، مگر کیوں؟ ---------- ۲۴۲
- لنگڑے مچھر کا کارنامہ ---------- ۲۴۳
- چھوٹے سے پتھر کی آواز ---------- ۲۴۴
- طوفان نوح علیہ السلام کے کربناک مناظر ---------- ۲۴۷
- قوم عاد کی ہلاکت ---------- ۲۴۹

Marfat.com

قوم ثمود کی نافرمانی اور عذاب ---------- ۲۵۱
قوم شعیب کی سرکشی ---------- ۲۵۱

باب نمبر ۱۳
اللہ کی قدرت کی نشانیاں

کیا خود بخود پیدا ہو گئے؟ ---------- ۲۵۳
کائنات کی ابتداء ---------- ۲۵۴
اللہ کی نشانیاں ---------- ۲۵۴
کوئی تو ہے جو نظام ہستی چلا رہا ہے ---------- ۲۵۶
اللہ تعالیٰ کا محبت بھرا شکوہ ---------- ۲۵۸
اللہ کی بڑائی ---------- ۲۵۹
تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا ---------- ۲۶۱
نظام کائنات ---------- ۲۶۲
اللہ کا بندوں کو اپنی طرف بلانا ---------- ۲۶۵
سب سے بڑا محسن ''اللہ'' ---------- ۲۶۷
میرا رب کون ہے؟ ---------- ۲۶۹
نظام کائنات پر اللہ کی حکومت ---------- ۲۶۹
ہر طرف اللہ ہی اللہ ---------- ۲۷۰
اللہ کے احسانات ---------- ۲۷۱
بغیر نمونہ کے بنانے والی ذات ---------- ۲۷۲
اپنی قدرت سے کائنات کو بنانے والی ذات ---------- ۲۷۳
سب سے بڑا مصور ''اللہ'' ---------- ۲۷۴
ہر درخت میں پریشر موٹر لگی ہوئی ہے ---------- ۲۷۴
وہ اپنی مخلوق سے ایک لمحہ بھی غافل نہیں ---------- ۲۷۵
اللہ کی خوبیاں ---------- ۲۷۷

Marfat.com

جسے اللہ ملا اسے سب کچھ مل گیا ---------- ۲۷۸
انسان کی فطرت ہی احسان مندی ہے ---------- ۲۷۸
انسان کی پرورش کا نظام ---------- ۲۸۰
اللہ اپنی نشانیوں سے پہچانا جاتا ہے ---------- ۲۸۳
اللہ نے ہر چیز کو بغیر نمونہ کے بنایا ---------- ۲۸۵
گندے پانی سے خوبصورت انسان بنانے والی ذات ---------- ۲۹۴
ماں کے پیٹ میں رزق دینے والی ذات ---------- ۲۹۵
بے ذائقہ زمین سے ذائقہ دار پھل نکلنا ---------- ۲۹۸
تسخیر کائنات کس کے لئے ---------- ۲۹۹
خالق کائنات کا نظام لیل ونہار ---------- ۳۰۰
کتے سے وفاداری سیکھو ---------- ۳۰۱
جانوروں میں اللہ کی نشانیاں ---------- ۳۰۲
انسانی جسم اور صورت الٰہیہ ---------- ۳۰۵
کامل ذات صرف "اللہ" ---------- ۳۰۶
میرے بندے تیرا دل میرا عرش ہے ---------- ۳۰۸
عجائبات قدرت ---------- ۳۰۸
پانی میں ذائقہ ڈالنے والی ذات ---------- ۳۰۹
اللہ کا تعارف کرانا ہمارا فرض ہے ---------- ۳۱۰
آسمان اللہ کی قدرت ---------- ۳۱۱
اللہ کے لشکروں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ---------- ۳۱۲
اللہ کی طرف لوٹ آؤ ---------- ۳۱۳
کائنات میں اللہ کی نشانیاں ---------- ۳۱۴
سورج اللہ کی نشانی ---------- ۳۱۸
غلہ اور درخت اللہ کی نشانی ---------- ۳۱۹
زندگی کی وجود دینے والی ذات ---------- ۳۲۰
اللہ کی قدرت! سمندر میں جہاز کا نہ ڈوبنا ---------- ۳۲۴

Marfat.com

فہرست

اللہ کی عظمت

باب نمبر ۱

کائنات میں غور وفکر کی دعوت

☆ اللہ کی نشانیوں میں غور وفکر کی ترغیب 328
☆ قدرت کی نشانیاں ---------------- 328
☆ عقل والے عقل سے کام لیں ------ 330
☆ عقل سے کام نہ لینے والوں پر ذلت - 330
☆ کائنات میں اللہ کی نشانیاں ------ 331
☆ کھلے دلائل ---------------- 332
☆ کفر اندھیرے سے ہدایت کی طرف - 333
☆ زمین میں اللہ کی نشانیاں --------- 333
☆ انسانی جسم میں اللہ کی نشانیاں ----- 334
☆ عقل والوں کے لئے اللہ کی نشانیاں - 336
☆ اللہ کی ذات میں غور کرنا محدثین کی نظر میں- 337
☆ اللہ پر غور نہ کرنے کی وجہ --------- 338
☆ ذات الٰہی تک بے کیف رسائی ممکن ہے 338
☆ شیطان کی حرکت ---------- 338
☆ فکر برائے خلق ذکر برائے خالق ---- 339
☆ اسلاف کا کائنات میں غور کی دعوت دینا 339
☆ قرآن کی آیت نے سائنس دانوں کے دل کھول دیئے --------- 340
☆ کیا اللہ کے سوا کوئی اور الٰہ ہے؟ ---- 342
☆ تم کیوں کائنات میں غور نہیں کرتے؟ 342
☆ ہوا اور بادل پر اللہ کی حکومت ------ 343
☆ سائنس کائنات کی یکسانیت پر حیران 344
☆ زمین اور پہاڑ کو بنانے والی ذات -- 345
☆ اگر کائنات کے کئی خالق ہوتے تو؟ - 346
☆ کس نے آسمانوں کو بغیر ستون کے بنایا؟ 347
☆ سائنسدان اور اعتراف توحید ----- 348
☆ انسانی لباس اللہ کی نشانی --------- 349
☆ آسمان سے بادل برسانے والی ذات 349
☆ قرآن میں بیان کردہ اللہ کی نشانیاں 350
☆ مخلوقات میں غور فکر کی دعوت ------ 353
☆ تفکر کی فضیلت -------------- 353
☆ اللہ کی عظمت میں غور وفکر کی فضیلت - 359
☆ بعض خائفین کی حالت ---------- 359
☆ حضرت سفیان ثوری کا غور وفکر ----- 359
☆ جہنم کے طبقہ زمہریر کے خیال پر ایک بزرگ کا واقعہ ---------------- 360
☆ اللہ کے سب کام بہت عجیب ہیں --- 361
☆ اندھا کون ہے؟ -------------- 361

Marfat.com

باب نمبر۲

اللہ کون؟

☆ اللہ کے معنی ---------------- 363
☆ اللہ ازلی، ابدی ذات ہے -------- 364
☆ خدا کا جامع مفہوم ------------ 365
☆ دل کا سکون اللہ کی یاد میں ہے ----- 367
☆ کیا اللہ ہمارے لئے کافی نہیں؟ --- 368
☆ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا سب سے بڑا
ثبوت! قرآن ------------ 368
☆ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ماننے والے
مسلمان ہیں 369
☆ مشرک کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا 370
☆ دین اسلام میں تصورِ خدا -------- 371
☆ تو دل میں آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا -- 373
☆ اللہ کو دیکھنا ممکن ہے ------------ 374
☆ جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے
اللہ کو پہچان لیا ---------------- 375
☆ اللہ اور قرآن ---------------- 376
☆ اللہ پاک ہے ---------------- 377
☆ اللہ پر بہتان ---------------- 377
☆ اللہ پر بھروسہ ---------------- 377
☆ اللہ جانتا ہے ---------------- 377
☆ اللہ رحمن ---------------- 380
☆ اللہ سے ڈرنا ---------------- 380
☆ اللہ قریب ہے ---------------- 380
☆ اللہ کا انداز ---------------- 380
☆ اللہ کا احسان ---------------- 381
☆ اللہ کا علم ---------------- 381
☆ اللہ کا فضل ---------------- 381
☆ اللہ کافی ہے ---------------- 381
☆ اللہ کا کلام ---------------- 382
☆ اللہ کا نور ---------------- 382
☆ اللہ کی باتیں ---------------- 382
☆ اللہ کی بادشاہی ---------------- 383
☆ اللہ کی صفات ---------------- 383
☆ اللہ کی قدرت ---------------- 384
☆ اللہ کی مدد ---------------- 385

باب نمبر۳

اللہ کا تعارف

☆ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ----- 387
☆ اللہ کی پہلی صفت (رب العالمین)- 387
☆ دوسری اور تیسری صفت ---------- 388
☆ چوتھی صفت (مالک یوم الدین) 388
☆ خدا کی حقیقی عظمت ---------- 389
☆ کائنات کا تنہا شہنشاہ ---------- 390
☆ درخت کا پتہ بھی اس کے حکم سے گرتا ہے 391
☆ عزت ذلت کا مالک ---------- 391
☆ نیند اور اونگھ سے پاک ---------- 392
☆ زمین میں داخل اور خارج ہونے والی

Marfat.com

چیزوں کو جانتا ہے ---------------- 392
☆ زبردست ذات کون؟ اللہ!!! ----- 393
☆ بندوں سے محبت کرنی والی ذات --- 394
☆ ہر فیصلہ اس کے ہاتھ میں --------- 394
☆ اس کے جیسا کوئی نہیں ---------- 394
☆ اس کے سوا کوئی مصیبت کو دور نہیں کر سکتا 394
☆ ہر عیب سے پاک ذات --------- 395
☆ اللہ تعالیٰ کا قرآن تصور ---------- 395
☆ اللہ ہندوؤں اور عیسائیوں کی نظر میں 397
☆ اللہ ہر کسی کی مدد سے پاک ہے ---- 397
☆ اولاد اور بیوی سے پاک ذات ---- 398
☆ اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہیں ----- 398
☆ سب سے افضل عمل اللہ کی تعریف کرنا 399
☆ اللہ کی تعریف کرنے پر جنت کا انعام 399
☆ موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کو اللہ کا تعارف کرانا 399
☆ ابراہیم علیہ السلام اور اللہ کا تعارف ----- 400
☆ اللہ کی عظمت کی مثال قرآن کی زبانی 401
☆ زمین و آسمان میں نور ہی نور ------- 402
☆ تمہارا پالنے والا صرف اللہ -------- 403
☆ اللہ تعالیٰ (قدیم بلا ابتداء دائم بلا انتہاء) 404
☆ سب سے اول سب سے آخر سب سے ظاہر سب سے پوشیدہ ---------------- 404
☆ ماں کے پیٹ میں پرورش کرنے والا کون 406
☆ وہ ذات جس نے پہلا جوڑا بنایا ---- 408
☆ ماں کو ممتا کس نے دی؟ -------- 409
☆ کیا اللہ کے علاوہ کوئی اور بھی الٰہ ہے - 411
☆ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں 411
☆ وہ اکیلا سب کو سنبھالے ہوئے ہے - 412
☆ کیا انہوں نے اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو نہیں دیکھا ---------------------- 413
☆ کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتا ہے؟ 414
☆ اللہ تعالیٰ کا اولادِ آدم سے اہم سوال اور ان کا جواب ------------------- 416
☆ اے انسانو! تمہیں کیا ہو گیا تم اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اقرار نہیں کرتے؟ ------- 417
☆ غذا ------------------------ 417
☆ مردہ زمین سے غلہ کا نکلنا اللہ کی نشانی ہے 419
☆ ہر ہر اختیار کا مالک صرف اللہ ہے -- 420
☆ شہ رگ سے زیادہ قریب ذات -- 420
☆ اللہ ایک ہے ---------------- 422
☆ ہر پریشان حال کی مصیبت دور کرنے والا کون؟ --------------------- 425
☆ ٹھنڈی ہوا کون لاتا ہے؟ --------- 426
☆ خزانوں کی چابیاں اللہ کے پاس ہیں 426
☆ اللہ تعالیٰ کے خزانے ------------ 427
☆ موت اور زندگی دینے والی ذات --- 428
☆ اللہ کا تعارف اللہ کی بیان کردہ مثال کے ذریعہ ------------------ 428
☆ جب میں نعمتیں برساتا ہوں تو بندہ مجھے بھول جاتا ہے ------------- 429
☆ اللہ کے احسانات کو یاد کرو ------- 429
☆ قیامت کے دن بندوں کا اللہ کی حمد کرنا 429

Marfat.com

☆ قبروں سے اٹھتے وقت بندوں کا حمد کرنا 430
☆ اللہ بیٹے اور بیٹیوں سے پاک ہے -- 431
☆ نگاہیں اس کا احاطہ نہیں کرسکتیں ---- 432
☆ کوئی شئے اسکے مثل نہیں ---------- 432
☆ ماؤں کے پیٹوں میں کیا ہے اللہ کو علم ہے؟ 434
☆ اللہ انصاف کو پسند کرتا ہے -------- 434
☆ جنت کے لئے اللہ کی بندگی نہ کرو --- 435
☆ یہ بت مکھی بھی پیدا نہیں کرسکتے ---- 435
☆ بتوں کی مثال مکڑی کے جالے کی طرح ہے 436
☆ تم اللہ کے مقابلے میں کسی کو معبود نہ کہو 436
☆ اللہ کے ساتھ کفر مت کیا کرو ------ 437
☆ تمام بادشاہت اللہ کے ہاتھ میں ہے 437
☆ تمام جہانوں پر اللہ تعالیٰ کی بادشاہت ہے 440
☆ آسمان کو بنانے والا کون؟ -------- 440
☆ زمین کا بچھانا ------------- 441
☆ کائنات میں حکم صرف اللہ ہی کا چلتا ہے 444
☆ تمہارے معبود کھجور کے چھلکے کی طرح ہیں 445
☆ اللہ کے سوا کوئی پکار نہیں سن سکتا ---- 445
☆ اللہ کے سوا کوئی تکلیف دور نہیں کرسکتا 445
☆ نظام عالم کو قائم رکھنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے ----------- 446
☆ اللہ نور السموت والارض --- 446
☆ عبادت کے لائق صرف اللہ ------ 447
☆ قادر مطلق کے سوا تمام چیزیں فانی ہیں 448
☆ صرف اللہ تعالیٰ ہی زندہ جاوید ہے باقی سب فانی ہیں ------------- 449
☆ اللہ تعالیٰ تمام عیبوں سے پاک ہے - 449
☆ نجران کے عیسائی وفد کی آپ ﷺ کے پاس آمد ---------------- 450
☆ جزا و سزا کا مالک اللہ تعالیٰ ہے ----- 452
☆ رات صرف اللہ کی ذات لاتی ہے -- 453
☆ اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک ہے- 453
☆ اللہ تعالیٰ کے علاوہ معبودوں کو پکارنے والے کی مثال ---------------- 454
☆ کہو! اللہ ایک ہے ----------- 455
☆ اللہ کے سوا کسی اور کو رب مت بناؤ -- 455
☆ ہر شریک سے پاک اللہ --------- 456
☆ کسی اور کے اختیار میں کچھ بھی نہیں -- 456
☆ رحمت برسانے والا صرف اللہ ----- 457
☆ سننے کی مشین دینے والا صرف اللہ -- 457
☆ اگر اللہ رزق بند کردے تو؟ ------- 457
☆ کون ہے جو کنویں کی تہہ سے پانی نکالتا ہے 458
☆ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے کوئی چیز اس کی قدرت سے باہر نہیں ---------- 458
☆ اگر گناہوں سے توبہ نہ کی تو دلوں پر مہر لگادی جائے گی ----------------- 459
☆ کوئی چیز اللہ کے اختیار سے باہر نہیں - 459
☆ تعریف کے لائق صرف اللہ ------ 460
☆ اللہ کی حمد و ثنا کا حق ادا کرنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں ------------- 461
☆ زندہ کرنا صرف اللہ کے ہاتھ میں - 462

Marfat.com

☆ایک وقت میں تمام انسانوں، جانوروں کی گفتگو سننے والا ---------------- 463
☆اللہ کے سوا تمام معبود مکڑی کے جالے کی طرح ہیں ---------------- 463
☆خدا کائنات کی ہر شے پر قادر ہے -- 465
☆کائنات کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے 465
☆محبت کے لائق صرف اللہ -------- 466
☆وہی توکل اور آسرا لگانے کے قابل ہے 467
☆وہی حاکم، اسی کا حکم واجب العمل ہے 467
☆جان لو! اللہ دیکھ رہا ہے ---------- 468
☆تفسیر لا تدرکه الابصار ----- 469
☆اللہ سب کچھ سنتا ہے ----------- 469
☆صرف اللہ ہی غیب جاننے والا ہے - 470
☆تمھارے دلوں کیا ہے اللہ جانتا ہے - 471
☆چھپا کھلا سب اس کے سامنے ----- 472
☆روح اللہ کے حکم سے آتی ہے ------ 473
☆پیٹ میں کیا ہے صرف اللہ کو علم ہے - 473
☆حمل کی کم از کم مدت ------------ 473
☆زیادہ سے زیادہ مدت ----------- 474
☆عجیب تر ---------------- 475
☆حمل کا یقینی علم ------------ 475
☆اللہ کے ہاں ہر چیز حکمت کے تحت ہے 476
☆علم الٰہی لامحدود ہے ---------- 477
☆تمھارے اعمال بھی معلوم ہیں ----- 477
☆انسان پر کتنے فرشتے مقرر ہیں؟ --- 478
☆فرشتوں کی ڈیوٹیاں اور کارگزاری -- 479
☆حفاظت کے فرشتے ------------- 480
☆مٹی سے خون، خون سے ہڈی، ہڈی پر گوشت کس نے چڑھایا؟ ----------- 480
☆غیب کی چار باتیں --------------- 481
☆ماں کے پیٹ میں غذا پہنچائی ------ 482
☆جو کچھ ہے وہ اللہ ہی کا ہے -------- 482
☆اللہ کی قوت سماعت کامل --------- 483
☆ہر چھپا ہوا اللہ کی نظر میں --------- 483
☆قیامت کا علم اللہ کے پاس ہے ---- 484
☆قیامت کب آئے گی؟ ---------- 484
☆غیب کے پانچ خزانے ------------ 485
☆حضرت سلیمان علیہ السلام کے درباری کی موت کا عجیب واقعہ ------------ 485
☆خلیفہ منصور کا خواب ------------ 486
☆دنیا و آخرت میں تعریف فقط اللہ ہی کی ہے 486
☆یہ سب چہل پہل اللہ کی رحمت سے ہے 487
☆ذرہ ذرہ اس کے سامنے ظاہر ہے --- 487
☆بیک وقت ہزاروں اموات ------- 488
☆غیب سے ماں میں دودھ پیدا کرنے والی ذات ------------------ 489
☆اس دن ہر نیکی و گناہ سامنے آجائے گا 490
☆زمین کے خزانے اللہ کے علم میں ہیں 491
☆زور سے پکارو یا آہستہ اللہ سب سنتا ہے 491
☆جو تم چھپاتے ہو اللہ جانتا ہے ------ 492

Marfat.com

☆ کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں --- 493
☆ جو گناہ تم چھپ کر کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے ---- 493
☆ اللہ اپنے بندوں سے قریب ہے --- 494
☆ اللہ ہر وقت ہمارے ساتھ ہے ---- 495
☆ قیامت کے ۵۰ ہزار سال کے دن کا مالک 495
☆ دنیا کا علم، قطرہ! اللہ کا علم، سمندر --- 499
☆ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں 499
☆ علم الغیب اور واقعہ رسول ﷺ ---- 502
☆ آپ ﷺ کی زبانی علم غیب کی تردید 503
☆ انبیاء اور توحید خدا ---- 504
☆ نوح علیہ السلام اور ترغیب توحید ---- 504
☆ ھود علیہ السلام اور ترغیب توحید ---- 505
☆ حضرت صالح علیہ السلام اور ترغیب توحید 505
☆ ابراہیم علیہ السلام اور ترغیب توحید ---- 506
☆ ابراہیم علیہ السلام کا نظام کائنات میں غور و تدبر 507
☆ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا قوم سے خطاب 510
☆ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا اپنے والد کو بت پرستی سے منع کرنا ---- 511
☆ عیسیٰ علیہ السلام اور ترغیب توحید ---- 512
☆ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے -- 513

باب نمبر ۴

اللہ کا تعارف؟

☆ خدا کے بارے میں ایک سوال ---- 514
☆ آسمانوں کا ذکر ---- 515
☆ عرش الٰہی کہاں ہے؟ ---- 517
☆ وہ فرشتے جو عرش الٰہی کو اٹھائے ہوئے ہیں 518
☆ آسمان کا ذکر حضور ﷺ کی زبانی --- 518
☆ اللہ تعالیٰ احاطہ، وصف اور ادراک سے بعید ہے ---- 521
☆ سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا گیا؟ 521
☆ جان لے جو مصیبت پہنچتی ہے وہ پہنچ کر رہے گی ---- 522
☆ تقدیر کو مت جھٹلاؤ ---- 522
☆ زمین اللہ کی مٹھی میں تو اللہ کتنا بڑا؟ -- 523
☆ آسمان اللہ کی ایک انگلی پر ---- 524
☆ اگر آج اللہ تعالیٰ کا انکار کیا تو کل؟؟؟ 525
☆ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ ہلنے لگی ---- 529
☆ کبھی یہ نہ سوچنا کہ اللہ کو کس نے پیدا کیا 530
☆ اللہ کے بارے میں شیطانی وسوسے سے بچو 531
☆ اللہ کی نعمتیں ---- 531
☆ بڑائی اللہ کی چادر ہے ---- 532
☆ اللہ کو اپنی تعریف کرنا پسند ہے ---- 533
☆ اللہ باقی سب فانی ---- 534
☆ انسان اللہ کے سامنے چیونٹیوں کی مانند ہیں 534
☆ کیا حضور اکرم ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا؟ 535
☆ اللہ کی عظمت کا غلط اندازہ ---- 535
☆ عرش کی پیدائش ---- 535

Marfat.com

☆قلم کی پیدائش ---------------- 536
☆اللہ کا حسب ونسب! جان دو عالم ﷺ
کی زبانی ---------------- 536
☆اللہ کا لباس کیا ہے؟ ------------ 537
☆آسمان کی نورانیت اللہ کے چہرہ نور سے ہے 537
☆اللہ سے مانگنا ہو تو پہلے اس کی تعریف کرو 538
☆اللہ اپنا حجاب ہٹا دے تو سب جل جائیں 538
☆اللہ کے بارے میں یہودیوں کا سوال،
کیا اللہ سوتا ہے؟ -------------- 539
☆لوح محفوظ موتی ہے ------------ 540
☆انسان فرشتوں کی نگرانی میں ------ 541
☆اللہ کی کرم نوازی! ------------ 541
☆اللہ بندے سے کتنا قریب ہے ---- 541
☆میرا مرنا اور جینا آپ کے لئے ----- 542
☆بندے کا ارادہ بھی اللہ کے علم میں ہوتا ہے 542
☆گناہ کے بعد 3 گھڑی میں توبہ کی برکت 543
باب نمبر ۵

اللہ کا تعارف حضور ﷺ کی زبانی

☆اللہ کی تعریف آپ ﷺ کے زبانی -- 545
باب نمبر ۶

توحید کیا ہے؟

☆فرعون کے درباری اور دعوت توحید - 562
☆جادوگروں کو دعوت توحید --------- 562
☆مشرکین کو دعوت توحید ---------- 563
☆شرک تمام اعمال کو ضائع کر دیتا ہے - 563
☆تکلیف کے وقت اللہ کے غیر سے
مدد مت مانگو ---------------- 564
☆ابراہیم علیہ السلام کا قوم کو توحید کی دعوت - 564
☆شرک کرنے والے کا آپ ﷺ سے
کوئی تعلق نہیں ---------------- 565
☆فصل دوم توحید اور اس کی قسمیں ---- 567
☆توحید الربوبیة ---------------- 567
☆توحید الالوهية والعباده ----- 569
☆توحید اسماء اور صفات ----- 572
☆اسماء الٰہیہ میں گمراہ ہونے والوں کی
گمراہی کا سبب ---------------- 573
☆قرآن اور تعلیم توحید ------------ 574
☆شرک کی تعریف اور اس کی قسمیں -- 577
☆شرک اکبر ---------------- 577
☆شرک اصغر ---------------- 579
☆سب سے بڑا گناہ شرک --------- 580
☆عبادت صرف اللہ کی ------------ 582
☆تم اور تمہارے باطل معبود جہنم کا ایندھن ہیں 583
☆اللہ تعالیٰ انسان کا حقیقی آقا ہے ---- 584
☆عبادات کی اقسام ------------ 585
☆عبادت کا مفہوم اطاعت ہے ----- 585
☆اہل ایمان کی سب سے زیادہ محبت
اللہ تعالیٰ سے ہوتی ہے ------------ 586
☆صرف اللہ تعالیٰ تنہا معبود ہے ------ 587

Marfat.com

☆ اللہ کا نور ---------------- 588
☆ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے آس پاس
کے ستر ہزار پردے ------------ 588
☆ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کے
قریب ہو جانا ---------------- 588
☆ ستر کروڑ پردے --------- 589
☆ نور کے ستر پردے --------- 589
☆ کرسی کی وسعت کا اندازہ --------- 590
☆ اللہ کی عظمت کا اندازہ ---------- 590
☆ اللہ کے سب سے زیادہ قریب مخلوق - 591
☆ فرشتوں اور عرش کے درمیان ستر ہزار
نور کے پردے ---------------- 591
☆ اللہ کا عرش --------------- 592
☆ ساتوں آسمان کے اوپر پانی ہے ---- 594
☆ عرش اور اس کی نہریں اور زبانیں -- 595
☆ نوری سال ---------------- 596
☆ لوح و قلم ------------------ 598
☆ لوح محفوظ ----------------- 598
☆ دنیا کا سب سے بڑا نورانی قلم ----- 599
☆ اللہ تعالیٰ کی عظمت و بڑائی --------- 601
☆ مشرک قوم کے سامنے مردِ مومن کا اعلان 602
☆ ماؤں سے زیادہ مہربان اللہ! ------ 604
☆ اللہ کا بندوں سے خطاب محبت ---- 608
☆ توبہ کو کبھی نہ چھوڑنا -------------- 609
☆ اللہ کی شان رحمت --------------- 609
☆ گنہگار پر بھی لعنت مت کرو ------- 609
☆ جلتی ریت میں محبوب کی یاد ------- 610
☆ محبت کی کیف و مستی ------------ 610
☆ خدا سے محبت کا انعام ------------ 611
☆ مجھے اللہ کی تعریف پسند ہے ------- 611
☆ وہ جن سے اللہ پیار کرتے ہیں ----- 612
☆ اللہ سے محبت کرنے والے سایہ عرش میں 612
☆ حضور ﷺ کی دعاء محبت ----------- 613
☆ خدا اس کو عذاب دیتا ہے جو سرکش ہوتا ہے 615
☆ خدا کی بندوں سے محبت --------- 615
☆ باپ سے زیادہ محبت کرنے والا اللہ - 615
☆ اللہ کی شان کریمی -------------- 616
☆ محبت کے ساتھ خوف و خشیت کی تعلیم 618
☆ اللہ اور انسان ---------------- 622
☆ توحید کے دو اصول ------------ 626
باب نمبر ۷

مختلف مذاہب میں تصور خدا

☆ ہندو مذہب میں تصور خدا -------- 629
☆ ہندو مذہب اور ہندو دھرم -------- 630
☆ یہودیت میں تصور خدا ------------ 631
☆ عیسائیت میں تصور خدا ----------- 632
☆ تثلیث --------------------- 633
☆ ابنیت --------------------- 633
☆ سکھ مذہب میں خدا تصور خدا ------ 634

Marfat.com

باب نمبرا

اللہ کی عظمت

انسان کا علم ناقص، اللہ کا علم کامل:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو علم ناقص دیا ہے اور ناقص علم والا فیصلے بھی ناقص ہی کرے گا۔ ہمیں جو حاصل ہوتا ہے وہ دیکھنے سے (نظر سے) سننے سے (خبر سے) سوچنے سے (عقل سے) یہ تین بڑے ذریعے ہیں علم حاصل کرنے کے۔ پھر محسوسات بھی ہیں، لیکن ان سب کا عقل سے تعلق ہے۔ یہ تینوں ذریعے ادھورے ہیں۔ جب میں ادھر دیکھتا ہوں تو ادھر نہیں دیکھ سکتا۔ یوں دیکھتا ہوں تو ادھر سے غافل ...... بیک وقت دو سمتوں میں نہیں دیکھ سکتا۔ حالانکہ میری آنکھیں دو ہیں۔ تو تجربے سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ہماری نظر ناقص ہے۔ اسی طرح ہمارا سننا بھی ناقص ہے، ہم ایک آواز سن لیں گے لیکن دس آوازیں بیک وقت نہیں سن سکتے۔ ایک شوروغل ہوگا لیکن سمجھ کچھ نہیں آئے گا۔ پھر عقل بھی ناقص ہے انسان ایک حد تک سوچتا ہے مگر اس کے بعد سوچ ختم ہوتی ہے۔ پھر تمہارے غصے سے سوچ ایک دم بند ہو جاتی ہے انتقام کی آگ بھڑک اٹھے تو سوچ ختم ہو جاتی ہے اسی طرح زیادہ خوشی سے بھی سوچ ختم ہو جاتی ہے۔ بوڑھا ہو گیا، پھر بھی سوچ ختم۔

منکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم شیئا

کوئی شخص بڑا عالم فاضل کہلاتا ہے جب بوڑھا ہو گیا تو ایک لفظ بھی یاد نہیں رہتا۔ ویسا ہی ہو جاتا ہے جیسے کبھی بچہ تھا۔ تو ثابت ہوا کہ عقل بھی انسان کی ناقص ہے۔

تمہیں عقل اس لئے دی کہ شکر ادا کرو:

یہ تینوں چیزیں میں نے آپ کو تجربے سے بتادیں اور یہی تین چیزیں انسان کے علم کا

Marfat.com

ذریعہ ہیں۔قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

واللہ اخرجکم من بطون امھاتکم لاتعلمون شیئًا وجعل لکم السمع والابصار والافئدة...... ولعلکم تشکرون O

قرآن وہی بات بولتا ہے جو میں نے آپ کو بتائی ہے کہ:

اے انسان! جب تم دنیا میں آئے تھے تو تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔پھر میں نے تمہیں نظر دی دیکھنے کو، کان دیئے سننے کو، دماغ دیا سوچنے کو۔افئدة کا معنی دل ہے لیکن قرآن کریم میں اس سے مراد عقل ہے تو تم جاہل تھے میں نے نظر دی، کان دیئے، عقل دی تاکہ علم حاصل کرو اور میرا شکرادا کرو۔تو تینوں ذریعے حصول علم کے ناقص ہوئے اگر ہم اپنے علم پر بھروسہ کر کے چلیں گے تو کبھی کامیاب نہیں ہوں گے، تو کامل علم کس کا ہے؟

اللہ کا دیکھنا کامل ہے:

وہ اللہ پاک کی ذات ہے جس کا علم کامل ہے۔اس کا دیکھنا کیسا ہے، قرآن سنو:

یعلم مایلج فی الارض وما یخرج منھا وما ینزل من السمآء وما یعرج فیھا O

جو آسمان سے اترنے والی چیزوں کو بھی دیکھتا ہے اور چڑھنے والی چیزوں کو بھی دیکھتا ہے زمین میں چھپنے والی چیزوں کو بھی دیکھتا ہے اور نکلنے والی چیزوں کو بھی دیکھتا ہے اگنے والی چیزوں کو بھی دیکھتا ہے اور مٹنے والی چیزوں کو بھی دیکھتا ہے۔اڑنے والی چیزوں کو بھی دیکھتا ہے، چلنے والی چیزوں کو بھی دیکھتا ہے۔

پروانے، پتنگے دیکھتا ہے، درخت پہاڑ دیکھتا ہے، جنگل دریا دیکھتا ہے، ریت اور ذرات دیکھتا ہے، سمندر اور قطرے بھی دیکھتا ہے، مچھلی اور سانپ کو دیکھتا ہے، بھیڑیا اور بکری کو دیکھتا ہے۔جبرائیل اور دیگر فرشتوں کو بھی دیکھتا ہے انسان اور جن کو بھی دیکھتا ہے اس کا دیکھنا اتنا کامل ہے کہ اوپر دیکھے تو نیچے سے غافل نہیں۔یہاں دیکھے تو وہاں سے غافل نہیں۔ادھر دیکھے تو ادھر سے غافل نہیں کس لئے، وجہ کیا ہے؟ فرمایا:

اینما تولوا فثم وجہ اللہ

۱۲۷۲۰۸

Marfat.com

جدھر دیکھو گے اللہ ہی اللہ ہے۔

تو غافل کیسے ہوا، انسان کی تو جہت ہے، لیکن اللہ جہت سے پاک ہے اس کا منہ ہر طرف ہے:

للّٰہ المشرق و المغرب

مشرق بھی اللہ کا اور مغرب بھی اللہ کا۔

لہذا فرمایا:

سوآء منکم من اسر االقول ومن جهر به ومن هو مستخف بالیل وسارب بالنهار (سورہ رعد)

کوئی آہستہ بولے یا کوئی زور سے بولے۔ کوئی رات کو چھپ کے جا رہا ہے تو کوئی دن میں چل رہا ہے۔

تمہیں تو بہت تھوڑا علم دیا ہے:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ناقص علم دیا ہے، ادھورا...... اور اللہ کا علم کامل ہے...... وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ...... یہ آیت بتاتی ہے، دنیا میں جتنے بھی انسان ہیں، ان کے پاس جس لائن کا بھی علم ہے وہ بہت تھوڑا ہے۔

- ......خواہ وہ عالم ہے......
- ......خواہ وہ ڈاکٹر ہے......
- ......خواہ وہ انجینئر ہے......
- ......خواہ وہ تاجر ہے......
- ......خواہ وہ سائنسدان ہے......
- ......خواہ وہ قانون دان ہے......
- ......خواہ وہ زراعت پیشہ ہے......
- ......خواہ اس کے پاس کائنات کا علم ہے......
- ......خواہ سمندر کا علم ہے......

Marfat.com

☾ ......خواہ درختوں کا علم ہے......

ہر ایک پر یہ آیت فٹ آ رہی ہے...... **وما اوتیم من العلم الا قلیلا** ......جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے علم میں سے وہ تھوڑا ہے۔ اب تھوڑے علم کا علاج کیا ہے کہ کامل علم والے سے پوچھا جائے۔

وہ سوال جس کا دنیا جواب دینے سے عاجز ہے:

☾ ......"میں دنیا میں کیوں آیا ہوں؟"

یہ وہ سوال ہے جس کا کوئی علم جواب نہیں دے سکا۔

☾ ......"میرا کیا مقصد ہے؟"

جس کا کوئی علم جواب نہیں دے سکتا۔

☾ ......"موت کے بعد کیا ہونے والا ہے؟"

یہ وہ سوال ہے جس کا کوئی علم جواب نہیں دے سکتا۔

اللہ تعالیٰ ہم سے یہ چاہتا ہے کہ جیسے تم گھر کی دیوار میں انجینئر کی طرف دوڑے...... پیٹ کے درد میں ڈاکٹر کی طرف دوڑے......لڑائی کے قضیئے میں وکیل کی طرف دوڑے...... کرسی کے بنانے میں ترکھان کی طرف دوڑے......اے میرے بندو! اپنی زندگی کی منزل تک پہنچنے کے لئے میری طرف دوڑو......میرے بغیر تمہیں کوئی منزل تک پہنچا نہیں سکتا۔ کیونکہ علم کامل والا ہوں۔ کیسا علم؟

اللہ کے علم کی وسعت

اللہ یعلم ما تحمل کل انثی وما تغیض الارحام وما تزداد وکل شیء عندہ بمقدار علم الغیب والشھادۃ الکبیر المتعال سوآء منکم من اسر القول ومن جھر بہ ومن ھو مستخف بالیل وسارب بالنھار

Marfat.com

دنیا میں جتنی مادہ ہیں...... یعنی صرف عورت نہیں ...... بلکہ کتنی مادہ ہیں کائنات میں:

☾ ...... جاندار نباتات میں بھی مادہ......

☾ ...... انسانوں میں بھی مادہ......

☾ ...... چوپایوں میں بھی مادہ......

☾ ...... جنات میں بھی مادہ......

☾ ...... جنگلوں میں بھی مادہ......

☾ ...... پرندوں میں بھی مادہ......

☾ ...... پتنگوں میں بھی مادہ......

☾ ...... پروانوں میں بھی مادہ......

☾ ...... حشرات الارض، سانپ بچھو میں بھی مادہ......

☾ ...... مچھلی میں بھی مادہ......

☾ ...... جراثیم میں بھی مادہ......

تو کائنات میں جس پر لفظ مادہ بولا جاتا ہے اس کے پیٹ میں کیا ہے؟ وہ سب تیرا اللہ جانتا ہے۔ اس کے رحم کا سکڑنا اور پھیلنا...... ہر انڈے میں کیا ہے؟ ...... کیا نکلے گا؟ ...... کیسے نکلے گا؟ ...... کب تک رہے گا؟ ...... کیا کیا کھائے گا؟ ...... ذرا اس کے علم کا اندازہ تو لگائیں۔ صرف انسانوں کو نہیں پوری کائنات کے پروانے، پتنگے، مکھیاں، مچھر، ٹڈیاں، بھڑ، سانپ، بچھو، ہوائی، فضائی، آبی، ناری ...... ساری کائنات سے کیا نکل رہا ہے؟ اس کے علم میں ہے...... پیدا ہوتے ہی اس کی کیا ضرورت ہے؟ اس کے علم میں ہے۔

یعنی ہر مریض کا چارٹ اس کے اوپر لگا ہوا ہے پھر بھی دوائی دینے والا اس کی دوائی اس کو دے دیتا ہے۔ اس کا ٹیکہ اس کو لگا دیتا ہے اور وہ کیسے علم والا ہے کہ ارب ہا ارب قسم کی مخلوقات ہیں اور آگے کھرب با کھرب اس کے افراد ہیں اور ہر ایک کی ہزاروں ضروریات ہیں۔

☾ ...... وہ کسی کی بھی ضرورت میں دھوکہ نہیں کھاتا......

☾ ...... خطا نہیں کھاتا......

Marfat.com

- ......پورا کرنے سے گھبراتا نہیں......
- ......کام کرنے سے تھکتا نہیں......
- ......دیتے دیتے اس کا خزانہ مٹتا نہیں......
- ......دینے کے لئے کہیں سے لیتا نہیں......
- ......کرنے کے لئے کچھ کرتا نہیں......

اب میں تو بیان کرنے کے لئے بول رہا ہوں ناں......منبر پہ بھی آیا ہوں......اسے کچھ کرنے کے لئے کچھ نہیں کرنا پڑتا۔

- ......اور دینے کے لئے کہیں سے لینا نہیں پڑتا......
- ......اور کرنے کے لئے کہیں سے کروانا نہیں پڑتا......
- ......اور ساری کائنات پر اس کا علم چھایا ہوا ہے۔

وہ اندھیری رات میں کالے پتھر پر کالی چیونٹی کا چلنا دیکھتا ہے یہ نہیں بلکہ اللہ تبارک تعالیٰ نے یوں کہا:

دبیب النملة السوداء

اس کالے پتھر پر کالی رات میں اس چیونٹی کے حقیر پاؤں سے جو نشان پڑ رہا ہے وہ نشان تیرا رب عرش پہ بیٹھ کر دیکھ رہا ہے۔

کیسا علم ہے اس کا اور تمہارا علم کیا ہے؟

ان تتبعون الا الظن

تمہارا علم تو سارے اندازے ہیں، گمان ہیں۔

وان انتم الا تخرصون

تمہارا علم تو سارا اٹکل پچو، اندھیرے کا تیر ہے۔ کبھی لگ گیا، کبھی خطا ہو گیا۔

تو تم میرے علم سے ٹکراتے ہو۔ میں نے کہا۔ سچ بولنے والا نجات پائے گا۔ تم نے کہا: جھوٹ کے بغیر کام نہیں چلتا۔ تم نے میرے علم کو غلط کر دیا۔ اپنے علم کی حیثیت تو دیکھو۔

اس کے لئے میں نے پہلے ایک بنیاد عرض کی ہے کہ انسان کا علم کچھ نہیں اور اللہ کا علم خطا سے پاک ہے۔

Marfat.com

سچ، کامیابی تک پہنچائے گا اور جھوٹ ہلاکت تک پہنچائے گا۔

سارے تاجروں نے کہا: سچ، تو کون تجارت کر سکتا ہے

سارے سیاستدانوں نے کہا، زمینداروں نے کہا: سچے کے کام کہاں بنتے ہیں؟

تو انہوں نے اللہ کے علم کو چیلنج کر دیا۔ چونکہ ہم اللہ کو نہیں جانتے، اس کی صفات کو بھی نہیں جانتے۔

اپنی ذات میں لا الہ الا اللّٰہ......کوئی اس کا شریک نہیں۔

اپنی صفات میں لیس کمثلہ شیء......کوئی اس جیسا ہے؟ کوئی نہیں۔

ذات میں اکیلا......

صفات میں اس جیسا کوئی نہیں......

تو وہ علم کامل ہے جس علم میں خطا کوئی نہیں۔

یعلم ما فی البر و البحر

لمبے سے لمبا ''ورما'' وہ تقریباً پانچ کلومیٹر ہے جس نے زمین کو کھودا ہے......اس سے آگے زمین اس سے نہیں کھودی جا سکتی......اور یہ پچاس کلومیٹر تک ہے۔ زمین، مٹی اور آگے آگ ہے اور یہ صرف پانچ کلومیٹر تک پہنچے ہیں آگے صرف اندازے ہیں ان کے۔

ایسے ہی سمندر میں اس کے اندازے ہیں۔ تہہ تک تو جا نہیں سکتا اور نیچے جائیں تو پانی ہی دبا کے، پچکا کے رکھ دے، ان کی نیچے تک آبدوزیں بھی نہیں جا سکتیں۔ پانی ان کو ایسے دبا کے رکھ دے اور اوپر نکلنے ہی نہ دے۔

اللہ کے علم کی وسعت......پہلی مثال:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کسی حال میں، کسی پل میں، کسی لمحے میں بھی غافل نہیں ہے، صرف بندے ہی نہیں بلکہ کائنات کا ذرہ ذرہ، چپہ چپہ اس کے سامنے ہے اور وہ اس کی حرکات وسکنات سے باخبر بھی ہے:

انها ان تک مثقال حبة من خردل

رائی کے دانے کا ہزاروں حصہ ہو۔

Marfat.com

مثقال حبة من خردل

ایک تو رائی ایسی چھوٹی ہوتی ہے، پھر اس کا بھی کوئی حصہ۔ اتنی چھوٹی بھی کوئی چیز ہے۔

فتکن فی صخرة

پہاڑوں کے غاروں میں چھپا ہوا ہے۔

اوفی السموات

یا اس لمبی یا لامحدود فضاء میں کہیں تیر رہا ہو۔

اوفی الارض

یا اس زمین کی ظلمتوں میں کہیں پڑا ہوا ہو۔

یات بها اللّٰه

اللہ اس کو کھینچ کے باہر لانے پہ طاقت رکھتا ہے۔

احاط بصره بجميع المرئيات

اس کی نظر کائنات پر پوری طرح حاوی ہے۔

سواء منكم

اس کے لئے برابر ہے۔

من اسر القول

سرگوشی کرے یا میری طرح زور سے بولے۔

مستخفف باالیل

رات کے اندھیروں میں چھپ کے چلے۔

وسارب بالنهار

یا دن کے اجالے میں چلے، یہ سب اس کی نظر کے سامنے برابر ہے۔

سواء منكم من اسر القول

سرگوشی کی۔

ومن جهر به

Marfat.com

زور سے بولا۔

مستخف باللیل

رات کے اندھیروں میں چھپا۔

وسارب بالنہار

دن کے اجالے میں چلا۔

یہ سب اللہ تعالیٰ کے سامنے کھلی کتاب کی طرح ہے۔

لایعزب عن ربک من مثقال ذرۃ

ایک ذرہ کے برابر اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔

وہ تو اندھیری رات میں بھی دیکھتا ہے:

فیراھا

وہ دیکھتا ہے۔

کیا؟

دبیب النملۃ السوداء

ایک تو ہے نا چیونٹی چل رہی، اس چیونٹی کے حقیر صغیر پاؤں سے جو نشان پڑتا ہے (چٹان پر تو کوئی نشان آسانی سے نہیں پڑتا، لیکن جو چیز بھی حرکت کرتی ہے، تو کوئی نہ کوئی نشان ضرور چھوڑتی ہے) تو چیونٹی کالی پہاڑ کالا اور سنگلاخ، کوئی اس پر مٹی نہیں ہے۔

سمی

بالکل کالا نہ کوئی اس پر سبزہ ہے، نہ مٹی ہے۔

تو اس پر چیونٹی ا۔۔ حقیر پاؤں سے ایک نشان چھوڑتی جارہی ہے، وہ چیونٹی جو پاؤں سے نشان بنا رہی ہے، اللہ عرش پہ بیٹھ کر اس کو بھی دیکھ رہا ہے، کس وقت دیکھ رہا ہے؟

فی اللیلۃ الظلماء

کالی رات کے اندھیروں میں دیکھ رہا ہے۔

Marfat.com

یہ نہیں کہا کہ چودھویں رات میں دیکھ رہا ہے...... چیونٹی کو نہیں، چیونٹی جو ایک نشان چھوڑ رہی ہے، جو شاید بڑی بڑی دوربینیں لگائی جائیں تو نظر آئے گا، اللہ اس طاقت کے ساتھ بصیر ہے کہ عرش پر ہو کر، اس ایک چیونٹی نہیں، کائنات میں جو بھی رینگنے والی مخلوق ہے، ہر ایک کی وہ قدموں کی آہٹ کو سنتا ہے چیونٹی کی آہٹ کیا ہوگی؟ کہا، آہٹ بھی سنتا ہے اور اس کے نشان کو بھی دیکھتا ہے، تو وجود کا دیکھنا تو اور بھی زیادہ ہوگیا تو جو رب اتنی طاقت سے دیکھتا ہو، وہ مجھ سے اور آپ سے غافل ہوسکتا ہے؟

اجدت بغافل ليس بمغفول عنه

حیرت ہے اس شخص پر جو غافل ہے اللہ سے اور اللہ اس سے غافل نہیں۔

اجدت بجاهل ليس بمجهول عنه

حیرت ہے اس جاہل پر جو اللہ سے جاہل ہے، پر اللہ اس سے جاہل کوئی نہیں۔

کہاں بھاگے گا؟ زمین تو اللہ کی بچھی ہوئی، چھت آسمان کی اللہ نے بنائی، کائنات پہ اپنا قبضہ رکھا، تو گناہ کرنے کے لئے کہاں جانا چاہتا ہے؟ کس طرح اس کی نافرمانی کر کے اتنے حقیر وجود کے ساتھ یہ چھپ سکتا ہے؟ یا بچ سکتا ہے؟ یا لڑ سکتا ہے؟ یا بھاگ سکتا ہے؟

وسعت علم باری...... دوسری مثال:

تو اللہ تعالیٰ کیا کہتا ہے:

يعلم ما في البر والبحر

زمین کے اندر جو کچھ ہے، سمندر کی تہہ میں جو کچھ ہے وہ تیرا اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

ماتسقط من ورقة الا يعلمها

پتہ بھی گرے تو تیرا اللہ جانے۔

عدوورق الاشجار

ساری کائنات کے درخت، درختوں کے پتے، ان کی مجموعی تعداد اللہ کے علم میں۔

Marfat.com

عدد قطر الامطار

بارش، بارش کے قطرے......ان قطروں کی مجموعی تعداد اللہ کے علم میں۔

یعلم مطاعیل البحار

سارے سمندروں میں کتنا پانی؟ اللہ کے علم میں۔

مثاقیل الجبال

سارے پہاڑوں کا کتنا وزن؟ اللہ کے علم میں۔

لاتواعی منه السماء سماء

امان کوئی چیز اس سے چھپا نہیں سکتا۔

والارض ارضاً

زمین اس سے کوئی چیز چھپا نہیں سکتی۔

ولاجبل مافی واعیه

پہاڑ اپنے غار میں چھپی ہوئی چیزیں اس سے چھپا نہیں سکتے۔

ولابحر مافی قعره

اور سمندر اپنے اندھیروں میں اور اس کی تہہ میں پڑی ہوئی چیزوں کو اللہ سے چھپا نہیں سکتے یہ علم اللہ کا ہے

وسعت علم باری......تیسری مثال:

اللہ وہ ذات ہے، جسے سارا جہان پکارے:

اولکم ......پہلے پکاریں......اخرکم......پچھلے پکاریں......انسکم......انسان پکاریں ......جنکم......جنات پکاریں......حیکم......زندہ پکاریں......میتکم......مردہ پکاریں......رطبکم......تر پکاریں......یابسکم......خشک پکاریں......صغیرکم ......چھوٹے پکاریں......کبیرکم......بڑے پکاریں......ذکرکم......مرد پکاریں......وانثکم......عورتیں پکاریں......فی صعید واحد......ایک میدان میں کھڑے ہو کر پکاریں۔

اور اللہ سب سے یہ نہیں کہے گا باری باری بولو، یہ نہیں کہے گا کہ صرف عربی بولو کہ

Marfat.com

میری زبان عربی ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، بولو بولو پشتو بھی بولو، اردو بھی بولو، سندھی بھی بولو، پنجابی بھی بولو، بلوچی بھی بولو، بروہی بھی بولو، انگریزی بھی بولو، فرانسیسی بھی بولو، لاطینی بھی بولو...... کائنات کی ساری زبانوں میں اپنے رب کو پکارو، میں تمہارا وہ سننے والا رب ہوں کہ مجھے تمہاری باریاں لگانے کی ضرورت نہیں، میں تم سب کی چیخ و پکار کو الگ الگ سنوں گا، سمجھوں گا......

لا تغلطه كثرة المسائل......

تم سب کا اکٹھا بولنا مجھے غلطی میں نہیں ڈالے گا۔

کہ عمر کیا بولا اور خالد کیا بولا...... اکرم کیا بولا اور سعید کیا بولا۔ میں تم سب کو الگ الگ سنوں گا اور یہ سن کر......

لا يشغله سمع عن سمع......

ایک کا سننا مجھے دوسرے سے غافل نہیں کرتا......

ولا يلهيه قول عن قول......

ایک کو سنتے ہوئے دوسرے کو بھولتا نہیں......

لا يمنعه فضل عن فضل......

ایک کو دیتے ہوئے دوسرے کو یہ نہیں کہتا کہ ذرا انتظار کرو، خزانہ خالی ہے، اب تم کل آؤ تمہیں کل دیا جائے گا۔

- ......خزانوں کا مالک......
- ......آسمانوں کا مالک......
- ......سمندروں کا مالک......
- ......پانیوں کا مالک......
- ......سونے چاندی کا مالک......
- ......آگ، پتھر، پانی، مٹی، ہوا کا مالک......
- ......جنت اور دوزخ کا مالک......
- ......لامحدود خزانوں کا مالک......

Marfat.com

وہ اللہ جس سے ہمارے کام بنتے ہیں، اس سے اگر ہم نہ جڑے تو نہ ہماری دنیا ہے نہ ہماری آخرت ہے، کریم ہے، بادشاہ ہے، نافرمانوں کو بھی دیتا ہے، فرمانبرداروں کو بھی دیتا ہے، پھر ایک دن حساب کا رکھا ہے، جس دن کھرے کھوٹے کو جدا کرے گا، دنیا بنانی ہے اللہ کو لیناپڑے گا، آخرت بنانی ہے، اللہ کو لیناپڑے گا۔

اللہ کی بڑائی میں تمثیل ربانی...... چوتھی مثال:

کوئی اس کی تعریف کر ہی نہیں سکتا۔ اللہ خود فرماتا ہے کہ ساری دنیا کے درخت کاٹ کے اس کے قلم بناؤ:

والو ان مہ فی الارض من شجرۃ اقلام

دنیا کے درختوں کوقلم کو بنایا جائے تو کتنے بن جائیں گے، دنیا میں کتنے سینکڑوں میل جنگلات ہیں، ان کے سارے درختوں کوقلم بنایا جائے۔ پھر سیاہی کا انتظام بھی اللہ نے خود فرمایا ہے:

لو کان البحر مدادا

سمندر کوسیاہی بنادو، یہ اکیلا نہیں۔

والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر

ساتوں سمندروں کو سیاہی بنادو، یہ بحر کابل فلپائن کے قریب چھ چھ کلومیٹر گہرا ہے، چاروں طرف اس کی اتنی گہرائی ہے، یہ سارے سمندر بن گئے، سیاہی اور درخت بن گئے، قلم، لکھے کون؟ ہم سارے مل کر بھی لکھ نہیں سکتے، پچھلوں کو بلاؤ جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور جو بعد میں آنے والے ہیں، ان کو بھی جمع کر کے بٹھا دو اور میرے فرشتے بھی آجائیں اور تم بھی بیٹھو، جنات بھی آجائیں، پھر میری تعریف لکھنا شروع کر دیں، اپنے علم سے لکھو، ہمارا علم تو تھوڑا ہے اور جو اللہ کا رسول تعریف کرے گا تو کتنی کرے، وہ فرشتے جو کروڑوں سال سے اللہ کی تعریف کر رہے ہیں، وہ کتنی تعریف کیے ہوئے ہوں گے:

سبحان اللّٰہ، الحمدللّٰہ، لاالہ الااللّٰہ

اللہ فرماتا ہے کہ:

Marfat.com

لنفدالبحر قبل ان تنفد کلمت ربی ولو جئنا بمثله مددا

سب سمندر خشک ہو جائیں گے اور درخت کے قلم لکھتے لکھتے ٹوٹ جائیں گے، پھر اتنے سمندر اور لے آؤ، پھر تمہیں قلم دوں، پھر لکھنا شروع کرو، یہ بھی ختم ہو جائیں گے مگر میری تعریف ختم نہیں ہوگی۔

جو ۵ منٹ اللہ کی بڑائی کو بیان نہ کر سکے وہ کیسا محبّ ہے:

تو میرے بھائیو اور بہنو! ہم تو آئے تھے اللہ کی تعریف کرنے اور اس کی عبادت کرنے، ہم پانچ منٹ اللہ کی تعریف کو بیان نہ کر سکے، یہ کتنے افسوس کی بات ہے! کسی عورت سے پوچھو تیرا بیٹا کیسا ہے تو ایک گھنٹہ اس کو بیان کر سکتی ہے، پھر پوچھا جائے کہ گھر میں کیا ہوتا ہے تو گھر کا سارا کام ایک گھنٹہ میں سمجھا سکتی ہے اور جب یہ پوچھا جاتا ہے کہ اری بہن! تیرا اللہ کیسا ہے؟ تو پتہ نہیں کیسا ہے...... بس میرا اللہ ایک ہے اور کیا ہے؟ تو اس کا مجھے کوئی پتہ نہیں۔

جس مسلمان مرد کو اور جس مسلمان عورت کو ساری دنیا میں اللہ کا تعارف کرانا ہے، اور اللہ کے ماننے پر دنیا والوں کو تیار کرنے ہے، ہم کو یہ بھی پتہ نہیں کہ ہمارا رب کیسا ہے؟ زمین و آسمان میں ایک ہی تو ذات ہے جو قابل تعریف ہے۔ اللہ نے قرآن کو کہاں سے شروع کیا الحمد للہ سے شروع کیا۔ قرآن کی ابتداء الحمد سے ہو رہی ہے یہ چھوٹا سا جملہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عربی زبان ترجمہ سے سمجھ میں نہیں آتی۔ عربی میں الحمد کا ترجمہ ہم کرتے ہیں ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اس سے زیادہ اردو میں کوئی لفظ نہیں ہے اللہ نے الحمد میں کیا بھر دیا، چاروں آسمانی کتابیں اور ساری دنیا کے خزانے بھر دیئے۔ اے مسلمان! مردوں اور عورتوں یہ ہے تمہارا کام کہ ساری زندگی میری تعریف کرنا، ہمارا اللہ ایسا ہے، ایسا ہے......

اللہ کے علم کی وسعت...... پانچویں مثال:

اللہ سب دیکھ رہا ہے اور ہمیں خبر سنا دی کہ ظالم کو بتاؤ کہ تم سے بھی بڑا ایک ہے جو تمہیں دیکھ رہا ہے۔ ایک دن تیری گردن کو مروڑ دے گا۔ سارے بل نکل جائیں گے۔ پھر انسان جو کچھ اعمال کرتا ہے ان سب کی اللہ خبر دے رہا ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز بھی چھپی ہوئی نہیں:

کمرے میں بند ہوگیا..... کنڈیاں لگا دیں..... پردے لگا دیئے کہ اب تو کوئی نہیں دیکھ رہا..... ایسے تو کوئی نہیں دیکھ رہا ہے اب اس کو اللہ نے خبر دی.....

مایکون من النجوىٰ ثلثة الاهو رابعهم

تم تین بیٹھے ہوئے ہو تو چوتھا اللہ ہے.....

ولا خمسة الا هو سادسهم

تم پانچ ہو تو چھٹا اللہ ہے.....

ولاادنىٰ من ذالک

اس سے تھوڑے ہوں پانچ یا چار تین دو ایک.....

ولا اکثر

پانچ سے پانچ ہزار ہوں.....

الا هو معهم أين ما كانو

تمہارا رب تمہارے ساتھ ہے.....

ثم ينبئهم بما عملوا

پھر جو کچھ تم نے کیا، ایک دن تمہیں دکھائے گا کہ یہ کیا تھا تم نے۔

پھر اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں:

واسروقولكم

آہستہ بولو.....

اوجهروا به

زور سے بولو.....

انه عليم بذات الصدور

وہ تمہارے دل کے اندر کو بھی جانتا ہے.....

ونعمل ماتوسوس به نفسه

Marfat.com

کچھ باتیں ایسی ہیں جو آدمی اپنے دل ہی دل میں کرتا ہے جس کو وہ خود بھی نہیں سنتا، نہ اس کے کان سنتے ہیں تو پرایا کیسے سنے گا، وہ تو خود نہیں سن رہا، اس کو حدیث النفس کہتے ہیں اور اس کو اخفاء کہے ہیں تو اللہ تعالیٰ یہ کہہ رہا ہے کہ جو تم اپنے دل میں اپنے آپ سے باتیں کرتے ہو میں اس کو بھی سنتا ہوں۔ اب اللہ سے کوئی بات کیسے چھپے؟ خیال میں بھی نظریوں اٹھی یا یوں اٹھی کہ فرشتوں کو بھی یہ پتہ نہیں چلتا کہ یہ بدنظر ہے یا اچھی نظر ہے یا برائی کی نظر سے دیکھا یا نیک نظر سے دیکھا، کسی کو عزت سے دیکھا، کسی بھی چیز کو دیکھا، فرشتوں کو بھی پتہ نہیں چلتا، ذہن میں جو باتیں گھوم جاتی ہیں، جس کے ساتھ چالاک بنتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کو الگ سمجھ رہا ہے:

یعلم خائنة الاعین

کہ تمہاری نظر غلط ہوئی تیرے رب نے اس کو بھی دیکھ لیا......

وما تخفی الصدور

نظر کے غلط ہونے سے دل میں غلط خیال آیا، اس کو بھی اللہ نے دیکھ لیا اور پکڑ لیا۔

مثال:

جو کچھ انسان کر رہا ہے:

ویعلم ماجرحتم بالنهار

دن میں جو کچھ تم کرتے ہو اللہ جانتا ہے، صرف دن میں کرنے کو رات کو نہیں۔

سواء منکم من اسر القول ومن جهر به ومن هو مستخف باللیل وسارب بالنهاره له معقبات من بین یدیه ومن خلفه یحفظونه من امر الله

کہ یہ نہیں کہ روشنی ہوگی تو اللہ کو پتہ چلے گا یا لاؤڈ اسپیکر کا اعلان ہوگا تو اللہ کو پتہ چلے گا۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرمارہے کہ تم زور سے بولو، تم آہستہ بولو، بلکہ اللہ نے وہ سب کچھ سنا جو تم نے دن میں کہا، اللہ نے وہ سب کچھ دیکھا جو تم نے رات کو کیا، اللہ نے دیکھا۔

Marfat.com

مستخف باللیل

رات تو چھپی ہوئی ہے۔

وسارب بالنھار

دن میں کر رہا ہے۔

اللہ پاک کے ہاں رات کا اندھیرا اور دن کی روشنی برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے اندر کمرے میں آدمی اکیلا اور ایک لاکھ کا مجمع برابر ہے اللہ کے لئے سمندر کے نیچے کی دنیا اور عرش کی دنیا اوپر برابر ہے۔ جیسے وہ جبرائیل کو دیکھ رہا ہے اسی طرح اس زمین پر چلنے والی چیونٹیوں کو بھی دیکھ رہا ہے اور وہ جبرائیل، اسرافیل، میکائیل کو بھی سنتا ہے اور سمندر میں تیرنے والی مچھلیوں کی بھی سنتا ہے اور وہ اپنی جنت کو اپنے سامنے دیکھ رہا ہے۔ اس کے سامنے دور اور قریب برابر ہے، بلکہ دور قریب کچھ بھی نہیں سارا ہی قریب ہے۔ وہ اپنی ذات میں اتنا دور ہے کہ:

لاتراہ العیون

آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں، پھر آنکھ تو بس یہاں تک دیکھتی ہے۔

لاتخالطہ الظنون

آدمی خیال کرے یا تصور کرے، پھر اس کو بھگائے، دوڑائے۔

اللہ تعالیٰ یہی کہتا ہے کہ تمہارا خیال بھی اللہ تک نہیں پہنچ سکتا ہے۔ بھئی جب اللہ اتنا دور ہو گیا تو کام کیسے بنے گا تو یوں ارشاد فرمایا اس کا اوپر ہونا اسے تم سے دور نہیں کرتا:

نحن اقرب الیہ من حبل الورید

وہ تمہاری شہ رگ سے زیادہ تمہارے قریب ہے۔

تو سارا جہاں اس کے سامنے برابر ہے ظالم ظلم کر رہا ہے، مظلوم ظلم سہہ رہا ہے، عادل عدل کر رہا ہے، دیانت دار دیانت سے چل رہا ہے، بددیانت بددیانتی کر رہا ہے، سچا سچ بول رہا ہے، جھوٹا جھوٹ بول رہا ہے، زانی زنا کر رہا ہے، پاکدامن اپنی عزت کے ساتھ چل رہا ہے، حرام کھانے والا حرام میں چل رہا ہے، حلال کھانے والا اپنی ضرورتوں میں پس رہا ہے۔

Marfat.com

اللہ کے علم کی وسعت......چھٹی مثال:

سب اللہ دیکھ رہا ہے۔ کیوں؟

لاتاخذه سنة ....نہ اونگھ ہے..........ولانوم......نہ سونا......ولا غافل ......اور نہ غافل......ولا جاهل......اور نہ جاہل......لایعزب عنه مثقال ذرة......ایک ذرہ اس سے چھپ نہیں سکتا۔

ایک لمحے کے لئے وہ آرام نہیں کرتا۔ نہ کروٹ بدلے، نہ پہلو بدلے، مشرق مغرب اس کے برابر، شمال جنوب برابر، اوپر نیچے برابر، ماضی حال برابر،، حال اور مستقبل برابر، عرش اور فرش برابر، اس کے سب برابر ہے۔ نہ وہ کھانے کا محتاج ہے اور نہ پینے کا محتاج اور نہ سونے کا محتاج۔ نہ تھکے، نہ سوئے، نہ روئے، نہ آرام کرے، نہ کروٹ بدلے، نہ پہلو بدلے، نہ رخ بدلے، وہ نہ آنکھیں چھپائے، نہ بند کرے، نہ وہ غافل ہو، ساری کائنات کو ایک پل میں اس طرح دیکھے جیسے اپنے عرش کو دیکھے، اپنی مخلوق کو دیکھے اور عرش فرش لوح وقلم کرسی اور سات سمندر، سات زمینیں، سارے جنگل، سارے دریا، سارے پہاڑ، سارے انسان، سارے چرند پرند، درند، چوپائے، رینگنے والے، اڑنے والے، تیرنے والے سب اس کے سامنے کھلی کتاب کی طرح ہیں اور نہ وہ ان سب سے ایک پل کے لئے غافل ہے، نہ جاہل ہے، نہ عاجز ہے، نہ تھکتا ہے، نہ انگڑائی لیتا ہے کہ بہت تھک گیا ہو...... ہر چیز سے پاک......سبحان...... بے عیب، بے عیب بھی پورا ترجمہ نہیں ہے:

وان تجهر بالقول فانه يعلم السر واخفى

تم زور سے بولو یا آہستہ بولو، وہ تمہارے بول کو بھی سنتا ہے اور تمہارے آہستہ کو بھی سنتا ہے اور تمہارے اخفاء کو بھی سنتا ہے۔

اخفی کسے کہتے یں؟ دل میں بولنا، جو میں نے کہا......یا اللہ...... یہ بھی سنا، یا اللہ...... یہ بھی سنا۔ پھر میں نے زبان بند کرلی، ہونٹ سی لئے، پھر میں نے کہا، دل بولا......یا اللہ...... اس کو میرے کانوں نے نہیں سنا، آپ کیسے سن سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے یہ بھی سن لیا ہے:

Marfat.com

يعلم السر و اخفى

لہذا جس کی یہ صفت ہوگی وہی ہوگا:

اللّٰہ لاالہ الا ھو له الاسماء الحسنى، انني انا اللّٰہ لا اله الا انا، ھو اللّٰہ الذی، لا اله الا ھو عالم الغيب و الشهادة ھو الرحمٰن الرحيم، ھو اللّٰہ الذی لا اله الا ھو، قل ھو اللّٰہ احد

تو سارا ان آیات کا ایک خلاصہ ہے کہ اس جہان میں چاہت اللہ کی ہے...... کسی سے مشورہ نہیں لیتا...... کوئی اس کی چاہت میں شریک نہیں، کوئی اس پر حاوی نہیں، کوئی اس کا غالب نہیں، وہ زبردست ہے، باقی سب بے دست ہیں، وہ زورآور ہے، باقی سب بے زور ہیں...... وہ شہنشاہ ہے، باقی سب غلام ہیں...... وہ سب پر قادر ہے، باقی سب مقدور ہیں...... وہ سب کا ناصر ہے، باقی سب منصور ہیں...... وہ سب کا حافظ ہے، باقی سب محفوظ ہیں...... وہ سب کا رب ہے، باقی سب مربوب ہیں...... یعنی وہ پالنے والا ہے اور باقی پھلنے والے ہیں۔

مربوب، پھلنے والا، رب پالنے والا، اور اس پالنے میں کسی سے لے کر نہیں دیتا...... کسی سے لے کر نہیں کھلاتا...... کسی سے لے کر نہیں پلاتا...... کسی سے لے کر نہیں پہناتا، کسی سے لے کر نہیں اٹھاتا...... کسی سے لے کر نہیں گراتا...... بلکہ:

انما امره اذا اراد شيئا ان يقول له كن فيكون

اس کا ارادہ کُن...... یہ نہیں کہ وہ کہتا ہے کُن، کُن......

وہ ایک ہمیں سمجھانے کے لئے ہے...... اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ کہہ رہا ہے...... کن، کن، کن...... اس کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کی چاہت ہی سب کچھ ہے، اس کا ارادہ ہی سب کچھ ہے۔

اللہ کے علم کی وسعت...... ساتویں مثال:

سمندر میں کتنا پانی ہے؟ اسے ایک ایک قطرے کا پتہ ہے ایک ایک قطرے اور مجموعی وزن کا پتہ ہے سمندر میں چلنے والی مچھلیوں کا پتہ ہے۔ اس مچھلی کو کونسی مچھلی کھائے گی؟ اس کا پتہ ہے...... پھر اس کو کونسا شکاری شکار کرے گا؟ وہ بھی پتہ ہے...... پھر اس کے کتنے ٹکڑوں

Marfat.com

ہوں گے؟ وہ بھی پتہ ہے......اس کے ایک کانٹے کو کون سی بلی اٹھائے گی؟ دوسرے کانٹے کو کونسا کوا اٹھائے گا؟ وہ بھی پتہ ہے...... یہ انسان جس نے اس مچھلی کو کھایا، کونسی دنیا میں مرے گا؟ ایک مچھلی کو دس آدمیوں نے کھایا ہے، وہ دس آدمی قبر میں گئے اور پیوند خاک ہوئے۔ ایک مچھلی کا نشان مٹا، ایسی کروڑوں مچھلیاں روز کھائی جاتی ہیں...... اللہ قیامت کے دن کہیں گے زندہ ہو جا۔ قیامت کے دن ایک ایک الگ الگ زندہ ہو جائے گی۔ (اللہ اکبر)

اللہ کے علم کی وسعت...... آٹھویں مثال:

واسروا قولکم اواجھروا بہ انہ علیم بذات الصدور

تم آہستہ بولو، زور سے بولو، میں تو دل کے بھید کو بھی جانتا ہوں۔ وہ بھاگیں گے کہاں تو چھپیں گے کہاں......

یعلم مایلج فی الارض

زمین کے اندر چھپی ہوئی چیزوں کو جانتا ہے......

وما یخرج فیھا

زمین سے نکلنے والی ہر چیز کو جانتا ہے......

وما ینزل فی السمآء

آسمان پہ چڑھنے والی ہر چیز کو جانتا ہے......

یعلم عدد ورق الاشجار

دنیا میں درختوں کو کوئی نہیں گن سکتا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں ساری دنیا کے دختوں کی تعداد کو بھی جانتا ہوں۔ پھر اس میں پتے کتنے ہوں گے اور اس کو بھی جانتا ہوں کہ آج کتنے گرے......

ماتسقط من ورقة الا یعلمھا

آج کتنے پتے گر گئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، مجھے تو پتہ ہے ہم اپنے گھر کے درخت سے گرنے والے پتوں کو نہیں گن سکتے۔ اللہ تعالیٰ کائنات میں پھیلے ہوئے لمبے لمبے سینکڑوں میل کے جنگلات اور کہیں

Marfat.com

کنارے میں کہیں پہاڑی پر کہیں دامن میں کہیں وادی میں کہیں صحرا میں کتنے درخت ہیں، ان تمام کے عدد کو جانتا ہے، ان کے پتوں کو جانتا ہے، سبز کو جانتا ہے، گرے ہوئے کو جانتا ہے، جو گرنے والا ہے اسے جانتا ہے، جس پہ کلی بنی ہے اسے جانتا ہے، جو خوشہ بنے گی اسے جانتا ہے، اس خوشے پہ کتنے پھل لگیں گے اس کو جانتا ہے، وہ پھل کب پکے گا اس وقت کا پتہ ہے، کب کٹے گا اس وقت کا پتہ ہے، اس کو طوطا کھائے گا، کوا کھائے گا، گلہری کھائے گی، اس کا بھی پتہ ہے، پھر کونسی منڈی میں فروخت ہوگا، اس کا بھی پتہ ہی، کون اسی خرید کے کھائے گا، اس کا بھی پتہ ہے یہ گٹھلی کہاں پھینکی جائے گی، اس کا بھی علم ہے۔ وہ گٹھلی آگے کہاں درخت بنے گی، اس کا بھی علم ہے، اس سے آگے کتنے درخت بنیں گے اس کا بھی علم ہے ایک گٹھلی سے کتنے درخت بننے والے ہیں، اس کا بھی علم ہے ہر ایک پر کتنے پھل لگنے والے ہیں، ان پھلوں کو کون کون کھانے والا ہے، اللہ کا علم اتنا کامل:

وعدد مثاقیل الجبال

پہاڑوں کے وزن کو جانتا ہے۔

ان میں کتنے خزانے گھسے ہیں اسے جانتا ہے اس میں ہیرا کہاں پر ہے، یاقوت کہاں پر ہے، زمرد کہاں پر ہے، اسے جانتا ہے، سمندر میں کتنا پانی، اس کا پتہ...... کتنی مچھلیاں، اس کا پتہ...... چھوٹی کتنی بڑی کتنی، اس کا پتہ...... کتنی اس میں آج پیدا ہوئیں، کتنیوں کو آج بڑی مچھلیوں نے کھایا، یہ مچھلی کون سی مچھلی کھائے گی، اسے کونسی مچھلی کھائے گی، پھر اس مچھلی کو کون سی مچھلی نے کھایا، پھر مچھلی کون سے شکاری کے جال میں پھنسے گی، کس منڈی میں بکے گی، کس ملک میں فروخت ہوگی، اس کے دس ٹکڑے ہوں گے کہ آٹھ ہوں گے، اسے کون کون کھائے گا، اس کے پنجرے کو کون سی بلی کھائے گی، کونسا کتا کھائے گا، اللہ کا علم اتنا کامل ہے اس سے ہم کیسے چھپ سکتے ہیں۔

ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعملوا الظلمون

بتادو میری بندوں کو میری بندیوں کو، عورتوں مردوں کو بتادو جو کچھ تم کرتے ہو، میں غافل نہیں ہوں...... پکڑتے کیوں نہیں...... کیوں نہیں پکڑتے......

انما یؤخرھم لیوم تشخص فیه الابصار

Marfat.com

پکڑ کا ایک دن رکھا ہے اس وقت تک مہلت دی ہوئی ہے، پکڑ نے میں طاقت پوری ہے......

افأمن الذین مکروا العیّأت ان یخسفا اللّٰہ بھم الارض

اے میرے حبیب! انہیں بتایئے کہ میں زمین کو حکم دوں تم سب کو اندر لے جائے، دھنسادے، تم میں سے ایک کو زندہ نہ چھوڑے......

یصیبھم العذاب من حیث لایشعرون

یا وہاں سے عذاب کا کوڑا برساؤں کہ تمہیں وہم و گمان بھی نہ ہو۔

ویأخذھم فی تقلبھم فما بمعجزین

یا تمہارے بازار گرم ہوں، تجارت عروج پر ہو، زراعت کا چرچا ہو، لین دین چل رہا ہو، شادی بیاہ ہو رہے ہوں اور اس کے ساتھ ہی میرے عذاب کا کوڑا برسے اور تم کچھ بھی نہ کرسکو۔

وسعت علم باری......نویں مثال:

ذلکم اللہ ربکم الحق

یہ ہے ہمارا خالق اللہ۔

......پھر کتنی گائیں ہیں، ان کے پیٹ میں......

......کتنی بھینسیں ان کے پیٹ میں......

......کتنی گھوڑیاں......

......کتنی مادہ جو آگے چل رہی ہیں......

......بکریاں، بھیڑیں، مرغیوں کے انڈے......

......مچھر کے انڈے......

......مچھلیوں کے انڈے......

......پھر جنگل کے اندر سانپوں کے انڈے......

......پھر شیرنی سے نکلنے والا بچہ......

Marfat.com

......مادہ چیتا سے نکلنے والا بچہ......

......ساری کائنات کی مادہ، جاندار، بے جان......

......ہر نر پھول......مادہ پھول......

پھر یہ سارے نظام کو آپ ایک سیکنڈ کے لئے سوچو کہ اللہ ایک وقت میں کتنی شکلوں کو وجود دے رہا......مکمل کر رہا......ابتداء کر رہا ہے......اللہ کی اتنی بڑی خلقت میں ایک پل کے برابر خطا نہیں ہوتی۔

دنیا کی ہر ہر چیز کو وہ ایک وقت میں دیکھتا ہے:

......آسمان کے نیچے اس کا، آسمان کے اوپر اس کا......

......زمین کے نیچے اس کا، زمین کے اوپر اس کا......

......پانی کے اوپر اس کا، پانی کے اندر اس کا......

......پہاڑوں کے اندر اس کا......

......غاروں کے اندر اس کا......

......فضاؤں کے اندر اس کا......

......خلاؤں کے اندر اس کا......

......عرش کے اوپر اس کا......

......فرشتے اس کی مِلک......

......جنت اس کی مِلک......

......جہنم کا وہ مالک......

......انسانوں کا وہ مالک......

......حیوانوں کا وہ مالک......

......چوپائیوں کا وہ مالک......

......بل کھاتا ہوا سانپ ہو، جھپٹتا ہوا عقاب ہو......

......بپھری ہوئی موج ہو اور طوفانی تند و تیز ہوائیں ہوں......

Marfat.com

......ہمالیہ پہاڑ کی سربفلک چوٹیاں ہوں، زمین کے خزانے اور دفینے ہوں......
......سطح سمندر کی زمین کے ساتھ پیدا ہونے والا چھوٹا سا گھونگھا ہو یا کیڑا ہو یا مچھلی ہو......
......جس رب نے آسمان قابو کر کے دکھایا......
......چھت کو تان کے دکھایا......
......سورج کو دہکا کے دکھایا......
......اور چاند کو گھٹا اور بڑھا کے دکھایا......
......اور تاروں کو جھلملا کے دکھایا......
......اور پہاڑوں کو گاڑ کے کھایا......
......اور پانی کو بہا کے دکھایا......
......اور ہوا کو چلا کے، اڑا کے دکھایا......
......اور کڑوے پتوں سے میٹھے پھل کو نکال کے دکھایا......
......اور اس میں گودے کو بھر کے دکھایا......
......اور اس میں رنگ بھر کے دکھائے......
......اور اس میں چاشنی بھر کے دکھائی......
......اور اس میں کڑوے کریلے نکال کے دکھائے......
......پھیکے خربوزے نکال کے دکھائے......
......فریش لیموں نکال کے دکھائے......
......اور ناریل کی چھت کے اوپر کھوپرے کے اندر پانی کا اللہ تعالیٰ کے کٹورا بھر کے دکھایا۔

جو ... یہ سب کچھ کر کے تمہیں دکھا رہا ہے اور گوشت پوست کے چھوٹے چھوٹے پرندوں کو ہوا میں اڑا کے دکھایا......
......پھر بغیر کسی سہارے کے ہوا میں کھڑا کر کے دکھایا:
صٰفّٰت ویقبضن مایمسکھن الاالرحمن

Marfat.com

......کوئی ہے ان پرندوں کو ہوا میں کھڑا کر کے دکھا دے......
......کوئی ہے تیرے رب کے سوا جو ان کو اڑا کے دکھا دے......
......اتار کے دکھا دے......
......اڑا کے دکھا دے......کھڑا کر کے دکھا دے......

کہا: جو رب یہ سب کچھ کر رہا ہے کہ:

❀❀ ......فرشتے اس کے تابع......
❀❀ ......آسمان اس کے تابع......
❀❀ ......زمین اس اللہ کے تابع......
❀❀ ......کائنات اس اللہ کے تابع......
❀❀ ......دن رات کا نظام اس اللہ کے تابع......
❀❀ ......ہواؤں کی گردش اس اللہ کے تابع......
❀❀ ......کشتیوں کا پار نکل جانا اس اللہ کے تابع......
❀❀ ......سمندر کی بپھری موجوں کا اس اللہ کے تابع ہو کے چلنا......

وہ اللہ جو اتنا طاقتور ہے، ہر وقت اپنی ذات میں، اپنی صفات میں باکمال ہے۔

❀❀ ......کبھی اس میں نقص نہیں......
❀❀ ......کبھی اس میں ضعف نہیں......
❀❀ ......کبھی اس کو زوال نہیں......
❀❀ ......کسی قسم کی محتاجگی اس کے قریب ہی نہیں آئی......
❀❀ ......بڑی مخلوق پر بھی وہی نگاہ......
❀❀ ......چھوٹی مخلوق پر بھی وہی نگاہ......
❀❀ ......ناری مخلوق پر بھی اسی طرح توجہ......
❀❀ ......آبی مخلوق پر بھی وہی توجہ......
❀❀ ......آسمانی مخلوق پر بھی وہی توجہ......
❀❀ ......دو پاؤں والوں پر بھی اتنی توجہ......

Marfat.com

❁❁ ......چار پاؤں والوں پر بھی وہی توجہ......

❁❁ ......سمندروں میں تیرنے والوں پر......

❁❁ ......اور دریاؤں میں تیرنے والوں پر......

❁❁ ......اور جنگلوں میں رینگنے والوں پر......

❁❁ ......اور زمین میں چھپ کر رہنے والے پر اللہ تعالیٰ کی یکساں توجہ ہے......

عرش جتنا اس کے سامنے ہے اتنا ہی تحت الثریٰ میں چلنے والا کیڑا بھی اس کے سامنے ہے۔

ایک اللہ کی بادشاہی:

سنریهم ایٰتنا فی الآفاق...... وفی انفسهم...... حتی یتبین لهم انه الحق

کہ ایک ذات ہے......ایک بادشاہ ہے......ایک احد ذات ہے......ایک صمد ذات ہے......

لم یتخذ صاحبا......

جس کی بیوی نہیں......

ولا ولدا......

جس کا بیٹا نہیں......

ولم یکن له شریک فی الملک......

جس کا کوئی شریک نہیں......

ولم یکن له ولی من الذل......

کمزوری کی وجہ سے جس کا کوئی ولی اور مددگار کوئی نہیں، جو اپنی ذات میں

......واحد ہے......احد ہے......

......صمد ہے......کبیر ہے......

......متعال ہے......جلیل ہے......

Marfat.com

......حسیب ہے......شہید ہے......

......رقیب ہے......لازوال ہے......

......لم یزل ہے......لایزال ہے......

......حی ہے......قیوم ہے......

......محی اور ممیت ہے......

سب کو مارتا ہے، موت سے پاک ہے......سب کو کھلاتا ہے، کھانے سے پاک ہے...... سب کو دیتا ہے، لینے سے پاک ہے......سب کو سلاتا ہے، سونے سے پاک ہے......کائنات میں ہر چیز کا جوڑا بنایا، اپنی ذات میں جوڑے سے پاک ہے......سب کو مکان دیئے، اپنی ذات میں مکان سے پاک ہے......زمانے سے پاک ہے......

لایحویه مکان......

مکان میں نہیں آتا......

لایشتمل علیه الزمان......

ماضی، حال اور مستقبل کی بندشوں میں نہیں آتا۔

ماضی سے پاک......حال سے پاک......مستقبل سے پاک......مکان سے پاک...... جگہ سے پاک......ہر چیز سے پاک......یہ اللہ جس کا ہو گیا، اس کا سب کچھ ہو گیا۔

ہر ہر چیز پر اس کی حکومت ہے:

ہوا اس کی...... یرسل الریاح مبشرات......

پانی اس کا......انزلنامن السماء ماء مبارکا......انا صببنا الماء صبا......

زمین اس کی...... هو الذی جعل لکم الارض ذلولا......

پہاڑ اس کے...... والجبال ارساها......

سورج اس کا...... الشمس......

چاند اس کا...... والقمر......

ستارے اس کے......والنجوم......

Marfat.com

تابع اس کے...... مسخرات بامرہ......

الاالہ الخلق والامر......

سن لو! خالق بھی اللہ ہے، مالک بھی اللہ ہے......

الخلق...... والامر...... والیل...... والنھار...... وما سکن فیھما للہ وحدہ......

رات اللہ کی ہے......دن اللہ کا ہے......دن کی مخلوق اللہ کی ہے......رات کی مخلوق اللہ کی ہے......حکومت اللہ کی ہے اور اس کی نہ کوئی ابتداء ہے:

للہ لامر من قبل......

نہ کوئی انتہاء ہے......

ومن بعد......

ابتداء سے پاک، انتہاء سے پاک، اولیت سے پاک، آخریت سے پاک......

لازوال ذات ہے، نہ سوتا ہے، نہ کھاتا ہے، نہ پیتا ہے، نہ اونگھتا ہے، نہ بھولتا ہے، نہ بھٹکتا ہے، نہ ساتھی ہے، نہ بیوی ہے، نہ سنگی ہی، نہ مشیر ہے، نہ وزیر ہے، نہ محافظ ہے ہے، نہ کسی کا محتاج ہے، نہ کسی سے مدد لیتا ہے، نہ اس کو کوئی چیز تھکاتی ہے، نہ کوئی چیز اس پر غالب آتی ہے، وہ سب سے پہلے، وہ سب کے بعد، وہ سب سے اوپر، وہ سب سے آگے، دائیں بھی اللہ، بائیں بھی اللہ، آگے بھی اللہ، پیچھے بھی اللہ، اوپر بھی اللہ اور نیچے بھی اللہ ہے۔

ساری دنیا اس کی محتاج، وہ کسی کا محتاج نہیں:

وہ رحیم کریم وحنان ومنان، وہ مالک الملک جو کسی کا محتاج نہیں، ساری دنیا اس کی محتاج وہ مسجود ہے جہان اسے سجدہ کرے یا نہ کرے......وہ کبیر ہے جہان اسے اکبر کہے یا نہ کہے...... وہ خالق ہے کچھ بنائے یا نہ بنائے......وہ مالک ہے کچھ قبضے میں رکھے یا نہ رکھے......وہ معبود ہے کوئی اس کی عبادت کرے یا نہ کرے......وہ عظیم ہے کوئی اس کی عظمت کا اقرار کرے یا نہ کرے......وہ مالک ہے کوئی اس کی ملکیت کو مانے یا نہ مانے......وہ قدیر ہے کوئی اس کی قدرت کو مانے یا نہ مانے......وہ غالب ہے کوئی اس کے غلبے کو مانے یا نہ مانے......

Marfat.com

وہ ہمارے ماننے کا محتاج نہیں...... ہمارے سجدے کا محتاج نہیں...... ہماری شہادت کا محتاج نہیں...... ہماری تکبیر کا محتاج نہیں...... ہماری توحید کا محتاج نہیں...... ہماری نماز کا محتاج نہیں...... ہمارے ذکر کا محتاج نہیں...... ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں فرشتے جو سجدے میں ہیں ان کے سجدوں کو محتاج نہیں...... ان کے ذکر کا محتاج نہیں...... وہ اپنے آپ میں سب کچھ ہے۔

کیا پاک ہے وہ ذات جس کو اپنی مخلوقات میں سے بڑی مخلوق کو دیکھنا، اسے چھوٹی مخلوق سے غافل نہیں کرتا...... ہمالیہ پہاڑ کو دیکھ کر چیونٹی سے غافل نہیں...... عرش کو دیکھ کر پروانے سے غافل نہیں...... وہ ساتوں آسمانوں کو دیکھ کر وہ سات زمین کے نیچے چلنے والے کیڑوں سے غافل نہیں...... وہ جنت کو دیکھ کر سمندر کی تہہ میں چلنے والے کیڑوں سے غافل نہیں...... صحراؤں کو دیکھ کر جنگل سے غافل نہیں...... جنگلوں کو دیکھ کر انسانوں سے غافل نہیں...... انسانوں کو دیکھ کر جنات سے غافل نہیں...... جنات کو دیکھ کر وہ چوپاؤں سے غافل نہیں...... چوپائیوں کو دیکھ کر وہ پرندوں سے غافل نہیں...... پرندوں کو دیکھ کر وہ مچھلیوں سے غافل نہیں...... مچھلیوں کو دیکھ کر وہ سانپوں سے غافل نہیں...... سانپوں کو دیکھ کر وہ بچھوؤں سے غافل نہیں...... بچھوؤں کو دیکھ کر وہ کیڑوں سے غافل نہیں...... غفلت اس کی شان ہی نہیں۔

ولاتحسبن اللّٰہ غافلا عما یعمل الظلمون وما ھم بمعجزین

وہ عاجز نہیں، وہ غافل نہیں، وہ جاہل نہیں، وہ بھٹکتا نہیں۔

لاتاخذہ سنۃ ولانوم ولایؤدہ حفظھما وما کان ربک نسیا

وہ اونگھتا نہیں، وہ سوتا نہیں، وہ تھکتا نہیں، وہ بھولتا نہیں۔

ففروا الی اللّٰہ

اللہ کی طرف دوڑ لگاؤ۔

یہ مقصد زندگی میں نے نہیں، اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے بتایا ہے۔ انہوں نے بتایا، دیکھو میرا رب کہہ رہا ہے:

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

میں نے تمہیں اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری بندگی کرو۔

Marfat.com

اللہ تک پہنچنے کا راستہ کیا ہے؟

قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ

”اگر مجھ (اللہ) تک آنا ہے تو رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر چل کر آؤ تو پہنچ جاؤ گے۔ ورنہ کوئی بھی راستہ اختیار کرلو نہیں پہنچ سکو گے۔“

اللہ کو مطلوب بناؤ:

یہ نبیوں نے بتایا کہ اللہ ہمارا مطلوب، اللہ ہمارا محبوب، اللہ ہمارا مسجود، اللہ ہمارا مقصود ہے..... اللہ کو راضی کئے بغیر نہ کسی کا مسئلہ حل ہوتا ہوا ہے، نہ حل ہوسکتا ہے..... نبیوں نے یہ بتایا کہ کائنات کا بنانے والا اللہ ہے..... ورنہ ہمیں کیا پتہ چلتا تھا کہ کس نے بنائی۔

اللّٰہ الذی رفع سع السموت ومن الارض مثلھن

اللہ جس نے سات آسمان بنائے اور سات زمینیں بنائیں۔

یتنزل امروبینھن

پھر وہ اللہ جس کی حکومت سات زمین وآسمان میں ہے۔

وہ ایک اللہ ہے جس کا شریک کوئی نہیں..... جس کا وزیر کوئی نہیں..... جس کا مشیر کوئی نہیں..... جس کا نظیر کوئی نہیں..... جس کا بدیل کوئی نہیں..... وہ شراکت سے پاک..... وہ بیوی بچوں سے پاک..... وہ وزیر سے پاک..... وہ مشیر سے پاک..... وہ تھکن سے پاک..... وہ تھکاوٹ سے پاک..... وہ سونے سے پاک..... وہ اونگھنے سے پاک..... وہ کھانے سے پاک..... وہ پینے سے پاک..... وہ پہلو بدلنے سے پاک..... کمر دراز کرنے سے پاک..... وہ ہر عیب سے پاک ذات کائنات میں اکیلا۔

الاول فلہ الخلق ولامر

وہ پہلا ہے۔ حکومت بھی اس کی ہے، مخلوق بھی اس کی ہے۔

ھو الآخر فالیہ الرجوع والمحشر

وہ آخر بھی ہے، اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے

ھو الظاھر فلہ الحکم والقھر

Marfat.com

وہ ظاہر ہے، لہٰذا حکومت بھی اس کی، غلبہ بھی اس کا۔

هو الباطن فيعلم السر و الجهر

اندر کو بھی جانتا ہے، باہر کو بھی جانتا ہے

ساری کائنات کی ایک ایک مخلوق اس کی۔ ایک ایک لاکھ زبانیں ہیں، جتنے ہمارے جسم میں رونگٹے ہیں، اتنی زبانیں ہیں...... جتنے بال ہیں، اتنی زبانیں ہو ایک ایک درخت کی، ایک ایک شاخ، ایک ایک ڈالی ایک ایک پتہ، ایک ایک شگوفہ اور ایک ایک پھول اور اس کی ایک ایک پنکھڑی۔ ان سب کی ایک ایک زبان ہو اور ساری کائنات کی مخلوق کی عرش سے لے کر فرش تک سب کی زبانیں ہوں اور اس پر اللہ کے علم کا فیضان ہو اور یہ سارے اللہ کی تعریف میں لگ جائیں، پھر بھی ان کی زندگیاں ختم ہو جائیں گی اور اللہ کی تعریف ختم نہیں ہو سکتی۔

سکون چاہئے تو اللہ کے بن جاؤ:

اللہ کے نبی نے بتایا کہ زندگی بنانی ہے تو اللہ کی طرف آ ؤ۔

يصلح لكم اعمالكم ويغفر لكم ذنوبكم

وہ تمہارے سارے کام بنا دے گا، عزت چاہتے ہو تو اللہ کی طرف آ ؤ۔

فان العزت لله جميعا

ساری عزت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

چین وسکون چاہئے تو اللہ کی طرف آ ؤ۔

الا بذكر الله تطمئن القلوب

اگر برکت چاہئے تو اسی کی طرف آ ؤ۔

لفتحنا عليهم بركات من السماء والارض

اگر بارش چاہئے تو اسی کی طرف آ ؤ۔

يصيب به من يشاء

جہاں چاہے برسا دے۔

يصرفه عن من يشآء

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] والا اللہ ..... [illegible] دینے والا اللہ .....
[illegible] والا اللہ [illegible] دینے والا اللہ ..... [illegible] دینے والا
اللہ [illegible] والا اللہ [illegible] چلانے والا اللہ .....
[illegible] والا اللہ [illegible] والا اللہ ..... [illegible] دینے والا
[illegible] والا اللہ [illegible] ..... [illegible] .....
[illegible] والا اللہ [illegible] اللہ تعالیٰ ہے۔

[illegible] بادشاہت پر اس کی حکومت

مسائل کا حل ہے تو سیدھا اللہ کی طرف آ جاؤ [illegible] اللہ کے بغیر کوئی جائے پناہ نہیں۔ نہ کسی کا مسئلہ اللہ کے سوا حل ہوتا ہے۔ دنیا باقی ہے تو بھی اللہ کے پاس جاتا ہے..... آخرت باقی ہے تو اللہ کے پاس جاتا ہے ..... اگر عزت چاہتے تو بھی وہ اللہ ہی دے گا..... اگر ملک چاہیے تو بھی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

قل اللہم ملک الملک توتی الملک من تشآء

ان سے کہو اے بادشاہتوں کا مالک اللہ ہے، جس کو چاہے بادشاہت دے دے......

Marfat.com

وتنزع الملک ممن تشآء

اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے .....

وتذل من تشآء

اور جسے چاہے ذلیل کردے......

وتعز من تشآء

اور جسے چاہے عزت دے......

بیدک الخیر

تمام بھلائیوں کا مالک اللہ ہے......

انک علی کل شیء قدیر

بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے......

ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والا اللہ پھر زمین آسمان میں تصرف بھی اسی کا ہے۔

تولج الليل فی النهار وتولج النهار فی الليل وتخرج الحی من الميت وتخرج المیت من الحی

چاہے تو رات کو لمبا کردے اور چاہے تو دن کو لمبا کردے اور اگر چاہے مردے سے زندہ کو نکالے اور چاہے تو زندہ سے مردہ کو نکالے۔

وترزق من تشآء بغير حساب

جس کو جتنا چاہے دے دے۔ اس کے خزانوں کی کوئی حد نہیں۔ ساری کائنات مانگے اور وہ سب کو دے۔

تمام مخلوق اللہ کے حکم کی محتاج:

جو ساری کائنات کا بنانے والا ہے رزق بھی وہ دیتا ہے......سارے خزانے اسی کے ہیں......پانی بھی اسی کا ہے......سورج اسی کے حکم سے آگ برساتے ہیں......سمندر اسی کے حکم سے بخارات بناتے ہیں......ہوا اسی کے حکم سے اسے ٹھنڈا کرتی ہے......اسی کے حکم سے بادل بنتے ہیں......اللہ کے امر سے وہ جمع ہوتے ہیں......اللہ کے امر سے بارش برساتے

Marfat.com

ہیں......اللہ کے امر سے زمین کو پھاڑتے ہیں......اللہ کے حکم سے زمین غلہ اگاتی ہے......اللہ کا امر ہے جو دانے کو باہر لاتا ہے......اللہ کے امر سے وہ درخت بنتا ہے......اللہ کا امر ہے کہ اس میں رنگ بھرتا ہے......اللہ کا امر ہے کہ اس میں ذائقے بھرتے ہیں......اللہ کا امر ہے کہ اس میں خوشبوئیں بھرتی ہیں......اللہ کا امر ہے کہ اس میں وہ مٹھاس لاتا ہے......پھر اللہ کا امر ہے کہ آپ کے گھر تک پہنچاتا ہے...... یہ گھر تک پہنچانے کے لئے اللہ کا امر ہوتا ہے یا آپ نے کیا ہے رزق پہنچانے کا انتظام؟ ہمارا رب ہے:

رب السموات والارض رب العرش عما یصفون

آسمان زمین کا رب، جبرائیل، میکائیل، عزرائیل کا رب۔ تو کیا کرو؟ اللہ کے حکموں کے پابند بن کے چلو، کمائیوں کے پابند نہ بن کے چلو، مطلب یہ ہے کہ ہر وہ کمائی جو تجھے اللہ کے حکموں سے دور لے جائے اس کو ٹھوکر مار دو اور جو کمائی تجھے اللہ کے حکموں کی طرف لے آئے اس پر جم جاؤ۔

ہر قسم کی محتاجگی سے پاک ذات:

الحی القیوم

زندہ اور قائم ہے......

نہ روٹی کے ساتھ اور نہ روح کے ساتھ۔ ہم زندہ ہیں اسباب زندگی کے ساتھ اور قائم ہیں روح کے ساتھ......

- ......اللہ نہ کھانے کا محتاج ہے نہ روح کا محتاج ہے......
- ......نہ زمانے کا محتاج ہے......
- ......نہ مکان کا محتاج ہے......
- ......نہ اس کو چھت کی ضرورت ہے......
- ......نہ فرش کی ضرورت ہے......
- ......نہ دیواروں کی ضرورت ہے......
- ......نہ موسم کا محتاج ہے......

Marfat.com

- ......نہ پینے کا محتاج ہے......
- ......نہ رنگوں کا محتاج ہے......
- ......نہ دل لگانے کے لئے کسی ساتھ کا محتاج ہے......
- ......نہ کسی ہمدرد کا محتاج ہے......
- ......نہ اس کا کوئی پہریدار ہے......
- ......نہ اس کا کوئی محافظ ہے......
- ......وہ اپنی ذات میں حفیظ ہے سب کی حفاظت کرتا ہے......
- ......وہ اپنی ذات میں نصیر ہے سب کی مدد کرتا ہے۔
- ......خود مدد لینے سے پاک ہے......
- ......خود اپنی حفاظت کروانے سے پاک ہے......

اپنی ذات میں:

الحی القیوم والھکم الہ واحد لاالہ الا ھو الرحمن الرحیم

- ......وہی تو ہے تمہارا اللہ، کہاں بھاگے جا رہے ہو؟
- ......وہی تو ہے تمہارا اللہ جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔
- ......وہی تو ہے تمہارا اللہ جس کا کوئی ساتھی نہیں۔

وہی تو ہے رحمٰن و رحیم تو جو رحمٰن و رحیم کو چھوڑ کے جو انسان دنیا کی خواہشات کے پیچھے دوڑے گا، اس کو منزل کیسے مل سکتی ہے؟ اسے چین کیسے مل سکتا ہے؟ بھٹکا ہوا راہی اتنا پریشان نہیں ہوتا جیسے اللہ سے بھٹکا ہوا انسان اندر میں پریشان ہوا ہے اور بچھڑا ہوا مسافر وہ ایسے بے چین نہیں ہوتا جیسے اللہ سے بچھڑا ہوا انسان بے چین اور پریشان ہوتا ہے۔

بے مثل ذات صرف اللہ:

میرے بھائیو!

اللہ جل جلالہ اپنی ذات میں بے مثل ہے......

اللہ جل جلالہ اپنی صفات میں بے مثل ہے......

Marfat.com

اپنی طاقت میں لازوال ہے......

ان القوۃ للہ جمیعا للہ الامر الخلق والامر واللیل والنہار وما سکن فیھما للہ وحدہ

......رات اللہ کے لئے......

......دن اللہ کے لئے......

......رات اللہ کی......

......دن اللہ کی......

......مخلوق اللہ کی......

دن رات میں جو کچھ چھپتا ہے، ڈوبتا ہے، نکلا ہے، ابھرتا ہے وہ سب اللہ قبضے میں ہے جو ایسا بادشاہ ہو اسی کی طرف چلے گی۔ آسمان میں بھی اسی کے فیصلے، زمین پر بھی اسی کے فیصلے۔

فلا یرسل لہ من بعدہ

تو کوئی کھلوا نہیں سکتا۔

اس کے فیصلے اٹل ہوتے ہیں، نافذ ہوتے ہیں۔عرش سے امر چلتا ہے:

یدبر الامر من السمآء الی الارض

عرش سے لے کر امر چلتا ہے۔زمین کی تہہ تک جاتا ہے پھر اس کی ساری کائنات کے نظام کو چلانے میں کتنی مخلوق ہے، کروڑوں قسم کی۔

اربوں قسم کی۔اٹھارہ ہزار کا لفظ تو تبلیغ والوں نے چلا دیا تو اٹھارہ ہزار کا کوئی ہندسہ، کوئی نہیں۔یہاں تو پتہ نہیں کتنی؟ اٹھارہ ارب ہیں، اٹھارہ کھرب ہیں، اٹھارہ پتہ نہیں کیا ہیں، بے شمار ہیں۔

عالمین، عالمین۔ کتنے عالم؟ ہر عالم میں ہزاروں عالم چھپے ہوئے۔ پھر ان میں کروڑوں، اربوں مخلوق چھپی ہوئی۔ پھر ان میں اربوں کھربوں قسم کی اقسام بنی ہوئیں۔ پھر آگے ان قسموں سے قسمیں نکل رہی ہیں۔ایک دن میں، ایک وقت میں، ایک گھنٹے میں، ایک گھڑی میں۔

Marfat.com

ذرہ ذرہ اس کی نظر میں:

- ......اللہ تعالیٰ عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک......
- ......آسمان کو سنبھالتا ہے......
- ......فرشتوں کو سنبھالتا ہے......
- ......فضاؤں کو سنبھالتا ہے......
- ......کھربہا کھرب ستاروں کو سنبھالتا ہے......
- ......سیاروں کو سنبھالتا ہے......
- ......سورج، چاند کو سنبھالتا ہے......
- ......ہواؤں کو سنبھالتا ہے......
- ......پرندوں کو سنبھالتا ہے......
- ......جنگلات کو سنبھالتا ہے......
- ......پہاڑوں کو سنبھالتا ہے......
- ......ریتیلے صحراؤں کو سنبھالتا ہے......
- ......میدانوں کو سنبھالتا ہے......
- ......دریاؤں کو سنبھالتا ہے......
- ......نہروں کو سنبھالتا ہے......
- ......زمین کے اندر کی مخلوق کو سنبھالتا ہے......
- ......آبی مخلوق اس کے سامنے......
- ......ناری مخلوق اس کے سامنے......
- ......نوری مخلوق اس کے سامنے......
- ......خاکی مخلوق اس کے سامنے......
- ......فضائی اور ہوائی مخلوق اس کے سامنے......
- ......چار پاؤں والوں پر اس کی نگاہ......

Marfat.com

- ......دو پاؤں والوں پر اس کی نگاہ......
- ......پیٹ کے بل چلنے والوں پر اس کی نگاہ......
- ......رات کو نکلنے والوں کو دیکھتا ہے......
- ......دن میں چلنے والوں کو دیکھتا ہے......
- ......کالے پانیوں میں مخلوق چل رہی ہو، وہ بھی اس کے سامنے......

وہ ایسا بادشاہ جس کا کوئی شریک نہیں:

میرے بھائیو! دنیا میں کوئی ہے ہی نہیں......احق من عبد ......خود اللہ کا رسول کہہ رہا ہے، یا اللہ کوئی اور ہے ہی نہیں جس کی بندگی کی جائے سوائے تیری ذات کے......

احق من ذکر

کوئی ہے ہی نہیں دنیا میں جس کو یاد کیا جائے، سوائے تیری ذات کے......

از عف من ملک

تجھ جیسا مہربانی کوئی نہیں......

اجود من سئل

تیرے جیسا کوئی سخی نہیں......

اوسع من اعطی

تیرے جیسا دینے والا کوئی نہیں......

انت الملک لاشریک له

تو بادشاہ ہے، جس کا شریک کوئی نہیں۔

اس لئے اللہ تعالیٰ کہتا ہے، میرے بندو! میری مان کے چلو، میری اطاعت کرو، جس کا اللہ ہو گیا، پھر سارا جہان اس کا ہو گیا۔

میرے بھائیو! اور کوئی نہیں جس کے سامنے سر جھکے، اور کوئی نہیں جو خزانوں کا مالک ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے، کوئی عزت دینے والا نہیں، سوائے اللہ تعالیٰ کے، کوئی کون و مکان کی لگام کو تھامنے والا نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

Marfat.com

یمسک السموات والارض ان تزولا

زمین آسمان کا تھاما ہوا ہے اور

یدبر الامر من السمآء الی الارض

آسمان سے لے کر زمین تک کے نظام کو چلانے والا ہے، اس سارے نظام کو بنانے میں......

مامسنا من لغوب

نہ بنا کے تھکا......

لایؤ دہ حفظھما

نہ چلا کے تھکا......

لایضل ربی

نہ چلا کے کبھی بھٹکا......

ولا ینسی

نہ کبھی بھولا......

ماکان ربک نسیا

تیرا رب ذرہ کے برابر بھی......

- ......بھول سے پاک......
- ......چوک سے پاک......
- ......تھکن سے پاک......
- ......اونگھ سے پاک......**لاتاخذہ سنة**......
- ......نیند سے پاک......**ولانوم**......
- ......ظلم سے پاک...... **وما ربک بظلام للعبید**......
- ......غفلت سے پاک...... **لاتحسبن اللہ غافلا**......
- ......عجز سے پاک......**ماکان اللہ لیعجزہ من شئی**......
- ......ضعف سے پاک......

Marfat.com

ذرہ برابر بھی نہ وہ عاجز ہے اور نہ کوئی اسے عاجز کر سکتا ہے۔

اللہ کے احسانات:

میرے محترم بھائیو اور دوستو!

...... ہماری دنیا اللہ کے ہاتھ میں......

...... ہماری آخرت بھی اللہ کے ہاتھ میں......

...... ہمارا رزق بھی اللہ کے ہاتھ میں......

...... ہماری عزت بھی اللہ کے ہاتھ میں......

...... ہماری ذلت بھی اللہ کے ہاتھ میں......

......اور ساری کائنات کے خزانے اللہ کے ہاتھ میں......

سب کچھ جس کے ہاتھ میں ہے وہ ہم سے کہتا ہے میری مان کے چلو۔

......جس زمین پر ہو، وہ اللہ کی...... ان الارض للہ......

......جس آسمان کی چھت کے نیچے رہتے ہو، وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا...... خلق سبع سموت طباقا......

......جس سورج سے روشنی اٹھاتے ہو وہ سورج اللہ تعالیٰ کا...... الشمس تجری لمستقرلها......

......جس چاند کی کرنوں سے تمہارے پھل میٹھے ہوتے ہیں اور تمہارے سمندروں میں جوار بھاٹا آتا ہے وہ چاند اللہ تعالیٰ کا...... والقمر قدرنه منازل ......

......جن ستاروں سے راستے بناتے ہو، راستے طے کرتے ہو، وہ ستارے اللہ کے تابع...... والنجوم مسخرات بامره......

......جس پانی کو پی کر زندگی کا سامان بناتے ہو وہ پانی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں...... افرئيتم الماء الذی تشربون ......أنتم انزلتموه من المزن ام نحن المنزلون......

یہ پانی تمہارے ہاتھ میں، یا تمہارے اللہ کے ہاتھ میں گلگت کے پہاڑوں کی برف اور

Marfat.com

چترال کے پہاڑوں کی برف اور اسکردو کے پہاڑوں کی برف، آسمان سے اترنے والا پانی، یہ تم نے بنایا؟ نہیں نہیں، دیکھتے نہیں .....

الم تر ان اللہ یزجی سحابا..... تمہارے رب نے بادلوں کو جمع کیا.....

ثم یولف بنیہ..... انہیں اکٹھا کیا، پھر ان کو ہانکا، پھر اس کا حکم دیا.....

أنا صببنا الماء صبا..... بارش کو برسایا.....

ثم شققنا الارض شقا..... زمین کو پھاڑا.....

فانبتنا فیا حبا وعنبا..... پھل پھول، غلے اگائے .....

تصریف الریاح..... بادل اس کے تابع ..... والسحاب المسخر بین السماء والارض..... کشتیاں اس کے تابع .....

وترالفلک مواخر فیہ..... اور سمندر کا خزانہ اس کے تابع .....

تستخرجوا منہ حلیۃ تلبسونھا..... سمندر کی مچھلیاں اس کے تابع .....

لتاکلو منہ لحما طریا..... کائنات کی کوئی چیز تو دکھاؤ جو اس کے تابع نہ ہو.....

فمنھم من یمشی علی اربع..... چار پاؤں والے اس کے تابع .....

فمنھم من یمشی علی اجلین..... دو پاؤں والے اس کے تابع .....

منھم من یمشی علی بطنہ..... پیٹ کے بل چلنے والے اس کے تابع .....

آسمانوں کی بادشاہی ہو، زمینوں کی بادشاہی ہو، ہواؤں کا نظام ہو، سمندر کا نظام ہو، سب اللہ کے تابع ہے۔

زمین پر حکومت..... اللہ کی:

اس کا سوال دیکھو..... قل لمن الارض..... ومن فیھا..... زمین کس کی ہے؟ وہ ایک اللہ ہی کا ہے.....

سیقولون للہ..... قل من رب السموات السبع ..... ورب العرش العظیم..... بولو کون ہے ساتوں آسمانوں کا رب؟ کون ہے عرش عظیم کا رب؟ کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہم ہیں؟

Marfat.com

سیقولون للّٰہ......کہیں گے اللہ ہی ہے......

قل من بیدہ ملکوت کل شئی وھو یجیر...... ولایجار علیہ ......کون ہے جو پناہ دیتا ہے تو کوئی اس پہ ہاتھ نہیں اٹھاتا، جس پہ وہ ہاتھ اٹھائے کوئی اس کو بچا نہیں سکتا۔

زمین و آسمان، ہوا اور فضا، پھر آگے عزت اور ذلت......وتعز من تشاء وتذل من تشاء ......جس کو وہ عزت دے گا ملے گی، جس کو وہ ذلیل کرے گا، ذلیل ہوگا......

یحیی و یمیت......

- ......جسے وہ مارے اسے کوئی نہیں اٹھا سکتا......
- ......جسے بچائے گا اسے کوئی مار نہیں سکتا......
- ......جسے دے گا اس سے کوئی لے نہیں سکتا......
- ......جس سے لے گا اس کو کوئی دے نہیں سکتا......

میرے بھائیو!

اس کی بادشاہی بے مثل، اس کے ارادے اٹل...... اس کے فیصلے بدلتے نہیں......لاراد لما قضیت......جو فیصلہ کرلے وہ بدلتا نہیں......

لامانع لما اعطیت......جس کو دے کوئی روک نہیں سکتا......

لامعطی لما منعت......اور جس کو نہ دے اس کو کوئی دے نہیں سکتا......

ان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو......وہ پکڑے تو کوئی چھڑا نہیں سکتا......

ان یردک بخیر فلا راد لفضلہ ......وہ دینا چاہے تو سارا جہان مل کے اسے روک نہیں سکتا......

مایفتح اللہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لھا......جب رحمت کے در کھولتا ہے تو کوئی بند نہیں کر سکتا......

وما یمسک فلا مرسل لہ من بعدہ......اور جب وہ بند کرتا ہے تو کوئی اس سے کھلوا نہیں سکتا......

میرے بھائیو!

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کائنات کا حقیقی حاکم ہے، آسمانوں پر بھی، زمینوں پر بھی، پانیوں پر بھی......
رب المشرق والمغرب......مشرق اور مغرب کا رب......
رب المشرقين ورب المغربين......مشرقین کا رب، مغربین کا رب......
رب المشارق والمغارب......مشارق اور مغارب کا رب......
رب السموات السبع ......ساتوں آسمانوں کا رب......
ورب العرش العظيم......عرش عظیم کا رب......

طاقت صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے:

ان ساری آیات سے اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے۔ وہ ہم سے اپنی بادشاہی منوانا چاہتا ہے کہ میں بہت بڑا بادشاہ ہے، لہٰذا اے لوگو! جیسے تم دنیا کے چھوٹے بادشاہوں کے تابع ہوتے ہو، ان کی خوشامد کرتے ہو، ان کے پیچھے دوڑتے ہو، ان کے پیچھے دوڑنا چھوڑ دو، میرے بنو، میری مان کے چلو......لله الامر ......حکومت میرے اللہ کے ہاتھ میں......
ان القوة لله جميعا......طاقت ساری اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے......
الخلق......مخلوق......
والامر......حکومت......
والليل......رات......
والنهار......دن......
وما سكن فيهما......جو دن میں ہے جو رات میں ہے......
لله وحده......وہ سارے کا سارا اللہ تعالیٰ کا ہے......
فاين تذهبون......تو تم اللہ کو چھوڑ کے کہاں بھاگ رہے ہو؟......
فانى تؤفكون...... فانى تسحرون...... افلا تتقون...... افلا تذكرون......
افلا ينظرون......

یہ قرآن کی ساری آیات ہمیں پکار پکار کے کہتی ہیں کہ اللہ کو چھوڑ کے کہاں جا رہے ہو؟ منزل نہیں ملے گی، بھٹک جاؤ گے، بھٹکا ہوا راہی اتنا بے قرار نہیں ہوتا، جتنا اللہ سے بچھڑا ہوا

Marfat.com

انسان بے قرار ہوتا ہے، طوفانی موجوں میں گھری ہوئی کشتی کا ملاح اور مسافر وہ اتنے بے قرار نہیں ہوتے جتنا اللہ پاک سے بھٹکا ہوا انسان بے قرار اور بے چین ہوتا ہے، کہ اللہ کو چھوڑ کر روح پہ زخم لگتے ہیں اور یہ زخم نہ دنیا کی کوئی خوبصورت شکل بھر سکتی ہے اور نہ دوا بھر سکتی ہے، نہ کوئی عورت اس زخم کو بھر سکتی ہے، نہ شراب بھر کر سکتی ہے، نہ موسیقی بھر سکتی ہے، نہ دولت کی ریل پیل بھر سکتی ہے، نہ تختِ شاہی بھر سکتا ہے، نہ دنیا کی سیر وتفریح نہ دنیا کا پھرنا اس کے اندر کے زخموں کو بھر سکتا ہے۔

......جس کے خزانوں کی حد نہیں...... وہ اللہ

......جس کی ذات کی حد نہیں...... وہ اللہ

......جس کے علم کی حد نہیں...... وہ اللہ

......جس کی کبریائی کی حد نہیں...... وہ اللہ

......جس کے جبروت کی کوئی حد نہیں...... وہ اللہ

......جس کی ہیبت کی حد نہیں...... وہ اللہ

......جس کے سلطان کی حد نہیں...... وہ اللہ

......جس کے خزانوں کی حد نہیں...... وہ اللہ

......جس کے لشکر کی حد نہیں...... وہ اللہ

......جس کی طاقت، قدرت، ہیبت کی حد نہیں...... وہ اللہ

......جس کی ہر ہر صفت کی حد نہیں...... وہ اللہ

......وہ اپنی ذات میں بے مثال...... وہ اللہ

......ہر صفت میں بے مثال...... وہ اللہ

......اپنی ذات میں با کمال...... وہ اللہ

...... صفات میں با کمال...... وہ اللہ

......ذات میں لامحدود...... وہ اللہ

......صفات میں لامحدود...... وہ اللہ۔

Marfat.com

اللہ عزت وذلت کا اکیلا بادشاہ:

سارے حالات اللہ کے ہاتھ میں ہیں:

وتعز من تشاء...... جسے چاہے عزت بھی دیتا ہوں......

وتذل من تشاء...... جسے چاہے ذلت بھی دیتا ہوں......

پیسے سے نہیں ملتی، اللہ کے ارادے سے عزت وذلت ملتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

من عتمد من ماله فقد قل

جو کہتا ہے پیسے سے کام بنتا ہے اس کا کوئی کام نہیں بنتا......

من عتمد على سلطانه فقد ذل

جو کہتا ہے سلطنت اور حکومت ...... سے عزت ملتی ہے اسے ہمیشہ ذلت ہی دیکھنی پڑتی ہے۔

من عتمد على علمه فقدضل

جو کہتا ہے میں بڑا علامہ ہوں وہ ہمیشہ گمراہ ہی رہتا ہے......

من عتمد على عقله فقد اختله

جو کہتا ہے میری عقل پوری ہے، مجھے کسی کی ضرورت نہیں، اس کی عقل خراب ہو کے رہتی ہے......

ومن عتمد على الله فلا قل ولا ذل ولاضل ولا اختل

جو کہتا ہے میرا اللہ مجھے کافی ہے تو نہ اس کا مال کم ہوتا ہے، نہ اس کی عقل خراب ہوتی ہے، نہ وہ ذلیل ہوتا ہے، نہ گمراہ ہوتا ہے، اللہ پاک اس کو کافی ہو جاتا ہے، ساری دنیا کے انسانوں کو یہ بتانا کہ حالات بھی اللہ کے ہاتھ میں ہیں، چیزیں بھی اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔

وتعز من تشاء...... وتذل من تشاء......

عزت وذلت اللہ دیتا ہے......

القى بينهم العداوة والبغضاء

Marfat.com

نفرت بھی اللہ ہی ڈالتا ہے......

سیجعل لھم الرحمن ودا

محبت بھی اللہ ہی ڈالتا ہے......

یبسط الرزق لمن یشاء

رزق بھی اللہ ہی کشادہ کرتا ہے......

ویقدر

اللہ ہی تنگ کرتا ہے......

- ......کشادگی بھی اللہ کی طرف سے......
- ......تنگی بھی اللہ کی طرف سے......
- ......مال بھی اللہ کی طرف سے......
- ......عداوت بھی اللہ کی طرف سے......
- ......نفرت بھی اللہ کی طرف سے......
- ......محبت بھی اللہ کی طرف سے......
- ......جنگ بھی اللہ کی طرف سے......
- ......امن بھی اللہ کی طرف سے......

یہ بات ہر مسلمان کو سمجھانی اللہ نے ہمیں بطور مقصد کے عطا فرمائی ہے اور اللہ کے غیبی خزانے ہمارے لئے کھل جائیں اور اللہ کا غیبی نظام ہمارے حق میں ہو جائے اور اللہ ہمارا ہو جائے اور ہمارے لئے دنیا اور آخرت کے فیصلے کر دے، اس کے لئے ہمیں پیسے نہیں چاہئے ؛اس کے لئے ہمیں حضرت محمد ﷺ کی مبارک زندگی کو سیکھنا ہے۔

ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے:

واللّٰہ یفعل مایشآء

اللہ جو چاہے کر دے......

وربک یخلق مایشآء

Marfat.com

اللہ جو چاہے پسند کرے......

یہدی من یشآء

جس کو چاہے ہدایت دے......

ویضل من یشآء

جس کو چاہے گمراہ کردے......

تؤتی الملک من تشآء

جسے چاہے بادشاہی دے دیں......

وتنزع الملک من تشآء

جسے چاہیں بادشاہی دے دیں......

وتنزع الملک ممن تشآء

جس سے چاہیں بادشاہی لے لیں......

وتعز من تشآء

جسے چاہیں عزت دے دیں......

وتزل من تشآء

جسے چاہیں ذلیل کردیں......

یبسط الرزق لمن یشآء

جس کا چاہیں رزق بڑھا دیں......

ویقبض عمن یشآء

جس کا رزق چاہیں گھٹا دیں......

اضحک

کسی کو ہنسا دیں......

وابکی

کسی کو رلا دیں......

هوا مات واحیی

Marfat.com

کسی کو زندہ کردیں کسی کو ماردیں......

اغنٰی و اقنٰی

کسی کو غنی کریں کسی کو فقیر کردیں......

زمین میں جو کچھ ہوتا ہے آسمان والے کے ارادے سے ہوتا ہے پہلے آسمان میں فیصلہ ہوتا ہے، پھر زمین میں نافذ ہوتا ہے ساری دنیا کے انسان اللہ کی چاہت کے بغیر کچھ نہیں کرسکتے ہیں۔ وہ سب کی چاہت کے بغیر کرسکتا ہے۔ ساری کائنات کی طاقت اللہ کی طاقت کے سامنے ذرہ برابر بھی نہیں ہے جبرائیل ہو یا میکائیل ہو، عزرائیل ہو یہ سب مخلوق ہیں وہ خالق ہے:

لایملکون ولانفسھم ضرا ولا نفعا ولا یملکون موتا ولا حیٰوۃ ولا نشورا

نہ نقصان دیتے ہیں، نہ نفع دے سکتے ہیں، نہ زندگی دے سکتے ہیں، نہ مار سکتے ہیں اور نہ مرکر اٹھ سکتے ہیں۔

سارا جہان اپنے وجود میں اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے اپنی بقاء میں اللہ کا محتاج ہے۔ نفع اور ضرر پہنچانے میں اللہ کے حکم کا محتاج ہے، ہم کسی کے محتاج نہیں ہیں، سوائے اللہ کی ذات کے، یہ بات دل میں اتارنی ہے، انسان کے دل کو اللہ کی طرف پھیرنا ہے، اللہ زمین کے خزانے ان کے لئے نکالتا ہے...... ہوائیں ان کی تابع کردیتا ہے، بارشوں کا نظام ان کے لئے چلاتا ہے:

یرسل السمآء علیکم مدرارا، ویمددکم باموال وبنین

مال اور اولاد میں برکت ڈالتا ہے۔ ....

ویجعل لکم جنت

باغات بڑے بڑے......

ویجعل لکم انھارا

نہروں کا جال بچھادیتا ہے......

اکلوا من فوقھم

اوپر سے کھاتے ہیں......

Marfat.com

ومن تحت ارجلهم

نیچے سے بھی کھاتے ہیں۔

جب اللہ کی مان لیتے ہیں تو اللہ آسمان وزمین سے رزق کھول دیتے ہیں، زمین کی دھانوں سے رزق کا انتظام کردیتے ہیں، ساری کائنات ان کی خدمت میں مقرر فرمادیتا ہے جب اللہ کے بندے اللہ کی مان لیتے ہیں۔

اللہ کی ناراضگی کے اثرات سات پشتوں تک چلتے ہیں:

انی اعطیت اذا رضیت

جب تم ایمان میں ہوتے ہو تو میں راضی ہوتا ہوں۔

جب راضی ہوتا ہوں تو رزق میں برکت دیتا ہوں۔

لیس فی برکتی مهایة

میری برکت کی کوئی حد نہیں۔

اللہ برکت دیں تو کون روکے اور اللہ برکت کو اٹھالیں تو کون لائے۔

واذا عصیتنی غضبت

جب تم میری نافرمانی کرتے ہو تو میں ناراض ہوجاتا ہوں۔

واذا غضبت لعنت

جب میں ناراض ہوتا ہوں تو لعنت برساتا ہوں۔

وان لعنتی عنی تبلغ سابعا من الابن

تو پھر میری لعنت سات پشتوں تک چلتی ہے۔

خزانوں کی چابیوں کا مالک:

میرے دوستو اور بھائیو! ہمارے مسائل پیسے سے...... زمینوں پر قبضہ کرنے سے...... حکومت پر قبضہ کرنے سے...... مال ودولت سے حل نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کو راضی کرنے سے ہمارے مسائل حل ہوں گے۔

Marfat.com

وان من شیء الا عندنا خزائنہ

سارے خزانے اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔

وعندہ مفاتیح الغیب لایعلمھا الا ھو

سارے غیب کے خزانوں کی چابیاں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔

ومانتزل الا بقدر معلوم

اتارنے والا بھی اللہ ہے۔

آسمانوں کے زمین کے خزانوں کو بنانے والا اللہ......

وانزلنا الحدید فیہ باس شدید

لوہے کو اتارا، اس میں سختی رکھی، پانی کو اتارا......

وانا علی ذھاب بہ لقادرون

پانی اٹھا کے واپس لے جائے، سارا پانی ختم، ساری زمین کے پانی ختم کردے اور کڑوا کردے تو ہم کچھ بھی نہیں کرسکتے۔

لو نشاء جعلنہ اجاجاً ان اصبح ماءکم غورا

بالکل ختم ہم بے بس ہیں۔

ہواؤں کے طوفان چلادیں ریح بنادے ریاح بنادیں ہم کچھ نہیں کرسکتے۔ صرصر بنادیں، عقیم بنادیں، صبا بنادیں، نسیم بنادیں ہم کچھ نہیں کرسکتے...... عقیم اور صرصر یہ اللہ کے عذاب کی ہوائیں ہیں اور اس کو پیش کرنے والے ہم [illegible] سکتے۔

انسانی تخلیق اور اللہ کی قدرت:

انا خلقنکم من ذکر وانثی

ہم ادھر مرد بیٹھے ہیں اور ادھر خواتین ہیں، ہم میں سے نہ کسی نے چاہا اور نہ درخواست پیش کی کہ ہمیں مرد بنایا جائے اور مجھے عورت بنایا جائے۔

وجعلنکم شعوبا وقبائل

پھر آگے خاندان بھی مختلف کردیئے۔ کسی نے کوئی درخواست نہیں دی تھی کہ مجھے اس

Marfat.com

خاندان میں پیدا کیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ ہم اپنے بننے میں محتاج محض ہیں۔

...... اپنے قد میں......

...... رنگت میں......

...... جسمانی ساخت میں......

...... جنس میں یعنی مرد اور عورت میں......

...... پھر خاندان میں......

جب ہم نے آنکھ کھولی تو ہمیں پتہ چلا کہ میں لڑکا ہوں ، لڑکی ہوں...... میرا یہ خاندان ہے...... میری یہ شکل ہے۔

پھر جب تھوڑا شعور بیدار ہوا تو دائیں بائیں ایک کائنات نظر آئی۔ ایک جہان وہ تھا جس میں نو مہینے گزارے اس کا تو پتہ ہی نہیں۔

پھر اس جہان میں آیا تو یہ بڑا خوبصورت نظر آیا۔

...... وادیاں بھی ہیں......

...... پہاڑ بھی ہیں......

...... سبز پوش بھی ہیں......

...... سفید پوش بھی ہیں......

...... سیاہ پوش بھی ہیں......

...... برف سے ڈھکے ہوئے......

...... سبزے سے ڈھکے ہوئے......

...... سیاہ پہاڑ کالی چادر......

...... بڑے بڑے میدان......

...... پھر کہیں پھول......

...... کہیں پرندے......

...... کہیں چہچہاہٹ......

Marfat.com

کائنات کے پیچھے قدرت کا ہاتھ:

اس کائنات کا ایک بادشاہ ہے، یہاں کسی کی سلطنت نہیں، نہ کسی کے ارادے چلتے ہیں۔ آج مسلمانوں پر بڑی مصیبتیں آ رہی ہیں، ان کو کوئی نہیں لا رہا، اللہ لا رہا ہے، آج باطل نے سائنس میں بڑی ترقی نہیں کی اللہ نے ترقی کروائی۔ اللہ توڑنا چاہتا تو توڑ سکتا ہے، گرانا چاہے تو گرا سکتا ہے۔ ڈھیل دی ہوئی ہے حالات پر بھی قبضہ ہے۔ لوگوں میں عداوتیں پیدا کریں، محبتیں پیدا کریں، ہوا چلا دیں یا روک دیں۔ لگام اور باگ دوڑ تو تمام چیزیں اسی رب العزت کی دست قدرت میں ہیں۔

شکلیں نظر تو آتی ہیں لیکن پیچھے سے کرنٹ چلا آ رہا ہے، جیسے کہ جسم حرکت کرتا ہوا نظر آتا ہے اس میں اللہ کا امر چلتا ہے روح...... اگر اللہ روح کو نکال دیں تو کیا رہ جائے گا؟ اس کائنات کے جس حصے سے اللہ تعالیٰ اپنا حکم کھینچ لے گا وہیں ختم...... نوح علیہ السلام سے اللہ نے فرمایا ''کشتی میں جوڑا جوڑا ڈال دیں۔''

عرض کیا، یا اللہ! ایک طرف شیر ہوگا، دوسری طرف بکری ہوگی، یہ تو اس کی غذا ہے۔ ایک ہی تھپڑ سے ختم ہو جائے گی۔ اسی طرح بکری اور بھیڑ دونوں ساتھ نہیں چل سکتیں۔ ایک طرف بلی ہوگی، دوسری طرف کبوتر...... آپ بتا دیں میں ان کو کیسے اکٹھے بٹھا دوں۔

محبت اور عداوت اللہ ہی ڈالتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

من القی بینھم العداوۃ یانوح

اے نوح! ان میں عداوت کس نے ڈالی ہے؟

آپ نے کہا، آپ نے ڈالی ہے۔

تو پھر میں ہی ان میں محبت ڈال دوں گا۔

نبی ﷺ کے زمانے میں سانپ اور بچے اکٹھے کھیلتے تھے۔ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں بھیڑیا اور بکری ایک گھاٹ میں پھرتے تھے کوئی کسی کو نہیں کاٹتے تھے۔ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ محبتیں اور الفتیں ڈال دیتا ہے تو جانور بھی تابع ہو جاتے ہیں۔ یوں اللہ پاک محبتیں ڈالنے پر بھی قادر ہے۔

ابتداء اور انتہاء سے پاک ذات:

میرے بھائیو!

لا الٰہ الا اللہ...... یہ صرف زبانی بول نہیں بلکہ یہ ایک حقیقت ہے، جس سے ہمارے دل نا آشنا ہیں۔

ہم تبلیغ میں یہ سیکھ رہے ہیں اور اس کے سیکھنے کی دعوت دے رہے ہیں کہ بھائیو مرنے سے پہلے اپنے دل میں اللہ کو لے لو......

- ......اللہ کی محبت کو لے لو......
- ......اللہ کی عظمت کو اتار لو......
- ......اللہ کی کبریائی اور بڑائی کو دل میں اتار لو......
- ......اس کی وحدانیت، اس کا جلال و جبرت بلا شرکت غیرے......
- ......نہ کوئی شریک، نہ کوئی مشیر......
- ......نہ کوئی وزیر، نہ کوئی معین......
- ......نہ کوئی مددگار......
- ......نہ کوئی حفاظت کرنے والا......
- ......نہ وہ کھائے، نہ پیئے......
- ......نہ سوئے، نہ مٹے......
- ......نہ مرے......
- ......ابتداء سے پاک......
- ......انتہاء سے پاک......
- ......تھکاوٹ سے پاک......
- ......نیند سے پاک......

Marfat.com

سارے کا سارا اس ایک اللہ کے قبضہ وقدرت میں ہے۔

یمسک السموت والارض ان تزولا

زمین وآسمان سب کی لگام اس کے ہاتھ میں ہے۔

ساری کائنات، ساری کائنات کو امر کیا۔

ائتیا جھکو

طوعاً خوشی سے

او کرھا ناگواری سے

ساری کائنات بولی:

اتینا طآئعین اے اللہ! ہم خوشی سے حاضر ہیں۔

ساری کائنات جھک گئی تو آپ بھی جھک جائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کہہ رہا ہے کہ اے بندو! ساری کائنات جھک گئی تم بھی جھک جاؤ، تم بھی مان لو، اپنے اللہ کی

تو ہم بھی یہ محنت کر رہے ہیں کہ اپنی من چاہی چھوڑ کر اللہ کی چاہتوں کو پورا کر لیں۔ اللہ نے ہمارے ساتھ سودا کیا ہے۔

لامحدود صفات والا بادشاہ:

وہی ہے جو ساری کائنات کا اکیلا مالک بھی ہے، خالق بھی ہے، قادر بھی ہے، قدیر بھی ہے، والی بھی ہے، متعال بھی ہے، متدبر بھی ہے، عزیز بھی ہے، قوی بھی ہے، متین بھی رہا ہے۔ رزاق بھی ہے، للقوۃ المتین بھی ہے۔ اور اپنے خزانوں میں لامحدود اور اپنی صفات میں لامحدود...... اپنی ذات میں لامحدود اور مخلوق ساری کی ساری خود محتاج ہے..... محتاج، حقیر، فقیر، ذلیل...... اس کا نام مخلوق ہے۔

مخلوق صرف مکھی نہیں...... یہ ساری مخلوق بیٹھی ہوئی ہے...... ہمارے ہاں مخلوق پتھر ہے...... بکھرا ہوا سمندر مخلوق ہے، بارش کا قطرہ مخلوق ہے، پتنگا مخلوق ہے، عقاب مخلوق ہے۔ ایک بھیڑ مخلوق ہے اور یہ دہکتا ہوا سورج مخلوق ہے۔

جبرائیل مخلوق، میکائیل مخلوق، اسرائیل مخلوق، عرش کے فرشتے مخلوق، سارے انبیاء

Marfat.com

مخلوق ہیں اور مخلوق وہ ہے جو اللہ کے بغیر بن نہ سکے، جو اللہ کے بغیر نہ رہ سکے، جو اللہ کے بغیر نہ جی سکے، جو اللہ کے بغیر نہ مر سکے، جو اللہ کے بغیر نہ نقصان پہنچائے نہ نفع پہنچائے، نہ عزت کی مالک نہ ذلت کی مالک، نہ زندگی کی مالک، نہ موت کی مالک......

لایملکون لانفسھم ضرا ولا نفعا ولا یملکون موتا ولا حیوۃ ولا نشورا

نہ زندگی کے مالک نہ موت کے مالک، نہ اٹھنے کے مالک. نہ نقصان کے مالک، نہ نفع کے مالک، بلکہ اللہ وحدہ ولاشریک ہے۔

وھو الذی فی السمآء الٰہ وفی الارض الٰہ

وہ اللہ ہے جس کی سلطنت آسمان پر بھی ہے، زمین پر بھی ہے۔

فی السمآء عرشہ

عرش آسمان کا......

فی الارض سلطنہ

سلطنت زمین کا......

فی البحر سبیلہ

راستے سمندر میں......

فی الجنۃ رحمتہ

جنت میں اس کی رحمت ہے......

فی النار عقابہ

دوزخ میں اس کا عذاب ہے......

فی الممات عتابہ

اور مردوں میں اس کا عذاب ہے......

فیوم القیامۃ حسابہ

اور قیامت کے دن اس کا حساب ہے......

فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر

Marfat.com

ایک طبقہ جنت میں جائے گا اور ایک جہنم کو جائے گا......

تکبر صرف اللہ کو سجتا ہے:

میرے بھائیو!

ساری کائنات میں، بحر و بر میں، فضاء و خلا میں ......غرضیکہ ملائکہ کا جہاں، انسانوں کا جہاں، جنات کا جہاں، سورج، چاند، ستاروں کا جہاں، اندھیروں کا جہاں، روشنی کا جہاں، نباتات کا جہاں اور جمادات کا جہاں، حیوانات کا جہاں اور انسانوں کا جہاں، پتنگوں کا جہاں اور پروانوں کا جہان......ان سب پر اللہ تعالیٰ کی قدرت اور طاقت کا پہاڑ لگا ہوا ہے:

ھو الذی

کیسا تکبر کا لفظ ہے......

وھو الذی اللّٰہ اکبر من ذالذی

اللہ اکبر اسی لئے جو تکبر کرتا ہے اللہ اس کو گردن سے پکڑ کر خاک میں لگا دیتا ہے کہ تکبر صرف اللہ کی ذات کے لئے خاص ہے اور کسی کے لئے نہیں ہے

اللّٰہ الذی رفع سبع سموت، اللّٰہ الذی خلق سبع سموت

اللّٰہ الذی اللّٰہ الذی

وہ اللہ جس نے آسمان اٹھا دیئے، وہ اللہ جس نے زمین بچھا دی، وہ اللہ جس نے سورج چمکا دیا، وہ اللہ جس نے چاند کو گھٹا دیا، بڑھایا، وہ اللہ جس نے رات کو اندھیرا دے دیا، وہ اللہ جس نے دن کو روشنی دے دی، وہ اللہ جس نے ستاروں کو جگمگاہٹ دے دی، وہ اللہ جس نے انسان میں روح ڈال دی، وہ اللہ جو ہوا کا مالک، وہ اللہ جو فضاء کا مالک، وہ اللہ جو بحر و بر کا مالک......

امن خلق السموات والارض

جس نے زمین و آسمان کو بنایا۔

اللہ تعالیٰ خود سوال کرتا ہے:

وانزل لکم من السمآء مآء

Marfat.com

پانی کس نے اتارا؟

فانبتنا به حدآئق ذات بهجة

خوبصورت سرسبز درخت کس نے اگائے؟

ماکان لکم ان تنبتوا شجرها

تم سارے انسان اکٹھے ہوکر ایک درخت اللہ کے بغیر پیدا کر کے دکھادو۔

اله مع اللّٰه

ہے کوئی میرے علاوہ؟

بل هم قوم يعدلون

تو تمہارا کیا کروں میں؟

پھر بھی تم مجھے چھوڑ کر غیر کے پاس چلے جاتے ہو؟

امن جعل الارض قرارا

یہ زمین میں قرار کس نے رکھا؟

وجعل خللهآ انهرا

اس میں نہریں کس نے چلائیں؟

وجعل لها رواسئ

پہاڑ کس نے گاڑے؟

وجعل بين البحرين حاجزا

کڑوے اور میٹھے پانی کو کس نے جدا کیا؟

اله مع اللّٰه

ہے کوئی اللہ کے سوا؟

بل اكثرهم لايعلمون

اب میں کیا کروں؟

تم میں سے اکثر کو سمجھ نہیں، دیوانے ہیں، پاگل ہیں، مخلوق کے پجاری بن گئے، ایٹم کے پجاری بن گئے، لوہے کے پجاری بن گئے، سونے چاندی کے پجاری بن گئے، اللہ کو چھوڑ ہی دیا۔

Marfat.com

وہ جو تعریف میں ہمارا محتاج نہیں:

وہ اپنے آپ کو معبود کہلوانے کے لئے ہماری بندگی کا محتاج نہیں۔
اپنے آپ کو اکبر اور کبیر کہلوانے کے لئے ہماری تکبیروں کا اور ہماری اذانوں کا محتاج نہیں۔

اپنی تعریف کروانے کے لئے ہماری تسبیح کا محتاج نہیں۔
......کوئی اس کو مانے یا نہ مانے، وہ ہر حال میں پاک ذات ہے۔
......ہر حال میں بلند ذات ہے۔
......ہر حال میں برتر ذات ہے۔
......ہر حال میں عظیم ذات ہے۔
......ہر حال میں وراء الوراء ذات ہے۔

لاتدر که الابصار
اسے نہ آنکھ دیکھ سکے......

لاتخالطه الظنون
اسے نہ خیال پہنچ سکے......

لاتغیره الحوادث
اسے نہ حادثات بدل سکیں......

لایخشی الدوائر
وہ انقلابوں سے ڈرتا نہیں......

تعریف کرنے والے اس کی تعریف کر نہیں سکتے:

لایصفه الواصفون
تعریف کرنیوالے اس کی تعریف کر کے تھک جائیں اور اس کی تعریف ختم نہ ہو۔

Marfat.com

ہماری زبانیں ٹوٹ جائیں، ہمارے ہاتھ لکھتے لکھتے ٹوٹ جائیں، ہمارے قلم گھس جائیں، ہماری سیاہیاں خشک ہوجائیں، ہماری دھرتی کو اللہ کاپی بنادے، ایک ایک پرت کو صفحے بنادے اور ہمارے ہاتھ میں زمین سے آسمان تک لمبی قلمیں پکڑادے اور سات سمندر تو تھوڑے ہیں، سات زمین و آسمان کے خلاف کو پانی سے بھردے اور ہمیں چاروں طرف بٹھادے، پھر کہے میری تعریف لکھو۔

قلم وہ ہے جو عرش سے شروع ہوتا ہے اور پانی تک جاتا ہے اور کاغذ وہ ہے جس کا کہ زمین و آسمان کے برابر سینہ کھلا ہوا ہے اور میرے اوپر علم وہ ہے جو اللہ براہِ راست اتار رہا ہے اور پھر ہم سب انسان، جنات، فرشتے، اولین، آخرین، بوڑھے، زندہ، مردہ، جوان، اگلے، پچھلے، علما، خطیب، فصیح، بلیغ، حسین، جمیل، انبیاء، مرسلین اور جبرائیل، میکائیل، عزرائیل، اسرافیل...... یہ سارے کے سارے عرش کے فرشتے، جنت کے فرشتے، جنت کی حوریں، دوزخ کے فرشتے، کائنات کا پتہ پتہ مخلوق بن جائے، کائنات کے ذرے ذرے کو زبان بھی مل جائے، کائنات کے ذرے ذرے کے ہاتھ میں قلم آجائیں اور سب اللہ پاک کی تعریف میں مشغول ہوجائیں تو میرے اللہ کا اعلان ہے:

لنفد البحر قبل ان تنفد کلمت ربی ولو جئنا بمثلہ مددا

یہ سب سمندر ختم ہوجائیں گے۔ تمہارے قلم ٹوٹ جائیں گے تمہارے ہاتھ تھک جائیں گے، ٹوٹ جائیں گے...... پر تمہارے رب کی تعریف ختم نہیں ہوسکتی۔

ہم محدود ہیں وہ لامحدود ہے:

لامحدود کو محدود مخلوق...... لامحدود مخلوق محدود...... وہ لامحدود:

وہ علم میں لامحدود	ہم جہل میں لامحدود
وہ طاقت میں لامحدود	ہم ضعف میں لامحدود
وہ قدرت میں لامحدود	ہم عجز میں لامحدود
وہ سخاوت میں لامحدود	ہم بخل میں لامحدود

Marfat.com

وہ بادشاہی وکبریائی میں لامحدود ہم ذلت اور پستی میں لامحدود

وہ طاقت اور قدرت میں باکمال، لازوال اور لامحدود...... ہم ہر عیب میں، ہماری ہر ضعف میں کوئی حد نہیں۔

اس کی ہر صفت میں کوئی حد نہیں، اس کی کوئی حد نہیں صفات میں۔

ہماری کوئی حد نہیں کمیوں میں، کوتاہیوں میں۔

سب سے بڑا طاقتور کون ہے؟:

اللہ تعالیٰ کسی ایک چیز کا محتاج نہیں۔ نہ وہ کھائے نہ وہ پئے، نہ وہ سوئے، نہ تھکے، نہ وہ پریشان ہو اور نہ اس کے خزانوں میں کوئی کمی آئے:

لاتأخذه سنة ولا نوم، يؤده حفظهما، مامسنا من لغوب،
ماكان ربك نسيا

کائنات کے اس نظام کو چلانے سے نہیں تھکتا کہ یہ کہنے لگے کہ میں تھک گیا ہوں۔ اب کل دربار لگے گا۔ ہم اپنی اپنی ضرورتیں اس کے پاس لے کر آئیں۔ کیونکہ نہ سوتا ہے نہ گھبراتا ہے، نہ غافل ہے نہ اونگھتا ہے، نہ جاہل ہے نہ عاجز ہے، بلکہ وہ غالب ہے غیر المغلوب، اس پر کوئی غالب نہیں، سب پر اس کی طاقت چھائی ہوئی ہے۔ اس سے طاقتور کوئی نہیں جو اس پر چھا جائے۔

وہ جابر ہے مجبور نہیں، وہ غیر المخلوق ہے، وہ خالق ہے مخلوق نہیں، مالک غیر المملوک، وہ مالک ہے مملوک نہیں، ناصر غیر المنصور، وہ مدد کرتا ہے مدد کا محتاج نہیں، حافظ غیر محفوظ وہ حفاظت کرتا ہے، اپنی حفاظت کراتا نہیں، رب غیر مربوب، وہ پالتا ہے اور پرورش کرتا ہے اور خود اپنی پرورش میں کسی کا محتاج نہیں۔ شاہد غیر مشہود، وہ سب کو دیکھتا ہے اس کو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ سب چیزاس کی نظروں میں ہیں:

لاتدركه الابصار

اس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں۔

وهو يدرك الابصار

Marfat.com

وہ ہم سب کو دیکھتا ہے۔
کتنی دور ہے:
لاتراہ العیون
آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔
آنکھ تو ستارے بھی نہیں دیکھ سکتی، اللہ کو کیسے دیکھ سکے گی:
ولا تخالطوہ الظنون
دنیا میں انسانی خیال سب سے تیز رفتار سواری ہے، تو اللہ تعالیٰ تک خیال بھی نہیں پہنچ سکتا۔ ساری دنیا کے انسانوں کے خیالوں کو اکٹھا کیا جائے تو وہ ان سے بھی اوپر ہے، خیال کی پرواز تخیل کی پرواز اڑتے اڑتے تھک جائے اور وہ اللہ کو نہ پہنچ سکے۔

سارا جہاں ملکر اس کی تعریف سے عاجز ہے:

ولایصفوہ الواصفون
سارا جہاں مل کر اس کی تعریف کرنا چاہے تو سب مل کر اس کی تعریف نہ کر سکے۔ اتنے دور اور اتنا اونچا ہے، لیکن اس کی عجیب صفت ہے کہ:
بل ھو اقرب الیہ من حبل الورید
یہاں پر دو متضاد چیزیں آپس میں مل گئی ہیں۔ دو ناممکن ممکن ہو گئے۔ اتنا دور ہے، اتنا دور ہے کہ خیالات بھی اس تک نہ پہنچ سکے اور اتنا زیادہ قریب ہے کہ شہہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔ پھر اس کی فوقیت اور اوپر ہونا:
فوقیتہ ماا کثر ملکہ کما اعلی مکانہ
کیا عظیم الشان اس کا ملک ہے، اعلیٰ اس کا مکان ہے۔
مااعظم شانہ
کیا عظیم اس کی شان ہے۔
ایک حدیث مس آتا ہے:
الملک للّٰہ، والکبریاء للّٰہ والجبروت للّٰہ والھیبۃ للّٰہ،

Marfat.com

و القدرة لله و النور لله

یااللہ سب کچھ تیرا ہے، ملک تیرا، کبریائی تیری، جبروت تیری، قدرت تیری، جمال وجلال تیرا۔

اس ذات کو ہم ساتھ لے لیں گی تو کام بن گیا۔ پھر وہ ایسا بادشاہ ہے جو کسی کا محتاج نہیں۔ دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ سب محتاج ہیں۔ اسمبلی پاس کریں، سینٹ پاس کریں، تب کہیں جا کے ان کا حکم چلے، پھر ان کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ ہو جائے تو ان کی کرسی الٹ جائے۔

کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں:

لیکن اللہ تعالیٰ ایسا بادشاہ نہیں ہے.....احد.....اکیلا..... صمد .....بے نیاز..... الملک لاشریک له.....اس کی بادشاہ میں کوئی شریک نہیں۔ اس کا کوئی مثل نہیں..... العالی .....اونچا.....لاثانیہ.....اس کے برابر کوئی نہیں.....الغنی لاظهیر له .....وہ غنی ہے، اس کا مددگار کوئی نہیں.....لاینفعه شیء .....اس کو کسی چیز سے نفع نہیں پہنچتا..... لایضره شیء .....اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی.....لایغلبه شیء.....اس پر کوئی چیز غالب نہیں.....لایؤده شیء.....اس کو کوئی چیز تھکاتی نہیں..... لایستعین بشیء.....وہ کسی چیز سے مدد نہیں لیتا.....لایحتاج الی شیء.....وہ کسی چیز کا محتاج نہیں.....لایعزب عنه شیء.....اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں.....لیس قبله شیء لیس بعده شیء.....اس پہلے کوئی نہیں اس کے بعد کچھ نہیں.....لیس فوقه شیء.....کوئی چیز اس سے اوپر نہیں..... لیس دونه شیء.....اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔

ہر قسم کے ڈر سے پاک ذات:

- .....وہ کسی سے ڈرتا نہیں.....
- .....کوئی اس کی ٹکر کا نہیں.....
- .....کوئی اس جیسا نہیں ..... لیس کمثله شیء

Marfat.com

- ......کوئی اس کے برابر نہیں ...... هل تعلم له سميا
- ......وہ پاک ہے......
- ......نہ اس کا کوئی اوپر سلسلہ ہے۔باپ، دادا۔
- ......نہ اس کا کوئی نیچے سلسلہ ہے۔بیٹا، پوتا......۔
- ......نہ اس کا کوئی دائیں بائیں سلسلہ ہے۔بیوی، سالی، چچا، بھتیجا۔
- ......وہ ان سارے رشتوں سے، ناطوں سے پاک ہے
- ......نہ اسے جگہ کی ضرورت ہے......
- ......نہ مکان کی ضرورت ہے......
- ......نہ زمانے کی ضرورت ہے......
- ......نہ مستقبل کی ضرورت ہے......
- ......نہ روشنی اس کی ضرورت ہے......
- ......نہ چاند، سورج اس کی ضرورت ہے......
- ......نہ عرش وفرش اس کی ضرورت ہے......
- ......نہ جنت و دوزخ اس کی ضرورت ہے......
- ......وہ، وہ ذات ہے جو اپنی ذات میں خود قائم ہے......
  - ......کھائے بغیر......
  - ......پیئے بغیر......
  - ......سوئے بغیر......
  - ......لیٹے بغیر......
  - ......کروٹ لئے بغیر......
  - ......پہلو بدلے بغیر......
  - ......بل کھائے بغیر......
  - ......جمائی لئے بغیر......
  - ......آرام کئے بغیر......

Marfat.com

ثم استوی علی العرش ...... عرش پہ استواء کیا......

یغشی اللیل النہار ...... دن، رات کا نظام چلایا......

یطلبہ حثیثا ...... دن آگے رات پیچھے......

الشمس ......سورج...... والقمر ......چاند...... والنجوم ......ستارے......

مسخرات بامرہ......اس ایک اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

لہذا اے میرے بندو سنو!

الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العلمین

......ساری کائنات کا خالق بھی اللہ......

......مالک بھی اللہ......

......برکت والا بھی اللہ ہے۔

جس کا کوئی مثل نہیں، مثال نہیں۔

میرے بھائیو!

......یہ کائنات اللہ نے بنائی، اللہ کے قبضے میں......

......آسمان اللہ نے بلند کیا، اللہ کے قبضے میں......

......انسانوں کو اللہ نے بنایا، اللہ کے قبضے میں......

اس کا کوئی مثل نہیں:

اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں، کوئی اس کا مثل نہیں......لاتراہ العیون ......کوئی آنکھ نہیں جو وہاں تک دیکھ سکے۔

موسیٰ علیہ السلام نے کہا:

رب ارنی انظر الیک

یا اللہ! میں آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لن ترانی

Marfat.com

نہیں ہو سکتا۔ دنیا میں نہیں ہو سکتا۔
انہوں نے پھر کہا: یا اللہ! دیکھنا چاہتا ہوں۔
اللہ نے فرمایا:

لن یرانی حی الا مات

دنیا میں جو مجھے دیکھے گا سہہ نہ سکے گا، مر جائے گا۔

ولا رطب الا تفرق

کوئی تر دیکھے گا تو وہ بکھر جائے گا۔

ولا یابس الا تدحدح

کوئی خشک دیکھے گا تو زیروزبر ہو جائے گا۔
یہاں میں دکھائی نہیں دے سکتا۔

انما یرانی اهل الجنة

البتہ جنت والے مجھے دیکھیں گے۔

الذین لاتنام اعینهم

جن کی آنکھیں نیند سے پاک ہوں گی۔

انه اخت الموت

نیند موت کی بہن ہے۔ سویا یا مرا تقریباً برابر۔
تو جب موت مر جائے گی تو نیند بھی مر جائے گی۔ تو جنت میں جب تک رہنا ہے اور ہمیشہ ہی رہنا ہے تو ایک پل کے لئے بھی اونگھ نہیں آئے گی۔
کہا: جنت والے مجھے دیکھ سکتے ہیں۔

لاتنام اعینهم

ان کی آنکھ سوتی نہیں۔

ولا تبلی ثیابهم

ان کی جوانی، ان کے کپڑے پرانے نہیں ہوتے، ہمیشہ یکساں رہتے ہیں۔
آنکھ تو پھر کچھ محدود ہی طاقت رکھتی ہے۔ خیال انسانی بہت طاقتور مخلوق ہے ایک پل

Marfat.com

میں کہیں سے کہیں پہنچ جاتا ہے روشنی سے بھی زیادہ رفتار ہے خیال کی۔

ولا تخالطه الظنون

کوئی خیال بھی وہاں تک نہیں جا سکتا۔

لاتغیره الحوادث

حوادثات اس پر کچھ اثر نہیں رکھتے۔

ولا یخشی الدوائر

زمانے کے انقلاب سے وہ ڈرتا نہیں۔

اللہ کسی کا محتاج نہیں:

میرے بھائیو! جو خود نہیں بنا وہ کسی کی نہیں بنا سکا، جو خود بنا جو جود میں کسی کا محتاج نہ ہو۔ زندگی کے لئے روٹی پانی کا محتاج نہ ہو، کام کے لئے آرام کا محتاج نہ ہو، نظام کو چلانے کے لئے مدد کا محتاج نہ ہو، جاننے کے لئے آنکھ اور کان کا محتاج نہ ہو، خبروں کے لئے اوروں کا محتاج نہ ہو، دینے میں اس کے خزانے کم نہیں پڑیں گے عطا کرنے میں گھبرائے نہیں، نظام چلانے میں جو تھکے نہیں، رات کے اندھیرے میں اور دن کے اجالے میں جس کا دیکھنا برابر ہو، دل کی دھڑکن بھی سنے اور زبان کا بول بھی سنے۔ سمندر کی تہہ میں تیرنے والی مچھلیوں کو بھی دیکھے، ہوا میں اڑنے والے پرندوں کو بھی دیکھے۔ وہ جیسے اپنے سامنے جبرائیل کو دیکھتا ہے ایسے ہی چٹائی کے نیچے چلنے والی چیونٹی کو بھی دیکھتا ہے وہ اللہ ہے اور کوئی نہیں۔ جو پیدا ہوا اور مر گیا، اللہ کی قسم وہ کسی کا کام نہ بنا سکتا ہے، نہ بگاڑ سکتا ہے، جو اپنی زندگی پر قادر نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے، اسے لکھ کر اپنے گھر میں لٹکا دو:

عرفت ربی بفسخ عزائمی

میں نے اپنے ارادوں کے ٹوٹ جانے سے اپنے رب کو پہچانا۔

وہ کون ہے جو میرے ارادوں کو توڑ دیتا ہے، کوئی ہے جو مجھ سے زیادہ طاقتور ہے، جو میری چاہت میں حائل ہو جاتا ہے، میرے پروگراموں میں رکاوٹ بن جاتا ہے، کوئی اور ہے جو میرے اور اوروں کے درمیان حائل ہو جائے۔ یہ وہ ہے جس نے آسمان اور زمین کو تھاما،

Marfat.com

سورج کو دھکا دیا، چاند کو چاندنی بخشی بغیر لائٹوں کے، ستاروں کو جھلملاہٹ بخشی بغیر الیکٹرک سٹی کے، شہد کو میٹھا کیا بغیر شکر کے، آم کو خوبصورت کر کے بغیر کسی عطر کے مہکایا، پانی کو بہانے والا، ہواؤں کو چلانے والا، سمندروں کو روکنے والا۔

انا الذی امرت البحار وفقهت قولی

میں نے سمندروں کو حکم دیا اور انہوں نے میرے حکم کو سنا۔

تاتی الامواج بامثال الجبال

موجیں پہاڑوں کی طرح آتی ہیں تو میرا حکم حائل ہو جاتا ہے۔ تو میرے حکم کی وجہ سے ہو کے واپس ہٹ جاتی ہیں۔

وہ کون سی رکاوٹ ہے جو کراچی کے سمندروں کو ملتان اور سندھ کی طرف آنے سے روکا ہوا ہے، نہ کوئی بند نظر آتا ہے، نہ کوئی دیوار نظر آتی ہے۔ وہ طوفانی موجیں راستہ میں دم توڑ دیتی ہیں۔

حدیث قدسی بتا رہی ہے کہ میں وہ رب ہوں جس نے سمندر کی لگام کو روکا ہوا ہے جو پیدا ہوا اور مر گیا اللہ کی قسم وہ کسی کا کچھ نہیں بنا سکتا۔ جو اپنے وجود میں کسی کا محتاج ہو، اپنی زندگی کی بقاء میں کسی کا محتاج ہو تو میں کیسے اس سے امید رکھوں۔

ابتداء اور انتہاء سے پاک ذات:

ابتداء، نہ کوئی انتہاء ہے۔ خود اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے:

اللھم انت الاول فلیس قبلک شیء

تو وہ اول ہے جس سے پہلے کچھ نہیں۔ جس کی ابتداء نہیں ہوئی۔ پر وہ اول ہے۔

وانت الاخر فلیس بعدک شیء

یا اللہ! تو وہ آخر ہے جس کی انتہاء کوئی نہیں ہے۔

وانت الظاهر فلیس فوقک شیء

اور تو سب سے اوپر ہے، تجھ سے اوپر کچھ نہیں ہے۔

Marfat.com

وانت الباطن

اور تو پوشیدہ ہے۔

لیس دونک شیء

تجھ سے کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں ہے۔

کامل ذات:

میرے بھائیو اور بہنو! تعریف و خوشامد کے لائق اللہ ہی ہے، جو میرے اندر کو بھی جانے، باہر کو بھی جانے، ماضی کو بھی جانے، حال کو بھی جانے، مستقبل کو بھی جانے۔ میری ساری ضرورتیں پوری کرنے پر اکیلا قادر ہو، ہمیں ایک کام کروانے کے لئے سو آدمیوں کے پاس جانا پڑتا ہے اور یہاں یہ حال ہے کہ کوئی پکارے...... یا اللہ...... وہ کہتا ہے...... لبیک...... بول کیا چاہئے؟ یہ تعلق ہم اللہ سے بنالیں۔ اللہ اپنی قدرت و طاقت میں کامل ہے۔ ساتوں زمین و آسمان کو سنبھالا ہوا ہے۔

ولو شئنا لآتینا کل نفس هدها

میں چاہتا تو تم سب کو سیدھا کر دیتا۔

☾...... جس کے سامنے سورج زیر ہو......

☾...... جس کے سامنے چاند مسخر ہو......

☾...... ہوائیں جس کی تابع ہوں......

☾...... سمندر جس کے اشارے سے چلتے ہوں......

☾...... مدو جزر جس کی چاہت سے وجود پکڑتا ہو......

☾...... دن جس کے ارادے سے چڑھتا ہو......

☾...... رات جس کے ارادے سے ڈھلتی ہو......

☾...... موسم جس کی چاہت سے بدلتے ہوں......

☾...... بادل جس کے ارادے سے گرجتے اور برستے ہوں......

☾...... زمین جس رب کی چاہت سے پھٹتی ہو......

Marfat.com

☾ ......دانہ جس اللہ کی مشیت سے اگتا ہو......

☾ ......جڑ جس اللہ کے ارادے سے نکلتی ہو اور کونپلیں تنا بنتی ہو، تنے سے شاخیں بنیں، شاخوں پر ڈالیاں لگیں، ان میں پھول لگیں، پھولوں پر خوشے لگیں، خوشوں میں گوشے لگیں، ان میں پھل بنیں، ان میں رنگ بھرے جائیں، ان میں خوشبوئیں بھری جائیں، ان میں ذائقے بھرے جائیں، ان میں مٹھاس بھری جائے، کسی میں کڑواہٹ بھری جائے، کسی میں کداھٹ بھری جائے، جو رب اتنی کائنات پر حاکم ہو، یہ چھوٹے سے انسان کو سیدھے راستے پر نہیں چلا سکتا؟

ہوا چلے تو پوچھے یا اللہ کتنی چلوں؟ سورج ڈوبے تو پوچھے نکلوں کہ نہ نکلوں؟ رات آئے تو پوچھے یا اللہ ڈھلوں کہ نہ ڈھلوں؟ دن آئے تو پوچھے اللہ غروب ہوں کہ نہ ہوں؟ موسم آئے تو پوچھے یا اللہ بدلوں کہ نہ بدلوں؟ زمین آئے تو پوچھے یا اللہ کھڑی ہو جاؤں کہ چلتی رہوں؟ فرشتے جس کے سامنے دم نہ مار سکیں...... عنت الوجوہ ...... سر جس کے سامنے جھک جائیں ......خشعت الاصوات...... آوازیں جس کے سامنے پست ہو جائیں، ساتوں آسمان جس کے سامنے لرز رہے ہوں۔ تھرا رہے ہوں۔ کائنات کا ذرہ ذرہ جس کے سامنے سر جھکائے کھڑا ہو، چپہ چپہ جس کی تسبیح پڑھ رہا ہے۔ ایک ایک اینٹ میرے اللہ کی قسم! اللہ کی تعریف میں لگی ہوئی ہے، ہم اس کے اندر بیٹھ کے نافرمانیاں کرتے ہیں، پر یہ اینٹیں اللہ کی فرماں بردار ہیں۔

اللہ کی مثالی صفات:

اس کا ایک ایک ذرہ سبحان اللہ کہتا ہے...... الحمد للہ کہتا ہے...... جو رب اس کائنات کا اتنا بڑا بادشاہ ہے......

الملک القدوس ...... السلام المؤمن ...... المھیمن
العزیز ...... الجبار "المتکبر ...... الخالق الباری ...... المصور
الغفار ...... القھار والوھاب ...... الرزاق الفتاح ...... العلیم
القابض ...... الباسط الخافظ ...... الرافع المعز المذل ......
السمیع البصیر ...... الحکم العدل ...... اللطیف الخبیر ......

Marfat.com

العلی العظیم...... الکبیر المتعال...... الواجد الماجد......
الواحد الاحد...... الصمد القادر...... المقتدر المنتقم......
المقدم المؤخر......الاول الاخر...... الظاهر الباطن...... وهو
بکل شیء علیم......

اتنی بڑی ذات ہے تو ہمیں بھی سیدھا فرما دے۔ ساری عورتیں تہجد گزار ہو جائیں، کوئی عورت بے پردہ نہ ہو، کوئی مرد آوارہ نہ ہو، ایسا کرنا اللہ کو کوئی مشکل ہے؟

میں تم سے غافل نہیں ہوں:

ہم پھنس گئے ہیں۔ انسان بن گئے، میرے رب کی قسم ہم آزاد نہیں ہیں۔ ہم تو سوتے ہیں نگہبانی کرنے والا کوئی نہیں سو رہا، ہم غافل ہوتے ہیں وہ غافل کوئی نہیں ہے:

ولا تحسبن اللہ غافلاً عما یعملون الظلمون

میرے نافرمانوں کو بتا دو کہ تم تو غافل ہو جاتے ہو، میں تم سے غافل نہیں ہوں۔

دیکھ رہا ہوں۔ کہاں چھپو گے؟ دروازے بند کر دو، چٹخنی لگا دو، پردے گرا دو، لائٹیں بجھا دو، اب کوئی نہیں دیکھ رہا...... نہیں نہیں، ایک ذات ہے جو سات زمین کی تاریکی میں بھی دیکھ رہی ہے تو زمین کے اوپر بند کمرے میں منہ کالا کرنے لگا ہے وہ سات زمین کے اندر کے کیڑے کی حرکت کو دیکھ رہا ہے اس کے قدموں کی آہٹ کو سنتا ہے۔ اس کے دل کی دھڑکن کو ناپتا ہے اور اس کی ضرورت کو زیر زمین پہنچاتا ہے۔

وحی بعد کل حی	ہر زندہ کے بعد زندہ ہے۔
وحی لیس کمثلہ حی	ایسا زندہ کہ کوئی اس جیسا زندہ نہیں ہے۔
وحی لایشبھہ حی	ایسا زندہ کہ کوئی زندہ اس کا مثل نہیں ہے۔
لاشریک لہ	شریک سے پاک ہے۔
لم یتخذ صاحبا	بیوی سے پاک ہے۔
ولا ولدا	بیٹے سے پاک ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا حسب ونسب:

اہل عرب کو دس دس بیس بیس پشتوں کے نام ازبر ہوتے تھے۔ میرا باپ، دادا اور فلاں فلاں، ساری نسلوں کے نام جانتے تھے۔ گھوڑوں کی نسلوں کے نام جانتے تھے۔ ایک دن حضور ﷺ سے کہنے لگے:

ماذا انسب لنا ربک

ہمیں تو اپنے باپ دادا کا حسب نسب معلوم ہے، تو اپنے رب کا نسب بتا۔

تیرے رب کا نسب کیا ہے؟

قبل اس کے کہ حضور ﷺ بولتے، اللہ تبارک تعالیٰ نے خود فرمایا۔ جبرائیل علیہ السلام پلک جھپکنے میں عرش سے چلے اور فرش پر آئے یارسول اللہ! اللہ نے اپنا نسب نامہ بھیجا ہے آؤ بھئی قریش میرے رب کا نسب سنو:

قل ھو اللہ احد...... اللہ الصمد...... لم یلد...... ولم یولد......

ولم یکن لہ کفوا احد......

میرا رب اکیلا۔ صمد کا ترجمہ بے نیاز صحیح نہیں ہے بلکہ غنی ہے۔ صمد اسے کہتے ہیں کہ جس کے بغیر کسی کا کام نہ بنے اور جس کا کام سب کے بغیر بن جائے، اللہ بے نیاز ہوتا تو زمین و آسمان برباد ہو جاتے، وہ تو سب سے زیادہ ہمارے ناز اٹھاتا ہے۔

زمین تڑپنے لگتی ہے کہ یا اللہ، میرے اوپر اتنے گناہ ہو رہے ہیں کہ میرا سینہ جل گیا ہے مجھے اجازت دے دے کہ میں پھٹ جاؤں۔ میں ان کو گھروں سمیت نگل جاؤں۔

سمندر اجازت مانگتے ہیں، یا اللہ اجازت دے دے، لگام ڈھیلی چھوڑ دے، میں انہیں غرق کر دوں۔

فرشتے تڑپ جاتے ہیں اور بعض گناہ تو ایسے ہیں کہ جب انسان کرتا ہے تو فرشتے ڈر کے زمین سے اوپر چلے جاتے ہیں کہ اب اللہ کے عذاب کو کوئی چیز نہیں روک سکتی۔ اللہ پھر بھی ناز اٹھاتا ہے اور وہ گناہ ہر ہر جگہ ہو رہے ہیں۔ پھر بھی اللہ زمین کو لے کر چل رہا ہے۔

Marfat.com

اللہ کی چاہت پر اپنی چاہت قربان کر دو:

اللہ بے نیاز نہیں بلکہ صمد ہے صمد اسے کہتے ہیں جس کے بغیر کسی کا کام نہ بن سکے اور جو اپنا کام سب کے بغیر بنالے

عبدی انت ترید...... وانا ارید...... ولایکون الا مارید......

اے میرے بندے! ایک تو چاہتا ہے ایک میں چاہتا ہوں۔ جو میں چاہتا ہوں تم سب کے بغیر کر کے دکھاتا ہوں، جو تم چاہتے وہ میرے بغیر نہیں ہوسکتا۔

ہم کہتے ہیں کہ یا اللہ ہم کیا کریں؟ ہماری بھی تو کوئی چاہت پوری ہو، ایسے کیسے گزرے گی؟ تو اللہ تعالیٰ ایک سودا کر رہے ہیں کہ میرے ساتھ سودا کرو:

فان سلمت لی فی مارید

تو وہ کر جو میں چاہتا ہوں۔

میں نے تیرے اوپر دیکھنا بالکل حرام نہیں کیا۔ دیکھنے سے منع نہیں کیا۔ دیکھنے کی اجازت دی ہے۔ پر ایک حد مقرر کی ہے کہ اس سے آگے مت جانا۔ میں نے تجھے سننے سے نہیں روکا، دین مشکل تب تھا جب اللہ تعالیٰ کہتا:

- ......اندھے ہو جاؤ، دیکھو ہی نہیں......
- ......بہرے ہو جاؤ، سنو ہی نہیں......
- ......بھوکے ہو جاؤ، کھاؤ ہی نہیں......
- ......گونگے بن جاؤ، بولو ہی نہیں......
- ......ننگے ہو جاؤ، پہنو ہی نہیں......
- ......جنگل میں رہو، گھر نہ بناؤ......

یہ نہیں کیا، اس طرح تو دین بڑا مشکل ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے حد لگادی۔ بھئی اتنا دیکھ سکتے ہو، اتنا نہیں۔ آپ سب کو پتہ ہے، عورتوں کو بھی پتہ ہے کہ کیا دیکھنا ہے، کیا نہیں دیکھنا۔ کہا یہ سنو یہ نہ سنو۔ کیا سننا ہے کیا نہیں سننا سب کو پتا ہے یہ بولو یہ نہ بولو، یعنی سچ بولو اور جھوٹ

Marfat.com

نہ بولو۔صحیح بولو،غلط نہ بول۔اچھی بات کرو،غیبت نہ کرو،قرآن سنو،گانا نہ سنو،میرا کلام سنو، سازو آواز نہ سنو۔اب کچھ سننے پر پابندی لگادی:

فان سلمت لی فی ماارید

اب تو یہاں وہ کرو جو میں چاہتا ہوں۔

کفیتک فی ماترید

پھر میں وہ کروں گا جو تو چاہتا ہے۔

اللہ ایک کام کردے،ہوا کو کہہ دے کہ واپس آجا،ہوا واپس آجائے،یوں جائیں گے جیسے غبارہ ہوا میں اڑتا ہے۔یہ وہ اللہ کی نشانیاں ہیں:

سنریھم ایتنا فی الآفاق وفی انفسھم...... حتی یتبین لھم انہ الحق

ہم تمہیں اپنی نشانیاں دکھائیں گے جس سے تمہیں میری قدرت نظر آئے گی،میری طاقت نظر آئے گی کہ وہ ذات حق ذات ہے،جس کے ہاتھ میں ساری کائنات ہے۔

- ......لاشریک لہ شریک سے پاک ہے۔
- ......لاوزیر لہ وزیر اس کا کوئی نہیں۔
- ......لامشیر لہ مشیر اس کا کوئی نہیں۔
- ......لامثل لہ مثل اس کا کوئی نہیں۔
- ......لاندلہ مقابل اس کا کوئی نہیں۔
- ......لامثال لہ مشابہ اس کا کوئی نہیں۔
- ......لاشبیہ لہ اس جیسا کائنات میں کوئی نہیں۔

الملک لاشریک لہ......الفرد لاندلہ...... لاعلی لاسمی لہ ...... الغنی لہ ظیر لہ

یہ سارے حدیث پاک کے الفاظ میں نے بولے ہیں کہ وہ غنی ہے،مددگار کوئی نہیں،وہ اکیلا ہے،شریک کوئی نہیں،وہ بلند ہے اس کا ہمسر کوئی نہیں۔

Marfat.com

ایک آیت بڑی عجیب اللہ نے قرآن میں کہی ہے:

هل تعلم له سميا

اے میرے بندو! میرے علم میں تو نہیں کہ کوئی میرے جیسا ہے، تمہیں کوئی پتہ ہوتو تم بتادو تاکہ پھر مقابلہ تو ہو جائے۔

تو وہ اللہ جو ساری کائنات بنانے والا ہے اور بنانے میں اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، چلانے میں اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں:

يدبر الامر من السماء الى الارض

نظام چلاتا ہے......

هو الذى خلقكم

خالق......

خلق سبع سموات

آسمان......

ومن الارض مثلهن......

زمین، خالق، مدبر اور کائنات جو چاہے وہ کر کے دکھائے۔

وہ نہیں ہوتا جو پولیس والے چاہتے ہیں، وہ نہیں ہوتا جو فوج والے چاہتے ہیں، وہ نہیں ہوتا جو پاکستان والے، امریکہ والے چاہتے ہیں، اس کائنات میں وہ ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے۔

وماتشاء ون الا ان يشاء اللّٰه رب العالمين...... يفعل اللّٰه مايشاء...... يخلق الله مايشاء...... يهدى من يشاء...... يضل من يشاء......

وتعز من تشاء......عزت......وتذل من تشاء......ذلت......ويبسط الرزق لمن يشاء......کشادگی......ويقدر......تنگی...... امات......موت......احيا......زندگی......

اضحک......خوشی...... وابکی......غم، خوشی غم، زندگی موت، عزت ذلت، عروج زوال، یہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ میرے ارادے سے ہوتا ہے، تمہارے ارادے سے نہیں ہوتا۔

Marfat.com

خیالات: اللہ کی قدرت:

میرے بھائیو! جس رب نے اتنا بڑا نظام ہمارے لئے چلایا ہے، اچھا یہ تو باہر کا نظام ہے، یہ کتنی بڑی قدرت ہے کہ میرے خیالات آواز کی شکل میں بدلتے ہیں۔ وہ آواز الفاظ کی شکل اختیار کرتی ہے۔ پھر ان الفاظ کو ہوا آپ کے کانوں تک پہنچاتی ہے اور میرے خیالات آپ تک سمجھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ یہ کتنی بڑی اللہ کی قدرت ہے۔

یہ گوشت کا لوتھڑا ہے جو ہلتا ہے اور پیچھے خیالات ہیں جو آگے آتے ہیں، زبان پہ آتے ہیں تو الفاظ کا روپ دھارتے ہیں۔ آواز کی شکل الفاظ میں بدلتی ہے اور پھر اگر درمیان میں ہوا نہ ہو تو میں چلا رہا ہوں گا اور آپ ایک لفظ بھی نہیں سن رہے ہوں گے۔ ہوا ہمارے پیغام کو آپ کے کانوں تک پہنچاتی ہے پھر وہ الفاظ مفہوم لے کر آپ کے دماغ میں چلے جاتے ہیں۔ یہ کتنی بڑی اللہ کی قدرت ہے۔ زبان سے بولنا ہوتا تو زرافہ بولتا، جس کی اتنی لمبی زبان ہے، اللہ اتنی چھوٹی سی زبان کو الفاظ سے مزین فرما رہے ہیں۔

دنیا تیرے لئے تو میرے لئے:

یاابن آدم خلقت الاشیاء الا جلک

یہ سارا جہاں اے بندے تیرے لئے بنایا۔

وخلقتک اجلی

اور تجھے میں نے اپنے لئے بنایا۔

تو اب یہ ہونا چاہئے تھا کہ ان سارے احسانات کو تو تم دیکھتے کہ یہ سارا نظام اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے:

الشمس والقمر دائبین

سورج اور چاند تمہارے لئے دن رات کا نظام لا رہے ہیں۔

انا صببنا المأ صبا...... بارش تمہارے لئے برس رہی ہے۔

ثم شقنا الارض شقا

Marfat.com

زمین تمہارے لئے پھٹ رہی ہے۔

فأنبتنا فیہا حبا و عنبا و قضبا و زیتونا و نخلاً و حدآئق غلبا و فاکھۃ و ابا

اس میں سے غلے اور پھل اور پھول اور سبزیاں اور چارہ یہ سب کس کے لئے ہیں۔

متاعا لکم و لانعامکم

تمہارے اور تمہارے جانوروں کے لئے سب کچھ ہو رہا ہے۔

والارض بعد ذالک دحھا

زمین تمہارے لئے بچھونا بچھادی، کوئی رولر نہیں چلایا، نہ کوئی بلڈوزر۔ ایک حکم سے زمین کو بچھایا۔

اخرج منہا مآء ھا

تمہیں سب سے زیادہ پانی کی ضرورت تھی، پانی نکالا۔

و مرعھا

تمہیں سبزہ کی ضرورت تھی، اپنے لئے، جانوروں کے لئے وہ نکالا۔

پھر زمین ہلتی تھی:

والجبال ارسھا

زمین کو برابر کرنے کے لئے پہاڑ لگا دیئے۔

کیوں؟

متاعا لکم و لانعامکم

تمہارے لئے اور تمہارے جانوروں کے لئے۔

تو مانگتا ہے میں دیتا ہوں۔

انستغفرتنی غفرت لک

تو توبہ کرتا ہے، میں تیری توبہ کو قبول کر لیتا ہوں۔

ان عقلتنی عقلت لک

Marfat.com

تو پھر توبہ توڑتا ہے۔ پھر آکے توبہ کرتا ہے، پھر میں توبہ قبول کرلیتا ہوں۔

ھکذا جزاء من احسن الیک

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فیصلہ کرکہ احسان کرنے والوں کے ساتھ یہی سلوک کیا جاتا ہے جو تو میرے ساتھ کررہا ہے۔

اھکذا جزاء من احسن الیک

یہی کیا جاتا ہے جو تم کررہے ہو۔

ماں باپ دکھی ہوتے ہیں جب اولاد نافرمان ہوتی ہے۔ احسان یاد آتے ہیں۔ یہ کیا ...... یہ کیا...... یہ کیا...... اللہ کا احسان تو دیکھئے جس نے گندے پانی سے خوبصورت انسان کو بنایا۔ کتنا بڑا احسان ہے کہ اس کفر کی وادی میں آپ کو اسلام کی دولت بخشی۔ کتنا بڑا ظلم، کتنی بڑی ہلاکت ہے کہ کفر پر مرجانا کتنی بڑی ہلاکت ہے کفر پر مرجانے والے کبھی بھی جہنم سے نہیں نکلیں گے۔

وماھم بخرجین من النار

کوئی تو دن آتا کہ جہنم سے نکلتے۔ کبھی نہیں نکلیں گے۔ کتنا بڑا احسان اللہ نے کیا۔

اللہ کو آپ کہنا بے ادبی ہے:

اللہ کو آپ کہنا بے ادبی ہے اور تو کہنا ادب ہے۔ ہم نہیں کہتے: یا اللہ آپ میرا کام کردیں۔ یہ بے ادبی ہے کہ آپ کے لفظ میں شراکت کی بو آتی ہے اللہ کو ''تو'' کہنا ادب ہے اور آپ کہنا بے ادبی ہے آپس میں اگر کوئی ''تو'' کہے تو بے ادبی ہے اور بڑے کو چھوٹے کو آپ کہنا ادب ہے پر اللہ تعالیٰ کو آپ کہنا ادب کوئی نہیں۔ اللہ کو ''تو'' کہنا چاہئے تو اس لئے میں نے ساری دعاؤں میں میں نے دیکھا کہ اللہ کا نبی جب اللہ سے بات کرتا ہے تو کبھی آپ کا لفظ استعمال نہیں کرتا۔ انتم نہیں کہتا۔ یا اللہ! آپ بلکہ انت۔

اللھم انت الاول

اللھم انت قَیِمُ السموت والارض

Marfat.com

اللھم انت رب السموت والارض

اللھم انت قیم السموت والارض

اللھم انت الظاھر

اللھم انت الاخر

اللھم انت الباطن

انت :تو،تو۔وہ جوڑے سے پاک ہے۔لہذا ایسا کوئی لفظ جس میں ذراسی بھی شراکت کی بو ہو، ذراسی بھی ساتھ کسی اور کی شراکت ہو۔اس لفظ کو اللہ کی طرف منسوب کرنا اللہ کی شان میں کمی ہے۔لہذا اللہ تو تُو ہی سے سجتا ہے تو اور تیرے سے ہی سجتا ہے آپ سے نہیں سجتا۔ وہ خود اپنے آپ کو کہتا ہے:

نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون

ہم نے کیا۔ہم نے تو اس کے لئے تکبر کا لفظ ہے۔تکبر کا لفظ ہے۔
اس کی طرف اگر ہمارا خطاب ہوگا تو وہ آپ سے نہیں تو سے ہوگا۔

کائنات کی ہر چیز کا جوڑا بنایا،خود جوڑے سے پاک:

تو اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کا جوڑا بنایا،خود جوڑے سے پاک ہے سب کو محبتیں پیدا فرمائیں،خود کسی کا بھی محتاج نہیں میاں بیوی بنایا، ہر چیز میں جوڑا بنایا:

من کل زوجین اثنین

ہر چیز میں جوڑا جوڑا۔

والسمآء بنینھا باید

ہم نے آسمان کو ہاتھوں سے بنایا۔

وانا لموسعون

دیکھتے نہیں ہو کیسے پھیلا دیا۔

والارض فرشنھا

زمین کو بچھا دیا۔

Marfat.com

فنعم الماھدون

کوئی ہے میرے جیسا بچھانے والا؟

ایسا بچھا کے دے دے تمہیں جو بھاگتی بھی ہو، گھومتی بھی ہو، تھرکتی بھی ہو اور پھر بھی تمہیں محسوس نہ ہونے دے۔ ایسا بنانے والا کوئی ہے۔

فنعم الماھدون. ومن کل شیء خلقنا زوجین لعلکم تذکرون

اور ہم نے ہر چیز کا جوڑا جوڑا بنایا تاکہ تمہیں یاد رہے کہ تمہارا رب جوڑ سے پاک ہے۔

لم یتخذ صاحبه

وہ، وہ اللہ ہے جس کی بیوی نہیں۔

ولا ولد

وہ، وہ اللہ ہے جس کا بیٹا کوئی نہیں۔

لم یلد ولم یولد

وہ، وہ اللہ ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔

ولم یکن له کفواً احد

وہ، وہ اللہ ہے جو کوئی اس کے مثل نہ ہو سکا......

- ......اس کی مثال نہ بن سکا......
- ......اس کی شبیہ نہ بن سکا......
- ......اس کے مقابل نہ بن سکا......
- ......اس سے ٹکر نہ لے سکا......

مناظر قدرت کو دکھاتا ہے مگر خود غائب رہتا ہے:

میرے بھائیو! اللہ اپنی ذات وصفات میں بے مثل ہے......لیس کمثله شیء......
کوئی اس جیسا نہیں ہے۔ جس پر قیاس کیا جائے کہ وہ کیسا ہوگا؟ شکل کیسی ہوگی رنگ کیسا ہوگا؟

Marfat.com

ہاتھ کیسے ہوں گے۔ خود ہی کہتا ہے:

یداللہ بل یدہ مبسوطتن

اس کے ہاتھ کھلے ہوئے ہیں۔

یوم یکشف عن ساق

اپنی پنڈلی کو بھی ذکر کرتا ہے......

وہ اپنے ہاتھ کو بھی ذکر کرتا ہے......

وہ اپنے پاؤں کو بھی ذکر کرتا ہے......

وہ اپنی آنکھوں کو بھی ذکر کرتا ہے......

وہ اپنے چہرے کو بھی ذکر کرتا ہے......

کل شیء ھالک الا وجھہ...... کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

اس کا چہرہ کیسا ہے؟ کوئی بتا نہیں سکتا۔

ساری کائنات اس کی مٹھی میں ہے

یمسک السموت والارض ان تزولا

زمین وآسمان اس کے ہاتھ میں۔

والارض جمیعا قبضتہ

زمین مٹھی میں۔

والسموت مطویت بیمینہ

آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں۔

کلتا یدیہ یمین

یہ اللہ کے نبی (ﷺ) نے فرمایا: اللہ کا بایاں کوئی نہیں۔ اس کے دونوں ہی دائیں ہیں۔

کلتایدیہ یمین

وہ کیوں؟ بائیں میں ضعف ہوتا ہے۔ کمزوری ہوتی ہے۔

تو اللہ کے نبی (ﷺ) نے کہا:

Marfat.com

بل کلتا یدیہ یمین

اس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں بایاں کوئی نہیں۔

لیکن وہ کیسے ہیں؟ وہ مافوق العقول ہے ادراک سے، تصور سے، تخیل سے، ہر طرح سے بالاتر ذات ہے۔ لہذا وہ اپنی مخلوق کو سمجھ تو آتا ہے، دکھائی نہیں دیتا۔ اپنے مناظرِ قدرت تو دکھاتا ہے، خود غائب ہی رہتا ہے:

سنریھم ایتنا فی الافاق وفی انفسھم حتی یتبین لھم انہ الحق

ہم عنقریب اپنی نشانیاں انہیں کائنات میں دکھائیں گے کہ وہ بے قابو ہو کر پکار اٹھیں گے کہ کوئی حق ذات ہے جو اس نظام کو چلانے والا ہے جو کسی کا محتاج نہیں اور سب اسی کے محتاج ہیں۔

نہ ختم ہونے والی تعریف کا مالک:

......وہ، وہ اللہ...... جو سب کو کھلاتا ہے، خود کھانے سے پاک ہے۔

......وہ، وہ اللہ...... جو سب کو پلاتا ہے، خود پینے سے پاک ہے۔

......وہ، وہ اللہ...... جو سب کو دیتا ہے، خود لینے سے پاک ہے۔

......وہ، وہ اللہ...... جو سب کو پہناتا ہے، خود پہناوے سے پاک ہے۔

......وہ، وہ اللہ...... جو سب کو سلاتا ہے، خود سونے سے پاک ہے۔

......وہ، وہ اللہ...... جو سب کو تھکاتا ہے، خود تھکن سے پاک ہے۔

......وہ، وہ اللہ...... جو سب کو مارتا ہے، خود موت سے پاک ہے۔

......وہ، وہ اللہ...... جو سب کو امتحان میں ڈالتا ہے، خود آزمائش سے پاک ہے۔

......وہ، وہ اللہ...... جو سب کی ضرورتیں پوری کرتا ہے، خود ہر ضرورت سے پاک ہے۔

......وہ، وہ اللہ...... جو سب کو جوڑا جوڑا بناتا ہے، خود جوڑے سے پاک ہے۔

دوڑو اللہ کی طرف:

میرے بھائیو! جب ہم اس کو بھولے تو دین بھی گیا۔ پھر اپنی زندگیوں سے بھی گیا۔ پھر

Marfat.com

اپنا آپ بھی بھول گئے پھر رب کو بھی بھلا دیا، پھر اس کے محبوب کو بھی بھلا دیا۔ ساری نسبتیں بھلا دیں۔

آج میدان خالی ہے ساری دنیا مخلوق کی طرف بھاگ رہی ہے ہم اپنا پرانا سبق دہرا کر لوگوں کو کہنا چاہتے ہیں:

ففرو الی اللہ

دوڑو اللہ کی طرف، جو کل جہان کا بادشاہ ہے۔

......اللہ وہ بادشاہ ہے، جس کے ملک کو زوال نہیں۔

......اللہ وہ بادشاہ ہے، جس کے ملک پر کوئی آتا نہیں۔

......اللہ وہ بادشاہ ہے، جس سے کوئی ٹکراتا نہیں۔

......اللہ وہ بادشاہ ہے، جس کا کوئی شریک نہیں۔

......اللہ وہ بادشاہ ہے، جس کا کوئی وزیر نہیں۔

......اللہ وہ بادشاہ ہے، جس کے خزانوں کی حد نہیں۔

......اللہ وہ بادشاہ ہے، جو اپنی ذات میں:

......ابتداء سے پاک ہے......

......انتہاء سے بھی پاک ہے......

......مکان سے بھی پاک ہے......

......شکل سے بھی پاک ہے......

......جہت سے بھی پاک ہے......

......جسم سے بھی پاک ہے......

......روح سے بھی پاک ہے......

این ما تولوا فثم وجہ اللہ

جدھر دیکھو گے اللہ ہی اللہ ہے۔

ھو الذی فی السمآء الہ وفی الارض الہ

زمینوں کا بھی بادشاہ اللہ، آسمانوں کا بھی بادشاہ اللہ......

Marfat.com

یرسل الریح مبشرات
ہواؤں کا بادشاہ اللہ......
ھو الذی سخر البحر
سمندروں کا بادشاہ اللہ......
وسخر لکم الانھار
دریاؤں کا بادشاہ اللہ......
ما کان لکم ان تنبتوا شجرھا
درختوں کا مالک اللہ......
وماتخرج من ثمرات من اکمامھا
ان سے نکلنے والے پھل، پھول اور غلوں کا مالک اللہ......
وجعلنا السمآء سقفا محفوظا
آسمان کی چھت کا مالک اللہ......
خلق سبع سموت طباقا
اوپر نیچے سات آسمان بنانے والا اللہ......
یتنزل الامر بینھن
پھر ان کے اندر اپنی حکومت قائم کرنے والا اللہ......
للہ الامر
اسی کی حکومت ہے۔
کب سے ہے؟
من قبل
کوئی ابتداء نہیں۔
کب تک ہے؟
ومن بعد
کوئی انتہاء نہیں۔

Marfat.com

ساری کائنات اس کی تسبیح کرتی ہے:

نہ اپنی ذات میں کوئی ابتداء ہے، نہ انتہاء ہے، نہ اس کے ملک کی کوئی ابتداء ہے، نہ کوئی انتہاء ہے۔

سبح للہ مافی السموت والارض وھوالعزیز الحکیم

ساری کائنات اس کی تسبیح پڑھ رہی ہے۔

لہ ملک السموت والارض

سارے جہانوں کا بادشاہ۔

یحیی ویمیت

زندگی اور موت کا مالک

وھو علی کل شیء قدیر

ہر چیز پر قادر۔

- ......ھو الاول — وہ اول ہے۔
- ......والاخر — وہ آخر ہے۔
- ......والظاھر — وہ ظاہر ہے۔
- ......والباطن — وہ باطن ہے۔

وھو بکل شیء علیم

اللہ کو اپنا ساتھی بنالو:

......تو وہ اللہ جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے......

......جس کی بادشاہی کو زوال نہیں......

......جب وہ فیصلے کرتا ہے تو کوئی ہٹا نہیں سکتا......

......جب وہ بچاتا ہے تو کوئی مٹا نہیں سکتا......

......جب وہ مارتا ہے تو کوئی بچا نہیں سکتا......

Marfat.com

جب وہ بچانے پہ آتا ہے تو چھری ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ میں ہو یا فرعون کے ہاتھ میں ہو۔

ایک خلیل اللہ ہے اور ایک سب سے بڑا دشمن۔ لیکن جب اللہ حفاظت کا نظام چلاتا ہے تو فرعون کی چھری موسیٰ علیہ السلام کو نہیں کاٹ سکتی اور خلیل اللہ کی چھری اسمٰعیل علیہ السلام کو نہیں کاٹ سکتی۔ چونکہ اللہ کے بچانے کا حکم آ گیا ہے۔

عزت وذلت کا معیار:

عزت آتی ہے ذلت آتی ہے:

وتعز من تشآء وتذل من تشآء

جسے چاہے عزت دے دے، جسے چاہے ذلیل کر دے۔

تؤتی الملک من تشآء

جسے چاہے بادشاہی دے دے۔

وتنزع الملک ممن تشآء

جس سے چاہے ملک کو چھین لے۔

وتعز من تشآء

ذلت میں سے عزت نکال دے۔

جب اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ فلاں کو عزت دے دی جائے تو کائنات کی ہر ہر چیز اس کی عزت کے لئے استعمال ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ لوگ اس کو ذلیل کرتے ہیں۔ اسی میں سے اللہ عزت نکالتا ہے۔ لوگ اس کو نیچا کرتے ہیں۔ ہوائیں اس کو اٹھا کر اونچا لے جاتی ہیں۔

وتذل من تشآء

اللہ فرماتا ہے فلاں کو ذلیل کر دیا جائے تو عزت کی ہر شکل اور عزت کی ہر تدبیر میں سے اللہ ذلتیں نکالنا شروع کر دیتا ہے۔ لوگ اسے اونچا کرنا چاہتے ہیں، لیکن ہوائیں اسے نیچا کر دیتی ہیں۔

Marfat.com

موت کے اسباب میں زندگی دینے والی ذات:

فلاں کو صحت دے دی جائے، زہر میں سے اللہ اس کی زندگی کا سامان بنا تا ہے۔کانٹوں میں سے اللہ اس کے لئے پھول اگا تا ہے اور موت کے اسباب میں اللہ اس کے لئے شفا ڈال دیتا ہے۔

فلاں کو بیمار کر دیا جائے تو صحت کے اسباب میں سے بیماریاں رینگتی چلی آتی ہیں اور قوت کے اسباب میں سے ضعف آ کر ڈیرے ڈال دیتا ہے۔

فلاں کی حفاظت کی جائے تو موت اگر اپنے پورے پروں کو پھیلا دے اور سارے پنجوں کو پھیلا دے، اللہ تعالیٰ ساری چیزوں کو درہم برہم کر کے موت میں سے زندگی نکال کر لے آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فلاں کو پکڑ لیا جائے اور حفاظت کا نظام ہٹا لیا جائے تو تلواروں کی چھاؤں میں...... لوہے کی دیواروں میں...... لوہے کی چھتوں میں...... لوہے کے فرشوں میں...... لاکھوں کروڑوں مسلح پہریداروں کے اندر سے اللہ تعالیٰ کی تقدیر نافذ ہو جاتی ہے۔

ماشآء اللّٰه كان وما لم يشأ لم يكن

جو اللہ چاہتا ہے وہ کر دیتا ہے، نہ چاہے تو وہ ہو نہیں سکتا۔

بالکل موت تھی آگے بھی، پیچھے بھی۔ آگے سمندر، پیچھے فرعون۔ دو موتوں کے درمیان بنی اسرائیل۔ بولے:

انا لمدركون

ہم مارے گئے مارے گئے......

کہ آگے سمندر ہے، آگے جائیں تو مریں...... پیچھے فرعون ہے، ہٹیں تو مریں...... تو ہم مر گئے۔

تو جس کی نظر اللہ کے غیب پر جا چکی ہوتی ہے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

كَلَّا

خبردار، خبردار...... ہرگز نہیں۔

Marfat.com

کیا موت فرعون کے ہاتھ میں ہے؟ نہیں نہیں ..... کیا موت سمندر کے ہاتھ میں ہے؟ نہیں نہیں ..... بلکہ موت تو آسمان والے کے ہاتھ میں ہے۔

امات واحی

وہ ہے موت کے فیصلے کرنے والا۔

وہ ہے زندگی کے فیصلے کرنے والا اور وہ ہمارے ساتھ ہے ہمیں نہ سمندر مار سکتا ہے اور نہ فرعون ہمیں مار سکتا ہے اللہ جو ہمارے ساتھ ہے۔

فاضرب بعصاک البحر

مارو لاٹھی سمندر پر۔

لاٹھی پڑی جب سے دنیا بنی ہے اس سے لے کر آج تک کسی نے پانی کو تھمتے نہ دیکھا..... پھٹتے نہ دیکھا..... جمتے نہ دیکھا..... کھڑا ہوتے نہ دیکھا..... سمندر کیا لگے؟ اور تھمنا اور ٹھہرنا کیا لگے۔

سمندر کیا لگے اور راستے کیا لگیں..... یہ دو متضاد چیزیں ہیں۔ لیکن جس اللہ نے پانی کو بہنے کا حکم دیا..... جس اللہ نے پانی میں موجوں کو رکھا ہے..... جس اللہ نے پانی میں بہاؤ رکھا..... اسی اللہ نے چند گھنٹوں کے لئے پانی سے اپنا حکم واپس لے لیا۔

- ..... نہ کسی کا بہاؤ ذاتی .....
- ..... نہ کسی کی سختی ذاتی .....
- ..... نہ کسی کی لطافت ذاتی .....
- ..... نہ کسی کی کثافت ذاتی .....
- ..... نہ کسی کی عزت ذاتی .....
- ..... نہ کسی کا فقر ذاتی .....
- ..... نہ کسی کا حسن ذاتی .....
- ..... نہ کسی کا جمال ذاتی .....
- ..... نہ کسی کی بڑائی ذاتی .....

پیچھے تو اللہ ہے۔ یہ مٹی کا نطفہ ..... انسان کی حیثیت کیا ہے؟

Marfat.com

رب المشارق و المغارب

ساری چوطرفہ جو زمین ہے، کائنات ہے، اللہ اس پر اپنی بادشاہی کی مہر لگا رہا ہے اور ہمیں آپ کو سبق دے رہا ہے باقی رہ گیا آسمان تو وہاں بھی اللہ تعالیٰ سوال اٹھا رہا ہے:

قل من رب السموت السبع ورب العرش العظیم

کہا: بتاؤ، جواب دو...... کون ہے سات آسمان کا رب اور کون ہے عرش عظیم کا رب؟

تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، کافر بھی پکار اٹھیں:

سیقولون للہ

کہیں گے، وہ تو اللہ ہی ہے۔

کوئی دعویٰ کرے اللہ کے سوا، کوئی اور بھی اس میں حصے دار ہے، کسی اور کی بھی ملک ہے؟ تو اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں۔ یہاں اور کوئی مالک ہوتا تو پھر کیا ہوتا؟

لذھب کل الہ بما خلق ولعلا بعضھم علی بعض

اگر یہ بات ہوتی تو کسی آسمان پر میرا قبضہ ہوتا، کسی آسمان پر دوسرے خدا کا قبضہ ہوتا۔

پھر جب دو طاقتیں آپس میں برابر تل جاتیں اور بڑھ جاتیں تو دنیا کی تاریخ بتاتی ہے کہ ٹکرائے بغیر رہ نہیں سکتیں ان میں ٹکر ضرور ہوتی ہے۔

کہتا، اگر میرے کوئی مدمقابل ہوتا تو پھر میری اس کی لڑائی ہوتی۔ پھر تم سنتے، کبھی وہ ہارا اور کبھی میں جیتا۔ لیکن نہ تم نے کبھی زمین، آسمان کی بادشاہی میں کبھی کوئی لڑائی سنی، نہ ٹکر سنی، نہ اپنے اللہ کے سوا تم نے کسی کا قبضہ سنا۔ تو جو میرا نہ ماننے والا ہے اس کو بھی مانے بغیر چارہ نہیں، وہ پکار اٹھے گا:

سیقولون للہ

وہ تو صرف اللہ ہی ہے

آسمان کو گرنے سے روکنے والی ذات:

Marfat.com

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یمسک السموت

وہی ہے جس نے آسمان کو روکا ہوا ہے۔

والسموت مطویت بیمینه

آسمان اس کی مٹھی میں ہیں۔

وھو الذی فی السمآء اله

وہی ہے جو آسمانوں پر بادشاہ ہے۔

وفی الارض الله

اور زمینوں پر بھی بادشاہ ہے۔

یہ آیات اللہ کی بادشاہی کا اعلان کرتی ہیں۔ یہ بادشاہی کب شروع ہوئی ہے؟ اس کے بارے میں خود اللہ ہی کی خبر ہے:

لله الامر

اللہ ہی کی ہے بادشاہی......

من قبل

جو ابتداء سے پاک ہے......

ومن بعد

جو انتہاء سے پاک ہے......

ہر چیز اپنے لئے ایک ابتداء رکھتی ہے، ایک انتہاء رکھتی ہے۔ اللہ وہ ذات ہے جس کی نہ کوئی ابتداء ہے اور نہ اس کی کوئی انتہاء ہے یہی اس کی سلطنت کا نظام ہے کہ اس کی حکومت کی نہ کوئی ابتداء ہے اور نہ کوئی اس کی انتہاء ہے اب اتنی بڑی سلطنت ہو، جس میں شروع کا سرا بھی نظر نہ آئے، آخری سرا بھی نظر نہ آئے۔

ہر عیب سے پاک ذات:

ہر عیب سے جو پاک ذات ہے، پہلے بھی وہ، بعد میں بھی وہ، اوپر بھی وہ، اندر بھی وہ،

Marfat.com

دائیں بھی وہ، بائیں بھی وہ۔

للّٰہ المشرق و المغرب عین ماتولو فثم وجہ اللّٰہ

مشرق اس کا، مغرب اس کا۔ جدھر دیکھو اللہ ہی اللہ۔

قل من رب السموات السبع ورب العرش العظیم

میرے نبی میرے حبیب، پوچھ ان سے کون ہے سات آسمان کا رب، سات زمینوں کا رب، کون ہے ہواؤں کا رب، عرش عظیم کا رب۔

جبرائیل و میکائیکل کا رب، چوپائے کا رب، دوپائے کا رب، اڑنے والے کا رب، رینگنے والے کا رب، پانی میں تیرنے والے کا رب، ساری کائنات کا جو رب ہو، دیتے ہوئے گھبرائے نہیں۔

یاد کرنا ہو تو اللہ کو یاد کرو:

احق من ذکر حق من عبد عرعفا من ملک اجوت من سئل اوساء من اعطاء الملک لاشریک لاوزیر لامشیر لامعین لاناصر لہ لم یتخذ صاحب ولا ولد۔

یاد کرنا ہو تو اللہ اور عبادت کرنی ہو تو اللہ۔ کوئی دینے والا ہے تو اس سے زیادہ مہربانی کوئی نہیں، اس سے بڑا سخی نہیں، اس سے بڑا دینے والا نہیں، وہ بادشاہ ہے جس کا شریک نہیں، جس کا وزیر نہیں، جس کا مشیر نہیں، جس کا کوئی مددگار نہیں، جس کی بیوی نہیں، جس کا بیٹا نہیں۔

تھکنے اور سونے سے پاک ذات:

اکیلا تھا، اکیلا ہے، اکیلا رہے گا۔

الاول لیس قبلہ شیء الآخر لیس بعدہ شیء الظاھر لیس فوقہ شیء الباطن لیس دونہ لآالہ الااللّٰہ

جس سے پہلے کچھ نہیں، جس کے بعد کچھ نہیں، جس کے اوپر کچھ نہیں، جس

Marfat.com

کے نیچے کچھ نہیں۔ قدیم بلا ابتداء جس کی کوئی ابتداء نہیں، دائم بلا انتہی۔ جس کی کوئی انتہاء نہیں۔ جس کا کوئی احاطہ نہیں۔

لاتدرکه الابصار

کوئی آنکھ اس کو گھیر نہیں سکتی۔

وھو یدرک الابصار

وہ سب کچھ گھیرے میں لئے ہوئے ہے

لاتاخذہ سنة ولا نوم

جسے نیند نہیں آتی، جسے اونگھ نہیں آتی۔

ولا یؤدہ حفظھما

جو تھکتا نہیں، جو سوتا نہیں۔

کھلاتا ہے کھانے سے پاک، سلاتا ہے سونے سے پاک، دیتا ہے لینے سے پاک، رلاتا ہے رونے سے پاک، موت کا حکم نافذ کرتا ہے موت سے پاک، اسباب کائنات بنائے خود ایک ذرے کا محتاج نہیں۔ تمام کائنات کو مسخر کیا خود اس کی تسخیر کا محتاج نہیں۔ جنت بنائی اس کا محتاج نہیں، جہنم بنائی اس کا محتاج نہیں، انسان بنائے اس کا محتاج نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں:

یاابن آدم یاعبادی انی لم اخلقکم لاکثر کم من قلة

میرے بندو! تمہیں اس لئے پیدا کیا کہ تمہاری وجہ سے میرے خزانے پورے ہوجائیں گے۔

ولا ستانس بکم وحشة

تمہیں اس لئے پیدا کیا کہ تمہاری وجہ سے دل لگاؤں۔

ولا لاستعینکم علی امر قد عجزت عنه

تمہیں اس لئے نہیں پیدا کیا تھا کہ تمہاری (وجہ سے میرے کام) بند پڑے تھے، تم آکر میرے کام کروگے۔ نہیں نہیں۔

انما خلقتکم لتعبدونی فضیلا وتذکرونی کثیرا وتسبحونی،

Marfat.com

بکرۃ واصیلاً

میں نے اس لئے پیدا کیا ہے کہ صبح شام میرے بن کے زندگی گذارو، میری اتباع میں زندگی گذارو۔

میرے اللہ کی صفات وخوبیاں:

وہ خود عزیز ہے، وہ جبار ہے، وہ متکبر ہے، وہ خالق ہے، وہ باری ہے، وہ مصور ہے، وہ غفار ہے، وہ قہار ہے، وہ وہاب ہے، وہ رزاق ہے، وہ فتاح ہے، وہ علیم ہے، وہ قابض ہے، وہ باسط ہے، وہ معز ہے، وہ مذل ہے، وہ سمیع ہے، بصیر ہے، لطیف ہے، خبیر ہے، غفور ہے، شکور ہے، کریم ہے، وہ باعث ہے، وکیل ہے، قوی ہے، والی ہے، محی ہے، ممیت ہے، وہ واجد ہے، ماجد ہے، قادر ہے، مقتدر ہے، مقدم ہے، مؤخر ہے، وہ اول ہے، آخر ہے، ظاہر ہے، باطن ہے، وہ والی اور متعال منتقم، وہ معبود ہے، وہ رؤف ہے، حنان ہے، منان ہے، وہ حکم ہے، عادل ہے۔ اس ایک اللہ سے مسئلے حل کرواؤ۔

جس کا نام اول، جس ذات کا نام آخر ہے۔ جو ابتداء سے پاک ہے اور جو انتہاء سے پاک ہے۔ اس کی صفات بھی اسی طرح ہیں، ابتداء سے بھی پاک ہے اور انتہاء سے بھی پاک ہے، جو اپنی ذات میں لامحدود ہے، اس کے نام بھی لامحدود ہیں۔ ایک حدیث پاک میں آتا ہے اسئلک اے اللہ! مانگتا ہوں تجھ سے کس کے ذریعے سے بـاسمک الـلـہ سمیتہ نـفسک اے اللہ! میں تیرے اس نام سے مانگتا ہوں جو تو نے چھپا کر رکھا ہے اس کے طفیل مانگتا ہوں اور انزلتہ فی کتابک یا تو نے اس کو اپنے کتاب میں اتارا۔

اوعـلـمتہ احدا من خلقک یا تیرا وہ نام جس کو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو بتایا یا تیرا وہ نام جس کا تم نے کسی کو بتایا ہی نہیں، بلکہ اسے اپنے علم غیب میں چھپا کے رکھا ہے، میں ان سارے ناموں کے طفیل تجھ سے دعا مانگتا ہوں، تو اتنی بڑی ذات ہے، میرے دوستو! اللہ کا ذاتی نام صرف ایک اللہ ہے، پھر صفاتی نام ہیں، اس کی سب سے بڑی صفت یہ لا الٰہ الا ھو اس کا کوئی شریک نہیں، کوئی اس کا ساتھی نہیں، کوئی اس کا مددگار نہیں، کوئی اس کا بچہ نہیں، کوئی اس کی بیوی نہیں، کوئی اس کا وزیر نہیں، اس کا کوئی مشیر نہیں، اس کا کوئی خدمت گزار نہیں کہ تھک

Marfat.com

جائے تو اس کی خدمت کریں، وہ تھکن سے پاک، نیند سے پاک، اونگھ سے پاک، آرام کرنے سے پاک، کھلائے خود نہ کھائے، پلائے اور خود نہ پئے:

یطعم و لا یطعم، یسئل و لا یسئل و ھم یسئلون

وہ کھلاتا ہے پر خود کھاتا نہیں، دیتا ہے پر خود نہیں لیتا اور ہم سب اسی کے سوالی ہیں۔

لا ئسئل عما یفعل

مجھ سے کوئی نہیں پوچھتا اور تم پوچھے جاؤ گے۔

کیا پوچھے جاؤ گے:

إن السمع و البصر و الفواد کل اولئک کان عنه مسئولا

ان سب سے پوچھا جائے کہ کیا کر کے آئے ہو، جو اللہ کا علم ہے، اتنی صفات اور قدرت و کمال والا۔

رب العالمین، صرف اللہ:

وہ رب العالمین ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے، رب میں محبت ہے، ماں کو بھی رب کہتے ہیں۔ کیونکہ ماں بچے کو پالتی ہے۔ اس لئے اسے مجازی طور پر رب کہا جاتا ہے:

رب ارحمھما کما ربینی صغیرا

ان پر رحم کر جیسے کہ انہوں نے مجھے پالا۔

ماں باپ مجازی طور پر پالنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ ویسے تو حقیقتاً پالنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے تو رب ہونا اللہ تعالیٰ کی سب سے امتیازی صفت ہے جو بندے کو اپنی طرف کھینچتی ہے کہ پالنے والا وہ ہے۔ بچے کو کوئی تکلیف ہوتی ہے تو پہلے اماں کو بلاتا ہے، پھر باپ کو آواز دیتا ہے۔ کیونکہ ماں ہر وقت ساتھ رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سرے عالم کا رب ہے، ساری کائنات کے ذرے ذرے کا رب ہے آپ ذرا غور تو فرمائیں، اللہ سانپ کو بھی رزق پہنچاتا ہے، خنزیر کو بھی رزق پہنچاتا ہے، کتے کو بھی رزق پہنچاتا ہے، کتے کو ہاتھ لگانے سے ہاتھ ناپاک ہو جاتا ہے، اس کا جھوٹا ناپاک ہے اور خنزیر ایسا ناپاک جانور ہے کہ اس کو ہاتھ لگانے سے ہاتھ ناپاک ہو جاتا ہے، ایسے ناپاک جانور کو بھی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ رزق پہنچاتا ہے۔

کیا خیال ہے تیرا حساب نہیں ہوگا:

اللہ تعالیٰ اس نے جہاں کو بیکار پیدا نہیں فرمایا:

ماخلقنا السموات والارض ومابینھما باطلا

تو یہ سارا جہاں بے کار نہیں ہے۔

اور پھر کہا:

ماخلقنا السموات والارض مابینھما لاعبین

جو کچھ بنایا ہے وہ کوئی کھیل تماشا بھی نہیں ہے، بے کار بھی نہیں۔ کھیل تماشا بھی نہیں

یہ ہمارے اطراف کے ماحول کے بارے میں فرمایا۔ پھر ہمارے بارے میں فرمایا:

افحسبتم انما خلقنکم عبثاً

تمہارا کیا خیال ہے کہ تم بے کار پیدا ہوئے ہو، کوئی مقصد سامنے نہیں۔ کھانا پینا اور بس مر جانا، یہی زندگی ہے۔

پھر دوسری جگہ فرمایا:

ایحسب الانسان این یترک سدی

کیا خیال کرتا ہے انسان کہ اس کو کوئی نہیں پوچھے گا۔

یترک سدی

ایسے چھوڑ دیا جائے گا۔ کوئی نہیں پوچھنے والا۔

ایحسب الانسان این یترک سدی

کیا خیال ہے اس کا کوئی پوچھے گا نہیں، کیا مر کر مٹی ہو جائے گا۔

نطفہ سے انسان بنانے والی ذات:

الم یک نطفة من منی یمنیٰ

Marfat.com

وہ زمانہ یاد نہیں جب تم ٹپکتا ہوا گندے پانی کا قطرہ تھے۔

ثم کان علقة فخلق فسوی

پھر میں نے اس کو ایک لوتھڑا بنا کر انسان بنایا۔

فجعل منه الزوجین الذکر والانثٰی

پھر کسی کو مرد بنایا اور کسی کو عورت بنایا۔ کسی پر تجلی پڑی تو لڑکا بن گیا، کسی پر تجلی پڑی تو وہ لڑکی بن گئی۔

یہ پچھلی بات کو اللہ تعالیٰ آگے سمجھا رہا ہے کہ کیا تم بے کار پیدا کیے ہو۔ کیا تمہیں کوئی نہیں پوچھے گا۔ اللہ تعالیٰ یہ بات سمجھانا چاہتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے کہ تمہیں کوئی نہیں پوچھے گا جو مرضی کرتے رہو۔ کوئی پوچھنے والا نہیں، اب اللہ تعالیٰ اس کو ترتیب وار سمجھا رہے ہیں کہ ایک زمانہ تم پر وہ تھا کہ جب تم منی تھے اور اس سے بھی پہلے کا ایک زمانہ ہے:

لم یکن شیئًا مذکورا

کہ جب تم کچھ بھی نہ تھے۔

پھر اس سے اگلا زمانہ کہ جب تمہیں اللہ نے وجود بخشا تو اس کو بتا رہے ہیں کہ ایک خون کا قطرہ ایک منی کا قطرہ، پھر اس پر اللہ کی تجلی پڑی، اللہ کا امر متوجہ ہوا اور تین اندھیروں کے اندر یہ پرورش کا نظام چلا:

ثم کان علقة فخلق فسویٰ

پھر ٹھیک ٹھاک بنایا۔

فجعل منه الزوجین الذکر والانثٰی

پھر تمہیں مرد اور عورت بنایا۔

اب اگلی بات جو پچھلے سے متعلق اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے:

الیس ذالک بقدر علی ان یحیٖی الموتی

تو کیا یہ سب کچھ کرنے والے کو یہ طاقت نہیں ہے کہ تم کو دوبارہ زندہ کردے۔ تم جب مر جاؤ گے تو تم کو دوبارہ زندہ کردے، کیا اس کو یہ طاقت نہیں ہے۔

Marfat.com

لیس ذالک

کیا اس کو قدرت نہیں ہے؟

اس کے جواب میں بلیٰ کہنا مستحب ہے۔ کوئی یہ آیت پڑھے:

الیس ذالک بقدر علی ان یحیی الموتی

تو جواب میں کہنا چاہئے۔ بلیٰ ..... بلیٰ کا مطلب ہے کہ بے شک اللہ قادر ہے کہ سب مردوں کو زندہ کر دے گا تو اللہ تعالیٰ نے یہ جہاں نہ بے کار بنایا، نہ باطل بنایا، نہ کھیل کود کے لئے بنایا۔ پھر ہمیں بھی نہ بے کار بنایا، نہ ہمیں چھوڑ دیا کہ جو مرضی کرو نہ بالکل آزادانہ اختیار دے دیا ہے۔ خبر دی ہے:

ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون

تمہارے ظلم سے تمہارا رب غافل نہیں۔

کھربوں انسانوں کی ایک وقت میں سننے والی ذات:

تو میں تمہارا رب وہ رب ہوں کہ تم سب کا اکٹھا بولنا:

یسمع و جیجھم باختلاف لغاتھم و لھجاتھم لایشغلہ سمع عن سمع لایلھیہ وقول عن قول ولا یمنعہ فضل من فضل

میں وہ رب ہوں کہ تم سب کی چیخ و پکار (ہو جائے گی ناں) اس کو الگ الگ سنوں گا۔

- ......اس کے سننے کو اس سے نہیں ملاؤں گا......
- ......اس کی دعا کو اس سے نہیں ملاؤں گا......
- ......اکٹھا بولنے سے مجھے غلط فہمی نہیں ہوگی......
- ......اکٹھا بولنے سے تنگ نہیں پڑوں گا......
- ......اکٹھا بولنے سے گھبرا نہیں جاؤں گا......

یہ ابھی ہمارا مجمع جوڑنے والا آخر میں تنگ ہوا پڑا تھا۔ سنتے ہی نہیں...... سنتے ہی نہیں......اسی عربی میں کہتے ہیں: ابرام. تبرم کہ تنگ آ گیا۔

Marfat.com

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لایتبرم ...... تم سب کا بولنا تیرے رب کو

...... نہ تنگی میں ڈالے گا ......

...... نہ الجھن میں ڈالے گا ......

...... نہ گھبراہٹ میں ڈالے گا ......

...... نہ پریشان کرے گا ......

...... تم سب کا چاہا، سنے گا ......

...... تم سب کا چاہا، سمجھے گا ......

...... پھر تم سب کا چاہا تمہاری جھولی میں ڈال دے گا۔

تو اس کے خزانوں میں ایک پانی کے قطرے کے برابر بھی کمی نہیں آ سکتی۔ یہ آپ کے رب کا علم ہے ...... خزانے ہیں ...... وہ اپنے علم سے بولے گا ...... ہم اپنے علم سے بولیں گے ...... کبھی آپ نے اپنے بچے کے علم پہ عمل کیا؟ آپ بچے کو اپنے علم کے تابع کر کے چلاتے ہیں وہ نہیں مانتا تو پٹائی کرتے ہیں۔ یہی اللہ ہم سے مانگتا ہے تو ہم کہتے ہیں زمانہ بدل گیا۔

اگر آپ کا بچہ آپ سے کہے زمانہ بدل گیا تو ایک تھپڑ اسے پڑے گا۔ اُلو ہمی سے پیدا ہوا اور ہمیں ہی کہتا ہے زمانہ بدل گیا۔ چلو آگے لگو اور جب اللہ کہتا ہے۔ نہیں نہیں! میرا بندہ یہ نہیں، یہ ٹھیک ہے۔ یہ کر، یہ نہ کر تو بڑے آرام سے کہتے ہیں اب وہ زمانہ نہیں، زمانہ بدل گیا ہے۔ حالات کے ساتھ چلنا پڑتا ہے جی کیا کریں؟

انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ کی بندگی ہے:

میرے بھائیو اور دوستو!

اللہ تعالیٰ نے اس جہان کو بے کار پیدا نہیں فرمایا:

ماخلقنا السموات والارض ومابینہما باطلا

یہ سارا جہاں بے کار نہیں ہے اور پھر کہا:

ماخلقنا السموات والارض ومابینہما لاعبین

جو کچھ بنایا ہے وہ کوئی کھیل تماشہ بھی نہیں ہے ...... بے کار بھی نہیں ...... کھیل

Marfat.com

تماشا بھی نہیں......

یہ ہمارے اطراف کے ماحول کے بارے میں فرمایا......پھر ہمارے بارے میں فرمایا:

افحسبتم انما خلقنکم عبثا

تمہارا کیا خیال ہے کہ تم بے کار پیدا ہوئے ہو......

کوئی مقصد سامنے نہیں......کھانا پینا اور بس مر جانا......یہی زندگی ہے۔

پھر دوسری جگہ فرمایا:

ایحسب الانسان ان یترک سیدی

کیا خیال کرتا ہے انسان کہ اس کو کوئی نہیں پوچھے گا:

یترک سدی

ایسے ہی چھوڑ دیا جائے گا۔کوئی نہیں پوچھنے والا۔

ایحسب الانسان این یترک سدیٰ

کیا خیال ہے اس کو کوئی پوچھے گا نہیں، کیا مر کر مٹی ہو جائے گا۔

هل اتی علی الانسان حین من الدهر لم یکن شیئا مذکورًا

اے انسان سن! میں تجھے تیری کہانی سناتا ہے تو کچھ بھی نہ تھا......کوئی کچھ نہ تھا۔

اولم یر الذین کفرآ ان السموت والارض کانتارتقا

زمین و آسمان بھی کچھ نہ تھا۔تو بھی کچھ نہ تھا، تو کون تھا؟ اللہ تھا۔

......جو پہلے سے ہے — اللہ

......جو آج بھی ہے — اللہ

......جو پھر بھی — اللہ

......جو آئندہ بھی — اللہ

......جو اول بھی — اللہ

......جو آخر بھی — اللہ

......جو ظاہر بھی — اللہ

......جو باطن بھی — اللہ

Marfat.com

جو قائم بھی ...... اللہ
جو قیوم بھی ...... اللہ
جو حی بھی ...... اللہ
جو متکبر بھی ...... اللہ
جو مالک الملک بھی ...... اللہ
ذوالجلال والاکرم بھی ...... اللہ

......جو اللہ اپنی پہل سے پاک ہے......
......جو اللہ اپنی انتہاء سے پاک ہے......
......جو اللہ اپنی ابتداء سے پاک ہے......

میں تمہیں ہر وقت دیکھتا ہوں:

میرے بھائیو!
اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی کتاب میں:
ولا تحسبن الله غافلا
جاؤ میرے بندو مجھے غافل نہ سمجھو...... میں دیکھ رہا ہوں۔
......شراب پی رہے ہو میں دیکھ رہا ہوں......
......دودھ پی رہے ہو میں دیکھ رہا ہوں......
......ناچ رہے ہو میں دیکھ رہا ہوں......
......سجدہ کر رہے ہو یہ بھی دیکھ رہا ہوں......
......حلال کمار ہے ہو یہ بھی دیکھ رہا ہوں......
......حرام کمار ہے ہو یہ بھی دیکھ رہا ہوں......
......شراب بیچ کر پیسہ کمار ہے ہو یہ بھی دیکھ رہا ہوں......
......مزدوری کر کے حلال کی روٹی کھار ہے ہو...... یہ بھی دیکھ رہا ہوں......

لاتأخذه سنة

Marfat.com

تیرا رب اونگھتا نہیں......

ولانوم

سوتا نہیں......

لایودہ حفظھما

تھکتا نہیں......

ولاتحسبن اللّٰہ غافلا

غافل نہیں ہوتا......

وما کان ربک نسیا

وہ بھولتا نہیں......

وما ھم بمعجزین، وما کان اللّٰہ لیعجزہ من شیء

کائنات میں کوئی چیز تمہارے رب کو عاجز نہیں کر سکتی، اس کی طاقت کو روک نہیں سکتی، کسی چیز کو چھپا نہیں سکتی، وہ کائنات کی تہہ تک چلا جاتا ہے۔

انھا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ اوفی السمآء اوفی الارض یاتی بھااللّٰہ

ایک رائی کے دانے کے برابر اچھائی کرو یا برائی:

- ...... پہاڑ کے اندر چھپ کر کرو......
- ......زمین کے نیچے جا کر کرو......
- ......گلاسکو میں کرو......
- ......مدینے میں کرو......
- ......پاکستان میں کرو......
- ......ہندوستان میں کرو......
- ......آسمان پر چڑھ کر کرو......

جہاں کرو گے اللہ کی آنکھ وہاں چل رہی ہے:

الم تر ان اللّٰہ یعلم مافی السموت وما فی الارض

Marfat.com

بتاؤ ان ظالموں کو کہ تمہارا رب تمہیں دیکھ رہا ہے، شرم کھاؤ۔

مايكون من نجوى ثلثة الا هو رابعهم

تم تین آدمی چھپ کر، اپنے دروازے بند کر کے۔

یہاں تو دروازے بھی کوئی بند نہیں کرتے۔ تم سب کچھ کرتے ہو۔

لاهو رابعهم

چوتھا تمہارا اللہ ہے۔

ولا خمسة الاهو سادهم...... ولا ادنی من ذلک

کوئی بھی نہیں اکیلے ہو......

ولا اكثر

پانچ نہیں، پانچ ہزار ہوں......

الا هو معهم

وہ تمہارے ساتھ ہے۔

اين ما كانو......

جہاں مرضی چلے جاؤ...... بھاگو کہاں بھاگو گے۔

زمین پر اللہ کی حکومت:

- ......راستے زمین میں ہیں......
- ......مکان زمین میں ہیں......
- ......وادیاں زمین میں ہیں......

اور زمین اللہ کی ہے۔

والى الارض كيف سطحت والارض فى فرشتها فنعم الماهدون...... الم يجعل الارض مهدا...... الم نعجل الارض كفاتا، احياء امواتا، وجعلنا فيها رواسى شمخات واثقينكم ماء قراتا

Marfat.com

وہ اللہ ہے جس نے زمین کو بچھایا، وہ اللہ ہے کہ جس نے زمین کو پھیلایا، وہی اللہ ہے کہ جس نے زمین کو پنگوڑا بنایا، وہی اللہ ہے کہ جس نے زمین پر گھر بنائے، وہی اللہ ہے کہ جس نے پہاڑوں کو گاڑا۔

اخرج منها ماء ها ومرعاها...... والارض بعد ذلک دحها......

زمین کو بچھانے والا...... پانی چارے کا نکالنے والا......

والارض ماطحها

قسم ہے زمین کی اور اس کے بچھانے والے کی، اگر زمین میں کچھ ہو رہا ہے تو آسمان والا اس سے غافل نہیں ہے، زمین سے کہیں آگے پیچھے کچھ ہو رہا ہے تو اس سے بھی غافل نہیں، زمین و آسمان کے چھت کے نیچے جو کچھ ہے اس

بصیر...... علیم...... خبیر...... قاھر...... جابر...... مھیمن...... عزیز......

جبار...... متکبر...... خالق...... الباری...... المصور...... غفار......

قھار...... وھاب...... رزاق...... الفتاح...... العلیم...... القابض......

الباسط...... الحافظ...... الرافع...... المعز......

زمانے کا انقلاب سے ڈرتا نہیں، زمانے کی تبدیلیوں سے گھبراتا نہیں۔

اللہ کا مثالی علم:

وہ دن آنے والا ہے

تلک الایام ولها بین الناس...... یعلم عدد مثائیل البحار

سمندروں کا پانی تولا ہوا ہے......

مساعیل الجبال

پہاڑوں کے وزن کو ناپا ہوا ہے، تولا ہوا ہے......

عدد ورق الاشجار

یا ہر گنتے درخت کھڑے ہوئے ہیں......

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ درخت نہیں درختوں کے پتے بھی گن کر رکھے ہوئے ہیں:

Marfat.com

عدد قطر الامطار

یہ بارش ہو رہی ہے......

روزانہ آپ کے ہاں کتنی بارش ہوتی ہے، ساری دنیا میں کتنی ہو رہی ہے......تو تمام بارشوں کے قطروں کی تعداد کو اللہ کے علم نے گن کر رکھا ہوا ہے:

لاتوارى منه سماء سماء

آسمان میں طاقت نہیں کہ اللہ کی کسی چیز کو چھپا سکے......

والارض ارضا

زمین میں طاقت نہیں کہ اپنے خزانے چھپا سکے......

ولا بحر مافی قعرہ

سمندر میں طاقت نہیں کہ چند سو فٹ کے فاصلے پر سورج کی روشنی ٹریول نہیں کر سکتی پانی میں یہ تو اندھیرا ہو جاتا ہے...... اوپر دن کے بارہ، سمندر میں رات کے بارہ۔

تیرے اللہ کا فرمان ہے:

......رات کا اندھیرا ہو......

......سمندر کا اندھیرا ہوا......

اللہ کے خوبصورت نام:

المذل......السمیع...... البصیر...... الحکیم......

العدل...... الطیف...... الخبیر......

له اسماء الحسنٰی......

کیا اس کے خوبصورت نام ہیں۔ اس سے چھپ نہیں سکتے بتاؤ کتنا بتاؤ گے، بھاگو کتنا بھاگو گے:

این ماتکونوا

لگاؤ دوڑ کہاں تک جاؤ گے، کہاں تک بھاگو گے......

Marfat.com

یدرکم الموت

موت کھینچ کر لائے گی......

کہاں؟

ولقد جئتمونا

اس کے پاس......

کلھم آیتہ یوم القیمۃ فردا

پہلے کوئی رہ نہ جائے گا؟ نہیں......

ولقد احصاھم

گھر ڈالا ہوا ہے گھر میں سے کوئی نکل جائے گا؟ نہیں......

وعدھم عدا

گن کر رکھا ہوا ہے......

ان کل من فی السموات والارض الاات الرحمٰن عبدا

زمین و آسمان میں سے ہر مخلوق ذلیل ہو کر اللہ کے سامنے کھڑی ہو گی......

کوئی نکل جائے؟ نہ......

لقد احصاھم

گھیرے میں ہے...... گھیرے سے کوئی کھسک جائے......

وعدھم عدا

گنتی کر کے رکھا ہوا ہے......

سامنے گن کر چیز رکھی ہو کہاں جائے گی...... میری آنکھ تو اوجھل ہو جائے گی۔

تو اتنی بڑی ذات سے واسطہ ہو، اتنی عظیم اور علیم ذات سے واسطہ ہو اور مر کر اسی کے پاس جانا ہو، پھر ہمیں غافل کر ڈالے، اللہ کی ذات سے، یہ امریکہ غافل کرے اللہ کی ذات سے تو میں نے اپنے پاؤں پر کلھاڑی ماردی، اپنے آپ کو ہلاک کر لیا، اپنے آپ کو برباد کر لیا۔

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

میں نے یوں ہی تیرا سارا بیکار کام بنایا ہے...... تجھے ایسے ہی چھوڑ دوں گا...... فارغ

Marfat.com

چھوڑ دوں گا...... تیرے اوپر کوئی نہیں ہے:

ان السمیع البصر و الفواد کل اولئک کان عنہ مسئولا

...... تیری آنکھوں سے پوچھوں گا کیا دیکھا؟

...... تیرے دل سے پوچھوں گا کہ کچھ جذبے لے کر آیا؟

...... تیرے کانوں سے پوچھوں گا کیا سن کر آیا؟

یہ تو اوپر سے ایک نظام چل رہا ہے، جس نے ہمیں جکڑا ہوا ہے۔ میرے بھائیو لا الٰہ الا اللہ کا مطلب یہ ہے کہ آج کے بعد ہم اپنی مرضی کی زندگی نہیں گزاریں گے...... جہاں کلاسکو ہو، امریکہ ہو، مدینہ ہو، مکہ ہو...... اے اللہ ہم وہ کریں گے جو تو چاہتا ہے...... تیری مان کر چلیں گے، من چاہی پر نہیں چلیں گے...... تیری چاہت پر چلیں گے۔

اللہ تعالیٰ انسان سے ایک لمحہ بھی غافل نہیں:

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے کسی حال، کسی آن اور کسی وقت میں غافل نہیں اور اللہ کے ارادے ہی سے بندے کا کام ہوتا ہے اسباب ظاہر میں پیدا ہوتے ہیں، پھر آسان تر ہوتے ہیں:

أنتم تخلقونہ ام نحن الخالقون

تم بناتے ہو اولاد یا ہم دیتے ہیں اولاد......

ام خلقوا من غیر شیء

یا تم خود بنے ہو......

اللہ نے خود سوال کیا اور پھر خود جواب دیا:

قدرنا بینکم الموت وما نحن بمسبوقین

یہ موت اور حیات کا نظام تم نہیں چلا رہے ہو بلکہ تمہارا اللہ چلا رہا ہے......

خلق الموت والحیات

موت کو بنانے والا اللہ اور زندگی کو وجود دینے والا اللہ......

والسمآء بینھاھا باید

Marfat.com

آسمان کو ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا......

انا لموسعون

اور ہم نے ہی اس کو پھیلا دیا......

والارض فرشناها

اور یہ زمین ہم نے بنائی اور اس کو پھیلا دیا......

نہ بلڈوزر لگایا اور نہ کرینیں لگائیں، کوئی آلہ استعمال نہیں ہوا۔ مٹی کو مٹی ہی سے ہم نے بنایا اپنے لفظ ''کُن'' سے زمین کو وجود عطا فرمایا۔ کسی پتھر وغیرہ سے پہاڑ نہیں بنائے، ویسے ہی پہاڑوں کو وجود بخشا:

فنعم الماهدون

کوئی ہے ہم سے زیادہ بچھانے والا......

الم نجعل الارض مهادا

کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا......

والجبال اوتادا

اور پہاڑ کس نے لگا دیئے......

خلقناكم ازواجا

اور یہ اللہ ہی ہے کہ جس نے مرد اور عورت کو وجود بخشا......

وجعلنا نومكم سباتا

اللہ ہی ہے کہ انسان کو چارپائی پر لٹا کر ایسی مخلوق کو اس پر مسلط کر دیتا ہے......

انسان بالکل بے خبر بے شعور پڑا ہوا ہے اور اسی بے بسی کی حالت میں اس کے منہ اور ناک سے ایسی آوازیں نکال دیتا ہے اور ایسی خوفناک آوازیں آ رہی ہیں کہ پاس بیٹھنے والے بھی بددعائیں دے رہے ہیں کہ ہم اس سے تنگ ہیں:

وجعلنا نومكم سباتا

نیند کو بنایا، کاٹنے والا، زندگی کو کاٹ دیا حرکات سے، اعمال سے، مشاغل سے، لین دین اور کاروبار سے کاٹ کر رکھ دیا۔

Marfat.com

وجعلنا اللیل لباساً
اور رات کو اللہ لے آئے اور چھپا دیا......
وجعلنا النهار معاشاً
دن کو کام کے واسطے بنایا......
وبنینا فوقکم سبعاً شدادا
اور اوپر سات آسمان بنا دیئے......

تمام زمین و آسمان کی بادشاہت صرف اللہ کے لئے:

کون ہے راتوں کو فریاد کرنے والے کی فریاد کو سننے والا۔
وجعل کم خلفآء الارض
کون ہے تمہاری محفلیں چلانے والا......
کیا اللہ کے ساتھ کوئی شریک ہے:
قلیلا ماتذکرون
پھر تم میں تھوڑے ہیں نصیحت حاصل کرنے والے......
اور جن کو نصیحت حاصل ہوتی ہے وہ دنیا کے دھندوں میں پڑ کر غافل نہیں ہوتے۔ اللہ خود سوال اٹھا کر جواب دیتا ہے:
قل لمن الارض ومن فیها
پوچھو ان سے زمین کس کی ہے اور زمین پر قبضہ کس کا ہے، وہ خود کہیں گے اللہ کا ہے......
ہماری کوئی نافرمانی کرے تو ہمیں غصہ آتا ہے مگر:
سیقولون لله افلا تذکرون
پھر شرماتے کیوں نہیں اللہ سے، اللہ کی زمین پر اس کے ساتھ شریک کرتے ہو اور اسی کی زمین میں اس کے احکام سے انکار کرتے ہو۔
اس ہی کی زمین پر سود کا نظام چلاتے ہو، اس ہی کی زمین پر شراب پیتے ہو اور اس ہی کی

Marfat.com

زمین پر ناچ اور گانے کی محفلیں سجاتے ہو، اللہ یہ فرماتے ہیں کہ اگر تمہارے گھر میں اور تمہاری زمین میں کوئی تمہاری مرضی کے بغیر کچھ کرے تو تم اس کے ساتھ کیا کرتے ہو؟ تو تم میرے ساتھ میری زمین پر کیا کر رہے ہو؟

قل لمن الارض ومن فیھا

تم خود کہتے ہو کہ یہ زمین اللہ ہی کی ہے، پھر تمہیں حیا کیوں نہیں آتی کہ سود کے نظام سے زمین کو آلودہ اور گندہ کر دیا ہے......

وربک الغنی ذوالرحمۃ

اللہ پھر بھی مہربان ذات ہے......

لویؤاخذھم بما کسبوا

اگر میں پکڑنے والا ہوتا تو کوئی چلنے والا زمین پر نہ چھوڑتا، میری رحمت ہی میرے عذاب کو روک لیتی ہے ورنہ میں تمہیں پکڑ لوں......

لجعل لھم العذاب

میرے عذاب کے دروازے کھل جائیں گے......

پھر دنیا میں کوئی بچانے والا نہیں ہوا۔ بہر حال، تم خود اپنے گھر میں کسی کو کچھ کرنے نہیں دیتے، لیکن میری زمین میں تم نے گانے کی محفلیں سجا دیں، میری زمین کو تم نے بے حیائی اور فحاشی سے بھر دیا۔

فلا تذکرون

تمہیں حیا بھی نہ آئی......

قل لمن فی السموات السبع والارض ومن فیھن

سب کہیں گے:

سیقولون للہ، افلا تتقون

یہی ہماری مزاج کے مطابق بات کی ہے......

دنیا کے بادشاہ سے ڈرتے ہو، تھانہ دار سے ڈرتے ہو، جن کو اللہ تعالیٰ نے تھوڑے سا اختیار دے دیا ہے اور یہ نہ عزت دے سکتے ہیں، نہ ذلت دے سکتے ہیں، نہ موت دے سکتے

Marfat.com

ہیں، نہ حیات دے سکتے ہیں، جو نہ کسی کو بنا سکے نہ کسی کو بگاڑ سکے نہ دے سکے نہ لے سکے، نہ مر سکے نہ مار سکے جو اتنا بے بس اور عاجز ہے اس کے سامنے تم کیسے بکری بن جاتے ہو اور ادھر زبان سے کہتے ہو کہ آسمان کا رب اللہ، زمین کا رب اللہ، عرش عظیم کا رب اللہ، کائنات کا بادشاہ اللہ، پھر بھی اللہ سے نہیں ڈرتے ہو، اپنے جیسے انسان سے ڈر جاتے ہو، اس کی ذات کی بادشاہی کو تسلیم کرتے ہوئے پھر بھی اس سے نہیں ڈرتے ہو:

افلا تتقون

ہائے افسوس، اپنے جیسے انسان کے سامنے کانپتے رہے۔

واثق باللہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کوئی بات نہیں کر سکتا تھا، اس سے شعلے برستے تھے، یہ ظالم عباسی خلیفہ تھا۔

دل کا کنکشن اللہ سے جوڑ لو:

جن آنکھوں سے شعلے برستے تھے ان آنکھوں کو چوہے نے کھالیا اور ابھی قبر کا عذاب باقی ہے۔ ایسوں سے ڈریں اور آسمان اور زمینوں، عرش عظیم، لوح و کرسی کے بلاشرکت غیر بادشاہ سے نہ ڈریں نہ چونکیں، نہ کانپیں، نہ لرزیں تو تمہارے دل مردہ ہو چکے ہیں۔

یہ پتھر کا دل ہے یا گوشت کا دل ہے۔ کس دل کے ساتھ زندہ ہیں جس کو اللہ اکبر کی آواز کے بعد بھی اللہ یاد نہ آئے تو وہ مر ہی گیا ہے اور کیا؟ جس کو سجدے اور رکوع میں بھی اللہ یاد نہ آئے تو اس کا دل مردہ ہے تکبیر تحریمہ کا مطلب یہ ہے کہ آدمی سب کچھ چھوڑ کر اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے اگر پھر بھی اللہ یاد نہیں تو یہ دل مردہ ہی ہے اور کیا ہے یاد ہونا یا یاد کرنا یہ دل کا فعل ہے، زبان کا فعل اس کا اظہار ہے سینے میں درد ہوتا ہے تو کسی اسپیشلسٹ کے پاس دوڑتا ہے کہ بھائی سینے میں شدید درد ہے تو درد ہوا تو کیا ہو گیا مرنا تو ہے ہی لیکن دل کی ساری رگیں اللہ سے کٹ گئی ہیں اس کے علاج کی کوئی فکر نہیں۔

تو میرے بھائیو! جب دل کا کنکشن اللہ سے ٹوٹ جاتا ہے تو اس دل پر اللہ کا خوف نہیں آتا جب اللہ کا ڈر کسی دل سے نکل جاتا ہے تو وہ دل ساری چیزوں سے ڈرتا ہے العظمۃ للہ، ساری عظمت اللہ کے لئے ہے؟ ملک کافور ابن طولون کو نصیحت کی تو اس کو غصہ آ گیا۔

Marfat.com

اس کے ہاتھ اور پاؤں باندھ کر بھوکے شیروں کے سامنے ڈال دیا اور اعلان کرا دیا کہ بادشاہ کے سامنے گستاخی کرنے والے کا انجام ایسا ہوتا ہے۔ جب سب اکٹھے ہو گئے تو ایک بھوکا شیر آ کر اپنی زبان سے اس کے پاؤں اور ہاتھوں کو چاٹنے لگا، جیسے جانور اپنے بچوں کو زبان سے چاٹتے ہیں۔ یہ جانور کی محبت اور پیار کا طریقہ ہے۔

وہ شیر اس آدمی کے پیر چاٹ رہا تھا تو اس پر بھی لرزہ طاری ہو گیا کہ میں اس کے منہ میں جاؤں گا، اس کے بعد اس آدمی کے ہاتھ اور پاؤں کھول کر باہر لایا گیا اور اس سے پوچھا گیا کہ جب شیر آپ کے پاؤں چاٹ رہا تھا تو آپ اپنے دل میں کیا سوچ رہے تھے؟ تو اس نے کہا کہ میں یہ سوچ رہا تھا کہ میرے پاؤں پاک ہیں یا ناپاک ہیں۔

اللہ کی عظمت دل میں اتر جاتی ہے تو شیر کو بھی اللہ تعالیٰ بکری بنا دیتا ہے اور ہم انسان نما بکریوں سے ڈرتے ہیں اور اللہ سے نہیں ڈرتے ہیں۔

ہے کوئی میرا مقابل:

- ......نہ کوئی زمین میں اس کا مقابل......
- ......نہ آسمان میں کوئی اس کا مقابل......
- ......نہ خلا میں کوئی اس کا مقابل......
- ......نہ شرق و غرب میں کوئی اس کا مقابل......
- ......نہ شمال و جنوب میں کوئی اس کا مقابل......
- ......وہ خالق ہے، مخلوق نہیں......
- ......وہ جابر ہے، مجبور نہیں......
- ......وہ مالک ہے، مملوک نہیں......
- ......وہ قاہر ہے، مقہور نہیں......
- ......وہ حافظ ہے، محفوظ نہیں......
- ......وہ ناصر ہے، منصور نہیں......
- ......زمین اس کی مٹھی میں......

Marfat.com

...... آسمان اس کی مٹھی میں......

......عرش وفرش اس کے قبضۂ قدرت میں......

بادشاہ آتے ہیں اور مرجاتے ہیں۔ وہ موت سے پاک ہے...... بادشاہیاں بنتی ہیں، بگڑتی ہیں، وہ بگاڑ سے پاک ہے...... خاندان آتے ہیں، زوال پذیر ہوکر مٹی میں ہوجاتے ہیں وہ زوال سے پاک ہے۔

واثق باللہ کو موت نے جھٹکا دیا۔ بڑا جابر، آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے:

یامن لایزال ملکه ارحم من زال ملکه

''اے وہ ذات! جس کے ملک کو کوئی زوال نہیں اس پر رحم کردے جس کا ملک زائل ہوگیا۔''

میرے بھائیو! یہ ہمارا نغمہ ہے۔ ہم یہ لوگوں کو سنانے کے لئے دنیا میں آئے کہ اے لوگو! تمہارے کام کہیں سے نہیں بنتے، اللہ بنانے والا ہے۔ کچھ نہ تھا، سب کچھ بنایا...... یہ کچھ نہ تھا، سب کچھ اس نے بنایا۔ یہ اس کی صفت مبدع ہے۔

اور کوئی جان نہ تھی، اس میں جان ڈالی۔ یہ اس کی صفت باری ہے اور کوئی نمونہ نہ تھا، سب کچھ بغیر نمونے کے بنایا۔ یہ اس کی صفت بدیع ہے سب کچھ مٹا دیتا ہے پھر بناتا ہے یہ اس کی صفت معید ہے:

انبت فی الارض نباتا

وہ جس نے زمین سے نکالا، پھر اس میں ڈالا۔

سورج اور چاند کا حکم اللہ:

میرے بھائیو! جو ذات اتنی کریم ہے وہ اگر اپنی زمین کو ہلا دیں تو ہم کچھ نہیں کر سکتے، ساری کائنات کا مالک۔ اور رب بھی ہے، ہم سے اقرار کروانا چاہتے ہیں:

انزل لکم من السمآء مآء

پانی اتارنے والا اللہ ہے، بارش برسانے والا اللہ ہے، باغات لگانے والا اللہ ہے، میٹھے دریا چلانے والا اللہ ہے۔

Marfat.com

آسمان وزمین، سورج، چاند، ستارے، سیارے، ہوائیں، پہاڑ، صحرا، میدان یہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہی ہے۔ ہوا کو مرسلات بنائے تو اللہ تعالیٰ، عاصفات بنائے تو اللہ تعالیٰ...... بشراً بین یدیه رحمة ...... بنائے تو اللہ تعالیٰ ...... ریحا صرصرا ...... بنائے تو اللہ تعالیٰ ...... سردی لائے تو اللہ، گرمی لائے تو اللہ ...... یولج اللیل ...... رات لائے تو اللہ ...... ولنهار ...... دن لائے تو اللہ ...... هو الذی سخر البحر ...... سمندر قبضے میں ہیں تو اللہ کے ...... سخرلکم الانهار ...... دن قبضے میں ہیں تو اللہ کے ...... والشمس والقمر یسجدان ...... سورج اور چاند قبضے میں ہیں تو اللہ تعالیٰ کے۔

یہ دونوں کے دونوں اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے کر رہے ہیں اور جھکے ہوئے ہیں۔ زمین سبزے اگانے تو اللہ تعالیٰ کے ارادے سے اُگائے، اس کو ختم کرے تو اپنے ارادے سے کرے اور سرسبز وشاداب بنا کر لہلہادے تو اپنے ارادے سے لہلہادے۔

وہ اکیلا ہے ...... صمد ہے ...... نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا

- ...... وہ اپنی ذات میں اکیلا ......
- ...... اپنی صفت میں اکیلا ......
- ...... اپنی قدرت میں اکیلا ......
- ...... عذاب دینے میں اکیلا ......
- ...... سزا دینے میں اکیلا ......
- ...... جزا دینے میں اکیلا ......
- ...... کائنات بنانے میں اکیلا ......
- ...... چلانے میں اکیلا ......
- ...... اس کو فنا کرے گا تو اللہ ......
- ...... اس کو باقی رکھے گا تو اللہ ......

میرے بھائیو! اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے:

ولم یکن له شریک فی الملک ولم یکن له ولی من الذل

Marfat.com

اللہ فرماتا ہے، میرا بیٹا کوئی نہیں، میرا شریک کوئی نہیں، میرا ساتھی کوئی نہیں، میرا مددگار کوئی نہیں......

الملک لاشریک له

میرا کوئی شریک نہیں، میں اکیلا بادشاہ......

الفرد لامثل له

میں تن تنہا، میرا مثل کوئی نہیں......

لیس کمثله شیء

بحروبر میں میرا کوئی مثل نہیں......

یہ بڑی عجیب آیت ہے:

هل تعلم له سميا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا تجھے پتہ ہے کوئی میرا جیسا ہو، نہیں ہرگز نہیں العالم کوئی ان سے اونچا نہیں۔

لاظهيرله

کوئی اس کا مددگار نہیں۔

مدبر بلامشیر ہے، نہ اس کا کوئی وزیر، نہ اس کا کوئی سیکریٹری، تن تنہا نظام چلا رہا ہے۔ وہ ایسا اول جس کی ابتداء کوئی نہیں، اللہ ایسا آخر ہے جس کی انتہاء کوئی نہیں، وہ ابتداء سے پاک ہے، وہ چھت سے پاک ہے، وہ رنگ سے پاک ہے، وہ جسم سے پاک ہے، وہ شکل سے پاک ہے:

اينما تولوا فثم وجه الله

جدھر دیکھو، اللہ ہی اللہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے احسانات:

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ کو ساتھ لے لیں تو بحر و بر، فرش و عرش، لوح و قلم، کرسی زمین، مکان، ہوا، فضاء سب اللہ کی ہیں اور اللہ کی تابع ہیں۔ یہ عالم کچھ نہ تھا اللہ نے اس کو بنایا، اس کو

Marfat.com

شکل دی، ہر چیز کو بنایا اور اس کا اندازہ لگایا:

فقدره تقديرا. يصوركم في الارحام كيف يشاء

پھر آسمان اٹھایا......

رفع السموات بغير عمد

آسمان کے لئے کوئی ستون نہیں لگایا، پھر زمین کو بچھایا۔

والارض بعد ذالک دحها

پھر اس میں سے پانی نکالا......

اخرج منها مآء ها

پھر چارہ نکالا......

ومرعها

پھر پہاڑ لگائے......

والجبال ارسها

رات اور دن کا نظام بنایا......

يغشى الليل النهار

پھر کبھی دن کو لمبا کیا اور کبھی رات کو لمبا کیا، پھر سورج کو دہکایا......

وجعلنا السراجا وهاجا

پھر اللہ نے چاند کی چاندنی کو ٹھنڈا کر کے زمین میں بکھیر دیا......

القمر نورا الم تروا كيف خلق الله سبع سموات طباقا

تم غور کیوں نہیں کرتے ہو تمہارے رب نے زمین اور آسمان کو کیسے بنایا......

وجعل القمر فيهن نورا وخلقناكم ازواجا

تم کو جوڑا جوڑا بنایا......

وجعلنا نومكم سباتا

ہمیں ساری چیزوں سے کاٹ دیتی ہے نیند......

رات کو اللہ نے سب کے لئے تمام مخلوقات کے لئے آرام کی چیز بنائی، اگر ہم خود اپنے

Marfat.com

اپنے سونے کا وقت متعین کر دیتے تو کتنی پریشانی ہوتی، ایک آدمی آرام کرتا تو دوسرا کام کرتا جس سے شور ہوتا، دوسرے کا آرام خراب ہو جاتا، اسی طرح تمام حیوانات اور پرندے رات کو آرام کرتے ہیں، اگر پرندے اور حیوانات بھی آرام نہ کرتے تب بھی آرام کرنا انسان کے لئے مشکل ہوتا۔ اللہ نے رات کو سب کے لئے جانور، انسان، پرندے کے لئے آرام کرنے کی چیز بنایا۔ رات کو تمام جانور اور انسان تمام مصروفیات سے کٹ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سب کو ایک سونے کا وقت دے دیا، پھر سب کو ایک جاگنے کا وقت دے دیا:

وجعلنا النهار معاشا

آدھا دن اللہ نے ہم کو دیا ہے اور آدھا دن اپنے لئے بنایا۔

ظہر اور فجر میں لمبا وقت ہے، ظہر کے بعد نمازوں کا سلسلہ ہے۔

اللہ کا اپنے بندہ سے خطاب:

- ......اللہ کی ذات قادر، ہم مقدر......
- ......وہ جابر، ہم مجبور......
- ......وہ خالق، ہم مخلوق......
- ......وہ رزاق، ہم مرزوق......
- ......وہ رب، ہم مربوب......
- ......وہ مالک، ہم مملوک......

ہم اس کے بندے ہیں، ہم اس کے غلام ہیں، اس نے ہمیں اپنے امرِ کُن سے بنایا ہے، گندے پانی سے بنایا ہے:

لم يک نطفة من منی يمنی

اے انسان تو گندے پانی سے بنا۔ تم وہ دن بھول گئے۔ تو اپنی پیدائش کو بھول گیا ہے، کبھی اس پر غور تو کر......

خلق من ماءٍ دافق

تو اچھلتے پانی سے پیدا ہوا......

Marfat.com

من نطفة امشاج

مرد وعورت کے پانی سے پیدا ہوا......

من حمأ

گندی بدبودار مٹی سے پیدا ہوا...... آج تو میرا دشمن بن گیا!

یاابن آدم من اوصل الیک الغذاء وانت فی بطن امک

میرے بندہ وہ دن یاد کر جب تو ماں کے پیٹ میں تھا، تجھے روزی کس نے پہنچائی تھی......

لم ازل ادبر فیک تدبیرا

میرا نظام چلا، میری تدبیر چلی......

حتی انفذت ارادتی فیک

میرا ارادہ تیرے اندر داخل ہو گیا......

اخرجتک الی دار الدنیا

میں تجھے دنیا میں لایا، فرشتے کے پَر پہ لایا اور تو نے میرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟

فلما تراک وقدرت

جب تو جوان ہوا، پروان چڑھا، جوانی آئی، تو نے کیا کیا......

فاعرفتنی بالمعاص یاعبدک السوء

ارے برے انسان تو میرا نافرمان بن گیا......

ھکذا جزاء من احسن الیه؟

احسان کرنے والے کا بدلہ یہی ہوتا ہے کہ میں تیرے اوپر احسان کروں اور تو احسان کا بدلہ یہ دے کہ میرا نافرمان ہو جائے؟......

مع ذلک ان سالتنی اعطیتک

تیری ان ساری نافرمانیوں کے بعد تو مانگتا ہے میں دیتا ہوں......

ان ستغفرتنی غفرت لک

تو معافی مانگتا ہے، میں معاف کرتا ہوں......

Marfat.com

ان ستقلتنی فقبلت لک

تو کہتا ہے یا اللہ پچھلی توبہ میں نے توڑ دی، اب میں دوبارہ توبہ کرتا ہوں، میں تیری توبہ دوبارہ قبول کر لیتا ہوں...... یہ نہیں کہ ایک دفعہ توبہ قبول کرتا ہوں پھر نہیں کرتا، تو نے ایک دفعہ کی، میں نے معاف کر دیا......

ان ستقالنی

پھر تو نے توڑ کے دوبارہ تجدید چاہی، اے اللہ دوبارہ ہو جائے توبہ، پچھلی ٹوٹ گئی......

فاقبلت لک

میں پھر تیری توبہ قبول کر لیتا ہوں۔

کوئی ہے مجھ سے بڑا سخی سخاوت کرنے والا، کوئی ہے مجھ سے بڑا کریم کرم کرنے والا، تو مجھے چھوڑ کر کہاں جا رہا ہے؟

یاابن ادم ان ذکرتنی ذکرتک وان نسیتنی ذکرتک

تو مجھے یاد رکھتا ہے میں تجھے یاد رکھتا ہوں......تو مجھے بھول جاتا ہے، پھر بھی میں تجھے یاد رکھتا ہوں......تو میری طرف چل کے آتا ہے......

من تقرب الی

جو میری طرف چل کے آیا......

فلقیته من بعید

میں نے آگے بڑھ کر اس کا استقبال کیا......

ومن اعرض عنی

اور جس نے مجھ سے منہ موڑ لیا، پیٹھ پھیر لی اور پھر نافرمانی کے راستے کی طرف چل پڑا۔ میں پھر بھی اس کا خیال کرتا ہوں:۔

میں اس کے قریب جا کے اس کو آواز دیتا ہوں کہ میرے بندے میری طرف آجا، تجھے یہاں پناہ ملے گی۔ شیطان کے سائے میں پناہ نہیں......خواہشات اور لذت کے پیچھے دوڑنے والے ہمیشہ تباہی و بربادی کا شکار ہوئے، ادھر کو مت چل، ادھر کو آ۔ تیری نجات میرے ہاتھ

Marfat.com

میں ہے۔ میرے سائے میں ہے، میرے دامن میں ہے، میرا بن جا سب کچھ تیرا ہو جائے گا۔

من کان اللّٰہ کان اللّٰہ له

جو اللہ کا ہو جاتا ہے، اللہ اس کا ہو جاتا ہے......

کروڑوں سال کے گناہ ایک بول پر معاف کرنے والی ذات:

بلکہ حدیث قدسی میں آتا ہے:

یاابن ادم لوبلغت ذنوبک عنان السماء

اے میرے بندے، تو اتنے گناہ کرے کہ ساری زمین بھر دے...... پھر خلاء کو بھر دے...... آسمان تک تیرے گناہ چلے جائیں۔

اتنے گناہ کرنے کے لئے کتنی زندگی چاہئے، کروڑوں سال بھی تھوڑے ہیں اتنے گناہ کرنے کے لئے، تو اللہ کیا کہہ رہا ہے تجھے اتنی زندگی دوں، اتنے اسباب دوں اور اتنی ڈھیل دوں کہ تو اتنے گناہ کرے کہ زمین بھر جائے، سمندر بھر جائے، پہاڑوں کے اوپر چلے جائیں، سورج کالا ہو جائے، چاند کی چاندی کہیں چلی جائے، ستاروں میں بھی گناہ بھر جائیں اور خلاء میں بھی بھر جائیں اور آسمان کی چھت کے برابر جا کے تیرے گناہ لگ جائیں تو کتنے کروڑوں سال ہوں گے اور کتنا بڑا یہ مجرم ہوگا اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تو صرف ایک بول بول دے کہ یا اللہ معاف کر دے تو میں تیرے سارے گناہ معاف کر دوں گا۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

غفرت لک ولا ابالی

ہمارا معاملہ بھی کسی دنیاوی بادشاہ سے نہیں، کسی تھانے دار سے نہیں، صرف اور صرف اللہ کریم کی ذات سے ہے۔ اس کی صفات کی کوئی حد نہیں۔

اہل علم حضرات دو صفتوں میں اللہ کی تعریف لکھتے ہیں:

قہر اور غضب...... یوں سمجھ لیجئے قہار، غفار یہ دو صفتی نام اللہ کی تمام صفات کو گھیرے میں ڈالتی ہے غضب کرنے والا، غصے والا، رحم والا، کرم والا، پھر اللہ نے ان دونوں صفتوں کا خود آپس میں مقابلہ ڈالا۔ عرش کے اوپر ایک بڑی تختی ہے اس کی لمبائی چوڑائی اللہ پاک کے سوا کوئی نہیں جانتا تو اللہ نے خود اپنے ارادے سے اس کے اوپر لکھا ہوا ہے:

Marfat.com

ان رحمتی غضبی

میری رحمت میرے غصے سے آگے ہے۔

ہمیں مرد وعورت اللہ نے بنایا۔تم تو ایک منی کا ٹپکتا ہوا قطرہ تھے۔تم تو ایک اچھلتا ہوا پانی تھے مرد وعورت کے پانی سے بنے،تم تو گندی سڑی ہوئی کالی مٹی سے بنے میں ہوں جو تمہیں رحم میں جیسے چاہتا ہوں بناتا ہوں،جیسا چاہتا ہوں بناتا ہوں،میرے بندے!ماں کے پیٹ میں ٹھکانہ دیتا ہوں،پھر ایک اندازے سے تمہیں ماں کے پیٹ میں رکھتا ہوں۔پھر میں تجھے ماں کی پیٹ میں پردوں میں بند کرتا ہوں تاکہ تمہیں اندھیروں سے ڈر نہ لگے پھر پانی میں رکھتا ہوں۔دنیا میں انسان پانی میں جائے تو مرے اور ماں کی پیٹ میں پانی میں زندہ ہے وہ پانی اللہ پیدا کرتا ہے۔پھر جلد پر ایک پتلی سی تہہ چڑھاتا ہے،جس سے بچے کا جسم واٹر پروف ہو جاتا ہے۔(سبحان اللہ)

ماں کی پیٹ میں روزی دینے والی ذات:

پھر اللہ کا اگلا نظام ہے۔میرے بندے ماں کے پیٹ میں کون تھا،جو تیرے لئے روزی لایا کرتا تھا۔کوئی میرے علاوہ اور بھی ہے جو وہاں اندھیروں میں تجھے دیکھتا ہو۔انسان ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ بچہ مچھلی کے انڈے میں کیا ہے؟ کتے،گھوڑے،بلی،گدھے کے پیٹ میں کیا ہے؟ کوے،چڑیا اور مرغی کے انڈے میں کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کہتا ہے مجھے پتہ ہے۔پھر اسے وہاں پر اندازے کے مطابق روزی دیتا ہے۔کون روزی دیتا ہے؟ کون تجھے روزی پہنچاتا ہے؟ آج تو روزی کے لئے میرا نافرمان بن گیا کہ کہاں سے پہنچاؤں؟ میرا تو نافرمان بن گیا کہ کہاں سے کھلاؤں؟ اچھا ماں کے پیٹ میں کس نے کھلایا تھا؟

وہ تو بھول گیا جب تو تین پردوں میں تھا۔نہ تیری ماں کو پتہ تھا کہ بچے کو کیسے کھلاؤں۔جب میں نے وہاں تجھے کھلایا،اب جب تو میرا ماننے والا بن گیا تو میں تجھے کیسے بھول جاؤں؟ میرے بندے میں نے سات آسمان بنائے ہیں،میں نے سات زمینیں بنائیں۔انہیں بنا کر تو میں نہیں تھکا تو تجھے دو وقت کی روٹی کھلا کر میں تھک جاؤں گا؟

......پرندوں کا رازق اللہ......

Marfat.com

......درندوں کا رازق اللہ......

......چوہوں کا رازق اللہ......

......مچھلیوں کا رازق اللہ......

......سانپ کا رازق اللہ......

......سانپ کو روزی دینے والا اللہ......

......پتنگے کو روزی دینے والا اللہ......

......کیڑے کو روزی دینے والا اللہ......

......کوے کا رازق اللہ......

......ہاتھی کا رازق اللہ......

وہ اللہ جس کا کوئی مددگار نہیں۔ اس کو مشورہ دینے والا کوئی نہیں۔

ماضی اور حال اور مستقبل کو جاننے والی ذات:

ماضی بھی جانتا ہے، حال بھی جانتا ہے، مستقبل بھی جانتا ہے۔ کل ہو گیا، کل کیا ہونے والا......سارا کچھ جانتا ہے۔

جس کے سامنے سب جھک جائیں، زمین و آسمان اس کی مٹھی میں، ہمارے اوپر بھی اس کا قبضہ۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

تمہارے کان بند کر دوں۔ (کانوں پر اللہ کی حکومت)۔

......زندہ کرتا ہوں......

......موت دیتا ہوں......

......عزتیں اللہ کے ہاتھ میں......

......ذلتیں اللہ کے ہاتھ میں......

......جسے چاہے بادشاہ بنائے......

......حکومت اللہ کے ہاتھ میں......

Marfat.com

......جس کو چاہے تخت سے اتار دے......
......ذلیل کرنا اللہ کے قبضہ میں......
......دولت کے خزانے اللہ کے پاس......
......زندگی کے خزانے اللہ کے پاس......
......موت کے خزانے اللہ کے پاس......
......ہوائیں اللہ کے تابع......
......بادل اس کے تابع......
......زمین اس کے تابع......
......پھر گٹھلی اور دانہ اس کے تابع......
......پھر پودا اللہ کے تابع......
......پھر اس پر آنے والے پھل پھول اللہ کے تابع۔
......اللہ حاکم سے بارش برساتا ہے......
......سورج کو دھکاتا ہے......
......اسے سمندر کی سطح پر ڈالتا ہے بخارات کو بادل بنایا......
......بادل کو ٹھنڈا کیا......
......پہاڑ پر لے جا کر برف بنائی......
......میدانوں میں بارش برسائی......
......پانی کے ایک قطرے کے ساتھ ہزاروں زندگیوں کو وجود بخشا......
......سیپ کے منہ میں ڈال کر موتی بنایا......
......انسان کے منہ میں ڈال کر پیاس کے دور ہونے کا سبب بنایا......
......بکری کے منہ میں ڈال کر اس کا دودھ بنایا......
......گائے کے منہ میں ڈالا تو اس کا دودھ بنا......
......ہرن کے منہ میں گیا تو مشک بنا......
......بچھو کے منہ میں گیا تو زہر بنا......

Marfat.com

......زمین کے اندر گیا تو سیرابی کا ذریعہ بنا......

......سبزہ کا ذریعہ بنا......

......درخت کے پھلنے اور پھولنے کا ذریعہ بنا......

......شکل نظر آ رہی ہے، حکم نظر نہیں آ رہا......شکل نظر آ رہی ہے، حکم اللہ کا۔ (سبحان اللہ)

اللہ کا بندوں سے شکوہ:

امن یجیب المضطر اذا دعاہ

کون ہے تمہاری پکار سننے والا۔

اس سے تعلق بنالو جو ہر وقت ساتھ ہے۔ اگر یہ صدر صاحب اپنے ہیں ان سے بات کرنی ہو تو اسلام آباد فون تو کرنا ہی پڑے گا۔ آگے وہ سو رہے ہیں، پھر جگانا پڑے گا تو کتنے گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ وہ ڈی ایس پی صاحب اپنے ہیں، کہیں ڈھونڈنا تو پڑے گا یا کہیں جانا پڑے گا۔ آگے وہ بھی میرے جیسا پیشاب پاخانے کا انسان ہے۔ پتہ نہیں میرا کام کر بھی سکے یا نہ کر سکے تو وہ جو ہر وقت ساتھ ہے جس کو پکارنے کے لئے زبان کا ہلانا بھی ضروری نہیں، صرف دل کی صدا ہی کافی ہے اور آپ کے ایک دل کی صدا پر وہ ستر دفعہ کہے لبیک لبیک......

آپ نے تو بڑے صاحب کو فون کیا تو ستر مرتبہ ڈائل کرنے کے بعد پتہ چلا کہ جی وہ سو رہے ہیں۔ ستر مرتبہ ڈائل کرنے کے بعد پتہ چلا کہ کام ہی نہیں کر سکتے۔ ان کے تو بس کا کام ہی نہیں ہے۔ کون ہے وہ ذات کائنات جس کے سامنے زیروزبر ہے کون ہے جس کے وجود سے عرش بھی تھرتھرائے۔ جبرائیل علیہ السلام جیسا فرشتہ چڑی بن جائے انبیاء علیہ السلام بھی تھرتھر کانپیں۔ جس کی ہیبت وجلال کے سامنے کائنات:

وامن شئی الا یسبح بحمدہ

ہر چیز اس کا ذکر کرنے میں لگی ہوئی ہے۔

کسی کا محتاج نہیں نہ انسان کا نہ جن کا نہ فرشتے، جو کسی کا محتاج نہیں، جس کے کام سب کے بغیر ہوتے ہیں اور جس کے بغیر کسی کا کوئی کام نہ ہو سکے، وہ اللہ جب اس کو اس کا بندہ جو گناہوں میں گھرا ہوا......نافرمانی میں جکڑا ہوا......شیطان کی راہوں پر چلتا ہوا......ان سب

Marfat.com

کے باوجود جو کہتا ہے یا اللہ تو ستر دفعہ جواب آتا ہے:

لبیک لبیک یا عبدی ......

اے میرے بندے میں تو حاضر ہوں، کب سے تمہاری پکار کا منتظر ہوں کہ کبھی مجھے بھی آزما کر دیکھ لے......

تو روپے کو آزماتا رہا کبھی روپے بنانے والے کو بھی تو آزما لے۔ پانچ سو تلواروں کو تو نے آزمایا، دوکانوں اور فیکٹریوں کو تو نے آزمایا، کبھی اس کائنات کے بنانے والے کو آزما کے دیکھ۔

ان ذکرتنی ذکرتک

تو مجھے یاد رکھتا ہے، میں تجھے یاد رکھتا ہوں ......

ان نسیتنی ذکرتک

تو مجھے بھول جاتا ہے، پھر بھی میں تجھے یاد رکھتا ہوں ......

الی واوالی

تو مجھ سے دوستی لگا کر دیکھنا کیسے دوستی کا حق ادا کروں گا۔

یہ بھی دیکھنا کہ جو تیرے جیسا انسان ہے، اس کی ایک حد ہے، جہاں وہ عاجز ہے، اس سے دوستی لگاؤ، جہاں لفظ عاجزی ہے ہی نہیں۔ انما امرہٗ الفاظ کی طاقت دیکھو...... کیسے سمجھاؤں۔

بیماری سے صحت دینے والی ذات:

موسیٰ علیہ السلام کے پیٹ میں درد ہوا، کہنے لگے: یا اللہ پیٹ میں درد ہے۔

اللہ نے کہا: ریحان کے پتے ابال کر لے۔

ریحان ایک چھوٹا سا پودا ہوتا ہے انہوں نے رگڑ کر پیس کر پی لیا، ٹھیک ہو گئے پھر کچھ دنوں کے بعد دوبارہ پیٹ میں درد ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ سے نہیں پوچھا۔ خود ہی جا کر رگڑ کر پیس کر پی لیا تو درد تیز ہو گیا۔ ایک دن تیز۔ کہا، یا اللہ یہ ہوا؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو نے کیا سمجھا تھا اس میں شفاء ہے، مجھ سے کیوں نہیں پوچھا......

Marfat.com

مجھ سے کیوں نہیں پوچھا:

واذا مرضت فھو یشفین

تیرا رب شافی ہے، ریحان نہیں ...... تیرا رب شافی ہے......

اللہ کے بغیر غیر کچھ نہیں کر سکتا:

وہ اللہ جب ارادہ کرے گا آپ کے کام بنانے کا تو کوئی اس کو روک نہیں سکے گا۔ سارا جہاں آپ کے پیچھے اور اللہ آپ کے آگے تو سارا جہاں قریب نہیں کھڑا ہو سکتا۔ سارا جہاں آپ کے آگے آ جائے حفاظت کو اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہو ہلاکت کا یہ سب مٹی کے مورتی ثابت ہوں گے، کچھ بھی نہیں کر سکتے:

ان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو

میں مصیبت میں ڈال دوں گا۔

پاکستان تو کیا ساری دنیا کے ماہرین معاشیات اس مصیبت کو دور نہیں کر سکتے لوگ پاگل ہیں کہ اندھوں سے پوچھ رہے ہیں راستہ بتاؤ۔

وان یردک بخیر

اور اگر میں بھلائی کا ارادہ کرلوں تو سارا جہاں مل کر تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

امریکہ نے یہ کر دیا کیا وہ کچھ کر سکتا ہے اس کی ڈھیل کے بغیر۔ اس کی ڈھیل ہے باطل کو...... اس کی ڈھیل ہے کافر کو۔ میں رحمت کا در کھولوں تو کوئی بند نہیں کر سکتا:

وما یمسک فلا مرسل لہ من بعدہ

اور میں بند کر دوں تو کوئی ایٹمی طاقت سے کھلوا نہیں سکتا۔

اللہ کی چاہت کوئی بدل نہیں سکتا:

یھدی من یشآء

جس کو اللہ چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے......

Marfat.com

وتذل من یشآء......

جس کو چاہتا ہے دور کر دیتا ہے، بھٹکا دیتا ہے......

یغفر لمن یشآء......

جس کو اللہ چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے......

ویعذب من یشآء

جس کو اللہ چاہتا ہے پکڑ لیتا ہے، عذاب دیتا ہے......

دنیا میں دے، آخرت میں دے، یہاں بھی دے، وہاں بھی دے، اس کا اپنا ارادہ ہے......

یختص برحمته من یشآء

جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے سائے میں لے آتا ہے......

یُؤیِّدَ یعید بنصره من یشآء

جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے......

تو یہ قرآن میں ہم چکر لگائیں تو ہر جگہ نظر آتا ہے، ہر قسم پر اللہ کا فیصلہ آخری ہے......اس کے فیصلے نہیں بدلتے۔

انه لقول فصل

اللہ کا فیصلہ اٹل، بدل نہیں سکتا......

وما هو بالهذل

مذاق نہیں......

لن تجد لسنة اللّٰه تبدیلا، ولن تجدلسنة اللّٰه تحویلا......

کوئی اللہ کا امر، اللہ کی سنت، اللہ کا طریقہ نہیں بدل سکتا......نہیں پھر سکتا، نہیں بل سکتا......

لامبدل لکلمته

اللہ کا بول کوئی نہیں بدل سکتا......

لاتبدیل لکلمات اللّٰه

Marfat.com

اللہ کے بول خود بھی نہیں بدلتے، کوئی بھی نہیں بدل سکتا......زمین آسمان میں
چونکہ وہ اکیلا ہے، کوئی اس کی ٹکر کا ہے؟ کوئی نہیں۔

وھو الذی فی السمآء الھا، وفی الارض الھا......

وہی اللہ ہے کہ جو آسمان پر بھی بادشاہ ہے، زمین پر بھی بادشاہ ہے......

......سندھ بھی اللہ کا......

......پنجاب بھی اللہ کا......

......بلوچستان بھی اللہ کا......

......سرحد بھی اللہ کا......

......برصغیر بھی اللہ کا......

ان الارض للہ

......یہ زمین نہ سندھیوں کی ہے......

......نہ پنجابیوں کی ہے......

......نہ پٹھانوں کی ہے......

......نہ بلوچوں کی ہے......

......نہ ایرانیوں کی ہے......

......نہ امریکیوں کی ہے......

......نہ یورپ کی ہے......

ان الارض للہ

قرآن کا فیصلہ ہے کہ زمین اللہ کی ہے کسی کی نہیں کوئی چیز......

والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمۃ

زمین اللہ کے قبضے میں ہے......

والسموات مطویات بیمینہ

آسمان اس کے ہاتھ میں ہے......

یمسق السموات والارض ان تزولا

Marfat.com

زمین وآسمان کو گرنے سے اس نے روکا ہے......

مشرق اور مغرب کا بادشاہ:

رب المشرق ...... مشرق کا رب بھی اللہ...... والمغرب...... مغرب کا بھی رب اللہ......رب المشرقین ورب المغربین...... مشرقین ومغربین کا رب بھی اللہ......رب المشارق والمغارب...... مشرق ومغرب، دو مشرق، دو مغرب، جہاں سورج نکلتا ہے، جہاں ڈوبتا ہے......اس کو مشرق کہتے ہیں...... جس جگہ نکلتا ہے، یہاں سے نکلا مشرق اور یہاں ڈوبا یہ مغرب...... یہاں سے نکلا یہ مشرق، یہاں ڈوبا یہ مغرب تو جہاں جہاں یہ تین سو ساٹھ دن نکلتا ہے ان سب کو مشارق کہتے ہیں۔ جہاں جہاں یہ تین سو ساٹھ دن میں ڈوبتا ہے اس کو مغارب کہتے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے کہ مشارق، مغارب سب کا رب اللہ ہے:

قل لمن الارض ومن فیھا

پھر اللہ تعالیٰ سوال کرتا ہے، بولو......

یہ زمین شہدادکوٹ کی کس کی ہے؟ اور جو کچھ اس میں ہے، وہ کس کا ہے؟ ساتوں براعظم کی زمین:

ومن فیھا

اور جو اس میں ہے......

اس کے اوپر، اس کے اندر، کس کے ہیں:

قل لمن الارض ومن فیھا

تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ان میں طاقت نہیں کہ یہ کہہ سکیں کہ یہ ہمارا ہے۔ اللہ کو ماننے والا ہو یا انکاری ہو وہ بولے گا، کوئی طاقت ہے جس کا اس کائنات پر قبضہ ہے......

سیقولون للّٰہ

یہ بے قرار ہو کر کہیں گے، یہ اللہ ہی ہے......

Marfat.com

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قل افلا تذکرون

پھر تم اس اللہ کو یاد کیوں نہیں کرتے ہو؟

زمین و آسمان کا تن تنہا بادشاہ:

جس اللہ نے تمہارے لئے زمین بچھا دی ہے، آسمان کا سائبان لگایا، اس میں چھوٹے چھوٹے ستاروں کے چراغ جلائے، چاند کی چاندنی رات کو بکھیری، سورج کی شعاعوں کو دن میں پھیلایا، دن تمہارے لئے کام کو لایا، رات تمہارے لئے آرام کو لایا......تو اس اللہ کو یاد کیوں نہیں کرتے ہو؟

پھر دوسرا سوال:

قل من رب السموات السبع ورب العرش العظیم

پوچھو ان سے کون ہے ساتوں آسمان کا رب اور زمین کا رب؟ اور عرش عظیم کا رب کون ہے؟

سیقولون للّٰہ

خود کہیں گے اللہ ہی ہے......

پھر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ان سے کہو کہ:

افلا تتقون

تم اللہ سے ڈرتے کیوں نہیں، شرماتے کیوں نہیں؟

کسی کے گھر میں جا کر اس کی چوری شروع کر دے، چور تو ویسے ہی برا ہوتا ہے اور جس گھر میں مہمان ٹھہرا ہو اسی کی چوری شروع کر دے تو وہ تو بڑا ہی بے غیرت ہوتا ہے......تو اللہ تعالیٰ یوں کہہ رہا ہے:

- ......زمین بھی تمہارے اللہ کی......
- ......فرش بھی تمہارے اللہ کی......

میرے بھائیو! آج وہ اللہ جس کے سامنے زمین و آسمان جھکے ہوئے ہوں، زمین و

Marfat.com

آسمان کا تن تنہا بادشاہ ہو:

لیس معه وزیر

نہ اس کا کوئی وزیر ہو......

ولا مشیر

نہ اس کا کوئی مشیر ہو......

ولا مدبر

نہ اس کا کوئی مدبر ہو......

- ......نہ اس کا کوئی مددگار ہو......
- ......نہ اس کا کوئی شریک ہو......
- ......نہ اس کا کوئی مثل ہو......
- ......نہ اس کا کوئی ساتھی ہو......
- ......نہ اس سے پہلے کچھ......
- ......نہ اس کے بعد کچھ......
- ......نہ اس کے اوپر کچھ ہے......
- ......نہ اس کے نیچے کچھ ہے......

بلا بدایة

ابتداء سے پاک......

بلا نهایة

انتہاء سے پاک......

بلامکان

مکان سے پاک......

بلازمان

زمانے سے پاک......

این ماتولوا فثم وجه الله

Marfat.com

۞۞......جہت سے پاک......

۞۞......شکل سے پاک......

۞۞......رنگ سے پاک......

۞۞......عیب سے پاک......

لاتاخذہ سنۃ

اونگھ سے پاک......

ولا نوم

سونے سے پاک......

یطعم ولا یطعم

۞۞......کھلاتا ہے......خود کھانے سے پاک ہے۔

۞۞......پلاتا ہے......خود پینے سے پاک ہے

۞۞......سلاتا ہے......خود سونے سے پاک ہے۔

۞۞......آرام کرواتا ہے......خود آرام سے پاک ہے۔

۞۞......دیتا ہے......خود لینے سے پاک ہے۔

اس کی پاکی کی کوئی حد نہیں۔

لاتراہ العیون

جس کو کوئی آنکھ دیکھ نہ سکے......

لاتخالطہ الظنون

جہاں خیال نہ پہنچ سکے......

لایصفہ الواصفون

جس کی کوئی تعریف نہ کر سکے......

لاتغیرہ الحوادث

جس پر کوئی اثر انداز نہ ہو سکے......

ولا یخشی الدوائر

Marfat.com

جو نہ کسی سے ڈرے اور نہ جھجکے......

لایسئل عما یفعل

اس کے کئے کو کوئی پوچھ نہ سکے......

وھم یسئلون

اور ہمارے کئے میں سے ایک ایک کو وہ سامنے کر کے دکھادے......

احق من ذکر

جس سے زیادہ کوئی یادگیری کے قابل نہ ہو......

احق من عبد

جس سے زیادہ بندگی کے قابل کوئی نہ ہو......

انصر من ابتغی

جس سے زیادہ کوئی مددگار نہ ہو......

ارءف من ملک

جس سے زیادہ کوئی مہربان نہ ہو......

اجود من سئل

جس سے زیادہ کوئی سخی نہ ہو......

کس رب سے ٹکر لیتے ہو:

نجران میں ایک نوجوان کھڑا ہوا تھا، جس کا لمبا چوڑا قد تھا اور ایک شخص اسے دیکھ رہا تھا۔ تو وہ کہنے لگا بابا جی کیا دیکھ رہے ہو؟

کہا، بیٹا تیری جوانی دیکھ رہا ہوں۔

وہ کہنے لگا، میری جوانی پہ تو اللہ بھی حیران ہوتا ہے...... میرے حسن پہ تو اللہ بھی حیران ہوتا ہے

بس یہ بول بولنا تھا کہ سب کے سامنے اس کا قد گھٹنا شروع ہوا اور ساڑھے چھ سات فٹ کا آدمی تھا، گھٹتے گھٹتے ایک بالشت رہ گیا...... ایک بالشت۔ ساڑھے چھ فٹ سے رب

Marfat.com

نے ٹھکرایا۔ نہ موت دی بلکہ زندہ رکھا اور اسے اس کی حیثیت بتائی کہ یہ تیری اوقات ہے۔ کس کو چیلنج کر رہے ہو؟ کس سے ٹکرار ہے ہو؟

ائنکم لتکفرون بالذی خلق الارض فی یومین وتجعلون له اندادًا

کس رب سے ٹکر لے لی تم نے، جس نے تمہارے لئے زمین کا فرش بچھایا۔

تخلیق زمین کا مقصد:

- یہ فرش اس لئے نہیں بچھایا کہ تم مہندی پہ رقص کرو۔
- اس لئے نہیں بچھایا کہ تم طبلے کی تھاپ پہ ناچو۔
- اس لئے نہیں بچھایا کہ تم اس پر زیب و زینت اور شراب کی محفلیں سجاؤ۔
- اس لئے نہیں بچھایا کہ تم اس پر موسیقی کی محفلیں جماؤ۔
- اس لئے نہیں بچھایا کہ تم اس پر تکبر کے گھر کھڑے کرو۔
- اس لئے نہیں بچھایا کہ تم اس پر ایڑی مار کے چلو۔

بلکہ اس لئے بچھایا تھا کہ تم اس کو سجدوں سے آباد کرو...... اس کو اپنے آنسوؤں سے سیراب کرو۔

یمشون علی الارض ھونا

اس پر عاجزی اور تواضع سے چلو۔

کس رب سے ٹکر لے لی ہے تم نے؟ میرے بندو میری بندیو! کس سے ٹکراتے ہو؟ جس نے زمین دو دن میں بچھائی۔

ائن نکم

کس سے ٹکر لے رہے ہو......

لتکفرون بالذی خلق الارض فی یومین وتجعلون له اندادًا

یہ جانتے بھی ہو یہ کون ہے؟

ذالک رب العلمین

Marfat.com

یہ کل کائنات کا شہنشاہ ہے...... بادشاہ ہے...... رب ہے...... رب...... پالنے والا ہے...... زمین کے اندھیرے میں چھپی ہوئی چیونٹی کو بھی رزق پہنچا رہا ہے اور چیونٹی سے بھی ہزاروں گنا چھوٹے وجود کو رزق پہنچا رہا ہے۔ آنکھوں سے بڑی بڑی خوردبینوں سے نظر نہ آنے والے جراثیموں کو وہ رزق پہنچا رہا ہے۔ اس رب سے ٹکر لے لی تم نے؟ کس سے ٹکرا گئے ہو؟

❁❁...... زمین اس لئے بچھائی کہ تم اس پر مست ہو کر چلو؟

❁❁...... اس لئے بچھائی کہ اس پر اکڑ کے چلتے رہو؟

❁❁...... اس پر ناچتے، کودتے، گاتے ہو...... کیا تمہیں خبر نہیں کہ اللہ وہ آنکھ رکھتا ہے:

لاتاخذہ سنة و لا نوم

جو نہ اونگھتی ہے اور نہ سوتی ہے۔

...... کیا اسے نظر نہیں آ رہا جب تم بے پردہ ہو کر چلتی ہو؟

...... جب تم زیب و زینت کر کے نکلتی ہو؟

...... جب تم تکبر کے ساتھ اپنے مال کے گھمنڈ میں...... اپنے حسن کے گھمنڈ میں...... اپنی کمائیوں کے گھمنڈ میں جب تم چلتے ہو تو کیا وہ آنکھ سو گئی ہے؟

...... کیا وہ غافل ہو گیا ہے؟

...... کیا اسے نظر نہیں آ رہا؟

...... کیا موت تمہارا گلا نہیں دبائے گی؟

...... کیا قبر تمہیں زیر و زبر نہیں کرے گی؟

...... کیا اس حسن کو اللہ تبارک و تعالیٰ مٹی میں نہیں ملائے گا؟

وہ کیڑے بھی تیار ہو چکے ہیں جن میں تقسیم ہو چکی ہے کہ گالوں کا گوشت یہ کیڑے کھائیں گے...... آنکھوں کا گوشت یہ کیڑے کھائیں گے، جسے کاجل سے سجایا اور گھنٹوں جن کی نوک پلک کو سنوارا۔ اس کے تو کیڑے بھی طے ہو چکے ہیں کہ یہ کیڑے اس کی آنکھوں کو کھائیں گے وہ ماتھا جسے جھومر سے سجایا اس کو کھانے والے کیڑوں کی تعداد مقرر ہو چکی ہے۔

...... اس کا پیٹ......

Marfat.com

📖 ......اس کی رانیں......

📖 ......اس کی ٹانگیں......

📖 ......اس کے بازو......

📖 ......اس کی انگلیاں......

کس نے کھانا ہے......رزق بن کر ہمارے وجود تقسیم ہو چکے ہیں۔ جس وجود کو کیڑے کھا جائیں۔ جس رب نے ان سب کو بنایا تم اس سے ٹکر لیتے ہو۔

سب کو فنا ہے اللہ کو بقا ہے:

میرے محترم بھائیو اور بہنو! سب کو فنا ایک کو بقا۔ پھر زمین کو پکڑے گا، آسمان کو پکڑے گا، ساتوں آسمان وزمین کو لپیٹے گا، پھر ایک جھٹکا دے جیسے دھوبی کپڑوں کو جھٹکا دیتا ہے اللہ ایک جھٹکا دے۔ پھر ارشاد فرمائے گا:

انا الملک

میں بادشاہ ہوں......

پھر دوسرا جھٹکا دے گا، پھر کہے گا:

انا القدوس السلام المومن

میں سلامتی والا......

پھر اللہ تعالیٰ تیسرا جھٹکا دے، پھر کہے گا:

انا المھیمن العزیز الجبار المتکبر

میں مہیمن ......میں عزیز......میں جبار......میں متکبر......

پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا:

این المتکبرون

متکبر کہاں ہیں؟

این الجبارون

وہ ظالم کہاں ہیں؟

Marfat.com

این الملوک

بادشاہ کہاں ہیں؟

این الجبارون

دنیا میں ظلم کرنے والے کہاں ہیں؟

لمن الملک الیوم

آج کون بادشاہ ہے؟ کوئی ہوتو جواب دے؟ کوئی ہوتو بولے؟

اکیلا جواب دے، خود اپنے سوال کا جواب دے رہا ہے اللہ۔ اللہ اکیلا ہے۔ جو الواحد ہی، القہار ہے، جو غالب ہے، جس سے کوئی لڑ نہیں سکتا، ٹکرا نہیں سکتا، چھین نہیں سکتا، بھاگ نہیں سکتا، چھپ نہیں سکتا۔

این المفر

بھاگو کہاں بھاگو گے؟

لاتخفی منکم خافیه

چھپو کہاں چھپو گے؟

لاتنفذون الا بسلطان

لڑو کیسے لڑو گے؟

ایسے طاقتور بادشاہ کے سامنے ہم ایک دن پیش ہونے والے ہیں۔ میں نے شروع میں ہی کہا تھا ہم آزاد نہیں۔ اتنی بڑی ہستی کے ساتھ ہمارا واسطہ ہے، جو کل کو کھڑا کرنے والا ہے۔

ولقد جئتمونا فرادا

اکیلے اکیلے......

کما خلقنکم اول مرة

جیسے اکیلے آئے اکیلے جارہے ہیں اللہ کی بارگاہ میں۔

ماں بیگانہ بن گئی...... بیوی ناآشنا بن گئی...... اولاد نے ساتھ چھوڑا...... دوستوں نے آنکھیں پھیرلیں...... دشمن بھی پرائے...... اپنے بھی پرائے...... اپنی جان بھی پرائی کہ یہ ہاتھ بولے گا، میں نے یہ ظلم کیا...... یہ پاؤں بولے گا، میں وہاں تیری نافرمانی میں چلا...... یہ

Marfat.com

پیٹ بولے گا، میں نے فلاں حرام لقمہ کھایا...... یہ پورا جسم میرا مخالف ہوگا، میرے اہل و عیال مجھے چھوڑ گئے۔ اس دن پھر مجرم پکارے گا:

يود المجرم لو يفتدى من عذاب يومئذ ببنيه

میری اولاد کو ڈال دے دوزخ میں......

وصاحبته واخيه

میری بیوی میرے بھائیوں کو ڈال دے دوزخ میں......

وفصيلته التى تؤويه

میرے خاندان کو ڈال دے دوزخ میں......

اور مجھے بچا لے۔ اور اگر یہ بھی نہیں تجھے قبول تو:

ومن فى الارض جميعًا

سارے انسانوں کو دوزخ میں ڈال دے، پھر مجھے بچا لے......

کلا...... نہیں نہیں...... یہ نہیں ہو سکتا۔

ہر عیب سے پاک ذات:

ایک اللہ ہے جو ابتداء سے بھی پاک ہے اور جو انتہاء سے بھی پاک ہے۔ ہر چیز یہاں اپنی ذات میں کسی بنانے والے کے ہاتھوں سے بنی ہے۔

- ...... ایک اللہ ہے جسے کسی نے بنایا نہیں۔
- ...... ایک اللہ ہے جو کسی سے پیدا نہیں ہوا۔
- ...... ایک اللہ ہے جس سے کوئی پیدا نہیں ہوا۔
- ...... ایک اللہ ہے جو کسی زمان کا پابند نہیں۔
- ...... ایک اللہ ہے جو کسی مکان کا پابند نہیں۔
- ...... ایک اللہ ہے جو کسی شرق و غرب کا پابند نہیں۔
- ...... ایک اللہ ہے جو کسی شمال و جنوب کا پابند نہیں۔
- ...... ایک اللہ ہے جو کسی مخلوق کا محتاج نہیں۔

Marfat.com

......ایک اللہ ہے جو فرشتے کا محتاج نہیں۔

لایستعین بالشیء

نہ کسی سے مدد لیتا ہے......

لایحتاج الی شیء

نہ کسی کا محتاج بنتا ہے......

لایغلبه شیء

کوئی چیز اس پر غالب نہیں آتی......

لایؤ ده شیء

کوئی چیز اسے تھکاتی نہیں......

لایعزب عنه الشیء

کوئی چیز اس سے چھپ نہیں سکتی......

لایخفی علی اللّٰه من شیء

اس کے لئے اندھیرا بھی برابر......

فی الارض ولا فی السمآء

اجالا بھی برابر......

اللہ کے تذکرے خوب کیا کرو:

میرے بھائیو!

اللہ کے تذکرے کیا کرو تا کہ اس سے عشق ہو، ورنہ سارا کام خشک ہو جائے گا۔ اللہ سے محبت کرو، محبت تذکروں سے زندگی ہوتی ہے۔ بازار سنسان، منڈیاں سنسان، اللہ کا تعارف ختم، کیا کہا:

......ساری کائنات کا بادشاہ......

......زندگی وموت کا مالک......

......وہ اول، وہ آخر......

Marfat.com

......وہ ظاہر، وہ باطن......

......وہ ہر چیز پہ علم والا......

......عرشوں پہ تخت بچھانے والا......

......زمین سے لے کر آسمان تک راج کرنے والا مہاراج......

......سارے راجوں کا راجہ......

......سارے شاہوں کا شہنشاہ......

......وہ شاہ جس کی شاہی کی حد نہیں......

......وہ مالک جس کے ملک کی حد نہیں......

......وہ عالم جس کے علم کی حد نہیں......

......وہ سخی جس کی سخاوت کی حد نہیں......

......وہ کبیر جس کی کبریائی کی حد نہیں......

......وہ جبار جس کی جباری کی حد نہیں......

......جس کے جبروت کی حد نہیں......

......عرشوں پر تخت، زمین پر حکومت......

......جو زمین کے اندر کو جانے......

......زمین کے اوپر کو جانے......

......جو آسمان کے نیچے کو جانے......

......آسمان کے اوپر کو جانے......

......تمہارے سانس کو نکلتا دیکھے......

......تمہارے سانس کو اترتا دیکھے......

......تمہارے سانس کی آواز سنے......

......دل کی دھڑکن سنے......

......رگوں میں چلنے والے خون تک کی آواز سنے......

......پتہ ٹوٹے تو اس کے ٹوٹنے کی آواز سنے......

Marfat.com

......زمین پر گرے تو اس کے گرنے کی آواز سنے......

......چیونٹی کی پکار سنے......

......چیونٹی کی آواز سنے......

......چیونٹی کی فریاد سنے......

......تہہ خاک میں چلنے والے کیڑے کی آواز اور صدا سنے......

......سات سمندر کی تہہ میں چلنے والی مچھلی کی پکار سنے، صدا سنے......

......جو علم پر کامل اور حاوی ہے......

......جو رات کا مالک ہے......

......جو دن کا مالک ہے......

......جو دن لمبا کرے......

......جو دن چھوٹا کرے......

......ہر چیز پر قدرت......

......ہر چیز کا مالک......

......ہر چیز کا خالق......

چیزوں کو بغیر نمونہ کے بنانے والا:

الخالق المبدی ......وہ بنانے والا ہے جس نے کسی چیز کے بغیر بنایا۔

......اللہ نے لوہے کو بغیر لوہے کے بنایا......

......چاند کو بغیر چاند کے بنایا......

......ستاروں کے بغیر ستارے کو بنایا......

......زمین کو بغیر زمین کے بنایا......وغیرہ وغیرہ۔

اللہ کی مخلوق اتنی ہے کہ اس کی کوئی تعداد معلوم نہیں، صرف ایک مکڑی جو جالا بناتی ہے، اس کی صرف دس ہزار قسمیں دریافت ہوئی ہیں۔ پتہ نہیں اور کتنی باقی ہیں۔ اسی طرح ہر چیز کو گننا شروع کیا جائے تو سارا وقت گزر جائے گا لیکن آپ اس اجمال کی تفصیل ذہن میں لائیں

Marfat.com

کہ کیا کچھ بنا ہوا ہے:

- ...... کچھ اُڑ رہے ہیں......
- ...... کچھ تیر رہے ہیں......
- ...... کچھ متحرک ہیں......
- ...... کچھ ساکن ہیں......
- ...... کچھ نورانی ہیں......
- ...... کچھ ناری ہیں......
- ...... کچھ نوری ہیں......
- ...... کچھ خاکی ہیں......
- ...... کچھ علمی ہیں......

سب کو بغیر کسی چیز کے بنا دیا:

ان ربکم اللّٰہ

میں تمہارا رب اللہ، کون اللہ ہے......

ممن خلق الارض والسموات العلى الذى خلق سبع سموات والارض فى ستة ايام ثم استوى على العرش، يغشى الليل والنهار، يطلبه حثيثًا، والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامره، الاوله الخلق والامر تبارك اللّٰه رب العالمين

الباری وہ بنانے والا ہے جو بے جان میں جان ڈال دیتا ہے اللہ وہ بنانے والا ہے جو بے جان کو جاندار بنا دیتا ہے مٹی کے پتلے پر تجلی ڈال دی تو آدم بن گیا......

رفع السموات

آسمان کو بلند کیا......

والارض بعد ذالک دحٰها

Marfat.com

زمین کو بچھایا، سمندروں کو باندھ دیا ہمارے لئے ......

هو الذی سخر البحر

اس میں مچھلیوں کو تیرا دیا......

لتأکلوا منه لحما طریا

اور موتیوں کو چھپا دیا......

لتستخرجوا منه حلیة تلبسونها

اس میں تجارت کا نظام چلا دیا......

وتری الفلک مواخر فیه

سمندر نہ ہو تو ساری دنیا کی تجارت نہ ہوتی، تجارت کا نظام اللہ نے سمندروں کے ذریعے سے چلایا......

اللہ کی قدرت اور اس کی شان:

تو یہ ساری کائنات بنائی ......جس میں چاہا اس میں روح ڈالی، جس کو چاہا بے جان کر دیا۔ پھر بیدی، یبدی ......جو بغیر نمونہ کے بنائے، کیا اللہ کے سامنے آدم علیہ السلام کا نمونہ پیش کیا گیا، پھر اس کو دیکھتا رہا، بناتا رہا۔ کیا اللہ کے سامنے لوہے کو پیش کیا گیا تو لوہا بنایا، کیا پانی کو پیش کیا گیا تو پانی بنایا، کیا عورت کو دیکھا تو عورت بنائی...... یہ نہیں بلکہ بدیع اپنے علم سے ہر چیز کو شکل عطا فرمائی......

- ......کسی میں سختی......
- ......کسی میں نرمی......
- ......کسی میں گرمی......
- ......کسی میں سردی......
- ......کسی میں لطافت......
- ......کسی میں کثافت......
- ......کسی میں نزاکت......

Marfat.com

کسی میں جولانی......

کسی میں روانی......

کسی کو جمادیا......

والجبال ارسها

ہواؤں کو اڑا دیا......

ویرسل الریاح

پانی کے چشموں کو بہا دیا......

سخرلکم الانهار فجرنا فیها من العیون

کہیں میٹھا بنایا......

هذا عذاب فرات

کہیں کڑوا بنا دیا......

هذا ملح اجاج

یہ بدیع ہے اور یہ ہمارا اللہ ہے......

اللہ کی بڑائی دلوں میں بٹھاؤ:

تبلیغ کا کام یہ ہے کہ اللہ کا تعارف کرانا اور اس کی محبت دلوں میں بٹھانا۔ یہ کام پہلے نبی کیا کرتے تھے، اب یہ ہمارے ذمہ ہوا ہے کہ لوگوں میں اللہ کا تعارف کر کے دلوں میں اللہ کی محبت پیدا کریں۔ محبت کرنے کی جتنی بھی چیزیں ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ کی ذات میں جمع ہیں۔ اللہ کی تعریف کہاں سے شروع کریں، کہاں جا کے ختم کریں، اس کی کوئی حد نہیں۔

ہم محتاج ہیں......وہ محتاج نہیں:

اللہ وہ ذات ہے جو ہمارے ہر قسم کے مسائل حل کرنے کے لئے اکیلا کافی ہے، تو اس سے ہمیں کتنا زیادہ تعلق ہونا چاہئے، جو تمام کام ہمارے کرنے پر قدرت رکھتا ہو، پھر اس کی صفت یہ ہے کہ اسے کچھ کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں کرنا پڑتا اور کچھ دینے کے لئے کسی کو کہنا

Marfat.com

نہیں پڑتا، وہ اپنی ذات میں اتنا کامل ہے اور ہم اپنی ذات میں انتہائی ضعیف ہیں۔

......اس کے علم کی کوئی حد نہیں، ہماری جہالت کی کوئی حد نہیں۔

......اس کی طاقت کی کوئی حد نہیں، ہماری عاجزی کی کوئی حد نہیں

......اس کی قدرت کی کوئی حد نہیں، ہماری بے بسی کی کوئی حد نہیں۔

......اس کی صفات بے انتہاء ہیں، ہمارے عیوب بے انتہاء ہیں۔

......ہم اپنے وجود میں ہر قدم پر لاکھوں چیزوں کے محتاج ہیں، وہ اپنے وجود میں کسی چیز کا محتاج نہیں۔

......ہم اپنی بقاء میں لاکھوں چیزوں کے محتاج ہیں، وہ اپنی بقاء میں کسی چیز کا محتاج نہیں۔

......ہم اپنا کام کرنے میں لاکھوں چیزوں کے محتاج ہیں، وہ اپنے کام کرنے میں کسی چیز کا محتاج نہیں۔

......ہم اپنی حفاظت میں فوج و پولیس واسلحہ کے محتاج ہیں، وہ اپنی حفاظت میں کسی فوج و پولیس واسلحہ کا محتاج نہیں۔

......ہم اپنے خزانے جمع کرنے میں لاکھوں چیزوں کی محنت کے محتاج نہیں، وہ اپنے خزانے جمع کرنے میں کسی چیز کا محتاج نہیں۔

اس کا امر ہی خزانہ ہے، اس کا کہہ دینا اس کا خزانہ ہے، اس کا بول ہی اس کا خزانہ ہے۔

اللہ ہر قسم کی شراکت سے پاک ہے:

شراکت بہت بڑا عیب ہے اور اللہ شرک سے پاک ہے، اس لئے اس کو ظلم کہا۔ کسی صاحب مقام کو اس کا مقام نہ دینا اس کا نام ظلم ہے۔ جب اللہ کو اس کا مقام نہ دیا جائے گا تو یہ سب سے بڑا ظلم ہوگا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے کہا:

ان الشرک لظلم عظیم

وہ اللہ کی ذات میں شریک ٹھہرانا ہے......

کہ اس کو ہم نے اس کا مقام نہیں دیا، جس مقام پر وہ ذات ہے، ایک آدمی جو صاحب

Marfat.com

مقام ہو اس کی اگر تھوڑی سی بے اکرامی ہو جائے تو وہ ناراض ہو جاتا ہے، وہ اللہ

......جس کے مرتبے کی حد نہیں......

......جس کی عزت کی حد نہیں......

......جس کے کمال کی حد نہیں......

......جس کے ملک کی حد نہیں......

......جس کی طاقت کی حد نہیں......

......جس کی قدرت کی حد نہیں......

......جس کی ہیبت کی حد نہیں......

......جس کی عطا کی حد نہیں......

......جس کی پکڑ کی حد نہیں......

......جس کی رحمت کی حد نہیں......

......جس کے غضب کی حد نہیں......

......جس کے جلال کی حد نہیں......

......جس کے جمال کی حد نہیں......

......جس کے خزانوں کی حد نہیں......

......اپنی ذات میں جس کی کوئی حد نہیں......

جب اس کو اس کا مقام نہیں دیا جاتا تو یہ دنیا کا سب سے بڑا ظلم ہے۔

جو سب سے بڑا مشرک ہے اس کے بعد ہم ہیں۔ ہم نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک تو نہیں ٹھہرایا، لیکن اللہ کا جو مقام وہ بھی نہیں دیا، جیسے ہم جج یا ایس پی کے مزاج کا خیال رکھتے ہیں، یا اس کی پسندیدہ چیزیں تلاش کرتے ہیں، ہم بھی اپنے اللہ کی چاہت کا خیال نہیں رکھتے کہ میرا اللہ کیا چاہتا ہے۔

اللہ کا تعارف:

الفرد لاندله

Marfat.com

اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں......

العلی لاسمیع له

اتنا اونچا کہ کوئی اس کے برابر نہیں......

الغنی لاظهیر له

ایسا غنی کہ کوئی اس کا مددگار نہیں......

کل شئی هالک

ہر چیز فنا ہو جائے گی......

الاوجهه

وہ باقی رہے گا......

کل ملک زائل

ہر ملک کو زوال ہے......

الا ملکه

اس کے ملک کو زوال نہیں

کل ظل قالص

ہر سایہ ڈھل جاتا ہے......

الا ظله

اس کا سایہ کبھی نہیں ڈھلتا......

لن تطاع الا باذنه

اللہ کی طاقت کے بغیر کوئی اس کی اطاعت نہیں کر سکتا......

ولن یعصٰی الا باذنه

اور اللہ سے چھپ کر کوئی گناہ نہیں کر سکتا

تطاع فتشکر

یا اللہ تیری مانتے ہیں تو تو خوش ہوتا ہے، قدردانی کرتا ہے......

تعصی فتغفر

Marfat.com

یا اللہ تیری نافرمانی کرتے ہیں تو معاف کرتا ہے ......

افرب شهيد

تو سب سے زیادہ قریب ہے......

ادنیٰ حفيظ

تو سب سے بڑا نگہبان ہے، حفاظت کرنے والوں میں سب سے زیادہ قریب اللہ ہے......

اقرب اليه من حبل الوريد

شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے......

حلت دون النفور

ہمارے اور ہمارے ارادوں کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔

اگر ہم نے چاہا اور اس نے نہ چاہا تو نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم نے نہ چاہا اور اس نے چاہ لیا تو ہو جائے گا۔ ہم نے روکنا چاہا، اس نے کرنا چاہا، کر دیا۔ ہم نے کرنا چاہا اس نے روکنا چاہا، روک دیا۔

یہ پیغام پہنچانا ہے کہ اس کائنات کا ایک رب ہے:

ليس معه اله يخشى

اور کوئی نہیں جس سے ڈرا جائے ......

ولا رب يرجى

اور کوئی نہیں جس پر امید لگائی جائے......

ولا حاجب يرشى

اس کے درمیان کوئی واسطہ نہیں جس سے سفارش دے کر کام نکالی جائے ......

ولا ز بر يؤتى

اس کا کوئی وزیر نہیں جسے رشوت دے کر کام نکالا جائے ......

قاهر بلامعين

وہ اس ساری کائنات پر قادر ہے مددگار اس کا کوئی نہیں ......

Marfat.com

مدبر بلامشیر

وہ اس ساری کائنات کا نظام چلاتا ہے مشیر اس کا کوئی نہیں ......

ولا یؤدہ حفظھما

وہ اس نظام کو چلاتے ہوئے تھکتا کوئی نہیں ......

لاتاخذہ سنۃ

اونگھتا نہیں ......

ولانوم

سوتا نہیں ......

وامسنا من لغوب

وہ تھکتا نہیں ......

وما کان ربک نسیا

وہ بھولتا نہیں ......

وماھم بمعجزین

وہ عاجز نہیں ......

لایضل ربی ولاینسی

نہ وہ بھولتا ہے، نہ وہ بھٹکتا ہے، وہ اپنی قوت کے ساتھ ہے ......

الحی القیوم...... لاتاخذہ سنۃ ولانوم...... لہ مافی السموات

وما فی الارض

وہ ایسا زندہ ہے جس کو اسباب زندگی کی ضرورت نہیں، وہ ایسا قائم ہے جس کو قائم رہنے کے لئے اسباب کی ضرورت نہیں، وہ ایسے علم والا ہے جس کو علم کہیں سے ملا نہیں، اس کے پیچھے جہالت نہیں ......

ھوالاول...... لیس قبلہ شئی

وہ ایسا اول ہے کہ جس کے پیچھے اس کی کوئی ابتداء نہیں ......

قدیم بلا ابتداء

Marfat.com

وہ ایسا قدیم ہے جس کی ابتداء نہیں......

ودائم بلاانتهاء

وہ ایسی دائمی ہے کہ اس کی انتہاء کوئی نہیں، اس کے ساتھ شریک کوئی نہیں......

الاول ليس قبله شئی...... والآخر ليس بعده شئی...... والظاهر ليس فوقه شئی...... والباطن ليس دونه شئی

اس سے پہلے کچھ نہیں، اس کے بعد کچھ نہیں، اس سے اوپر کچھ نہیں، اس سے نیچے کچھ نہیں......

لاتراه العيون

جو آنکھ کی رسائی سے آگے......

ولا تخالطه الظنون

تخیل کی بڑی سے بڑی پرواز بھی آگے ہے......

كل شئی هالك الا وجهه

ہر چیز کو فنا ہے صرف اسی ایک کو بقا ہے......

اللہ سے امید لگاؤ نہ کہ غیروں سے:

تو میرے بھائیو! اللہ سے امید غیروں سے ناامید......

......لا الٰہ نے سب کو کاٹ دیا......

......الا اللہ صرف ایک اللہ سے جوڑ دیا......

......لا الٰہ کسی سے کچھ نہیں ہوتا......

......الا اللہ سب کچھ کرتا ہے......

......لا الٰہ کوئی میرے کام نہیں کر سکتا......

......الا اللہ میرے سارے کام بنائے گا......

......لا الٰہ کا مطلب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتے......

......لا الٰہ کوئی مجھے زندگی نہیں دے سکتا......

Marfat.com

......الا اللہ، اللہ ہی مجھے زندگی دے گا تو میں زندہ رہوں گا ......

......لا الٰہ کوئی مجھے غنی نہیں کر سکتا......

......الا اللہ، اللہ ہی چاہے گا تو مجھے مال ملے گا......

......لا الٰہ کوئی مجھے فقیر نہیں بنا سکتا......

......الا اللہ، اللہ ہی چاہے گا تو میں فقیر بنوں گا......

......لا الٰہ کوئی میری حفاظت نہیں کر سکتا......

......الا اللہ، اللہ ہی چاہے تو میری حفاظت کرے گا......

......لا الٰہ کوئی کسی کی محبت کسی کے دل میں پیدا نہیں کر سکتا......

......الا اللہ، جب اللہ چاہے تو محبت پیدا ہوگی......

......لا الٰہ کوئی مجھے خوش نہیں کر سکتا......

......الا اللہ، اللہ چاہے گا تو مجھے خوشی ہوگی......

......لا الٰہ کوئی مجھے غم نہیں دے سکتا......

......الا اللہ، اللہ چاہے گا تو میرے دل میں غم آئے گا......

......لا الٰہ کوئی زمینوں کو سرسبز نہیں کر سکتا......

......الا اللہ، اللہ چاہے گا تو سرسبزی آئے گی......

......لا الٰہ ایٹم بم سے ہمارا ملک عزت نہیں پائے گا......

......الا اللہ، اللہ چاہے تو عزت ملے گی۔......

......کائنات کے ذرے ذرے پر اللہ نے لا الٰہ کی چھری چلائی ہے......

......سب سے دل ہٹالو اور ایک اللہ کی طرف دل پھیر لو۔

ابراہیم علیہ السلام کا قول بولو۔نماز کے شروع میں سبحان اللھم پڑھتے ہیں-یہ ایک دعا نہیں ہے، بہت سی دعائیں ہیں۔ یہاں پڑھنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے پڑھی:

انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفاً وما انا من المشرکین

Marfat.com

سب سے منہ موڑ کر اللہ سے جڑ جاؤ:

سب سے منہ موڑا، اللہ کی طرف پھر گیا۔ سب سے کٹ گیا، اللہ سے جڑ گیا۔ میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ اپنے نبی ﷺ کی سنو:

اللھم اسلمت نفسی الیک

اے اللہ، میں نے اپنے آپ کو آپ کے حوالہ کر دیا......

وضعت امری الیک

میرے سارے کام تیرے سپرد ہو گئے تو ہی میرا سہارا ہے، میں نے اپنی کمر تیرے ساتھ لگا دی......

لاملجأ ولا منجامن اللہ الا الیک

کوئی جائے پناہ نہیں، کوئی جائے نجات نہیں، سوائے تیری ذات کے......

رغبۃ ورھبۃ الیک

شوق میں بھی، خوف میں بھی تو ہی ملجا تو ہی پناہ، تو ہی معتمد تو ہی وکیل، تو ہی کفیل، تو ہی شہید، تو ہی رقیب......

کفٰی باللہ شھیدا...... کفٰی باللہ وکیلا...... وکفی باللہ ولیا وکفٰی باللہ علیماً وکفٰی باللہ نصیراً...... کفٰی بربک ھادیا ونصیرا......

یہ تبلیغ کا کام ہے کہ اللہ کی تعریف کر کے لوگوں کو اللہ کا دیوانہ بنا دو۔ جس کا سودا نہیں بکتا ہے وہ بھی شام تک صدا لگاتا ہے۔ شام کو اپنے گلے سڑے سیب بیچ کر گھر آتا ہے، آواز میں اتنی طاقت اللہ نے رکھی ہے۔

- ......ہمارا رب: : ہے جو انسانوں کا محتاج نہیں......
- ......کائنات کا محتاج نہیں......
- ......زمین و آسمان کا محتاج نہیں......
- ......کتابوں، نبیوں، رسولوں اور ولیوں کا محتاج نہیں......

Marfat.com

...... جنت اور دوزخ کا محتاج نہیں ......

......جبرائیل، میکائیل کا محتاج نہیں ......

......ملک الموت عزرائیل، اسرافیل کا محتاج نہیں ......

......مشرق ومغرب کا محتاج نہیں ......

......عرش اس کی ضرورت نہیں ......

......لوح محفوظ اس کی ضرورت نہیں ......

کرسی پہ وہ بیٹھا ہوا نہیں ...... میں تو یہ اسکول کے پرانے سے صوفے پر بیٹھا ہوا ہوں، میرا رب موجود ہے، لیکن بیٹھا ہوا نہیں ......

...... ہے پر لیٹا ہوا نہیں ہے ......

...... ہے پر سویا ہوا نہیں ہے ......

آخر کوئی وجود ہو تو بیٹھا ہو تو ......

......یا کھڑا ہوا ......

......یا لیٹا ہوا ......

......یا کروٹ پر ہو ......

......یا سیدھا ہو ......

......یا منہ کے بل ہو ......

......یا دائیں طرف ہو ......

......یا بائیں طرف ہو ......

کسی طرف تو ہو ...... لیکن اللہ وہ اللہ ہے جو موجود ہے لیکن بیٹھا ہوا نہیں ......

......جو موجود ہے لیکن لیٹا ہوا نہیں ......

......جو موجود ہے لیکن کھڑا ہوا نہیں ......

......جو موجود ہے لیکن دائیں پہلو پہ نہیں ......

......جو موجود ہے لیکن بائیں پہلو پہ نہیں ......

......جو موجود ہے لیکن سیدھے منہ نہیں ......

Marfat.com

جو موجود ہے لیکن کمر کے بل نہیں ......

جو موجود ہے لیکن غافل نہیں ......

جو موجود ہے لیکن جاہل نہیں ......

جو موجود ہے لیکن سوتا نہیں ہے ......

جو موجود ہے لیکن اونگھتا نہیں ہے ......

جو موجود ہے لیکن کھاتا نہیں ہے ......

جو موجود ہے لیکن پیتا نہیں ہے ......

جو موجود ہے لیکن تنہائی سے گھبراتا نہیں ہے ......

...... اندھیرے اجالے برابر ......

...... دن اور رات برابر ......

...... زمین اور آسمان برابر ......

...... عرش اور کرسی برابر ......

...... ناری اور نوری برابر ......

...... خاکی اور آبی برابر ......

...... خلا اور پہاڑ برابر ......

...... انسانوں کا بادشاہ ......

...... جنات کا بادشاہ ......

...... پانیوں کا بادشاہ ......

...... قطروں کا بادشاہ ......

...... ہواؤں کا بادشاہ ......

...... لوہے، چاندی کا بادشاہ ......

...... موت، صورت کا بادشاہ ......

...... رنگ وروپ کا بادشاہ ......

...... شکل اور عادات کا بادشاہ ......

Marfat.com

- ......کائنات میں بحر و بر میں اڑنے والے پرندوں کا بادشاہ......
- ......اترنے والی بارش کے قطروں کا بادشاہ......
- ......کھلنے والے شگوفوں کا بادشاہ......
- ......اور اس میں پیدا ہونے والی خوشبو و مہک کا بادشاہ......
- ......عقاب کی جھپٹ کا مالک......
- ......سانپ کے بل کھانے کا مالک......
- ......سانپ کے اندر پیدا ہونے والے زہر کا مالک......
- ......صدف کے اندر پانی کے موتی میں بدل جانے کا مالک اور خالق...
- ......مچھلی کی تھوک کو عنبر بنا دینے کا مالک اور خالق......
- ......پانی کے قطرے کو مکھی کے اندر میں ڈال کر شہد بنا دینے کا مالک اور خالق...
- ......ریشم کے کیڑے کو پلا کر ریشم بنا دینے والا مالک اور خالق...
- ......ہرن کو پانی پلا کر اسے مشک کا نافہ بنا دینے والا مالک اور خالق....
- ......آم کے درخت پر خوبصورت آم بنا دینے والا مالک اور خالق...
- ......وہ اللہ جو دنیا کے پانی کے قطرے کو کبھی آم میں بدلتا ہے......کبھی انار میں بدلتا ہے۔
- ......کیا طاقت ہے اس ذات کی؟
- ......کیا عظمت والا وہ شہنشاہ ہے؟

عظمت والے اللہ کی قدرت کے چند نمونے:

کیا عظمت والا وہ بادشاہ ہے؟

کیا شانوں والا وہ شاہان شاہ ہے کہ لکڑی کڑوی، پتے کڑوے اور چھوٹی چھوٹی ڈالیوں اور شاخوں پر انار کو لٹکایا اور اس کا چھلکا کڑوا۔

اس کا اوپر سارا کڑوا......لیکن اس کو جب چیرا تو اندر ایک جہان نظر آیا......ایک ایک دانہ ایسا خوبصورت کھڑا ہوا جیسے چھوٹے چھوٹے ہیرے اور یاقوت......سفید انار کو دیکھا تو

Marfat.com

موتی چمکتے ہوئے نظر آئے ...... قندھاری انار کو دیکھا تو یاقوت چمکتے نظر آئے ...... وہ کون ذات ہے جو ان دانوں کو گھڑ گھڑ کر بناتا اور سفیدی دیتا ہے...... سرخی دیتا ہے اور اسے پردے میں لپیٹ کر دانہ دانہ جدا کر کے کہتا ہے:

میرا بندہ اب بتا، کون ہے خالق؟ کون ہے خالق؟

هذا خلق الله هذا خلق الله فارونی ماذا خلق الذین من دونه

یہ ہے تمہاری اللہ کی کائنات ...... یہ ہے تمہارے اللہ کا کارخانہ...... بتاؤ تمہارے رب کے سوا کوئی اور بھی ہے جو یہ سب کچھ بنا کر دکھادے...... یہ اللہ ہے۔

اس اللہ نے کہا، میرے بندے، میری بندی! میں نے تمہیں بھی پانی سے بنایا......

- ......جس پانی سے انار کو بنایا......
- ......جس پانی سے امرود کو شکل دی......
- ......جس پانی سے صدف کے موتی کو بنایا......
- جس پانی سے میں نے مشک کا نافہ بنایا......
- ...... جس پانی سے میں نے مکھی کے منہ میں شہد بنایا......

تو بھی ایک پانی تھا ...... تو بھی ایک پانی تھا:

الم یک نطفة من منی یمنٰی

تو بھی پانی تھا اور پانی سے پہلے مٹی تھا......

کہاں سے:

خلقنا الانسان من سُللٰة من طین

- ......تو مٹی تھا......
- ......مٹی سے غذا بنالی
- ......غذا سے جوہر نکالا......
- ......جوہر کو پانی بنایا......
- ...... پانی کو آگے چلایا اور اسے مختلف شکلوں میں تبدیل کرتا کرتا تجھے یہ

Marfat.com

خوبصورت رنگ دیا......

......روپ دیا......

......عورت میں ڈھالا......

......مرد میں ڈھالا......

انا خلقنکم من ذکر وانثٰی

......تمہیں عورت بنایا......

......تمہیں مرد بنایا......

یھب لمن یشآء اناثًا

بیٹیاں ہی دیتا چلا گیا......

یھب لمن یشآء الذکور

بیٹے ہی دیتا چلا گیا......

اویزوجھم ذکرانًا واناثًا

بیٹے اور بیٹیاں جمع کر کے دیتا چلا گیا......

وجعل من یشآء عقیمًا

اور کسی کو بے اولاد کر دیا......

مانگتے مانگتے زندگی بیت گئی لیکن کوئی نہ دیا......وہ ہے اللہ۔

بغیر نمونے کے چیزوں کو وجود میں لانے والی ذات:

......لوہے کا ذرہ نہیں تھا، اللہ نے کانیں بھر دیں......

......ہوا کا وجود نہیں تھا، اللہ نے پانچ سو میل ہوا کا غلاف چڑھا دیا......

......زمین کا ایک ڈھیلا نہیں تھا، اللہ نے زمین کو بچھا دیا......

......پانی کا ایک قطرہ نہیں تھا، اللہ نے سات سمندر بنا دیے......

......ابر کا ایک ٹکڑا نہ ہو تو اللہ اتنے بادل لے آتا ہے......

......تاروں کا ایک ذرہ نہ تھا، اللہ نے تاروں کے لاتعداد اور لامحدود

Marfat.com

ستارے بنا دیئے......

☾ ......آگ کا ذرہ نہ تھا، اللہ تعالیٰ نے آگ کو پیدا فرمایا......

☾ ......کوئی پرندہ نہ تھا......

☾ ......کوئی چیز نہ تھی......

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو بنایا تو خالق اللہ تعالیٰ ہے...... یہ اللہ کی صفت...... اللہ تعالیٰ نے ایک حکم سے فرشتے پیدا کیے ہیں...... حضرت جبرائیل علیہ السلام اگر اپنے انگوٹھے کو یوں کر دے اور ساتوں سمندر کو یوں اٹھا لے تو سات سمندر کا پانی اس ایک انگوٹھے سے ایک قطرہ نیچے نہیں گرے گا...... یوں اٹھا دے...... جس اللہ نے اپنے ایک حکم سے ایک اشارے سے اتنے بڑے فرشتے پیدا کیے ہوں کہ سات سمندروں کا پانی انگوٹھے پر رکھا جائے تو ایک قطرہ نیچے نہ جائے...... وہ اللہ اپنی ذات میں کتنا زبردست اور بڑا ہے......

کلیم اللہ کا اللہ سے سوال:

موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا:

یا اللہ زمین و آسمان آپ کی اطاعت نہ کرتے تو آپ کیا کرتے...... جب اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان سے فرمایا تھا کہ میرے تابع ہو جاؤ۔ اگر یہ آپ کی اطاعت نہ کرتے تو آپ کیا کرتے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک جانور چھوڑتا تو سب کو کھا جاتا۔

آپ ذرا زمین کا تصور فرمائیں...... ساتوں آسمان کا تصور فرمائیں...... تو اس جانور کا سوچیں کہ اس کا منہ کتنا بڑا ہے جو ان سب کو کھا جاتا۔

تو موسیٰ علیہ السلام گھبرا گئے:

یا اللّٰہ...... این تلک الدآبة

وہ جانور ہے کہاں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فی مرج من مروج

Marfat.com

میری چراگاہوں میں چرتا ہے......

یااللہ این ذالک المزج

وہ چراگاہ کہاں ہے؟

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فی علم من المعلوم

میرے علم کے خزانوں میں ہے......

جو جانور اتنا بڑا ہے......اس کی چراگاہ کتنی بڑی ہوگی......وہ چراگاہ کہاں ہوگی......یہ سب اللہ کے غیب کا نظام ہے......اس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا......ایک ادنیٰ ذرے سے لے کر عرش تک کو بنایا......اس میں اللہ تعالیٰ کی صفت خالق ہونا متوجہ ہوئی......

خالق صرف اللہ ہے کہ نہ:

میرے بھائیو! جو کچھ اللہ نے بنایا یہ سب اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے......اس کے قبضے سے باہر نہیں......لہذا وہ جب چاہتا ہے شکل بدل دے......موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے ڈنڈا جو گرا:

فاذا ھی حیة تسعی

وہ پھنکارتا ہوا لہرتا ہوا سانپ بنا......

اللہ تعالیٰ نے شکل بدل دی......صفت بھی بدل دی......اللہ تعالیٰ نے شکل باقی رکھا......صفت کو بدل دیا......ابراہیم علیہ السلام آگ میں گئے:

قلنا یانار کونی بردوا سلما

ٹھنڈی ہوجا، سلامتی کے ساتھ......

وہ آگ آگ رہی، اللہ تعالیٰ نے اس سے جلنے کی صفت۔ نکال کر باہر پھینک دی......پھر اللہ نے موت کے سارے اسباب پیدا کئے......اور پھر اس سے مرنے کی صفت کو نکال دیا کہ یونس علیہ السلام کو مچھلی نے نگلا وہ سمندر میں ہے......اور خوفناک موجوں میں ہے......اور یونس علیہ السلام اس مچھلی کے پیٹ کے اندر ہیں......سارے

Marfat.com

موت کے اسباب پورے ہو گئے ......لیکن اللہ تعالیٰ نے مرنے نہ دیا۔

ان واقعات سے اللہ ہمیں ایک ذہن دینا چاہتا ہے......اللہ ہمیں ایک بات سمجھانا چاہتا ہے کہ اس ساری کائنات میں مالک اور خالق حقیقی صرف ایک اللہ ہے اور اسی کا چاہا یہاں چلتا ہے......اور کوئی یہاں کچھ نہیں کرسکتا......اس کی چاہت کے بغیر......

ماشاء اللّٰہ

جو چاہتا ہے کرتا ہے......

ومالم یشاء

جو نہ چاہے......

لم یکن

نہیں ہوتا......

یخلق مایشآء

وہ چاہے بنائے......

یھب لمن یشاء اناثا

جو کو چاہے بیٹیاں دے......

ویھب لمن یشاء

جس کو چاہے بیٹے دے......

ویزوجھم ذکرانا واناثا

جس کو چاہے دونوں دے......

ویجعل من یشاء عقیما

جس کو چاہے اللہ تعالیٰ بے اولاد کر دے، یہ اللہ کی مشیت ہے......

تو اب میں درجہ بدرجہ ایک بات عرض کر رہا ہوں ......خالق اللہ، اس سارے جہان میں کوئی چیز خود بخود نہیں بنی......پھر مالک بھی اللہ، پھر ان میں صفات اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں......ذاتی کوئی نہیں......

(۱)......پانی میں روانی ہے......

Marfat.com

- ...... پہاڑ کھڑے ہیں......
- ......ہوا لطیف ہے......
- ......سورج دھکتا ہے......
- ......چاند میں ٹھنڈک ہے......
- ......ستاروں میں جھلملاہٹ ہے......
- ......رات میں اندھیرا ہے......
- ......دن میں روشنی ہے......
- ......کھیتوں میں ہریالی ہے......
- ......پھلوں میں مٹھاس ہے......
- ......بلبلوں میں ترنم ہے......

اور یہ سب کا سب ......انسانوں میں بے شمار صفات ہیں...... یہ سب کا سب خود نہیں ...... پیچھے ایک زبردست صانع ہے......ایک خالق ہے......ایک کاریگر ہی......ایک مالک ہے......اب اس سے اگلی بات کہ یہاں ہوتا وہی ہے جو آسمان والا چاہتا ہے۔

اس کے مقابل کوئی الٰہ نہیں:

الملک لاشریک له

بادشاہ......شریک نہیں......

الفرد لاندله

اکیلا......مثل کوئی نہیں......

العلی لاسمیع له

اونچا......ہمسر کوئی نہیں......

الغنی لاظهیر له

غنی......مددگار کوئی نہیں......

المدبر لامشیر له

Marfat.com

مدبر...... کوئی اس کا مشیر نہیں......

القاهر لامعین له

وہ قاہر...... اس کی کوئی فوج ولشکر نہیں...... جس کے ذریعے سے چڑھائی کرکے چھا جائے، بلکہ:

وهو الذی فی السماء اله...... وفی الارض اله

وہی ہے آسمان کا بادشاہ...... وہی ہے زمین کا بادشاہ......

لله ملک السمٰوٰت والارض...... وما فیهن

زمین وآسمان میں اور جو کچھ زمین وآسمان کے اندر ہے، اس میں صرف اللہ ہی کی بادشاہی اور طاقت اور قدرت ہے......

ما کان معه من اله

اس کے مقابلے میں کوئی الٰہ نہیں ہے......

لم یتخذ صاحبة

بیوی کوئی نہیں......

ولا ولدا

بیٹا کوئی نہیں......

ولم یکن له شریک فی الملک

اس کا کوئی شریک نہیں......

ولم یکن له ولی من الذل

اس کا کوئی مددگار اور معین اور ساتھی نہیں......

اس لئے اللہ نے کہا:

فکبره تکبیرا

اسی کو کہہ، اللہ تو بڑا ہے......

فکبره تکبیرا

اسی کی تسبیح پڑھ......

Marfat.com

اسی کی کبریائی کا بول بول کہ یہ سارے بادشاہ بونے ہیں، مٹی کے مادھو ہین اور یہ پتھر کے بت ہیں، جیسے لات ومنات سے کچھ نہیں ہوتا تھا، آج کے ایٹم سے اللہ کے بغیر کچھ نہیں ہوگا، جیسے لات وعزیٰ سے کچھ نہیں ہوتا تھا، اسی طرح آج کی سائنس سے اللہ کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔ مخلوق میں اللہ نے طاقت رکھی، اللہ سلب کرلے تو کون دے سکتا ہے؟

کل جہان کا بادشاہ:

هو الذی فی السماء الٰها

زمینوں کا بھی بادشاہ اللہ ہے......

وفی الارض الٰها

آسمانوں کا بھی بادشاہ اللہ ہے......

یرسل الریاح مبشرات

ہواؤں کا بھی بادشاہ اللہ ہے......

هو الذی سخر البحر

سمندروں کا بھی بادشاہ اللہ ہے......

وسخر لکم الانهار

دریاؤں کا بھی بادشاہ اللہ ہے......

ما کان لکم ان تنبتو شجرها

درختوں کا خالق اور مالک اللہ ہے......

وما تخرج من ثمرات من اکمامها

پھل، پھول اور غلوں کا مالک اللہ ہے......

وجعلنا السماء سقفا محفوظا

آسمان کی چھت کا مالک اللہ ہے......

خلق سبع السموات طباقا

ساتوں آسمان اوپر نیچے بنانے والا اللہ ہے......

Marfat.com

ینزل الامر بینھن
پھر ان کے اندر اپنی حکومت کو قائم کرنے والا ہے......
للّٰہ الامر
اسی کی حکومت ہے......
من قبل
جس کی کوئی ابتداء نہیں ہے......
من بعد
جس کی کوئی انتہاء نہیں ہے......
نہ اس کی ذات کی کوئی ابتداء اور انتہاء ہے......اور نہ ہی اس کے ملک کی کوئی ابتداء اور انتہاء ہے۔
سبح للّٰہ مافی السموات والارض وھو العزیز الحکیم
ساری کائنات اس کی تسبیح پڑھ رہی ہے۔
لہ ملک السموات والارض
سارے جہانوں کا بادشاہ ہے......
یحیی ویمیت
زندگی موت کا مالک ہے......
ھو علی کل شئی قدیر
ہر چیز پر قادر ہے......
ھو الاول
وہ اول ہے......
والآخر
وہ آخر ہے......
والظاھر
وہ ظاہر ہے......

Marfat.com

والباطن

وہ باطن ہے......

وھو بکل شئی علیم

وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے......

محبوب خدا کی ثنا گوئی:

اللہ کا رسول فرما رہا ہے:

انت الاول...... فلیس قبلک الشئی......

تو ہی تو ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں......

انت الاخر...... فلیس بعدک الشئی

تو ہی تو ہے تیرے بعد کچھ نہیں......

انت الظاھر......

تو سب سے بلند ہے......

لیس فوقک الشئی

تجھ سے اوپر کچھ نہیں......

انت الباطن

تو اندر میں اتر کے ایسا چھپا ہوا ہے......

لیس دونک الشئی

تجھ سے چھپا ہوا کوئی نہیں......

الملک

تو بادشاہ ہے......

لاشریک لک

جس کا کوئی شریک نہیں......

الفرد

Marfat.com

تو وہ اکیلا ہے......

لاندلک

جس کا کوئی مثل نہیں، جس کا کوئی ہمسر نہیں ......

اور خود اللہ کہتا ہے:

هل تعلم له سميا

میرے بندے! تمہارا رب تو نہیں جانتا کہ اس کا کوئی ہمسر ہے، تم بتادو اگر تمہیں کوئی پتہ ہو کہ یہ تیری ٹکر کا ہے، تمہارے علم میں ہے تو تم بتادو۔

- ......نہ کوئی زمین میں اس کا مقابل ہے......
- ......نہ کوئی آسمان میں اس کا مقابل ہے......
- ......نہ خلا میں اس کا کوئی مقابل ہے......
- ......نہ شرق و غرب میں اس کا کوئی مقابل ہے......
- ......نہ شمال و جنوب میں اس کا کوئی مقابل ہے......
- ......وہ خالق ہے، مخلوق نہیں......
- ......وہ جابر ہے، مجبور نہیں......
- ......وہ مالک ہے، مملوک نہیں......
- ......وہ قاہر ہے، مقہور نہیں......
- ......وہ حافظ ہے، محفوظ نہیں......
- ......وہ ناصر ہے، منصور نہیں......
- ......زمین اس کی مٹھی میں......
- ......آسمان اس کی مٹھی میں......
- ......عرش، فرش اس کے قبضہ قدرت میں ہیں۔
- ......بادشاہ آتے ہیں اور مرتے ہیں، وہ موت سے پاک ہے......
- ......بادشاہیاں بنتی ہیں بگڑتی ہیں، وہ بگاڑ سے پاک ہے......
- ......خاندان آتے ہیں، زوال پذیر ہوتے ہیں، وہ زوال سے پاک ہے۔

Marfat.com

ہر عیب سے پاک ذات:

میرے بھائیو! یہ ہمارا نغمہ ہے، ہم یہ لوگوں کو سنانے کے لئے دنیا میں آئے ہیں کہ اے لوگوں! تمہارے کام کہیں سے نہیں بنتے، اللہ بنانے والا ہے۔ کچھ نہ تھا سب کچھ بنا دیا۔ یہ اس کی صفت ''باری'' ہے۔ اور کوئی جان نہ تھی اس نے جان ڈالی، یہ اس کی صفت بھاری ہے۔ اور کوئی نمونہ نہ تھا، بغیر نمونے کے سب کچھ بنایا۔ یہ اس کی صفت بدیع ہے۔ پھر سب کچھ مٹا دیتا ہے، پھر بناتا ہے، یہ اس کی صفت معید ہے۔

انت فی الارض نباتا

وہ جس نے زمین سے نکالا، پھر اس میں ڈالا، پھر اس سے نکالا۔

کافر بولا، عقل والا بولا:

ائنا لمردو دون فی الحافرة

کبھی مر کے بھی کوئی اٹھا؟

تو جواب آیا:

انتظار کرو، ایک ڈانٹ آنے والی ہے۔

نفخ فی الصور نفخة واحدة...... ماینظرون الا صیحة واحدة......

فانما هی زجرة واحدة...... ان كانت الا صيحة واحدة......

رجفة واحدة ......دكتا دكتا واحدة...... زجرة واحدة......

اور کائنات زیر وزبر کر دی، یہ جبرائیل بھی مرے پڑے ہیں ...... یہ میکائیل بھی مرے پڑے ہیں...... یہ اسرافیل بھی مرے پڑے ہیں ...... یہ عرش کے فرشتے مرے پڑے ہیں، آج ساری کائنات کو موت کا عفریت نگل گیا، یہاں تک کہ عزرائیل کو بھی موت نگل گئی اور اوپر عرشوں پہ اللہ......

- ......موت سے پاک......
- ......زوال سے پاک......
- ......ضعف سے پاک......

Marfat.com

☾ ......تھکن سے پاک......
☾ ......نیند سے پاک......
☾ ......کھانے سے پاک......
☾ ......بڑھاپے سے پاک......
☾ ......بیوی سے پاک......
☾ ......بچوں سے پاک......
☾ ......شریک سے پاک......
☾ ......وزیر سے پاک......
☾ ......مشیر سے پاک......
☾ ......ساتھی سے پاک......
☾ ......دشمن سے پاک......

اپنی ذات میں:

حی قیوم...... المحی الممیت...... المبدی الممیت...... الحی القیوم ...... الواجد الماجد...... الواحد الاحد...... الصمد القادر......

سب کو موت دے کے پھر اپنی طاقت سے بولا:

من کان لی شریکاً فلیات

کوئی میرا شریک ہے تو میرے سامنے آئے؟ کوئی ہو تو اللہ کے سامنے آئے۔

یہ ساری دنیا کا بنانا اتنا عظیم الشان ہمیں کام ملا اور ہم چھوٹے بیچنے پہ ہی خوش ہو گئے اور دوائیں بیچنے پہ ہی خوش ہو گئے، ریڑھی لگانے پہ خوش ہو گئے، چھوٹے سے تخت پر بیٹھ کے اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگے، یہ کیا تخت ہے؟ ذرا ادھر تو دیکھو، یہ اللہ کا دربار ہے، یہ عرش کی چھت ہے، یہ جنت کا فرش ہے، یہ نبیوں کا پڑوس ہے، اور یہ اللہ اپنے چہرے سے پردہ ہٹاتا ہے اور اپنا دیدار کراتا ہے۔ پھر خطاب فرماتا ہے:

''کیا حال ہے میرے بندے؟ میرے بندے راضی تو ہے؟''

وہ شان اونچی ہے کہ یہ شان؟

Marfat.com

ہر قسم کی غفلت سے پاک ذات:

میرا رب وہ رب ہے جو:

- ......اِدھر دیکھے تو اُدھر سے غافل نہیں......
- ......اُدھر دیکھے تو اِدھر سے غافل نہیں......
- ......سمندر دیکھے تو خشکی سے غافل نہیں......
- ......خشکی دیکھے تو جنگل سے غافل نہیں......
- ......جنگل دیکھے تو پہاڑ سے غافل نہیں......
- ......پہاڑ دیکھے تو دریا سے غافل نہیں......
- ......دریا دیکھے تو جنات سے غافل نہیں......
- ......جن دیکھے تو انسان سے غافل نہیں......
- ......انسان دیکھے تو جانور سے غافل نہیں......
- ......جانور دیکھے تو بچوں سے غافل نہیں......
- ......آسمان دیکھے تو زمین سے غافل نہیں......
- ......فرشتوں کو چلا کے پتنگوں سے غافل نہیں......
- ......پتنگوں کو دیکھے تو ہاتھیوں سے غافل نہیں......
- ......خلاء کو دیکھے تو فضاء سے غافل نہیں......
- ......فضاء کو دیکھے تو تحت الثریٰ سے غافل نہیں......
- ......ماضی بھی دیکھے، حال بھی دیکھے، مستقبل بھی دیکھے......
- ......شرق بھی اس کا، غرب بھی اس کا......
- ......شمال بھی اس کا، جنوب بھی اس کا......

الخلق، والامر، والیل، والنھار وما سکن فیھما للّٰہ وحدہ

- ......زمین اس کی، آسمان اس کا......
- ......مخلوق اس کی، حکومت اس کی......

Marfat.com

ہے کوئی میرے سوا معبود:

الم نجعل الارض مهدا والجبال اوتادا، وخلقنتكم ازواجا وجعلنا نومكم سباتا وجعلنا اليل لباسا وجعلنا النهار معاشًا وبنينا فوقكم سبعًا شدادا وجعلنا سراجا وهاجا وانزلنا من المعصرات مآء ثجاجًا لنخرج به حبا ونباتًا وجنت الفاقا

اللہ کا دعویٰ سنو:

- ......ہے کوئی تیرے رب کے سوا......
- ......ہے کوئی تیرے رب کے سوا زمین بچھانے والا......
- ......تمہیں جوڑا جوڑا بنانے والا......
- ......رات کو لانے والا......
- ......دن کو لانے والا......
- ......تمہیں مرد و عورت میں ڈھالنے والا......
- ......تمہارے اوپر سورج کو چمکانے والا......
- ......بارشوں کو برسانے والا......
- ......غلوں کو اگانے والا......
- ......پھلوں کو رس دینے والا......
- ......پنکھڑیوں اور پھولوں کو مہکانے والا......
- ......پنکھڑیوں اور پھولوں کو مہکانے والا......
- ......ہے کوئی تمہارے رب کے سوا، ءالٰہ مع اللہ......
- ......ہے کوئی اللہ کے سوا......ہے کوئی اللہ کے سوا......

جب ہم عاجز اور لاچار ہو کر کہتے ہیں، کوئی نہیں ہے۔ پھر اللہ گلہ کرتا ہے:

بل هم قوم يعدلون

پھر یہ پنڈی والے مجھے مان کے بھی میری نہیں مانتے، مجھے چھوڑ کے بھاگ جاتے ہیں۔ یہ کیا ہو گیا ان کو۔

Marfat.com

انوکھا بادشاہ:

وہ ایسا نرالا بادشاہ ہے:

- ...... جسے نہ پہرے کی ضرورت ہے......
- ...... جسے نہ حفاظت کی ضرورت ہے......
- ...... جسے نہ کھانے کی ضرورت ہے......
- ...... جسے نہ پینے کی ضرورت ہے......
- ...... جسے نہ بیوی کی ضرورت ہے......
- ...... جسے نہ بچوں کی ضرورت ہے......
- ...... جسے نہ جی لگانے کے لئے کسی ساتھی کی ضرورت ہے......
- ...... جسے نہ کام کے لئے کسی مددگار کی ضرورت ہے......

وہ، وہ اللہ ہے۔

لایستعین بالشئی

کسی سے مدد نہیں لیتا......

لایحتاج الی شئی

کسی چیز کا محتاج نہیں ہے......

لایضرہ شئی

کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی......

لاینفعہ شئی

کوئی چیز اسے نفع نہیں دیتی......

لایعزب عنہ شئی

کوئی چیز اس سے چھپ نہیں سکتی......

- ......کوئی چیز اس سے بھاگ نہیں سکتی......
- ......کوئی چیز اس سے لڑ نہیں سکتی......

Marfat.com

☾ ...... کسی چیز کا وہ محتاج نہیں ......

☾ ...... ہر چیز اس کے ہاتھ سے بنی ہے۔

خلق کل شئی فقدرہٗ تقدیراً

پھر ہر چیز کا مالک ہے......

مالک کل شئی

ہر چیز کا خالق ہے......

خالق کل شئی

ہر چیز کے بارے میں جانتا ہے......

خبیر بکل شئی

اور اندر باہر ساری کائنات اس کے قبضے میں ہے......

یتنزل الامر بینھن

زمین پر بھی اللہ کا حکم چلتا ہے...... آسمان پر بھی اللہ کا حکم چلتا ہے...... پھر وہ اللہ ایسا ہے کہ:

☾ ...... نہ تو اسے گھر کی ضرورت ہے......

☾ ...... نہ اسے مکان کی ضرورت ہے......

لایحویہ مکان

کسی مکان میں نہیں آتا......

لایشتمل علیہ الزمان

کسی زمانے کی قید میں نہیں......

ماضی، حال، مستقبل، اس سے وہ اوپر ہے۔ ہمیں ماضی، حال، مستقبل میں باندھا، وہ اپنی ذات میں:

☾ ...... نہ حال کا محتاج......

☾ ...... نہ ماضی کا محتاج......

☾ ...... نہ مستقبل کا محتاج......

Marfat.com

- ......نہ مکان کا محتاج......
- ......نہ چھت کا محتاج......
- ......نہ دیواروں کا محتاج......
- ......نہ فرش کا محتاج......

اور اس سارے نظام کو چلانے والا۔

یعلم مافی البر و البحر

زمین کے اندر کو بھی جانتا ہے، پانیوں کے اندر کو بھی جانتا ہے......

سواء منکم من اسرا القول

کوئی زور سے بولے تو وہ بھی سنتا ہے، آہستہ سے بولے تو وہ بھی سنتا ہے......

و من جھربہ

کوئی زور سے بولے تو وہ بھی سنتا ہے......

مستخف باللیل

کوئی رات کو چھپ کے چلے تو وہ بھی دیکھتا ہے......

سارب بالنھار

کوئی دن کے اجالے میں چلے تو وہ بھی دیکھتا ہے......

اللہ اپنی بادشاہی میں بے مثل ہے...... بے مثال ہے...... دنیا کے بادشاہ آئے اور مٹ گئے، اللہ وہ بادشاہ ہے:

وتوکل علی الحی الذی لایموت

وہ، وہ اللہ ہے جو مرتا نہیں......

یمیت الخلائق

سب کو مارتا ہے۔

موت سے پاک ہے...... سب سے پہلے...... سب کے بعد...... سب زندوں کو زندہ رکھا، خود اپنی ذات میں زندگی کے کسی سبب کا محتاج نہیں...... ہر زندہ سے پہلے موجود...... ہر زندہ کے بعد موجود...... ہر زندہ کے اوپر موجود ہے۔

Marfat.com

وہ اللہ جس کا کوئی شریک نہیں:

اللہ فرماتا ہے میرا کوئی اصلی حصہ دار ہے، نہ میں نے تھک کر کسی اور کو حصہ دیا ہے کہ سات آسمان میں نے سنبھالے ہیں، تھوڑی دیر کے لئے سات زمینیں تم سنبھالو۔

- ......مشرق میں نے سنبھالا ...... مغرب تم سنبھال لو۔
- ......شمال میں نے سنبھالا ہے ...... جنوب تم سنبھال لو۔
- ......پانی میرے قبضے میں ہے ...... ہوا پہ تم پہرہ دے لو۔
- ......پتوں پہ میرا قبضہ ہے ...... پھلوں کی تم نگرانی کرو۔
- ......فرشتوں کو میں سنبھالتا ہوں ...... جنات کو ذرا تم دیکھ لو۔

کہا: نہیں، نہیں، نہیں ......

الملک لاشریک له...... والفرد لاتدله...... والعلی لاسمی له...... والغنی لاظهیر له......

وہ، وہ اللہ ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔

واحد واحد......آپ نے دیکھا، اللہ نے کہا:

ولم یکن له کفوا احد، ولم یکن له کفوا

واحد بھی تو اللہ کہہ سکتا تھا۔ کوئی نہیں اس جیسا واحد اور احد دونوں کا مطلب ہے۔ ایک۔

واحد: ایک، احد: ایک۔ لیکن فرق ہے۔

واحد اسے کہتے ہیں جس کا دوسرا بن سکے......اور

احد اسے کہتے ہیں جس کا دوسرا بن نہ سکے......اس کا کوئی دوسرا بن سکتا ہی نہیں۔ اس لئے کہا:

ولم یکن له کفواً احد

اللہ کے صفاتی ناموں میں احد آتا ہے۔

الواجد الماجد الاحد الصمد

وہ احد ہے احد، کوئی اس کا ثانی ہے نہیں۔

Marfat.com

لا الٰہ الا اللہ کو مضبوط کرلو:

میرے بھائیو! تبلیغ کی محنت یہ ہے کہ اپنے اللہ کو اپنا بنالیں، کوئی فلسفہ نہیں، کوئی جماعت نہیں، کوئی تحریک نہیں، یہ محنت ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کو ہاتھ میں پکڑ لیں۔ دل اللہ کو دے دیں، ساری مخلوق کو دل سے نکال دیں۔ لا الٰہ...... کوئی معبود نہیں۔ جب لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں تو پتھر ذہن میں آتا ہے کہ پتھر کو سجدہ نہیں کرنا نہیں...... لا الٰہ الا اللہ...... اپنی بندگی بھی چھوڑ دو......

افرأیت من اتخذ الٰهه هواه

اس لا الٰہ کو اپنے اوپر بھی چلاؤ کہ میں بھی نہیں معبود، میں نے اپنی عبادت نہیں کرنی، اپنی عبادت کا کیا مطلب؟ جو دل میں آیا وہ کر دیا، یہ اپنی عبادت ہے...... لا الٰہ...... تو بھی کچھ نہیں ہے۔

- ...... لا الٰہ...... دکان کچھ نہیں...... الا اللہ...... اللہ ہی سب کچھ ہے......
- ...... لا الٰہ...... حکومت کچھ نہیں...... الا اللہ...... اللہ سب کچھ ہے......
- ...... لا الٰہ...... ٹینک، توپ اور تلوار کچھ نہیں...... الا اللہ...... اللہ سب کچھ ہے......
- ...... لا الٰہ...... ایٹم بم، ہائیڈروجن بم یہ کچھ نہیں...... الا اللہ...... اللہ ہی سب کچھ ہے......
- ...... لا الٰہ الا اللہ کی تلوار کو سمندر پہ چلاؤ...... پانی پہ چلاؤ...... ہوا پہ چلاؤ...... زمین پہ چلاؤ...... فضا پہ چلاؤ...... اپنے آپ پر چلاؤ...... اپنی دکان پر چلاؤ...... اپنی تجارت پہ چلاؤ...... کہ نہیں، نہیں، نہیں...... تو کچھ نہیں...... میرا اللہ ہی سب کچھ ہے۔ پھر اسی تلوار سے اللہ نے آسمانوں کو توڑ دیا...... جبرائیلؑ اور میکائیلؑ کو توڑ دیا...... کہ یہ بھی کچھ نہیں...... اللہ ہی سب کچھ ہے۔

سب کچھ اللہ سے مانگو:

اس جہاں میں اللہ کا چاہا چلتا ہے...... پیسے والوں کی چاہت نہیں چلتی...... غریبوں کی نہیں چلتی...... مالداروں کی نہیں چلتی...... بادشاہوں کی نہیں چلتی...... اللہ کی چلتی ہی...... اللہ

Marfat.com

کی، جو اللہ چاہے کر دے......ہم بھی تو اپنی چاہت کو پورا کرنا چاہتے ہیں......نہ ہم اپنی چاہت کو اس کے بغیر پورا کر سکتے ہیں، اس کے بغیر ہم زندہ ہی نہیں رہ سکتے۔ ایک راستہ ہے اپنی چاہت کو پورا کرنے کا......من یشاء...... جو جی میں آئے کرلو، ایک راستہ ہے جو نبیوں نے بتایا......جو اللہ نے بتایا......اپنی کتاب میں بتایا کہ میری مان کے چلو......

- ......عزت چاہتے ہو، اللہ دے گا، اللہ سے لے لو......
- ......ذلت سے بچنا چاہتے ہو، اللہ بچائے گا، اللہ سے بچنا لے لو......
- ......مال چاہتے ہو، تو اللہ دے گا......
- ......زندگی چاہتے ہو تو اللہ دے گا......
- ......رزق چاہتے ہو تو اللہ دے گا
- ......اولاد چاہتے ہو تو اللہ دے گا...
- ......عزت چاہتے ہو تو اللہ دے گا.....
- ......صحت چاہتے ہو تو اللہ دے گا....
- ......محبت چاہتے ہو تو اللہ دے گا...
- ......کاروبار میں برکت چاہئے تو اللہ دے گا......
- ......دشمن سے بچنا ہے تو اللہ بچائے گا......
- ......فراوانی چاہتے ہو تو اللہ لائے گا.....
- ......برکت لائے گا تو اللہ لائے گا......
- ......زمین کے خزانے نکلیں گے تو اللہ کے ارادے سے نکلیں گے......
- ......بارش برقت ہو گی تو اللہ لائے گا......
- ......بادل رحمت کے آئے تو اللہ کے ارادے سے آئیں گے......
- ......عذاب کی ہوائیں نہ چلیں تو اللہ کی چاہت سے رکیں گی......
- ......رحمت کی ہوا چلے تو اللہ کی چاہت سے چلے گی......
- ......مصیبتوں کے بادل تھم جائیں تو اللہ کے ارادے سے تھمیں گے......
- ......محبتیں قائم ہو جائیں تو اللہ کے ارادے سے ہوں گی......

Marfat.com

- ......دشمنوں پر رعب پڑے تو اللہ کے ارادے سے ہوگا......
- ......دشمن مرعوب ہو جائے تو اللہ پاک کے ارادے سے ہوگا......
- ......اولاد فرماں بردار ہو جائے تو اللہ کے ارادے سے ہوگی......
- ......میاں بیوی میں محبت ہوگی تو اللہ کے ارادے سے ہوگی......
- ......اڑوس پڑوس اچھا ملے گا تو اللہ کے ارادے سے ملے گا......
- ......ہمارا رعب چھا جائے تو اللہ پاک کے ارادہ سے ہوگا......
- ......ہماری زندگی میں برکت ہو تو اللہ پاک کے ارادے سے ہوگی......
- ......قبر کے عذاب سے بچنا ہے تو اللہ بچائے گا......
- ......ایمان پہ مرنا ہے تو اللہ ایمان پر مارے گا......
- ......جنت چاہیے تو اللہ دے گا......
- ......دوزخ سے بچنا ہے تو اللہ بچائے......
- ......حساب سے بچنا ہے تو اللہ بچائے گا......
- ......حساب کو آسان کروانا ہے تو اللہ کروائے گا......
- ......پل صراط سے گزرنا ہے تو اللہ گزارے گا......
- ......فردوس لینی ہے کہ جنت لینی ہے، بخشش لینی ہے، یہ اللہ کے ارادے سے ہوگا......
- ......کام اللہ ہی سے ہوگا...... پیسے سے نہیں ہوتا...... نوٹوں سے کام نہیں بنتے۔

کام اللہ آسان کرتا ہے نہ کہ......:

کام اللہ بناتے ہیں۔ دنیا کا دستور کچھ اور ہے، آخرت کا کچھ اور ہے۔ یہاں فرمانبردار کو بھی دے گا، نافرمان کو بھی دے گا۔

عبدی یا ابن ادم

اے ابن آدم ایک کام تیرے ذمے ہے تو میری مان کے چل، یہ تیرے ذمے ہے۔

Marfat.com

میں تمہیں روزی دوں گا، یہ میرے ذمے ہے۔ مجھے ایسا لگتا ہے جیسے یہ شرط ہے اللہ کی مانے گا تو اللہ دے گا، اگر اللہ کی نہیں مانے گا تو اللہ نہیں دے گا۔ تو اللہ نے آگے بات فرمائی تو اپنا کام چھوڑ بھی دے تو میں اپنا کام نہیں چھوڑوں گا..... تو میری عبادت کرنا چھوڑ دے، میری اطاعت کرنا چھوڑ دے تو جو میرے ذمے، میں نے اپنے اوپر فرض کیا ہے، میں وہ نہیں چھوڑوں گا کہ موت تک میں تجھے رزق دوں گا، موت کے بعد کیا ہوگا:

وامتازوا الیوم ایھا المجرمون

اے مجرمین! آج تم نیکوں سے الگ ہو جاؤ، آج فرماں برداروں سے الگ ہو جاؤ .....

یوم یأتی

جب وہ دن آ جائے گا.....

لاتکلم نفس الا باذنہ

اس دن کوئی اللہ کی اجازت کے بغیر بول نہیں سکے گا.....

فمنھم شقی وسعید

آج کچھ نیک بخت، آج کچھ بد بخت، کچھ جہنم کو جا رہے ہیں، کچھ جنت کو جا رہے ہیں، وہ مسئلہ بھی اللہ حل کرے گا، یہ مسئلہ بھی اللہ حل کرے گا۔ اللہ کو راضی کیے بغیر مسئلہ حل نہیں ہوگا۔

اللہ کی قسم پیسے سے چار دن مسئلہ حل ہوگا، مرتے ہی پیسہ پرایا اور دنیا میں پرایا ہو رہا ہے، پیسے سے ہم محبت نہیں خرید سکتے..... پیسے سے سکون نہیں خرید سکتے..... ہم پیسے سے ماں باپ کی محبت نہیں خرید سکتے..... پیسے امن چین و سکون نہیں خرید سکتے..... تو اللہ تعالیٰ ہی قادر مطلق ذات..... المومن..... کوئی ہے امن دینے والا ..... السلام ..... کوئی ہے سلامتی دینے والا ..... المعین ..... وہ نگہبان، حفاظت کرنے والا ..... نہ پیسے سے حفاظت، نہ ہتھیاروں سے حفاظت، نہ دواؤں سے صحت، نہ پیسے سے عزت، نہ غربت سے ذلت، بلکہ محب اللہ کی ذات منزل اللہ کی ذات مھیمن اللہ کی ذات جبار اللہ کی ذات قادر۔

تجارت سے ہمارے کام نہیں بنتے..... زراعت سے ہمارے کام نہیں بنتے.....

Marfat.com

زمینداروں سے ہمارے کام نہیں چلتے...... بادشاہ ہمارے کام نہیں بنا سکتے...... جو سو کر اٹھ نہیں سکتا وہ ہمارے کام کیسے بنا سکتا ہے...... اس کے پیشاب کو اللہ تعالیٰ جاری کر دیں تو بند نہیں کر سکتا اور بند کر دیں تو جاری نہیں کر سکتا...... جب وہ سو جائے تو اللہ کی حفاظت کے ہزاروں پہرے دار جاگیں، وہ ہم کو امن کیسے دے سکتا ہے۔

- ......ہمارے کام بادشاہوں کے ہاتھ میں نہیں ہیں......
- ......سورج کے ہاتھ میں نہیں ہے......
- ......زمین کے ہاتھ میں نہیں ہے......
- ......ستاروں کے ہاتھ میں نہیں ہے......
- ......سیاروں کے ہاتھ میں نہیں ہے......

یہ سب مخلوق ہیں، ان سے کچھ نہیں ہوتا، یہ نفع نہیں دے سکتے...... نقصان نہیں دے سکتے...... یہ اپنے وجود میں قائم نہیں رہ سکتے...... ان کی بقاء بھی ذاتی نہیں اور ان کا فنا بھی ذاتی نہیں...... میرا بولنا ذاتی نہیں...... آپ کا سننا ذاتی نہیں......

- ......آنکھ اپنی قدرت سے نہیں دیکھتی، کوئی اور اسے دکھاتا ہے......
- ......کان اپنی طاقت سے نہیں سنتے، کوئی اور ان سے سنواتا ہے......
- ......یہ دل اپنی طاقت سے نہیں دھڑکتا، کوئی اور اسے دھڑکنے کا امر کرتا ہے......
- ......آنتیں غذا کے جوس کو نکال نہیں سکتیں، کوئی اور ہے جس کا نظام آنتوں کے اوپر متوجہ ہے......
- ......دماغ اپنی طاقت سے سوچ نہیں سکتا......
- ......ہاتھ اپنی قدرت سے حرکت نہیں کر سکتے......

اس کائنات میں اللہ کا امر نافذ ہے...... ہوا کا ذرہ ذرہ کسی اور کے امر تابع ہی...... پانی کا قطرہ قطرہ کسی اور کے قبضے میں ہے...... پہاڑ کا ایک ایک پتھر کسی اور کے ہاتھ اور قبضہ قدرت میں ہے...... اگنے والے غلے اور غلوں سے پیدا ہونے والی چیزیں اور اگنے والے درخت، درخت کی ایک ایک شاخ...... شاخ کا ایک ایک پتہ...... پتوں کے ساتھ لگی ہوئی کونپل...... کونپلوں کے ساتھ لگے ہوئے پھول...... پھول کی ایک ایک کلی...... ان سب پر اللہ کی قدرت

Marfat.com

حاوی ہے۔ جاری اور ساری ہے...... یہ سارے کچھ نہیں کر سکتے۔ لا الٰہ یہ سب مٹی، یہ الا الٰہ دل میں اترے کہ اللہ کے سوا کچھ نہیں...... یہ سارے پتھر ہیں اور جو کچھ میری جیب میں ہے، اس سے بھی کچھ نہیں ہوتا...... جو میری تجارت ہے اس سے بھی کچھ نہیں ہوتا...... جو پرائی جیب میں ہے اس سے بھی کچھ نہیں ہوتا...... جو میری تجارت ہے اس سے بھی کچھ نہیں ہوتا...... جو زراعت ہے اس سے بھی کچھ نہیں ہوتا......ان پر سب لا کی تلوار چلے، ان کے دل بولے یہ لا الٰہ الا اللہ کا ایمان ہے، یہ زبان میں آ رہا ہے...... دماغ میں آ رہا ہے...... یہ ایمان کا بول ہے......اس کا قرار دل سے کریں۔ یہ اس کی حقیقت ہے......ان سب سے کچھ نہیں ہوتا، اللہ کرتا ہے۔

- ......سورج کو اللہ نکالتا ہے......
- ......چاند کو اللہ نکالتا ہے......
- ......آسمان کو اللہ نے کھڑا کیا ہے......
- ......زمین کو بلبلا اللہ نے بنایا......
- ......پہاڑوں کو سخت اللہ نے بنایا......
- ......پانی جاری اللہ نے کیا......
- ......زبان پر بولنا اللہ نے رکھا......
- ......آنکھ میں دیکھنا اللہ نے رکھا......
- ......کان میں سننا اللہ نے رکھا......
- ......دل کا دھڑکنا اللہ کی قدرت سے ہے......
- ......معدے کی حرکت اللہ کی قدرت سے......

یمسک السموت والارض ان تزولاً

اللہ نے زمین کو تھاما آسمان کو تھاما......

الشمس تجری لمستقر لها

سورج کو تھاما......

الشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ

Marfat.com

سورج چاند ستارے اس کے تابع، عرش کو اس نے تھاما......

رب العرش العظیم

ملائکہ کو تھاما......

لایعصون اللّٰہ ماامرھم ویفعلون مایؤمرون

سمندروں کو مضبوطی سے اپنے حکم میں باندھا......

ھو الذی سخر البحر

دریاؤں پر قبضہ جمایا......

وسخر لکم الانھار

پہاڑوں پر اپنے امر اور حکم کو ثابت کیا......

والجبال ارسٰھا

کڑوے اور میٹھے پانی کے چشمے چلائے......

مرج البحرین یلتقین بینھما برزخ لایبغین

دونوں کو آپس میں ملنے نہ دیا۔ فرمایا:

ھذا عذب فراط سائغ شرابہ وھذا ملح اجاج

یہ میٹھا ہے اور یہ کڑوا ہے۔ درمیان میں رکاوٹ کوئی نہیں، لیکن کڑوا میٹھے میں نہیں آتا، میٹھا کڑوے میں نہیں جاتا، یہ اس کی قدرت ہے۔

سب کو شکل دی خود شکل سے پاک:

- ......نہ اس کی کوئی ابتداء ہے......
- ......نہ اس کی کوئی انتہاء ہے......
- ......نہ اس کا کوئی اول ہے......
- ......نہ اس کا کوئی آخر ہے......

❀❀ ......سب کو شکلیں دیں، خود شکل سے پاک ہے......

❀❀ ......سب کو رنگ دیئے، خود ہر رنگ سے پاک ہے......

Marfat.com

❁❁ ......سب کو کھلاتا ہے، خود ہر کھانے سے پاک ہے.....

❁❁ ......سب کو پلاتا ہے، خود ہر پینے سے پاک ہے......

❁❁ ......سب کو سلاتا ہے، خود سونے سے پاک ہے، خود اونگھ سے پاک ہے......

❁❁ ......سب کو مارتا ہے، خود مرنے سے پاک ہے......

❁❁ ......سب کو فنا کرتا ہے، خود فنا سے پاک ہے......

اپنی ذات میں......

اللّٰہ الذی خلق السموات و الارض فی ستة ایام ثم الستوی علی العرش یغشی الیل النهار یطلبه حثیثا و الشمس والقمر و النجوم مسخرات بامره الاله الخلق و الامر تبارک اللّٰہ العالمین

اللہ اپنا تعارف خود کرائے......قرآن میں، ارے میرے بندو جانتے بھی ہو میں کون ہوں؟ میں تمہارا رب ہوں، اور میں اللہ ہوں......میں نے چھ دن میں زمین و آسمان بچھائے، پھر عرش پر استوی فرمایا......پھر دن رات کا نظام چلایا......پھر ان کو آگے پیچھے دوڑایا......پھر سورج، چاند، ستاروں کو اپنا غلام بنایا......غور سے سنو......حکومت بھی اس کی ہے......مخلوق بھی اس کی ہے۔

اس بات کو اللہ کے نبی نے اپنی زبان سے کہا:

الخلق و الامر و الیل و النهار و ما سکن فیهما للّٰہ وحده

رات اللہ کی، دن اللہ کا......دن رات کی مخلوق اللہ کی......خلق اللہ کی، امر اللہ کا......اور اس امر میں

ان الامر کله للّٰہ

صرف اللہ ہی کا ہے اور کوئی نہیں شریک، اور کوئی نہیں مشارک، شریک نہیں۔

شریک کا کیا مطلب؟ کہ پہلے سے اللہ کی پارٹنر شپ چلی آرہی ہے۔

ایک باپ مرتا ہے تو اس کے دو بیٹے ہیں تو آپس میں شریک ہیں۔ لاشریک لہ......کوئی نہیں میرا شریک کہ جو پہلے سے آرہا ہو، اس لئے کہ......لم یولد......وہ پیدا نہیں ہوا کہ اوپر کوئی سلسلہ ہو کہ کوئی باپ دادا......لم یلد......اس سے کچھ نہیں پیدا ہوا کہ نیچے اس کا کوئی سلسلہ

Marfat.com

ہو...... لاشریک لہ...... کوئی شریک نہیں...... لامشارک...... مشارق کا کیا مطلب؟ لامشارق...... لاشریک...... شروع سے ساتھ کوئی نہیں، اس کی شراکت میں...... لامشارک ......کاروبار بڑھ گیا...... جائیداد بڑھ گئی...... سنبھالی نہیں جارہی...... تو آدمی کسی اپنے معتبر بھائی سے، دوست سے، اپنے کسی قریبی عزیز سے کہتا ہے میرے ساتھ شراکت کرلے...... مجھ سے کاروبار سنبھالا نہیں جارہا...... تو طلب پر جو آکر ساتھی بنتا ہے وہ مشارک ہوتا ہے۔

جو جائیداد کا حصہ دار ہوتا ہے...... وہ شریک ہوتا ہے...... اور جس کو لایا جائے کہ بھائی میرے بس کا رہا نہیں...... بھائی ذرا آپ آجاؤ...... لاہور میں بھی کاروبار ہوگیا...... اسلام آباد میں بھی ہوگیا، نارنگ منڈی میں بھی آنا پڑتا ہے...... بھائی تو مہربانی کر، میرا ساتھ دے...... یہ مشارق ہے۔

اللہ تعالیٰ کیا فرمارہے ہے۔ نہ میرا کوئی مشارق ہے کہ میں عاجز ہوگیا ہوں زمین وآسمان کو سنبھالنے میں...... نہ میرا کوئی شریک ہے کہ پیچھے سے میرے ساتھ چلا آرہا ہو، بلکہ......

- ......اپنی ذات میں اکیلا......
- ......اپنی صفات میں اکیلا......
- ......اپنی چاہتوں میں اکیلا......

من شآء کان و مالم یشآء لم یکن

آج ایک ذہن بنا ہوا ہے کہ پیسے سے سب کچھ ہوتا ہے...... آج کا بت پتھر نہیں...... ہم بڑے توحید ہیں، تمہیں پتہ نہیں ہم بڑے موحد ہیں، ہم نہ کسی قبر کے قریب جاتے ہیں، نہ کسی پتھر کے قریب جاتے ہیں...... بالکل ٹھیک ہے...... مومن کی یہی شان ہے کہ وہ اللہ کے سوا کسی کے سامنے نہیں جھکتا، اس لئے کہ اللہ کو سجدے کرے، لیکن آج ایک اور بت ہے جس کو ہمارا ماتھا نہیں سجدہ کررہا، ہمارا دل سجدہ کررہا ہے...... وہ کیا ہے؟ وہ ہے پیسہ...... پیسے سے سب کچھ ہوتا ہے پیسہ نہیں...... کچھ بھی نہیں...... پیسہ ہے تو بچوں کی شادی ہے...... پیسہ ہے تو بیٹیوں کے رشتے ہیں...... پیسہ ہے تو جہاں میں عزت ہے...... پیسہ نہیں تو کوئی پوچھتا نہیں...... پیسہ نہیں تو کوئی رشتہ نہیں...... پیسہ نہیں تو کوئی محبت نہیں...... پیسہ نہیں تو کوئی بھائی نہیں...... یہ آج

Marfat.com

کا بہت بڑا بت ہے جو نظر نہیں آتا۔

تکبر اللہ ہی کو سجتا ہے:

وھو الذی وھو الذی

کیا تکبر کا لفظ ہے؟

وھو الذی. اللّٰہ اکبر. من ذالذی

کیا تکبر ہے...... اللہ اکبر۔

اسی کے لئے ہے جو تکبر کرتا ہے اللہ اسے گردن سے پکڑ کر خاک میں لوٹا دیتا ہے کہ تکبر صرف اللہ ہی کے لئے ہے اور کسی کے لئے نہیں۔

اللّٰہ الذی رفع سبع سموت اللّٰہ الذی خلق سبع سموت......

اللّٰہ الذی، لاالٰہ الا ھو

قرآن میں گھومتا ہے...... گھومتا ہے:

- ......وہ اللہ، جس نے آسمان اٹھا دیئے......
- ......وہ اللہ، جس نے زمین بچھا دی......
- ......وہ اللہ، جس نے سورج چمکا دیا......
- ......وہ اللہ، جس نے چاند کو گھٹا دیا، بڑھا دیا......
- ......وہ اللہ، جس نے رات کو اندھیرا دے دیا......
- ......وہ اللہ، جس نے دن کو روشنی دے دی......
- ......وہ اللہ، جس نے ستاروں کو جگمگاہٹ دے دی......
- ......وہ اللہ، جس نے انسانوں میں روح ڈال دی......
- ......وہ اللہ، جو ہواؤں کا مالک......
- ......وہ اللہ، جو فضاء کا مالک......
- ......وہ اللہ، جو بحر و بر کا مالک......

ہم لوگ دیوانے ہیں...... پاگل ہیں......

Marfat.com

- ......مخلوق کے پجاری بن گئے......
- ......ایٹم کے پجاری بن گئے......
- ......لوہے کے پجاری بن گئے......
- ......سونے، چاندی کے پجاری بن گئے......

ہم نے تو اللہ کو چھوڑ ہی دیا ہے۔

ناقص علم کو انسان کامل علم والے اللہ سے ٹکر لیتا ہے:

اللہ کا علم کامل ہے اور انسان کا علم کامل نہیں۔

وما اوتیتم من العلم الا قلیلا

یہ تو قرآنی دلیل ہے اور عقلی دلیل یہ ہے کہ پچاس یا ستر سال میں آدمی کتنا پڑھ لے گا۔ اگر یہ روزانہ ایک کتاب بھی پڑھے تو سال میں تین سو ساٹھ کتابیں ختم کرے گا اور ساٹھ چھوڑ کر باقی تین سو کو ستر سے ضرب دیں تو اکیس ہزار اکتالیس ستر سال میں یہ پڑھتا ہے اور کائنات کے ایک فن میں ایک ایک لاکھ کتابیں لکھی ہوئی ہیں۔ اللہ کائنات کے ذرے ذرے کو جانتا ہے۔

عنده مفاتیح الغیب لایعلمها الا هو

اس کے پاس غیبی علوم کی چابیاں ہیں......

وما تسقط من ورقة الا یعلمها

ایک پتا بھی کائنات میں کہیں گر جائے تو اللہ کے علم میں ہے......

ولا حب فی ظلمت الارض

کوئی دانہ زمین کی ظلمتوں میں ہو......

ولا رطب ولا یابس

کوئی خشک و تر شے......

الا فی کتب مبین

وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے۔

Marfat.com

قانون بنانے کے قابل یہ ذات ہے، جس کے علم میں خطا نہیں۔

انسان تو ایسا کمزور ہے کہ ساری تیاری عین موقع پر بھول جاتا ہے۔ میرا کیمسٹری کا پیپر تھا، ساری رات میں نے پڑھا اور جب پیپر سامنے آیا تو سب بھول گیا۔ آدھے گھنٹے میں مجھے ایک لفظ بھی یاد نہیں آیا۔ جب پیپر سامنے آیا تو میں نے پہلی نظر دیکھتے ہی کہا تھا، سارا مجھے آتا ہے، ایک گھنٹے میں مکمل کردوں گا۔ جب قلم اٹھایا تو دماغ بند ہو گیا۔

چشمہ آنکھوں پہ لگا ہوا ہے اور بیگم سے پوچھ رہا ہوں میرا چشمہ کہاں ہے؟ وہ کہہ رہی ہے تیری آنکھوں سے لگا ہوا ہے۔

یہ انسان قانون بنا سکتے ہیں جو بیک وقت دو چیزوں کو سوچ نہ سکے......

ماجعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ

اللہ نے تمہارے دو دل نہیں بنائے، ایک ہی بنایا ہے جو ایک وقت میں ایک ہی کے لئے تڑپ سکتا ہے، دو کے لئے نہیں۔ ہم ایک وقت میں دو چیزوں کو سوچ نہیں سکتے، ایک وقت میں دو چیزوں کو لکھ نہیں سکتے، تو ہم کیسے قانون بنا سکتے ہیں؟

سمندر کی تہہ کے ذرات کو دیکھنے والی ذات:

- ......اللہ وہ ذات ہے جس پر عیاں نہاں سب برابر ہے......
- ......مخفی اور اعلانیہ اس کے لئے برابر ہے......
- ......عالم الغیب اور عالم الشہادۃ اس کے لئے برابر ہے......
- ......رات کا اندھیرا دن کا اجالا اس کے لئے برابر ہے......
- ......زمین کا اندر زمین کا باہر اس کے لئے برابر ہے......
- ......سمندر کی تہہ اور سمندر کی سطح اس کے لئے برابر ہے......
- ... پہاڑوں کی غاریں اور چوٹیاں اس کے لئے برابر ہیں......
- ......صحرا اور دریا اس کے لئے برابر ہیں......

کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے سامنے کھلی کتاب کی طرح ہے۔ یہ اللہ اس قابل ہے کہ ہر قانون بنا سکے۔ یہ پاکستان والے کہاں قانون بنانے کے قابل ہیں؟ اتنے بڑے علم والا ہی

Marfat.com

اس قابل ہے کہ قانون بنا سکے، کیونکہ اس کے سامنے ساری کائنات ہے، اس کے سامنے ماضی بھی ہے، اس کے سامنے حال بھی ہے، اس کے سامنے مستقبل بھی ہے۔ اور ہم تو ماضی اور حال کو دیکھ کر مستقبل کے لئے قانون بناتے ہی۔ ماضی بہت سارا ہمیں یاد نہیں، حال بھی بھولتا رہتا ہے اور مستقبل کا ہمیں پتہ نہیں۔ وہ ذات قانون بنائے جو ماضی، حال، مستقبل کے ذرے ذرے پر حاوی ہے اور اس کے لئے یہ سب کچھ برابر ہے۔

زمان اور مکان سے پاک ذات:

لایحویه مکان

مکان سے پاک......

لایشتمل علیه الزمان

زمانے سے پاک......

اینما تولوا فثم وجه اللّٰه

جدھر دیکھو گے اللہ ہی نظر آئے گا......

للّٰه المشرق والمغرب

مشرق بھی اللہ کا، مغرب بھی اللہ کا......

رب المشرق والمغرب

مشرق کا رب، مغرب کا رب......

رب المشرقین ورب المغربین

مشرقین کا رب، مغربین کا رب......

رب المشارق والمغارب

مشارق کا رب، مغارب کا رب ....

رب السموات والارض

ساتوں زمین و آسمان کا رب......

جو اتنا بڑا مالک و قادر ہے اس کو یہ حق ہے کہ وہ قانون بنائے۔

Marfat.com

اس اللہ نے ہمیں اور آپ کو ایک قانون دیا ہے، جس پر چل کر دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے، لیکن وہ قانون اجباری نہیں اختیاری ہے......

ولاشئنا لآتینا کل نفس ھدٰھا

ہم چاہتے تو تم سب کو ہدایت دے دیتے، انبیاء کو نبوت حاصل کرنے کے لئے کوئی محنت نہیں کرنا پڑتی ہے؟ یا پہلے ریاضت کرنی پڑتی ہے، پھر ولی بنتا ہے۔ یہ بات نہیں۔ اللہ کا انتخاب ہے کہ بس اس کو نبوت دی جائے۔

بت فروش و بت پرست کے بیٹے کو نبی بنا دیا اور خلیل اللہ بنا دیا اور اپنے نبی سے بھی کہا:

ثم اوحینا الیک ان تبع ملة ابراھیم حنیفا

اے میرے نبی تمہیں بھی حکم ہے کہ ابراہیم کی پیروی کرو۔

وہ کس کا بیٹا ہے؟ بت بیچنے والا...... بت بنانے والے کا...... بت کے سامنے جھکنے والے کا...... اس کے بیٹے کو خلیل بنا دیا۔

ابراہیم علیہ السلام کی جب پہلی مرتبہ زبان کھلی تو اپنی ماں سے پوچھنے لگے۔ میرا رب کون ہے؟

اس نے کہا، میں ہوں۔

کہا، تیرا رب کون ہے؟

کہا، تیرا باپ ہے۔

کہا، میرے رب کا باپ کون ہے؟

کہا، نمرود ہے۔

کہا، نمرود کا باپ کون ہے؟

کہا، اس کا کوئی رب نہیں، وہ سب کا رب ہے۔

زبان کھلتے ہی یہ سوالات کئے۔ یہ اللہ کی صفت ہدایت ہے جو انبیاء کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

اللہ کے ارادہ کا نام وجود ہے:

تو اس کائنات میں ہم انسان کی شکل میں ہیں جو اللہ کی چاہت ہے ... یہ لوہا اس شکل

Marfat.com

میں ہے تو یہ اللہ کی چاہت سے ہے..... آسمان بلند ہوا ہے تو یہ بھی اللہ کی چاہت سے ہے۔

والسمآء رفعها

خود بلند نہیں ہوا..... اللہ نے بلند کیا ہے۔ زمین بچھ گئی.....

والارض فرشنها

اللہ نے زمین بچھادی..... پہاڑ کھڑے کر دیئے.....

والجبال ارسٰها

خود نہیں گڑے، اللہ نے گاڑے..... لوہے میں سختی ہے، تو کہا:

انزلنا الحديد فيه بأس شديد

لوہا تیرے اللہ نے اتارا ہے اور اس نے خود اس میں سختی رکھی ہوئی ہے.....

اخرج منها مآء ها

زمین سے پانی نکالا.....

اور زمین کیوں، اور یہ زمین کی یہ پیداوار نہیں کہ زمین پانی بنا رہی ہے کہ کوئی کسی اور طریقے سے پانی بنا رہا ہے..... بلکہ اللہ پانی کو زمین سے نکال رہا ہے.....

فاسكنه فى الارض

اور دوسری جگہ فرمایا کہ میں نے پانی کو زمین میں ٹھہرایا ہے..... اتارا گیا ہے؟

انزلناه من اسماء ماء مباركا

آسمان سے اتارا ہے.....

دنیا اسباب کی جگہ ہے..... بادلوں سے اتارا ہے..... کیا وہ بادلوں کا محتاج؟ وہ محتاج نہیں..... لیکن ایک نظام کے تحت.....

وانا صببنا الماء صبا

وہ بادلوں سے پانی کو اتارتا ہے.....

ثم شققنا الارض شقا

زمین کو ہم نے پھاڑا..... اور پھر.....

فاسكنه فى الارض

Marfat.com

پھراس زمین میں پانی کو ٹھہرایا، پھرہمیں ایک بات سمجھائی ...
وانا علی ذھاب به لقادرون
میں جب چاہوں اس پانی کو زمین سے ختم کردوں ......اور ایک قطرے کو بھی تم ترس جاؤ......

قل ارءیتم ان اصبح ماء کم غورا
مجھے بتاؤ اگر میں پانی کو بالکل ختم کردوں......
فمن یاتیکم بماء معین
کون ہے میرے سوا جو تم کو پانی لا کردے......
تو میرے محترم بھائیو اور دوستو!

اللہ تعالیٰ کا اس کائنات کی تخلیق میں ذاتی ارادہ ہے......شکل اللہ نے دی، صورت اللہ نے دی......اللہ کی یہ طاقت ہے کہ صورتیں باقی رکھے اور صفات بدل دے......اللہ کو یہ طاقت ہے کہ ساری شکل اور صورت کا وجود مٹا دے......جو ہمارے بارے میں صرف اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے......ہم اس شکل میں بیٹھے ہوئے ہیں تو اپنی ایک طاقت کا اظہار یوں اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ:

قل ارءیتم ان اخذاللّٰہ سمعکم وابصارکم وختم علی قلوبکم من الہ غیر اللّٰہ یاتیکم به
تمہارے کان ختم کردوں، تمہاری آنکھیں ختم کردوں، تمہاری عقلیں ختم کردوں، تو کوئی ہے تمہارے رب کے سوا کہ جو تمہیں لٹا سکے، یہ چیزیں دے سکے......

پھر دوسری طرف اللہ ہمارے اوپر تصرف بنا رہے ہیں:
ان یشاء یذھبکم ویات بخلق جدید
میں چاہوں تو تم سب کو مٹا دوں......کسی اور کو لے آؤں......
اور میری ایک اور دھمکی ہے جو قرآن میں ہمارے بارے میں ہے:
وتسئکم فی مالا تعلمون

Marfat.com

میں تم کو ایسا بنا دوں کہ تم کو پتہ ہی نہ ہو......
یعنی تمہاری شکل بدل دے، مسخ کر دے اللہ...... اللہ انسان سے جانور بنا دے...... جانوروں میں بے شمار شکلیں ہیں، ان میں اللہ تعالیٰ ہمیں تبدیل کر دے تو اس کو پوری طاقت اور قدرت حاصل ہے۔

کائنات کی چیزیں نفع نقصان اللہ کے حکم سے پہنچاتی ہیں:

یہ ساری کائنات اللہ کے حکم سے جود میں آئی اور اس میں ساری چیزیں انسان کو نفع پہنچاتی ہیں اللہ کے حکم سے اور نقصان پہنچاتی ہیں اللہ کے حکم سے۔ اللہ کے حکم سے ان میں نقصان کی شکلیں آتی ہیں۔ اللہ کے حکم سے باقی ہے، اللہ کے حکم سے فنا ہوگا، اللہ کے امر سے دوبارہ اٹھنا ہوگا۔ کائنات میں کوئی چیز خود وجود میں نہیں آئی ہے۔ ہر چیز کا بنانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ زبردست بنانے والا ہے:

وهو الخلاق العليم

اور جاننے والا بھی ہے۔ ساری کائنات اپنے ارادے سے بنائی ہے اور اپنی قدرت سے اس پر قبضہ کیا ہوا ہے......

كل شئى قد علم صلوته وتسبيحه

ہر چیز اس کی تسبیح پڑھتی ہے، اس کی نماز پڑھتی ہے......

وان من شئى الا يسبح بحمده

کائنات میں چھوٹی سی چھوٹی چیز، بڑی سے بڑی چیز، جانور ہو یا بے جان ہو، متحرک ہو یا ساکت ہو، ہر چیز اس کی تسبیح پڑھتی ہے۔ ہر چیز اس کی قدرت سے، اس کی طاقت سے، اس کے ارادے سے باہر نہیں، وہ جو چاہے کر دیتا ہے۔

تمہیں بیکار نہیں پیدا کیا:

میرے بھائیو اور بہنو! اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے کار پیدا نہیں کیا نہ بے مقصد پیدا کیا ہے:

Marfat.com

افحسبتم انما خلقنا کم عبثا و انکم الینا لاترجعون

تمہارا کیا خیال ہے کہ تم بے کار ہو، اور میرے پاس آنے والے نہیں ہو۔

اللہ تعالیٰ کا زبردست نظام میرے اور آپ کے گرد ہے۔ زبان کی ہر حرکت، آنکھوں کی حرکت، کان کی سماعت، دل میں آنے والے جذابت، احساسات، سب پر اللہ تعالیٰ کا زبردست پہرا ہے۔

اللہ کے دو نگہبان:

مایلفظ من قول الا لدیه رقیب عتید

بولتے ہیں تو لکھا جاتا ہے۔

انا علیکم لحافظین کراماً کاتبین

سو رہے ہوں، جاگ رہے ہوں، کاروبار میں ہوں، تنہائی میں ہوں، دو نگہبان دائیں بائیں بیٹھے ہیں۔ جنہیں نہ کھانے کی ضرورت نہ سونے کی ضرورت، نہ آرام کی ضرورت...... ہماری ہر ہر حرکت پر کڑی نگاہ ہے۔

انسان کے ہر عضو سے سوال ہوگا:

ان السمع و البصر و الفواد کل اولئک کان عنه مسئولاً

اور اللہ پاک اعلان فرمارہے ہیں کہ میرے پاس سنبھل کے آنا، تمہاری آنکھوں سے پوچھوں گا کیا جذبات لے آئے ہو اور اس دن ان پر تیرا زور نہیں چلے گا بلکہ یہ میرے حکم سے بولیں گے اور جسم کا ایک ایک عضو بولے گا ......اور یہ کہے گا کہ تمہیں کیا ہوا میرے ہی خلاف تم گواہی دینے لگ گئے؟ وہ جواب میں کہیں گے:

انطقنا اللّٰه الذی انطلق کل شیء

ہم کیا کریں، ہمیں وہ بلوا رہا ہے جس نے ہر چیز کو قوت گویائی عطا فرمائی ہے۔

کہے گا:

تمہارا بیڑا غرق ہو، تمہاری وجہ سے تو میں اللہ کی نافرمانی کرتا رہا، آج تم ہی

Marfat.com

میرے خلاف ہو گئے۔

الیوم نختم علی افواھھم وتکلمنا ایدیھم وتشھد ارجلھم بما کانو یکسبون

آج ہم تمہاری زبانیں بند کردیں گے، تمہارے ہاتھ پاؤں تمہارے کئے کرائے کا کھلا ثبوت اپنی زبان سے پیش کریں گے۔

اس وقت ساری دنیا کے مرد اور عورت اس اعتبار سے زندگی نہیں گذار رہے کہ ان پر کوئی نگہبان ہے جو انہیں دیکھ رہا ہے۔ دن رات ان کی نقل وحرکت پر اس کی نگاہ ہے اور اس سارے کئے کرائے کو وہ سامنے رکھ کر پیش کرے گا۔ اس اعتبار سے ہماری زندگی نہیں گذر رہی:

یعلمون ظاھرا من الحیوٰۃ الدنیا وھم عن الآخرۃ ھم غفلون

ہم اس دنیا ہی کی چار روزہ زندگی کے جھمیلوں میں اتنا پھنس گئے ہیں کہ آخرت کی زندگی سے ہی غافل ہو گئے ہیں۔ آنے والی گھاٹیوں سے غافل ہو گئے ہیں، آنے والے عذاب سے غافل ہیں، آنے والی رحمت سے غافل ہیں۔

اے بندے سب کچھ تیرا اور تو میرا:

اللہ جل جلالہ نے سورج، چاند، ستاروں، سیاروں کو، ہواؤں فضاؤں کو انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے:

یاابن آدم خلقت السموت والارض یاابن آدم خلقت الاشیاء لاجلک

اے میرے بندے سب کچھ تیرے لئے بنایا ہے......

وخلقنک لاجلی

ا تجھے میں نے اپنے لئے بنایا ہے......

فلا تشتغل بما ھو لک عمن انزلہ

جو کچھ تیرے لئے ہے اس کی وجہ سے تو اس کو نہ بھول جا جس کے لئے تو پیدا کیا گیا ہے۔

Marfat.com

دنیا ہمارے لئے ، ہم اللہ کے لئے ۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دنیا تو تیری خدمت کر رہی ہے تو اس کی وجہ سے مجھے تو نہ بھول ، میرا بے فرمان تو نہ بن ، یہ تو سارے تیرے خدمت گذار ہیں ۔ ان میں تو نافرمانی کرلے تو بھی ہمارے لئے سورج چمکتا ہے ، ظالم کے گھر پر بھی اپنی پوری روشنی ڈالتا ہے ..... عادل کے گھر پر بھی اپنی روشنی ڈالتا ہے ..... جھوٹے کے گھر پر بھی روشنی پڑتی ہے ..... سچے کے گھر پر بھی روشنی پڑتی ہے ..... دنیا میں نافرمان پر بھی اللہ چاند کی کرنوں کو ڈالتا ہے ..... اور فرمانبردار پر بھی ڈالتا ہے ..... ان میں سے سارا نظام اس طرح چل رہا ہے کہ سب کے سب انسان کی خدمت پر ہیں ، لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں آزاد نہیں چھوڑا ، دنیا میں پکڑتا نہیں ..... غافل نہیں جانتا ، سب پتہ ہے :

ولا تحسبن اللہ غافلاً عما یعملوا الظلمون

ان کو میرے حبیب آپ بتائیے کہ تمہارے ظلم سے غافل نہیں ، بے خبر نہیں ۔

اللہ کی ذات کو مقصود بنا لو :

میرے محترم بھائیو اور بہنو ! اس وقت ہم اللہ کی ذات کو مقصود بنا کر زندگی نہیں گزار رہے ، بلکہ اپنی خواہشات اور ضروریات کو مقصد بنا کر چل رہے ہیں ..... چونکہ مسلمان ہیں ، اس ضمن میں کبھی سجدہ بھی کر لیتے ہیں ، لیکن اس دل کا جو رخ ہے وہ اللہ کی طرف نہیں ہے ۔ وہ اللہ سے غیر کی طرف پھرا ہوا ہے ..... میرے بھائیو ! غیرت اللہ کا خاصہ ہے ، جو اس نے مردوں اور عورتوں میں رکھی ہے ۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک عورت آئی ۔ کہا ، اے شیخ ! اگر اللہ نے پردے کا حکم نہ دیا ہوتا تو میں اپنے چہرے سے نقاب اٹھا کر دکھاتی کہ اللہ نے مجھے کیا جمال بخشا ہے ، لیکن اس کے باوجود میرا خاوند دوسری شادی کرنا چاہتا ہے ۔

یہ سن کر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ پر غشی طاری ہوگئی ۔ لوگ بڑے حیران ہوئے کہ یہ کس بات پہ غشی ہے ۔ جب ہوش میں آئے تو فرمایا ، لوگو ! یہ ایک مخلوق ہے جو اپنی محبت میں شریک کو برداشت نہیں کر رہی ، وہ دو جہان کا بادشاہ اپنی محبت میں شریک کیسے برداشت

Marfat.com

کرے گا۔

میرے بھائیو! اللہ کی قسم اس نقصان کا مداوا نہیں ہو سکتا، چاہے ہم خون کے آنسو روئیں جو آج ہم کر چکے ہیں۔ چالیس سال میں ایک سجدہ بھی ایسا نصیب نہیں جس میں اللہ ہی کا دھیان ہو کسی اور کا دھیان نہ ہو، تو ایسے شخص کو کہاں سے روا ہے کہ اپنی فیکٹری کو دیکھے، کارخانوں کو دیکھے...... جسے دل کا دورہ پڑتا ہے وہ کہتا ہے مجھے یہاں سے لے چلو، میری فیکٹری جانے دو...... مل جانے دو...... کاروبار جانے دو ...... مجھے شادی کی ضرورت نہیں ...... میں کسی فنکشن پہ جانا نہیں چاہتا، پہلے میرے دل کو سنبھالو...... زندگی ہے تو سب کچھ ہے۔

- ......وہ دل جو اللہ کی محبت سے خالی ہو چکا ہو......
- ......وہ دل جو گناہوں کی لذت کا عادی ہو چکا ہو......
- ......اور وہ آنکھ جو گناہوں کی لذت سے آشنا ہو چکی ہو......
- ......وہ کان جو گناہوں کی لذت سننے کے عادی ہو چکے ہوں......
- ......وہ وجود جس کا ایک ایک بال گناہوں میں جکڑا ہوا ہو......

اسے یہ ہوش نہیں کہ میں نے کل اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے، ایک جھٹکا دل کا لگے تو سارے کاروبار چھوٹ جاتے ہیں، یہاں سارے وجود کو جھٹکا لگ چکا ہے کہ ناکن تک اللہ کی نافرمانی میں جکڑا ہوا ہے، بال بال اللہ کی نافرمانی میں جکڑا ہوا ہے، اس زبان نے کتنے غلط بول بولے ہیں، ان آنکھوں نے کتنا غلط دیکھا ہے، ان کانوں نے کتنا غلط سنا ہے، ان ہاتھوں نے کتنے ظلم کیے ہیں، یہ پاؤں کیسی کیسی غلط محفلوں کی طرف اٹھے ہیں، اور اسی وجود کے ساتھ اللہ کے سامنے جانا ہے۔

میرے بھائیو! ہم تھوڑی دیر کے لئے تو ہوش میں آنے کی کوشش کریں، شراب میں غرق کو بھی ہوش جاتا ہے، یہ کیسا نشہ چڑھا ہوا ہے، کہ پچاس سال گزر چکے ہیں، کوئی ہوش میں ہی نہیں آرہا کہ ہم کس طرف کو جارہے ہیں اور کس کے ساتھ ہمارا معاملہ پیش آنے والا ہے، جہاں کھرے کھوٹے کو الگ کیا جائے گا۔ آج اللہ تعالیٰ پردے کھولے گا:

یوم تبلی السرائر ...... فماله من قوة ولا ناصر

آج میں تیرے پردے خاک کردوں گا، نہ کوئی تجھے بچا سکتا ہے، نہ کوئی تیری

Marfat.com

مدد کر سکتا ہے اور اس دن کی رسوائی بڑی زبردست رسوائی ہے۔

اللہ کی کرم نوازی:

حشر کے میدان میں دو آدمیوں کو اللہ دوزخ سے نکالے گا، پھر فرمائے گا چلے جاؤ واپس، ایک بھاگے گا اور جا کے چھلانگ لگا دے، دوسرا چلے گا اور پیچھے مڑ مڑ کے دیکھے گا۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو بلا لے گا۔ ارے بھائی تو نے کیوں آگ میں چھلانگ لگائی؟

کہے گا، یا اللہ ساری زندگی تیری نافرمانی کی، جس کی وجہ سے آگ دیکھی، میں نے سوچا یہ ایک حکم مان لوں، شاید اسی پہ میرا کام بن جائے۔

دوسرے سے پوچھا، ارے تو کیوں پیچھے مڑ کے دیکھتا تھا؟

وہ کہے گا، یا اللہ جب ایک دفعہ تو نے نکال لیا تو تیری سخاوت کی کہانیاں آسمانوں میں مشہور ہیں۔ اب میں انتظار میں تھا کہ کب تیری سخاوت متوجہ ہو اور میری بخشش کا فیصلہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، چلو تم دونوں جنت میں چلے جاؤ۔

دنیا و آخرت کے تمام مسائل کا حل صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے:

تو بھائیو! دنیا اور آخرت بنانی ہے تو اللہ سے جوڑو اور اللہ سے جوڑنا ہے تو اس کے رسول سے جوڑو، اس کے رسول کی زندگی کو سیکھنا اور اس کی دعوت دینا کہ ہمارے رسول کی زندگی سب سے اعلیٰ ہے، ارفع ہے۔ سب اس میں ہے۔ سب سے اشرف ہے، سب سے افضل ہے، سب کے طریقے ٹوٹ گئے، صرف محمد ﷺ کا طریقہ باقی ہے۔ جس پر عمل کر کے جنت پائیے، جسے دنیا چاہئے، جسے اولاد چاہئے، محبتیں چاہئیں، جسے جو چاہئے دنیا و آخرت کی بھلائی تو وہ محمد ﷺ کے طریقے کے بغیر نہیں مل سکتی۔ لہٰذا ہم آپ نبی کریم ﷺ کی طرف دعوت دیں، جیسے کہ سیاستدان لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں ووٹ دے دو ہم تمہارے مسئلے حل کر دیں گے۔

تو ہم کہتے ہیں کہ محمد ﷺ کے طریقے پر آ جاؤ، اللہ تمہارے مسائل حل کر دے گا۔ ہم بھی دعوت دیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ مسلم لیگ کو ووٹ دو، سڑکیں بن جائیں گی۔ اسپتال بن جائیں گے، بجلی آ جائے گی۔ مثال دے رہا ہوں۔ نہیں نہیں...... یہ ہم سے زیادہ غریب ہیں جو ہم

Marfat.com

سے زیادہ فقیر ہو ہمیں کیا غنی کرے گا۔ جو ہم سے زیادہ خوفزدہ ہو وہ ہمیں کیا امن دے گا۔ جو ایس پی صاحب بازار میں آ رہا ہو تو آگے پیچھے، دائیں بائیں، چاروں طرف پہرہ...... ہم بھی کیسے سادہ مسلمان ہیں، ان سے کہتے ہیں کہ ہمیں امن دو، امن قائم کرو...... کیا یہ آپ کو امن دیں گے؟ اس سے امن مانگو جس کی صفت مومن ہے۔ یہ خود محفوظ نہیں ہیں، آپ کو کیا امن دیں گے۔ امن ان سے مانگو جو خود مامون ہوں اور محفوظ ہوں اور وہ صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ ان سے کیوں مانگ رہے ہو جو خود پہروں کے محتاج ہیں۔

دنیا اور آخرت کے مسائل اللہ کے ہاتھ میں ہیں، ان سے لینے کا راستہ محمد ﷺ کی زندگی ہے۔ اوپر آسمان میں اللہ ایک اور زمین میں حبیب ایک...... پھر جو اس کے طریقہ پر آتا ہے وہ بھی اللہ کا حبیب بن جاتا ہے اللہ نے کسی نبی کی جان کی قسم نہیں کھائی، آپ کے شہر کی قسم کھائی۔

بادل اللہ کے حکم کا محتاج:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أمطر يزرعهم زرعهم

کھیتی پانی مانگتی ہے تو میں بارش کر دیتا ہوں۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک آدمی جا رہا تھا کہ بادل سے آواز آئی کہ جاؤ فلاں کی کھیتی کو پانی دو۔ تو وہ آدمی بادل کے ساتھ ہولیا۔ تو بادل ایک پہاڑی پر برسا۔ وہاں سے ایک درے میں سے ایک نالہ سا تھا، اس میں آیا، آگے جا کے ایک ڈھال تھا اس میں گیا تو پانی کے ساتھ ساتھ ایک آدمی آگے انتظار میں ہے۔ پانی آیا تو اس نے پانی کو باغ میں کر دیا۔

وہ کہنے لگا، بھائی کیا کرتا ہے اور تیرا نام کیا ہے؟

اس نے نام بتایا۔

اس نے کہا کہ میں نے بادل سے آواز سنی کہ فلاں کی کھیتی کو پانی پلاؤ۔

اس نے کہا کہ اگر یہ قصہ نہ ہوتا تو میں تمہیں کبھی نہ بتاتا۔ اصل میں بات یہ ہے کہ اللہ نے مجھے یہ باغ دیا ہے۔ جب یہ تیار ہو جاتا ہے تو میں اس کے تین حصے کرتا ہوں۔ ایک حصہ

Marfat.com

فقیروں کو دیتا ہے، ایک حصہ اپنے گھر میں اپنا خرچہ کرنے کے لئے رکھتا ہوں اور ایک حصہ پھر اس میں لگا دیتا اس کی تیاری کے لئے۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ زمینداری میں جو فصل آئے تو اس کا ایک حصہ آگے فصل پر لگانا چاہئے تب جا کے فصل کا حق ادا ہوگا مادی لحاظ سے۔ کیا خوبصورت طریقہ اللہ کے نبی ﷺ نے بتایا کہ ۱/۳ حصہ لگاؤ اس پر تب جا کر صحیح فصل ہوگی۔ تو اللہ نے فرمایا:

أملئهم بحصادهم

جب ان کی فصل تیار ہوتی ہے تو بارش کو روک لیتا ہوں۔

اور حکومت ان کے عقل مند لوگوں کو دیتا ہوں، دردمند لوگوں کو دیتا ہوں، بُردبار لوگوں کو دیتا ہوں، چشم پوشی کرنے والوں کو دیتا ہوں، معاف کرنے والوں کو دیتا ہوں اور خوش اخلاق لوگوں کو دیتا ہے۔ یہ سارے معانی علیم کے ہیں اور پیسہ سخیوں کو دیتا ہوں اور یہ میرے راضی ہونے کی نشانی ہے۔

سوچئے کہ کہیں اللہ ہم سے ناراض تو نہیں:

اس حدیث کو سامنے رکھ کر سوچیں کہ اللہ کتنا ناراض ہو گیا ہے ہم سے۔ یہ سمندر کا پانی کیا ویسے اٹھ کر داخل ہو گیا ہے؟ سندھ میں اور بدین میں ایسی خواہ مخواہ بارش ہو گئی؟ کھڑے گنے کو بہا کے لے گئی...... کپاس کو اٹھا کر لے گئی...... ایسے بادل کہ جیسے چاہے برس جائیں...... سمندر کا پانی کیا آوارہ ہے کہ جدھر کو چاہے نکل جائے...... ہوائیں کیا اتنی بے لگام ہیں کہ پیچھے ان کو کوئی قابو کرنے والا نہیں۔

نہیں! ان ہواؤں کا رب ہے جو ان کو چلاتا ہے، ان پانیوں کا رب ہے جو ان کو بہاتا ہے اور ان بادلوں کا رب ہے جو ان کو برساتا ہے۔

میرے بھائیو! ہم یہ پچھلی بات عرض کر رہے ہیں، بات پرانی ہے، زبان نئی ہے۔ قصہ تو پرانا ہے، نیا قصہ تو کوئی نہیں ہے کہ ہم اللہ کو ساتھ لیں اور اللہ کو ساتھ لئے بغیر کوئی مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ اچھا! فرض کرو کوئی مسئلہ حل ہو بھی گیا، کتے کی طرح انڈا اپرا ٹھا بھی گیا تو کیا موت نہیں آئے گی؟ کیا یہ دنیا نہیں چھوٹے گی؟ کیا قیامت نہیں ہوگی؟ کیا حساب و کتاب کا ترازو نہیں

Marfat.com

آ ئے گا؟ کیا جنت اور جہنم کو نہیں دیکھے گا؟ کیا اللہ نہیں پوچھے گا کہ کیا کیا تھا؟ تو وہاں کیا جواب دے گا۔ روٹی بھی مل گئی تو مسئلہ حل تو پھر بھی نہیں ہوا۔

میرے بھائیو! اللہ کو ساتھ لیا جائے۔ اللہ کو ساتھ لئے بغیر کوئی بھی مسئلہ حل نہیں ہوگا۔

جب اللہ ساتھ ہو جائے گا تو:

لفتحنا علیهم بر کات السمآء والارض

تمہاری زمین سے برکتیں نکلیں گی، زمین سونا اگلے گی

جب تقویٰ آئے گا تو بھی اللہ تعالیٰ ہم سب کو گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

میں نے تجھے بنایا اور تو میرا ہی باغی بن گیا:

خلقک فسوک فعدلک فی ایِّ صورة ماشآء رکبک

یہ سب کچھ کرنے کے بعد جب کوئی عورت سجدے سے انکار کرتی ہے...... جب کسی نوجوان کا ماتھا زمین پر لگنے سے انکاری ہوتا ہے...... جب کسی کی نظر بے حیاء ہو جاتی ہے...... جب کوئی عورت بے پردہ ہو جاتی ہے اور زیب و زینت سے بن ٹھن کر بازار میں قدم اٹھاتی ہے تو یہ آیت آگے آ کر اس کا کندھا پکڑ لیتی ہے اور کہتی ہے:

اے میری بندی! میں نے تجھے بنایا تو میری ہی باغی ہو گئی۔

اے میرے بندے! میں نے تجھے بنایا تو میرے بارے میں ہی بدگمان ہو گیا۔ کبھی ماؤں نے بھی اپنی اولاد کا برا چاہا ہے۔

میں نے جو تمہیں کہا ہے پردہ کرو...... میں نے جو تمہیں کہا ہے زمین پر سر رکھو اور سجدے کرو اور نمازیں پڑھو...... میں نے جو تمہیں کہا ہے کہ مرد و عورت میں حد فاصل رکھو...... میں نے جو تمہیں کہا ہے کہ مرد و عورت کا اتصال آگ ہی آگ ہے اس سے بچو تو کیا کبھی ماں بھی اپنی اولاد کا برا مانگتی ہے۔

- ...... میں نے جو تمہیں کہا ہے کہ رمضان کے روزے رکھو۔
- ...... میں نے جو تمہیں کہا ہے کہ باپ کے سامنے سر نہ اٹھاؤ۔

Marfat.com

- ......میں نے جو کہا ہے کہ خاوند کی اطاعت کرو۔
- ......میں نے جو کہا ہے خاوند سے کہ بیویوں کا حق ادا کرو۔
- ......میں نے جو کہا تھا دکان پر تجارت صحیح کرنا ......تو لنا صحیح ......
- ......اپنی ملازمتوں پر ظلم نہ کرنا......
- ......اپنی طاقت سے غلط فائدہ نہ اٹھانا......

لیکن تم نے کیا کیا؟

- ......تم نے قدم قدم پر میرے حکموں کو توڑ دیا۔
- ......نمازوں کو چھوڑ دیا......میرا نافرمان بن گیا۔
- ......قرآن قصہ ماضی بن گیا۔ برکت کے لئے قرآن گھر میں پردوں میں لپیٹ کے رکھے ہوئے ہیں......پڑھنا بھول گئے۔
- ......سیکھنا پڑھانا بھول گئے۔
- ......سکھانا بھول گئے۔

ہم بہت چھوٹے تھے مجھے اپنے بچپن کا یاد ہے کہ ہم مسجد سے قران پڑھ کر گھر آتے تھے تو گھر میں یونہی عورتیں قرآن کھول کر پڑھ رہی ہوتی تھیں۔ حالانکہ چھوٹا سا ہمارا گاؤں، دیہاتی علاقہ ملتان کا......لیکن گھر گھر میں عورتیں قرآن پڑھ رہی ہوتی تھیں۔اب رات ایک بجے تک ٹی وی چلتے ہیں اور جہاں کیبل آئے گی وہاں بے حیائی بھی آئے گی......زنا کے بازار بھی گرم ہوں گے۔

بغیر نمونہ کے بنانے والا کون:

میرے بھائیو اور دوستو! اللہ نے ہمیں عدم سے وجود بخشا ہے، ہم کچھ نہیں تھے:

هل اتى على الانسان حين من الدهر لم يكن شيئا مذكوراً

اے انسان تو وہ دن یاد کر جب تو کچھ بھی نہ تھا، پھر کیا ہوا؟ اللہ نے زمین و آسمان کو بنایا۔

زمین و آسمان نہیں تھے، اللہ ایسا بنانے والا ہے جو بغیر چیز کے چیز بناتا ہے۔ ہم تو خیال

Marfat.com

سے چیزیں بناتے ہیں۔ اللہ جو حقیقی خالق ہے، بغیر چیز کے بناتا ہے۔ زمین کا خیال کوئی نہیں تھا اس کے بغیر بنادی..... آسمان کا کوئی خیال نہیں تھا اس کے بغیر بنادیا..... سورج، چاند ستاروں کا خیال کوئی نہ تھا اس کے بغیر بنادیا..... کوئی درخت نہیں تھا ہر درخت کو بغیر بیج، بغیر دانے کے بنایا..... ہر پہلی چیز، پہلا چیتا، پہلا شیر، پہلی چیونٹی، پہلا پرندہ..... ہر چیز کا پہلا کوئی نہیں تھا..... جیسے کہ ہم اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں کو جوڑ توڑ کے چیزیں بناتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے بغیر چیزوں کے چیزیں بنادیں۔ پھر آگے ان سے جو چیزیں بن رہی ہیں وہ بھی اللہ کے ارادے ہی سے بن رہی ہیں۔ ہمارا ہاتھ اس میں ذریعہ ہے کرنے والا اللہ ہی ہے۔ تو جیسے کہ اللہ نے ان تمام چیزوں کو بغیر کسی نمونے کے پیدا فرمایا، اسی طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کو بھی بغیر کسی انسان کے بنایا۔

اللہ نے ہمیں بنایا اور کائنات کو بنایا..... پھر اس کائنات کے حالات پیدا فرمائے۔ ایک وہ چیزیں ہیں جو ہمیں نظر آتی ہیں، پھر اس میں حالات ہیں۔ عزت، ذلت، زندگی، موت، صحت، بیماری، عداوت، نفرت، محبت، مہنگائی..... یہ ساری چیزیں اللہ کے یہاں ازل شدہ ہیں۔ اللہ نے ان کو بھی نازل فرمایا۔ نہ یہ چیزیں کسی کے قبضے میں ہیں نہ حالات کسی کے قبضے میں ہیں۔ حالات پر بھی اللہ اکیلا قابض ہے اور چیزوں پر بھی اللہ تعالیٰ اکیلا قابض ہے۔ اس کی حکومت میں کوئی شریک نہیں۔ وہ بہت بڑا ہے اور بڑے کی ماننے سے بہت سارے کام بن جاتے ہیں۔ دنیا میں کوئی ایسا نہیں جو اس کا ہمسر بن سکے۔

رزاق کا لامحدود رزق:

اللہ تعالیٰ کے ایک دن کا دسترخوان شمار فرمائیے۔ دنیا میں اس وقت پانچ ارب انسان آباد ہیں۔ ان کے لئے کتنے کروڑوں ٹن پانی، کتنے کروڑوں ٹن دودھ، کتنے کروڑوں ٹن سبزی، گوشت، بکری کا، گائے کا، بھینس کا، کروڑوں ٹن گندم، چاول، پھل، پھول..... پھر سمندر میں چلے جائیں، کتنی مچھلیاں، جنگل میں کتنے درندے، کتنے شیر، کتنے چیتے، کتنے بے شمار جانور ہیں۔ سمندری مخلوق کا کوئی اندازہ ہی نہیں کہ کتنی مخلوق اس میں پھر رہی ہیں۔ ان سب کو اللہ تعالیٰ ایک دن میں جو کھلاتا ہے اور جس دن سے جہاں بنا ہے اس دن سے کھلا رہا

Marfat.com

ہے اور قیامت تک کھلائے گا۔ پھر بھی اللہ کے خزانوں میں ایک قطرہ کے برابر بھی کمی نہیں آئے گی۔

اتنا بڑا اس کا خزانہ ہے، کوئی بھی بڑی حکومت اس کو چلا نہیں سکتی۔ یہ اللہ کا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ پھر یہ دنیا تو بہت چھوٹی ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ:

''یہ مچھر کے پر کے برابر ہے۔''

کیا امریکہ، کیا روس، سات براعظم بھی مچھر کے پر کے برابر ہیں؟ سات براعظم کی حیثیت اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آج تک دنیا کی بادشاہی کسی کو نہیں دی، ساری دنیا کی بادشاہت اللہ نے کسی کو نہیں دی۔ سلیمان اور ذوالقرنین جو مسلمان ہیں اور بخت نصر اور یہ ساری دنیا کے حکمران کہے جاتے تو ہیں لیکن ساری دنیا پر ان کی حکومت نہیں تھی۔ صرف زمین کے آباد حصے میں ان کی حکومت تھی۔ انہیں کیا پتہ تھا کہ امریکہ کہاں ہے؟ آسٹریلیا کہاں ہے؟ جو غیر آباد زمین تھی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کو پوری دنیا کی حکومت دی تھی۔ لیکن ان کو یمن کا پتہ نہیں تھا۔ وہاں بلقیس کی حکومت تھی۔ زمین کے اکثر حصے پر ان کی حکومت تھی، ساری دنیا پر ان کی کوئی حکومت نہیں تھی، نہ اللہ نے کسی کو دی ہے اور نہ دی ہے۔ لیکن فرض کرلو، اللہ تعالیٰ کسی کو سات براعظم کی چابی پکڑوا کر بادشاہ بنادیں تو اللہ کے حبیب ﷺ فرماتے ہیں کہ:

''ایک مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ملا۔''

اور اگر وہ ساری اس سے واپس لے لی جائے اور اسے کھانے کو بھی نہ ملے، وہ سسکتا مر جائے تو اس کا ایک مچھر کے پر کے برابر بھی نقصان نہیں ہوا۔

اللہ کے علم کے ساتھ ہر چیز اور ہر کام ہوتا ہے۔ اس کے ارادے سے کوئی چیز باہر نہیں۔ کوئی یہ کہے کہ میرے پاس سائنس کی طاقت ہے جو مرضی آئے کردوں۔ نہیں، ہرگز نہیں...... اللہ کے پاس ہر چیز کا علم ہے، وہ جانتا ہے، اس کی طرف سے ڈھیل تو ہوتی ہے، اللہ پکڑے تو کوئی نہیں کچھ کرسکتا نہ کرواسکتا۔ دلوں کو پڑھتا ہے، دماغ کو پڑھتا ہے جو اس کو لکھا ہے وہ بدل نہیں سکتا، جو اس کا فیصلہ ہے اس کو کوئی تبدیل نہیں کرسکتا۔ اس کی مخلوق اس کی اپنی پیدا کردہ

Marfat.com

ہے اور اس کا حکم اس کا اپنا پیدا کردہ ہے۔ اس کا امر چلتا ہے، کوئی اس کے امر کو توڑ نہیں سکتا۔ وہ سب پر حاوی ہے، سب پر بھاری ہے:

قل لو كان البحر مدادا الكلمات ربى لنفد البحر قبل أن
تنفد كلمات ربى ولو جئنا بمثله مددا

دو ہستیوں کو اپنی تعریف کرنا جائز ہے:

میرے بھائیو! دنیا میں اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا کسی کو بھی نہیں سجتا، وہ آدمی خود ہی پاگل نظر آتا ہے جو اپنی تعریف شروع کرتا ہے کہ میں ایسا، میں ایسا۔ دنیا میں دو ہستیاں ہیں جن کو اپنی تعریف ان سے سجتی ہے۔ ایک اللہ ہے اور ایک نبی خود ہے۔ اس کے علاوہ کسی کی اپنی تعریف نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فرشتوں میں سے ایک ایسا فرشتہ ہے کہ ساتوں سمندر اس کے انگوٹھوں پہ رکھے جائیں تو ایک قطرہ پانی کا زمین پر نہیں گرے، ایسے کتنے فرشتے اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دیئے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ اس فرشتہ کو بھیج دیں تو یہاں کا کیا عالم ہوگا۔

اللہ کی عظمت کے بول:

اللہ صحت دیتے ہیں، اللہ موت دیتے ہیں، اللہ زندگی دیتے ہیں، اللہ جوانی دیتے ہیں، اللہ بڑھاپا دیتے ہیں، یہ سب اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ کی قدرت کی ان باتوں کو دل بولے، اور دل سے بولنے کا راستہ یہ ہے کہ ان چیزوں کو بار بار کہا جائے۔ بار بار کہا جائے۔ کہتے کہتے پھر دل بولتا ہے۔ جیسے صوفیاء ''الا اللہ'' کی ضربیں لگواتے ہیں، لگتے لگتے پھر دل کہتا ہے الا اللہ۔

ایمان میں زیادتی کا نسخہ! مخلوق کی نفی کرنا:

تکرار کے ساتھ اللہ کی عظمت کا سننا، اللہ کی عظمت کا بولنا، مخلوق کی نفی کرنا، کچھ نہیں ہے۔ ان میں سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قوموں کے واقعات سے بتایا کہ نظام

Marfat.com

میرا ہے جیسے چاہوں کر کے دکھادوں۔ پتھر سے اونٹنی نکال کر دکھادی۔ موت کے اسباب میں سے زندگی نکال کر دکھادوں۔ فرعون کی گود میں موسیٰ علیہ السلام کو پالا جارہا ہے۔ اندر کے جذبات، مامتا کے جذبات، ماں کہتی ہے، یہ میرا ہے۔ میں ہی اس بچہ سے محبت کرتی ہوں۔ اللہ کہتا ہے میں تیرے دل میں محبت ڈالتا ہوں:

وجعلت لک حنانا فی صدر ابوبک لایکلان حتی تشبع ولا ینامان حتی ترقد

ایسی محبت پیدا کرتا ہوں کہ تو کھائے نہیں وہ کھاتے نہیں، تو سوئے نہیں، وہ سوتے نہیں۔

اب موسیٰ علیہ السلام کی والدہ آئیں فرعون کے پاس:

وحرمنا علیه المراضع

اللہ کا غیبی نظام ہے۔ وہ دودھ نہیں پی سکتا ماں کے علاوہ کسی دوسری عورت کا۔ موسیٰ علیہ السلام کی بہن آتی ہیں اور کہتی ہیں کہ میں تمہیں بتاؤں اس کو کون دودھ پلائے گا:

هل لکم علی اهل بیت یکفلونه

جب ماں دودھ پلانے آئی، ماں ورنہ کہاں برداشت کرسکتی ہے کہ اس کی اولاد اس کی آنکھوں سے اوجھل ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یکون منها بما کتبته لک

اگر تم میری تقسیم پر راضی نہ ہوئے تو مجھے میری عزت کی قسم تجھ پر دنیا کو مسلط کردوں گا۔

دنیا میں پھرے گا وحشی جانوروں کی طرح، میرے مقدر کے لکھے ہوئے سے زیادہ لے نہیں سکتا اور میری نظروں سے گر جائے گا۔ لا الٰہ الا اللہ...... زمین و آسمان سے کام نہیں بنتے۔ اللہ بناتے ہیں۔ روٹی دکان سے نہیں ہے۔ اللہ دیتے ہیں۔

نظام پرورش میں اللہ کی قدرت:

میرے بھائیو! ہم نے کلمہ نہیں سیکھا، اللہ کی قدرت کو نہیں پہنچاتے۔ کبھی کبھی دل میں

Marfat.com

خیال آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی آج کل حیران ہوتے ہوں گے کہ یہ میرے بندے کیسے ہیں جو میری قدرت کو اتنا کمزور سمجھتے ہیں کہ میں دکان کے بغیر روٹی نہیں دے سکتا اور نوکری کے بغیر میں کھانا نہیں کھلا سکتا۔

یاابن آدم...... من اوصل الیک الغذاء...... وانت جنین فی بطن امک

ارے میرے بندے تو وہ دن یاد کر لے جب تو ماں کے پیٹ میں تھا اور میری روزی تیرے پاس آ رہی تھی۔ وہاں کونسا کارخانہ تھا جو تجھے روز پہنچا رہا تھا۔

لم ازل ادبر فیک تدبیرا

پھر میں نے تیرے میں تدبیر کو نافذ کیا، میری تدبیر چلی، میں نے تجھے آہستہ آہستہ پروان چڑھایا، نطفے سے۔

مضغة

مضغہ سے......

ثم خلقنا المضغة عظاما

ہڈیاں......

فکسونا العظام لحما

پھر اوپر گوشت چڑھایا......

ثم انشاناه خلقا آخر

اوپر کھال چڑھائی، کھال چڑھا کے تجھے انسان بنادیا اور تجھے پروان چڑھاتے چڑھاتے......

اوحیت الی الملک الموکل بالارحام

فرشتے کو بھیجا جاؤ اب اس بندے کو ماں کے پیٹ سے باہر لاؤ......

فاخرجک عریشة من جناحه

فرشتے نے اپنے پَر پر تجھے عالم دنیا میں نکالا......

Marfat.com

لالک سن تقطع

تیرے منہ میں کوئی دانت نہیں، کسی چیز کو کھا سکے......

ولا لک یدتبطش

تیرے ہاتھ میں طاقت نہیں کسی چیز کو پکڑ سکے......

ولالک رجل تمشی

تیرے پاؤں میں طاقت نہیں کسی چیز کی طرف چل کے جا سکے۔

تو حقیر ذات تھی، ایسے عالم میں اے میرے بندے جب میں نے تجھے روزی پہنچائی ہے تو تیرے بڑے ہونے پر بھی میں تیرا کفیل ہوں۔ کہاں سے روزی آئی؟ آسمان سے ماں کی چھاتی پر امر اترا:

اررتلک عرقین رفیقین...... ینبغان لک لبنا خالصا......

میں نے آسمان سے امر اتارا اور فرشتہ تیری ماں کی چھاتی سے دودھ کے چشمے جاری کر گیا۔ جو تجھے گرمیوں میں ٹھنڈا دودھ پلاتے ہیں اور سردیوں میں گرم دودھ پلاتے ہیں۔ اب میں بھول سکتا ہوں؟

رحمت خداوندی اور ہماری بے حسی:

یاابن آدم خلقت السموات والارض

اے میرے بندے! میں نے سات آسمان بنائے اور سات زمینیں بنائیں۔

ولم اعی بخلقهن

اور میں تھکا نہیں......

افیعینی رغیف عیش اسوقه الیک

تجھے روٹی کھلا کے تھک جاؤں گا؟ جب زمین و آسمان بنا کے نہیں تھکا تو تجھے کھانا کھلا کے بھی نہیں تھک سکتا۔

پھر تو کیوں سوچتا ہے کہ میری دکان نہیں ہوگی تو روزی کہاں سے آئے گی؟ میری نوکری نہیں ہوگی تو روزی کہاں سے آئے گی۔

Marfat.com

لفظ اللہ کی اہمیت:

جب تک یہ لفظ اللہ کو کہنے والا موجود ہے اس وقت تک آسمان اور زمین ٹوٹ نہیں سکتے، قیامت آ نہیں سکتی۔ سورج نکلتا رہے گا، چاند گھٹتا اور بڑھتا رہے گا۔ سردی اور گرمی کا نظام اللہ چلاتا رہے گا۔ دن اور رات کا نظام اللہ چلاتا رہے گا۔ ہوائیں چلتی رہیں گی، غلے نکلتے رہیں گے، پھل پھول پیدا ہوتے رہیں گے۔ زندگی پرورش پاتی رہے گی۔ جب تک لفظ اللہ کا وجود ہے حقیقت کوئی نہیں صرف اللہ۔

یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ اس لفظ کی قیمت نہیں، اس کی صورت کی بھی قیمت ہے، لفظ کی بھی قیمت ہے۔ لیکن اللہ کا وعدہ نصرت اللہ کا وعدہ عزت، نہ لفظ پر ہے نہ صورت پر ہے۔ وہ صرف حقیقت پر ہے۔ اللہ کے وعدے پورے ہو جائیں اور اللہ دنیا میں ہمیں چین دے دیں، اطمینان دے دیں، سکون دے دیں اور کفر کو توڑ دیں، باطل کو ملیامیٹ کر دیں، یہود و نصاریٰ کی تدبیروں کو توڑ دیں، یہ اس زندگی کے ساتھ ہوگا جو زندگی لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ ہوگی نہ کہ اس زندگی کے ساتھ ہوگا جیسی ہم گزار رہے ہیں۔ ہمارے پاس لا الٰہ الا اللہ کی صورت ہے، لیکن حقیقت نہیں ہے، جیسے کہ گاڑی کی قیمت کے لئے دو تین لاکھ کمانا پڑتا ہے اور کمائی کے لئے محنت اور مشقت کرنا پڑتی ہے۔

میرے بھائیو اور دوستو! کلمے کی حقیقت کو دل میں اتارنے کے لئے محنت اور مشقت کرنی پڑے گی۔ ہم نے تو ماں کی گود میں سیکھا کہ بیٹا کمائے گا تو کھائے گا، نہیں کمائے گا تو کہاں سے کھائے گا۔ یہ ماں نے ہمیں سبق پڑھایا۔

جب اسکول میں گئے تو استاد نے پڑھایا الف سے انار، ب سے بکری، پہلا دن اللہ کے بجائے روٹی کپڑے کا اس کو تعارف کرایا۔ بیٹا تو روٹی کھانے والا ہے، بس تیرا کام ہی روٹی کھانا اور کمانا ہے۔ جب اور بڑا ہوا تو اس کو بتایا گیا کہ زمین میں یہ رکھا ہے، سورج اور چاند میں یہ رکھا ہے، ہوائیں اس طرح چلتی ہیں، سمندر سے بخارات یوں اٹھتے ہیں، غلے یوں اگتے ہیں، سب اللہ کا غیر پڑھایا جا رہا ہے۔

جب اور بڑا ہوا تو اس نے اتنا کمایا، اس کا اتنا ہو گیا، فلاں کے پاس اتنا پیسہ ہے،

Marfat.com

اتنی گاڑیاں ہیں، اب کانوں میں یہ آواز پڑ رہی ہیں۔ سب اللہ کا غیر دل کے اندر جم رہا ہے اور اللہ سے تعلق اکھڑ رہا ہے اور مال اندر جم رہا ہے۔ اللہ کا تاثر نکلتا ہی جا رہا ہے، اور مال کا تاثر پیدا ہوتا جا رہا ہے۔ اب تو مسجدوں کے ساتھ دکانیں بنتی ہیں کہ دکانوں کی آمدنی سے اللہ کا گھر چلے، دکان کی آمدنی نہیں ہوگی تو مسجد کہاں سے چلے گی؟ اللہ اکبر۔ ایسا مادے کا رعب دل اور دماغ پر چھایا ہوا ہے کہ اللہ کی ربوبیت کا نظام ہی ذہن سے نکل گیا۔ اللہ کی قدرت، اللہ کی وحدانیت، اللہ کی صفت رزاقیت، اللہ کی صفت رحمت، صفت عطاء، صفت بطش ذہنوں سے مٹ گئی۔

اللہ کی محبت:

يدالله ان يتوب عليكم

اللہ چاہتا ہے کہ تمہاری طرف متوجہ ہو۔

اللہ پہل کر چکا ہے۔

یاابن آدم انی لک محب

اے میرے بندے، میں تو تم سے محبت کرتا ہوں۔

فبحقی علیک کن لی محبا

تو تجھے میرے حق کی قسم تو بھی تو مجھ سے محبت کر۔

یاابن آدم اذکرک وتنسانی

میں تمہیں یاد کرتا ہوں، پر تو مجھے بھول جاتا ہے۔

استرک وتخشانی

میں تیرے گناہوں پر پردے ڈالتا ہوں تو پھر بھی مجھ سے نہیں ڈرتا ہے۔

ان ذکرتنی ذکرتک

تو مجھے یاد رکھتا ہے، میں تجھے یاد رکھتا ہوں۔

ان نسیتنی ذکرتک

اے میرے بندے تو مجھے بھول جاتا ہے، میں پھر بھی تجھے یاد رکھتا ہوں۔

Marfat.com

یاداؤد لو یعلم المذنبون عنی فکیف المقلبون علی

اے میرے پیغمبر داؤد! میری عزت کی قسم، میں اپنے نافرمانوں سے اتنی محبت کرتا ہوں کہ اگر انہیں میری محبت کا پتہ چل جائے تو ان کا جوڑ جوڑ اپنی جگہ سے جدا ہو جائے، ان کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں، اگر انہیں میری محبت کا پتہ چل جائے۔ تو اے داؤد! مجھے بتاؤ کہ جب میں اپنے نافرمانوں سے اتنی محبت کرتا ہوں تو جو میرے فرمانبردار ہیں، جو مجھ سے محبت کرتے ہیں، میں ان سے کتنی محبت کرتا ہوں گا۔ اے داؤد! لوگوں کو بتاؤ کہ:

من تقرب الی تلقیته من بعید

جو میری طرف چل کے آئے گا میں آگے بڑھ کر اس کا استقبال کروں گا۔

کب آئے گا؟ جب بھی آ جائے، دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ یہ دنیا کا بادشاہ نہیں، یہ پاکستان کا بادشاہ نہیں، یہ امریکہ، ہندوستان، سات براعظم کا بادشاہ نہیں، کل کائنات کا بادشاہ ہے۔

یایضره ذنوب والا تنقصه المغفره

جس کو گناہ ضرر نہیں پہنچاتے، معاف کرنا اس کے خزانوں میں کمی نہیں کرتا۔

اللہ کی ہم سے چاہت:

میرے بھائیو! اللہ ہم سے چاہتا ہے کہ سارے بڑوں کی بڑائی نکال کر اللہ کی بڑائی ہمارے دلوں میں آ جائے۔ سب سے پہلے وہی سب سے آخر وہی۔ اس کے بعد کچھ نہیں۔ وہی اول، وہی آخر، وہ اول تو ہے مگر اس کا مکاں نہیں ...... وہ آخر تو ہے مگر اس کا زماں نہیں ...... وہ ابدی تو ہے مگر انتہاء سے پاک ہے ......

- ...... آسمانوں پر بھی اس کی حکومت،
- ...... ہواؤں پر بھی اس کی حکومت ......
- ...... پرندوں پر بھی اس کی حکومت ......
- ...... فرشتوں پر بھی اس کی حکومت ......

جبرائیل و اسرافیل اس کے تابع ہیں۔ جنت اس کی رحمت کا ادنیٰ کرشمہ، دوزخ اس کے

Marfat.com

عذاب کا ادنیٰ کرشمہ...... وہ چاہے تو ایسی کروڑوں جنتیں، ایسی کروڑوں دوزخیں اور بنادے۔ کروڑوں آسمان بنادے...... کروڑوں زمینیں بنادے...... نہ خزانے میں کمی نہ طاقت میں کمی...... نہ کوئی چیز اس کے حکم کے بغیر پھر سکے نہ لڑ سکے۔ نہ ٹکر لے سکے۔ آنکھ اس کو دیکھ نہیں سکتی۔ بڑے سے بڑا خیال اس تک پہنچ نہیں سکتا۔ حادثات سے اثر نہیں لیتا۔ انقلابات زمانہ سے وہ ڈرتا نہیں۔

اس اللہ کا بھیجا ہوا اسلام ہے...... یہ اللہ کا بھیجا ہوا دین ہے۔ عرش پر تخت بچھایا، زمین پر سلطنت بنائی، سمندر میں راستے بنائے، جنت میں رحمت بنائی، دوزخ کو عذاب سے بھرا۔

میرے محترم بھائیو! اللہ ہمارے دلوں میں اتر جائے، ہم اللہ کو خالق و مالک جان کر اس کے سامنے جھک جائیں۔ جو وہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے، جو وہ نہیں چاہتا وہ ہو نہیں سکتا۔ ساری مخلوق بے حیثیت نظر آنے لگے اور اللہ میں سب کچھ نظر آنے لگے۔ پہاڑ، زمین و آسمان بڑے نظر آتے ہیں تو اللہ کہتا ہے کہ میں نے آسمان کو روکا ہوا ہے، چاند اور سورج کی گردش نظر آتی ہے تو اللہ فرماتا ہے، سارے میرے حکم کے تابع ہیں۔ سمندر کی طوفانی موجیں نظر آتی ہیں تو اللہ کہتا ہے کہ میں ہوں جس نے سمندر کو تابع کیا ہوا ہے۔ ہوائیں چلتی نظر آتی ہیں، دنیا کی طاقتور ترین مخلوق ہوا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ہوں ہواؤں کا بھیجنے والا۔

لوہے کو بنانے والا اللہ:

پھر ہمیں لوہا سخت نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، جس نے زمین میں تمام دفینے رکھے ہیں تارکول کا دفینہ سمندر میں بنتا ہے، بننے میں ۱۰ لاکھ سال لگتے ہیں۔ اپنی جگہ میں ٹک نہیں سکتا۔ پچھلی صدی میں انسانوں کو اس کی ضرورت تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس نظام کو ہلایا۔ لاکھوں کروڑوں سال میں اللہ نے اسے بنایا، کوئی فیکٹری نہیں لگائی۔ ایک نظام بنایا۔ سمندروں کے نیچے تیل بنتا ہے...... پھر چلتا ہے۔ آگے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مشکیزے بنائے۔ پھر ان کو بھر دیا۔ جن کے اوپر کور ہے جیسے پھلوں کے اوپر چھلکا۔ سو دو سو میل تین سو میل لمبا پہاڑ ہے، اللہ نے یہ اس کے اوپر چھلکا بنا دیا ہے۔ اللہ اس کے اندر ڈال کر اسے بند کر دیتا ہے۔ اندر میوہ بھر دیتا ہے۔ گیس کے نام سے بھر دیتا ہے۔ اگر اللہ ایک زلزلہ لے آئے تو وہ سارا پھٹ

Marfat.com

جائے۔اس کے اوپر کا چھلکا پھٹ جائے تو سارا تیل نکل جائے۔سارے کام رک جائیں۔یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا۔

وہ کہتا ہے کہ میں نے اس میں رکھا تھا، میں نے خزانے بھرے ہیں۔نہ ہم نے بھرے نہ ہم نے بنائے ہیں۔پانی میں ہمیں زندگی نظر آتی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے قبضے میں ہیں۔مجھے بتاؤ اگر میں تمہارے پانی کو ویسے ہی ختم کردوں تو کون ہے تمہارے پانی برسانے والا؟

ایٹم بم سے نہ ڈرو اللہ سے ڈرو:

جس کے سامنے جبرائیل علیہ السلام جیسا فرشتہ بھی دم بخود ہو جاتا ہے، ایسا فرشتہ کہ اگر سات سمندر کا پانی اس فرشتے کے انگوٹھے پر ڈالا جائے تو ایک قطرہ زمین پر نہیں گرے، وہ خدا اپنی ذات میں کتنا عظیم ہوگا۔جس کی کوئی ابتداء ہو نہ کوئی انتہاء ہو۔اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔موت دے دے تو ہم بچ نہیں سکتے۔(اللہ نے فرمایا) جب میں تمہاری روح کو حلق میں اٹھاتا ہوں تو لاؤ نہ کسی کو لاؤ تمہاری جان بچائے۔ہمارے اوپر بھی وہی بادشاہ ہے۔اونچا کردے اس کی مرضی، نیچا کردے اس کی مرضی۔رزق تنگ کردے اس کی مرضی، رزق کھول دے اس کی مرضی۔

میرے بھائیو! وہ بادشاہ جو زمین و آسمان، سورج، چاند ستارے، فضاء، ہوائیں سب کا اکیلا مالک ہے۔یہ دین اس بادشاہ کا ہے۔یہ حکم اس بادشاہ کا ہے کہ میرا بندہ میری مان کے چل۔اے میرے بندے میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔میرے حق کا واسطہ تو بھی مجھ سے محبت کر۔

ماں دودھ کا واسطہ دیتی ہے۔اللہ اپنے حق کا واسطہ دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا وہ حق جو تجھ پر بنتا ہے، اس کی قسم دے کر تجھ سے کہتا ہوں۔یہ میرے لئے ہے...اس میں تمام کاروبار کرو، حکومت کرو، چاکری کرو، سیاست کرو، مزدوری کرو، مگر تیرا دل میرے لئے ہے۔اس میں میرا غیر نہ آئے۔اپنے دل کو صاف رکھ کر تو اپنے لئے صاف کپڑا پسند کرتا ہے، لیکن اپنے دل کو تمام گندیوں سے بھر لیتا ہے۔کچھ تو میرا خیال کر کہ میں نے اسے اپنے لئے چنا ہے۔اپنے لئے

Marfat.com

کوئی بھی چیز میلی ہو جائے تو دھولو، اور وہ اتنی صفات کا مالک ہر چیز کا مالک اس کے لئے اپنے دل کو گندہ کر دیا۔

جس دل میں اللہ نے اترنا ہے، جو دل اللہ کی محبت کا عرش ہے۔ جو دل اللہ کی محبت کا مسکن ہے۔ اسی دل میں سارے گناہوں کی غلاظت بھر دی، آنکھوں سے غلط دیکھا، کانوں سے غلط سنا، منہ سے غلط پیا، غلط کھایا، شہوت کا غلط استعمال کیا۔ اپنے دل کی ساری تختی خالی کر دی۔ یہ دل اللہ کا مسکن نہیں بن سکتا۔ یہ دین اللہ کا ہے۔ اتنے بڑے بادشاہ ہے، لیکن اسلام کی عظمت ہی دلوں سے نکل گئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

> ''جب میری امت دنیا کو بڑی چیز سمجھے گی تو اسلام کی ہیبت سے محروم ہو جائے گی۔''

جب میں کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں تو لرز جاتا ہوں کہ تمام سمندر، اور تمام خلا، اگر اس سارے نظام میں ایک ارب سال تک جہاز روشنی کی رفتار سے چلتا رہے تو یہ نظام ۱۷ کہکشاؤں کا مجموعہ ہے۔ ایسی ۵ ارب کہکشائیں ہیں، ہمارا نظام شمسی ساڑھے سات ارب میل میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ صرف ۳ فیصد ہے۔ ۹۷ فیصد تمام فرشتے بھی، یہ سارے کا سارا ایک پلڑے میں رکھا جائے اور لا الٰہ الا اللہ ایک پلڑے میں رکھا جائے تو دوسرا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ جس دین کا پہلا بول اتنا وزنی ہو جس دین کا پہلا بول لا الٰہ الا اللہ ہو وہ پورا دین کتنا طاقتور ہوگا۔ ہم ایٹم بم کی طاقت سے ڈر گئے۔ لا الٰہ الا اللہ کی طاقت کو سمجھتے تو سارے ایٹم بم مچھر کا پَر نظر آتے۔ ایٹم بم سے ڈرنا ایسا ہے جیسے کفار مکہ لات ومنات سے ڈرتے تھے۔ بت بنا کر کہتے تھے ان سے ہمارے کام بنتے ہیں۔ آج کے ایٹم بم سے ڈرنا ایسا ہے جیسا بتوں سے ڈرنا۔ ایٹم بم پر اللہ کا قبضہ ہے۔ ان کے دماغوں پر اللہ کا قبضہ ہے۔

Marfat.com

باب نمبر۲

واقعات قدرت خداوندی

(۱)......اللہ کی قدرت! سو برس تک سلا دیا:

حضرت عزیز علیہ السلام کا بیت المقدس سے گزر ہوا...... جسے بخت نصر نے توڑ دیا تھا۔ ختم ہو چکا تھا...... کہنے لگے:

انی یحیی ھٰذہ اللّٰہ بعد موتھا

یا اللہ یہ بھی زندہ ہوں گے؟

سب مٹ چکے تھے...... شہر کو آگ لگا دی اور سارا کچھ برباد کر دیا...... انہوں نے کہا، یا اللہ یہ کیسے ہوگا؟

فاماتہ اللّٰہ مائۃ عام

سفر پر جا رہے ہیں...... گدھے پر سوار ہیں...... کھانا بنا ہوا ہے...... اللہ پاک نے آرام کرنے کا تقاضا پیدا کیا۔ درخت کے نیچے گدھے کو باندھا، کھانے کو ساتھ رکھا...... لیٹے تو اللہ نے جان کو نکال لیا۔ سو برس تک موت دے دی۔ ثم بعثہ ...... پھر کھڑا کیا سو برس کے بعد ......بکم لبثت...... بتاؤ کتنا ٹھہرے ہو؟

یوما ...... ایک دن ...... پھر سورج کو دیکھا ڈھلنے والا تھا...... کہا نہیں ...... بعض ویوم ...... آدھا دن ...... قال بل لبثت مائۃ عام...... نہیں ایک سو برس تو یہاں سویا ہے۔ سویا نہیں بلکہ مرا ہے......

فانظر الی طعامک وشرابک لم یتسنہ

اپنے کھانے کو دیکھ لو...... پانی کو دیکھ لو......

کہا! گرم ہے...... پانی ٹھنڈا ہے...... سو برس ہو گئے کھانے کو کوئی چیز خراب نہ کر سکی...... اللہ کا امر ہے...... فریج کے بغیر برف کے بغیر پانی ٹھنڈا ہے اور ساری دنیا کے

Marfat.com

اسباب سو برس سے چل رہے ہی۔ لیکن اللہ کا امر اس کھانے کو ڈھکے ہوئے ہے۔

میرے بھائیو! سو برس میں کھانا خراب نہیں ہوا اور گدھے کو دیکھو..... اس کی ہڈیاں دیکھو..... اس کا کچھ بھی نہیں بچا..... گدھا جو ٹکنے والی چیز ہے..... وہ مٹی بن چکا ہے اور کھانا جو خراب ہونے والی چیز ہے وہ موجود پڑا ہے۔ اللہ نے کہا، اب دیکھو:

کیف ننشزھاثم نکسوھا لحما

اب دیکھو میں اسے کیسے زندہ کرتا ہوں......

اب جو گدھے پر امر متوجہ ہوا..... ہڈیاں زمین سے اگتی چلی گئیں اور کھڑی ہو کے ڈھانچا بنتا چلا گیا اور اس میں گوشت آتا چلا گیا اور چاروں طرف سے جو کھال کے ذرات زمین میں ختم ہو چکے تھے وہ اڑ اڑ کے اس کے جسم پر لگنے شروع ہو گئے..... ایک آن کی آن میں عزیز علیہ السلام کے سامنے سارا نقشہ آ گیا..... گدھا مٹا اور مٹ کر بنا اور بن کر اس میں روح آئی..... اور وہ دوبارہ کان ہلا رہا ہے..... فاذا ھو ینھق..... اور آواز بھی نکال رہا ہی.....

اللہ نے کہا، اب جاؤ اس بستی کو دیکھو..... جس کو کہتے تھے یہ کیسے زندہ ہو گی۔

اب آئے تو بیت المقدس آباد تھا، سو برس گزر چکے تھے۔

یہودی کا سوال! ۱۰۰ سال بڑا بھائی کون؟

ایک یہودی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس سوال لکھ کر بھیجے۔ یہ بتاؤ وہ کون سے دو بھائی ہیں جو ایک دن پیدا ہوئے، ایک دن وفات پائی اور ایک سو سال بڑا ہے، ایک سو سال چھوٹا ہے۔ پیدائش کا دن ایک..... موت کا دن ایک..... لیکن ایک سو سال بڑا ہے، ایک سو سال چھوٹا ہے اور وہ کون سی جگہ ہے جہاں سورج ایک دفعہ طلوع ہوا اور پھر کبھی طلوع نہیں ہوا؟

حضرت معاویہ رضی اللہ نے کہا کہ بھئی ابن عباس (رضی اللہ عنہ) کو بلاؤ..... وہی جواب دے گا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا۔ انہوں نے فرمایا۔ عزیر اور عزیز دو جڑواں بھائی تھے۔ عزیز کو سو برس کے لئے موت آ گئی، اس کے زندگی میں سے سو برس کٹ

Marfat.com

گئے اور پھر دونوں بھائی ایک دن مرے، ایک دن پیدا ہوئے ......ایک سو برس چھوٹا ہے...... ایک سو برس بڑا ہے اور وہ سمندر جسے اللہ نے پھاڑا اور پھاڑ کر زمین کو نیچے سے نکالا......اس پر سورج ایک دفعہ طلوع ہوا اور پھر پانی کو ملایا......پھر کبھی وہاں خشکی نہ آئی۔

(۲)......اصحاب کہف کا قصہ، ۳۰۰ برس کی نیند:

اللہ پاک اصحاب کہف کا قصہ سنا رہے ہیں...... فیة......نوجوان تھے......جن کی جوانیاں اٹھی تھیں...... امنوا بربھم ......ایمان لائے......وزدنھم ھدی ......ہم نے ان کے ایمان کو اور بڑھایا......اب ایک طرف ماں ہے...... باپ ہے......دوست ہیں......اور ایک طرف......لا الہ الا اللہ ہے......

بادشاہ نے بلایا اور یوں کہا: یا تو کلمے پر باقی رہو اور یا پھر مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ؟...... یا کلمہ ہو گا یا تمہاری جان ہو گی۔

اگر کلمے پہ رہنا ہے تو مرنا پڑے گا اور اگر کلمے کو چھوڑ دو گے تو تمہیں میں چھوڑ دوں گا...... نہیں تو تم سب کو قتل کر دوں گا۔ ایک رات کی مہلت دیتا ہوں اور خود کہیں چلا گیا۔ پیچھے یہ سارے نوجوان اکٹھے ہوئے۔ انہوں نے کہا، بھئی ایمان بچانا سب سے ضروری ہے......نہ جان ضروری ہے......نہ مال......نہ ماں باپ ضروری ہیں......نہ بیوی بچے......ایمان کا بچانا سب سے زیادہ ضروری ہے۔

اصحاب کہف کی حفاظت:

ایمان کو بچا کے نکلے......غار آیا......اللہ نے سلایا، اب اللہ اپنی قدرت کو ظاہر فرما رہا ہے۔ ایک سال......دو سال......دس سال نہیں سوئے......تین سو برس مسلسل سوتے رہے۔

ولبثو فی کھفھم ثلث مائة سنین

تین سو برس تک سو رہے ہیں۔

آدمی زیادہ سے زیادہ آٹھ گھنٹے سوئے......دس گھنٹے سوئے...... بے ہوش ہے تو چوبیس گھنٹے سوئے......اڑتالیس گھنٹے سوئے......لیکن آخر میں بھوک اسے اٹھائے گی......بھوک

Marfat.com

لگے گی تو اٹھے گا...... پیاس لگے گی تو اٹھے گا...... پڑے پڑے تھک جائے گا تو اٹھے گا...... پیشاب کا زور آئے گا تو اٹھے گا...... حاجت کا تقاضا زور سے آئے گا تو اٹھے گا...... پسلیاں درد کریں گی سوتے سوتے تو اٹھ بیٹھے گا۔ لیکن اللہ اپنی قدرت قاہرہ کو دکھا رہا ہے...... میں نے جان نہیں نکالی ان کی...... عزیز کی جان نکال لی تھی...... ان کی جان نہیں نکالی...... ان کو سلایا...... تین سو برس تک سو رہے ہیں۔

ونقلبھم ذات الیمین...... و ذات الشمال

ہم ان کی کروٹیں بھی بدل رہے ہیں...... کبھی دائیں طرف، کبھی بائیں طرف......

- ...... تین سو برس میں پیشاب نہیں آیا...... کس نے پیشاب کو روکا؟
- ...... تین سو برس میں حاجت نہیں ہوئی...... کون ہے روکنے والا؟
- ...... تین سو برس میں بھوک نہیں لگی...... کس نے بھوک کو مٹا دیا؟
- ...... تین سو برس میں سوئے سوئے تھکے نہیں...... کس نے ان کی تھکاوٹ کو دور کیا؟
- ...... تین سو برس میں پسلیاں درد نہیں ہوئیں...... کس نے درد کو ہٹا دیا؟
- ...... نین سو برس میں کوئی کیڑا، سانپ، بچھو انہیں کاٹنے نہیں آیا...... کس ذات نے انہیں روکا؟
- ...... تین سو برس میں کوئی شیر، چیتا انہیں کھانے نہیں آیا...... کون سی قدرت نے انہیں پیچھے دھکا دیا؟
- ...... تین سو برس میں زمین نے ان کو نہیں کھایا...... زمین کھا جاتی ہے...... نگل جاتی ہے...... بڑوں بڑوں کو زمین مٹی بنا دیتی ہے......

زمین پر امر اتر اتم نے کھانا نہیں...... ہوا پہ امر اتر اتم نے ان کو جگانا نہیں...... سورج کو حکم ہوا اے سورج تیری کرنیں میری بندوں پر براہ راست نہیں پڑنی چاہئیں...... تقرضھم جب سورج چلتا ہے تو اللہ پاک کا امر آتا ہے...... جو سورج کی کرنوں کو ان سے ہٹا دیتا ہے۔

تین سو برس کے بعد پھر ان کو اٹھایا...... ثلث مائة سنین...... تین سو برس سو رہے ہیں...... پھر اٹھایا...... قال قائل...... اب ایک بولا...... کم لبثنا...... یار کتنا عرصہ سوئے......

Marfat.com

ایک بولا...... یوما ......ایک دن ......دوسرا بولا ......او بعض یوم ......نہیں آدھا دن ......بال نہیں بڑھے...... ناخن نہیں بڑھے...... کپڑے میلے نہیں ہوئے ...... کپڑے پرانے نہیں ہوئے ...... پھٹے نہیں ......تھکاوٹ نہیں اور ......وکلبھم باسط ذراعیہ بالوصید ......کتا باہر بیٹھا آرام سے سو رہا ہے اور وہاں سے فوجیں گزر رہی ہے......ان کی تلاش میں ملک کا کونہ کونہ چھان مار رہے ہیں ......لیکن اللہ ان کی نگاہوں پر پردہ ڈال رہے ہیں...... کتا باہر بیٹھا ہے......وہ اندر سو رہے ہیں ......فوجیں گزر رہی ہیں ...... کسی کو نظر نہیں آرہا......اللہ پاک نے اندھا کر دیا......

تین سو برس کے بعد اٹھایا...... کتنا عرصہ سوئے؟ بھئی آدھا دن سوئے ہیں ......اچھا بھائی اب بھوک لگی ہے......اللہ اکبر...... تین سو برس میں تو بھوک نہیں لگی ......اب اٹھتے ہی بھوک لگی...... بھائی کوئی بھوک کا انتظام کرو۔ انہوں نے کہا، بھائی ایسا کرو...... جانا اور...... ولیتلطف ......نرمی سے بات کرنا...... ولا یشعرن بکم احدا ...... کسی کو پتہ نہ چلے...... کہیں ہم پڑے گئے تو مارے جائیں گے۔

انہیں خبر ہی نہیں کہ باہر تین سو برس گزر چکے ہیں۔

(۳)......حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا انوکھا واقعہ:

مرد و عورت ملیں تو بچہ ہوتا ہے......ساری دنیا دیکھتی ہے......سارا جہاں دیکھتا ہے...... لہٰذا ہر کوئی شادی کے بعد دعا کرتا ہے کہ اللہ اولاد دے......شادی سے پہلے بھی کسی نے دعا کی؟ اور یہ اللہ کی بندی مریم ......ایک کونے میں نہانے کو گئی تو فرشتہ انسانی شکل میں سامنے آ گیا۔ وہ گھبرائی:

انی اعوذ بالرحمن منک...... ان کنت تقیا

اللہ سے پناہ مانگتی ہوں......کون ہے؟

کہا، نہیں......ڈرو نہیں ......مرد نہیں ہوں۔

انما انا رسول بک

فرشتہ ہوں......

Marfat.com

کیوں آئے ہو؟

لاھب لک غلما زکیا

اللہ تمہیں بیٹا دینا چاہتا ہے......

وہ کہنے لگیں...... توبہ توبہ......

انی یکون لم غلم...... لم یمسسنی بشر ولم اک بغیا

مجھے بیٹا؟ میری تو شادی نہیں ہوئی...... میں کوئی بازاری عورت نہیں ہوں...... تو یہ کیسے ہوسکتا ہے؟

یا حرام سے آئے یا حلال سے آئے...... تو دونوں کام نہیں ہیں۔

قال کذالک قال ربک ھو علی ھین

اے مریم! تیرا رب کہہ رہا ہے کوئی مسئلہ نہیں، ابھی ہو جائے گا۔

فنضخنا فیھا من روحنا

جبرائیل علیہ السلام نے پھونک ماری، ادھر پھونک ماری، ادھر حمل......

اس کو نو مہینے اٹھاتیں تو کس کس کو جواب دیتیں کہ میری بے بسی ہے...... لہذا دوسری قدرت...... پھونک سے حمل اور ساتھ ہی نو مہینے کے مرحلے نو پل میں طے کروا کے دردزہ لگایا......

فاجاء ھا المخاض الی جذع النخلۃ

اور دردزہ نے بھگایا اور ایک کھجور کے درخت کے نیچے جا کے بچہ دے دیا......

اور اب سر پہ ہاتھ رکھا......

یلیتنی مت قبل ھذا

ہائے میں مرجاتی......

وکنت نسیا منسیا

ہائے میرا دنیا میں آنا بھی لوگ بھول جاتے...... میں کس منہ سے اب شہر کو جاؤں......؟

جبرائیل علیہ السلام پھر آئے:

Marfat.com

لاتحزنی قدل جعل ربک تحتک سریا ...... کلی اشربی...... وقری عینا

تو غم نہ کر...... چشمہ چل گیا ہے...... کھا پی...... اطمینان رکھ اور بچے کو شہر میں لے جا......

انہوں نے کہا میں کیسے لے جاؤں؟ کیا جواب دوں؟

کہا تم جواب دینا:

انی نذرت للرحمن صوما......

میرا روزہ ہے...... میں نے بات نہیں کرنی۔

بنی اسرائیل روزے میں بات نہیں کر سکتے تھے۔ ہم روزے میں جھوٹ بھی بولیں تو روزہ نہیں ٹوٹتا...... وہ سچ بھی بولیں تو ٹوٹ جاتا...... اتنی رعایت لے کر بھی اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں۔ ہائے ہائے......

فاتت به قومها تحمله

بچہ گود میں لے کر شہر میں آئیں...... ایک پکار پڑی:

یمریم لقد جئت شیئا

اے مریم، یہ کیا کیا؟

یااخت هارون

اے ہارون کی بہن......

ماکان ابوک امرء سوء

تیرا باپ تو ایسا نہیں تھا......

وما کانت امک بغیا

تیری ماں تو ایسی نہیں تھی......

فاشارت الیه

ان کی انگلی اس بچے کی طرف اٹھی...... پھر یوں کہا...... اس سے بات کرو، میرا روزہ ہے۔ تو وہ پھٹ پڑے:

Marfat.com

كيف نكلم من كان في المهد صبيا

بے وقوف بناتی ہے...... بہانہ کرنے کا بھی تجھے طریقہ نہیں آتا...... ایک تو منہ کالا کیا...... ایک بہانہ بناتی ہے...... بچہ کیسے بات کرے؟

تو ایک ہنگامہ شروع ہو گیا...... ابھی وہ ایسے ہی ہوں ہاں کر رہے تھے کہ ایک دم بچے کا خطاب شروع ہوا۔ بغیر لاؤڈ اسپیکر کے سارے ڈیفنس میں گھوم گیا...... سارے بیت المقدس میں گھوم گیا۔

پیدائشی بچہ کی تقریر:

انی عبداللہ...... اتانی الکتاب...... وجعلنی نبیا ...... وجعلنی مبارکا...... اینما کنت...... واوصنی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ مادمت حیا...... وبرا بوالدتی ولم یجعلنی جبارا شقیا...... والسلام علی یوم ولدت...... ویوم اموت...... ویوم ابعث حیا...... ذالک عیسی ابن مریم......

عیسیٰ علیہ السلام کی تقریر...... تیری قدرت...... پھونک سے حمل...... فوراً بچہ پیدا ہوا...... تیری طاقت ظاہر ہوئی کہ جو ڈھائی سال کے بعد ٹوٹی پھوٹی بات کرنے والا بچہ...... وہ ماں کی گود میں ایسی فصیح تقریر کر رہا ہے:

- ...... میں اللہ کا بندہ...... میں کتاب والا......
- ...... میں نبوت والا...... میں برکت والا......
- ...... میں ماں کا فرمانبردار...... میں نہیں ہوں بدداغ......
- ...... میں نماز والا...... میں زکوٰۃ والا......
- ...... میں سلامتی والا پیدائش کے دن......
- ...... میں سلامتی والا موت کے دن......
- ...... اور میں سلامتی والا قیامت کے دن......

یہ تقریر اس بچے سے اللہ تعالیٰ نے کروا کر ساری دنیا کے دماغوں پہ ہتھوڑا مارا ہے کہ اس

Marfat.com

کائنات کا نظام بغیر اسباب سے چلتا ہے......وہ کسی سبب کا پابند نہیں ہے۔

(۴)......حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا انوکھا واقعہ:

ساری کائنات کے مسائل کا حل صرف ایک اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ کی ذات تو ایسی قدرت والی ہے کہ ناممکن کو ممکن بنادے، اس پر ایک واقعہ پڑھئے۔

فرعون کا سارا لشکر اس کوشش میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام پیدا نہ ہوں۔ وہ ایک سال بچے ذبح کرتا ہے، ایک سال چھوڑتا ہے......جس سال چھوڑتا ہے اس سال ہارون علیہ السلام پیدا ہوئے اور جس سال قتل کرتا ہے اس سال موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ پھر اللہ کہیں چھپا کر ان کو پالتا تو قدرت کا کیسے پتہ چلتا؟

واوحینا الی ام موسی ان ارضعیه

اے ام موسیٰ دودھ پلا اس کو......

فاذا خفت علیه

جب ڈر لگے......

فالقیه فی الیم

تو پھر صندوق میں ڈال دینا......

ولاتخافی ولاتحزنی...... انارآده الیک وجاعلوه من المرسلین

نہ ڈرنا، نہ غم کرنا......تیری گود میں رسول بن کر واپس آئے گا۔

فرعونی لشکر حرکت میں ہے کہ نہیں زندہ رہنے دینا......اللہ کا نظام حرکت میں ہے کہ کر کے دکھانا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ترکھان کے پاس گئیں کہ صندق بنا کے دو......اس کو شک پڑ گیا کہ کوئی چکر ہے۔ وہ فرعون کے دربار میں آیا کہ مجھے بات کرنی ہے کہ ایک ایسا چکر چل رہا ہے۔ جب فرعون کے سامنے آیا تو اللہ پاک نے زبان بند کر دی۔ وہ کہے، بولو کیا بات ہے؟ وہ بولنا چاہے تو بول نہ سکے۔ اشاروں سے سمجھائے تو سمجھ میں نہ آئے۔ اس نے کہا، پاگل لگتا ہے......نکال دو۔ جب باہر نکلا تو زبان پھر ٹھیک ہوگئی۔ وہ پھر واپس آیا

Marfat.com

کہ بھئی مجھے ضروری بات فرعون کو بتانی ہے۔

رحم دلی کا کرشمہ:

فرعون بنی اسرائیل کے علاوہ اپنی قوم میں رحم دل بھی تھا...... اور عادل بھی تھا...... اس لئے اس کو اتنی مہلت مل گئی...... ایک دن موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا، یا اللہ! فرعون تو خدائی کا دعویٰ کرتا تھا، تو آپ نے اس کو اتنی مہلت کیوں دی؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، وہ اپنی رعایا میں رحمدل بھی تھا، اس لئے میں نے اس کو اتنی مہلت دی۔

وہ پھر اندر آ گیا...... کہا کیا بات ہے؟ پھر زبان بند ہوگئی۔ اب وہ سمجھانا چاہے تو سمجھا نہ سکے...... انہوں نے پھر نکال دیا...... جب باہر نکلا تو پھر زبان ٹھیک ہوگئی...... پھر وہ اندر بھاگا۔ جب تیسری مرتبہ اس کی زبان بند ہوئی تو فرعون نے کہا کہ اب اگر آئے تو اس کی گردن اڑا دینا۔

تو اس نے سوچا اللہ ہی کچھ کرنا چاہتا ہے۔ اس میں انسان بے بس ہے۔ چپ کر کے صندوق بنا کر حوالے کر دیا۔ پھر انہیں دریا میں ڈال دیا گیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے پوچھا۔ یا اللہ اب یہ صندوق کہاں جائے گا؟

فلیلقه الیم بالساحل

دریا کی موج اس کو کنارے پر لگا دے گی......

یاخذه عدولی وعدوله

اس کو فرعون اٹھا لے گا......

یہ سن کر موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا سینہ ایک دم دھل گیا کہ یا اللہ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں، جس سے بچانا چاہتے ہیں اسی کے پاس بھیج رہے ہیں۔ کہا

لاتخافی...... ولاتحزنی...... انا رأروه الیک...... وجاعلوه من المرسلین

اس کی موت کا ڈر نہ کر...... اس کی جدائی کا غم نہ کر...... اسے تیری

Marfat.com

گود میں واپس لا دوں گا......اور اسے رسول بنا کر دکھا دوں گا۔

جب اس بچے کو پکڑ کر فرعون کے دربار میں لایا گیا تو فرعون نے دیکھتے ہی کہا...... انہ......قاتل......یہی میرا قاتل ہے......اسے مار دو۔

خود آسیہ نے کہا......قرت عین لی ولک......یہ تو آنکھوں کی ٹھنڈک ہے...... اسے چھوڑ دو......اتنے مارے ہیں یہ ہمارے گھر میں پلے گا تو کیا ہو جائے گا۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرعون کے گھر میں موسیٰ علیہ السلام کو ٹھہرا دیا۔

وحرمنا علیه المراضع

جس خزانے سے اسے قتل کرانے کے لئے پیسہ خرچ ہوا ہے......آؤ بھائی اسے دودھ پلاؤ) اس نے بڑے ہو کر میرا ہی سر لینا ہے) موسیٰ علیہ السلام کسی کا دودھ نہ پئیں......اللہ پاک نے ساری عورتوں کا دودھ حرام کر دیا......موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے اپنی بیٹی کو بھیجا تھا......جاؤ حالات دیکھ کر بتانا......جب بہن نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کسی کا دودھ نہیں پی رہے تو انہوں نے کہا کہ میں ایک گھر جانتی ہوں، اس کا پتہ بتا دوں؟ انہوں نے کہا، ہاں ضرور بتاؤ......یہ اپنی ماں کو بلا کر لائیں......اب ماں بچے کو دیکھے اور اس کے دل میں محبت کا جوش نہ آئے......اور چہرے پر اثر نہ آئے......یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ تو انسانی فطرت کے خلاف ہے۔

جب موسیٰ علیہ السلام کی والدہ آئیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ان کادت لتبدی به لولا ان ربطنا علی قلبها

کہ قریب تھا کہ موسیٰ کی والدہ کے دل کی بے قراری چہرے پر آ جاتی، ہم نے اس کے دل کو بند کر دیا اور موسیٰ کی محبت کو کھینچ لیا......اور ان کی والدہ ایسے پتھر ہو گئی جیسے اپنا بیٹا ہے ہی نہیں......

لیکن جب انہیں دودھ پلایا تو وہ پینے لگ گئے۔ ان کی والدہ نے کہا کہ میں غریب عورت ہوں، میں آپ کے پاس نہیں رہ سکتی۔ میرے اور بھی بچے ہیں۔ میں تو اسے گھر لے جاؤں گی اور گھر لے جا کر دودھ پلاؤں گی۔ یہ منظور ہے تو ٹھیک ہے......نہیں تو میں جاتی ہوں۔

فرعون نے کہا، ٹھیک ہے......اسے لے جاؤ اور دودھ پلاؤ اور دودھ پلا کر ہمارے پاس

Marfat.com

چھوڑ جاؤ۔

اب جس خزانے سے پیسے خرچ کر کے بچے ذبح کئے جا رہے ہیں، اسی خزانے سے موسیٰ علیہ السلام کی پرورش ہو رہی ہے۔

(۵)......آگ کا ڈھیر جلا نہ سکا، مگر کیوں؟

میرے بھائیو! اس کائنات میں حکومت اللہ تعالیٰ کی ہے...... یہاں وہ ہوگا جو اللہ چاہتا ہے......ساری کی ساری نمرود کی طاقت استعمال ہوئی کہ ابراہیم کو آگ میں جلا دو اور لکڑیاں اکٹھی ہوئیں۔ ڈھیر لگایا گیا اور ایسی آگ دھکی کہ اوپر سے اڑنے والے پرندے بھی اس میں جا کے گر کے راکھ ہو جائے۔

اب ابراہیم علیہ السلام کو پھینکنے کا وقت آیا تو آپ کے قریب جائے کون؟ راستہ ہی نہیں۔ ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے تو خود چلا جائے۔

وہ کہنے لگے، میں کیوں جاؤں؟ تم نے جلانا ہے، تم پھینکو مجھے۔

اب پھینکنے کا طریقہ کوئی نہیں......قریب جائیں تو خود جلتے ہیں۔ شیطان نے ایک ہتھیار بنا کر دیا...... غلیل کی طرح...... اس میں اتار کے پھینکا...... کپڑے اتارے، رسیوں سے باندھا......

جب ہوا میں اڑے تو جبرائیل علیہ السلام دائیں طرف آئے اور پانی کا فرشتہ بائیں طرف آ گیا۔ درمیان میں ابراہیم علیہ السلام......ادھر جبرائیل علیہ السلام، ادھر پانی کا فرشتہ اور ابراہیم علیہ السلام خاموش ہیں۔ بس اتنا کہہ رہے ہیں:

حسبی اللہ ونعم الوکیل

اس سے آگے کچھ نہیں بول رہے اور ادھر پانی کا فرشتہ اس انتظار میں ہے کہ ابھی اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ پانی ڈالو، آگ بجھاؤ۔ جبرائیل علیہ السلام انتظار میں ہیں کہ یہ مجھ سے کچھ کہیں تو میں آگے کروں۔ جب دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام بولتے ہی نہیں تو بے قرار ہو گئے کہ یہ آگ میں جائے گا تو جل جائے گا۔ جبرائیل علیہ السلام بھی تو یہی جانتے ہیں کہ آگ جلاتی ہے۔ کہنے لگے، ابراہیم آپ کو میری ضرورت نہیں؟

Marfat.com

تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:

اما الیک فلا

ضرورت ہے پر مجھے تیری کوئی ضرورت نہیں......

اما الی اللہ فنعم

بے شک اللہ کا ضرور محتاج ہوں...... پر تیرا محتاج نہیں ہوں......

آگ میں جا رہے ہیں۔ جب جبرائیل علیہ السلام سے نظر ہٹ گئی تو پانی کے فرشتے سے بھی نظر ہٹ گئی تو اللہ نے براہ راست آگ کو حکم دیا:

ینار کونی بردا وسلاما وعلی ابراھیم

اے آگ ٹھنڈی ہو جا سلامتی کے ساتھ میرے ابراہیم پر۔

تو اللہ جل جلالہ نے ایسا ٹھنڈا فرمایا اور اس کے شعلوں کو گود بنا دیا۔ شعلوں نے ابراہیم علیہ السلام کو گود میں لیا۔ جیسے ماں بچے کو چارپائی پر لٹاتی ہے...... ایسے آرام سے انگاروں پہ بٹھا دیا...... آگ کو شفاف بنا دیا، یہاں کہ ابراہیم علیہ السلام کا باپ آذر جو جانی دشمن اور قتل کے درپہ تھا...... جب اس کی نظر پڑی تو اس کی زبان سے بھی بے ساختہ نکلا:

نعم الرب ربک یاابراھیم

اے ابراہیم! تیرے رب کے کیا کہنے، کیا ہی زبردست تیرا رب ہے۔

کائنات میں جو بھی شکل ہے، جو بھی صورت ہے...... اس کو اللہ نے بنایا ہی...... وہ اللہ کے قبضے میں ہے...... وہ اللہ کے تابع ہے...... اللہ کی چاہت سے استعمال ہوتی ہے...... اس جہان میں فیصلہ اللہ کا حتمی چلتا ہے...... جو زمین کو کہے گا وہ کرے گا...... جو آسمان کو کہے گا وہ کرے گی...... جو ہواؤں کو کہے وہ کریں گی...... جو پانیوں کو کہے گا وہی ہوگا...... ساری کائنات میں آخری فیصلہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔

لنگڑے مچھر کا کارنامہ:

نمرود کے مقابلے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کلمے کی دعوت دی۔ اللہ نے لنگڑے مچھر سے پٹوا کر دکھایا کہ میں ہوں اصل کرنے والا...... مچھروں سے نمرود کے لشکر کو

Marfat.com

برباد کر دیا۔ نمرود کے لشکروں پر مچھروں نے حملہ کر دیا..... مچھروں نے کاٹ کاٹ کے نمرود کے لشکر کو برباد کیا۔ نمرود بھاگا اور اپنے محل میں پہنچا اور بیوی سے کہا ... میری لشکروں کو تو مچھروں نے برباد کر دیا اور سب ہلاک ہو گئے۔

اتنے میں ایک لنگڑا مچھر بھنبھناتا ہوا کمرے میں آیا اور یوں سر پر گھوما ... کہنے لگا..... ایسے مچھر تو..... ایسے..... جنہوں نے برباد کیا اور وہی آ کے اس کی ناک میں گھسا اور اللہ نے اسے دماغ میں پہنچایا .... اور اس کے سر پہ جوتے پڑتے رہے اور جوتے پڑتے پڑتے بھیجہ پھٹ گیا اور مر گیا..... اللہ نے دکھایا، کلمے کی طاقت کو دکھایا۔

اللہ نے ہر آسمان کو اپنے امر اور اپنی طاقت کے ساتھ الگ الگ احکام دے کر جکڑ دیا ... باندھ دیا ... اتنے بڑے اللہ کو پکارتے ہی نہیں ... لیکن جب عاجز ہو جاتے ہیں تو پھر کہتے ہیں اب تو اللہ ہی کرے گا ... اچھا پہلے کون کر رہا تھا ... اب تو اللہ ہی شفا دے گا..... کیا پہلے تو شفا دے رہا تھا؟

(۶)......چھوٹے سے پتھر کی آواز:

کامیابی اور کامرانی اللہ کے ہاتھ میں ہے ... اللہ کو ساتھ لینے سے کام بنتا ہے۔ پھر پتھر بھی ایٹم بن جاتا ہے .... جب طالوت جالوت کے مقابلہ کے لئے نکلا تو داؤد علیہ السلام اس وقت چھوٹے بچے تھے۔ کہنے لگے کہ مجھے بھی ساتھ لے لیں۔ جب یہ راستے میں جا رہے تھے تو ادھر ایک پتھر پڑا ہوا تھا۔

وہ پتھر کہنے لگا کہ اے داؤد مجھے اٹھا لو ... میرے اندر جالوت کی موت لکھی ہوئی ہے۔ چھوٹا سا پتھر تھا..... اس کو اٹھا کر جیب میں ڈال دیا۔ جب میدان میں پہنچے تو جالوت لوہے کے لباس میں ملبوس ہو کر آیا۔ صرف اس کی آنکھیں نظر آتی تھیں۔ اس نے اعلان کر دیا کہ آؤ کوئی میرے مقابلے میں؟

حضرت داؤد علیہ السلام نے طالوت سے کہا کہ میں اس سے مقابلے کے لئے جاتا ہوں۔ انہیں اجازت مل گئی..... تو یہ چھوٹا نو عمر بچہ میدان میں اترا تو جالوت نے کہا..... یہ نو عمر بچہ میرے مقابلہ میں آ کر اپنی موت سے کھیل رہا ہے۔

Marfat.com

اتنے میں داؤد علیہ السلام نے وہی پتھر اٹھا کے اس کے سر پہ مارا۔ وہ پتھر سر سے پار نکل گیا اتنا چھوٹا سا پتھر سر کو پار کر کے دوسری طرف نکل جائے ...... یہ کوئی عقل کی بات ہے۔

وما رمیت اذا رمیت ولکن اللّٰہ رمی

تو نہیں مارتا، بلکہ تیرا رب مار رہا ہے......

یہ کائنات اللہ کی ہے، یہ زمین اللہ کی ہے۔ عرش وفرش اللہ کا ہے، یہاں وہ ہوگا جو اللہ چاہتا ہے۔ یہاں وہ نہیں ہوگا جو دنیا کے بادشاہ چاہتے ہیں۔ صدر، وزیر، فوجیں چاہتی ہیں۔ بلکہ ......انا الامر کله للّٰه ......ساری حکومت اللہ کے ہاتھ میں اور وہ ......من قبل......شروع سے ہے اور ......من بعد...... آخر تک ہے، اور وہ ایسی حکومت والا ہے کہ جس کو زوال نہیں۔

کل یوم هو فی شان

جس کا مقابل کوئی نہیں۔

ما کان معه من اله

جس کا کوئی شریک نہیں۔

لم یتخذ صاحبة ولا والدا ولم یکن له شریک فی الملک

جو کسی سے پیدا نہیں ہوا، نہ اس سے کوئی پیدا ہوتا ہے۔

لم یلد ولم یولد

سارے جہاں کو بنایا، خود بننے سے پاک ہے......

سارے جہاں کو مارتا ہے...... مارتا رہے گا......خود موت سے پاک ہے......سب کو بنایا، خود بننے سے پاک ہے......سب کو مارا خود مرنے سے پاک ہے......اپنے ارادوں میں وہ کامل ہے۔

ماشاء اللّٰہ کان

وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے......

ومالم یشا لم یکن

وہ نہ چاہے تو کوئی کروا ہی نہیں سکتا......

وما تشاء ون الا ان یشاء اللّٰہ رب العلمین

Marfat.com

تم بھی اللہ کے محتاج ہو، تمہارا چاہا بھی اس وقت پورا ہوگا جب اللہ تعالیٰ بھی چاہ لے گا......

فرعون کی ساری طاقت لگی کہ موسیٰ علیہ السلام کو ذبح کرنا ہے، اللہ کا ارادہ ہے کہ ہم نے زندہ رکھنا ہے۔ اتنی کثرت سے بچے قتل ہوئے کہ اس کی اپنی قوم نے کہا کہ حکومت کس پر کرنی ہے؟ ایک سال چھوڑو ایک سال مارو۔ جس سال چھوڑتا تھا اس سال ہارون علیہ السلام کو اللہ نے پیدا فرمایا، حالانکہ اس کا برعکس کرتا تا کہ معاملہ آسان ہوتا۔ لیکن اللہ کی قدرت کو کون جانتا ہے...... پھر ایسا نظام چلایا کہ اس کو پانی میں ڈلوایا۔ پانی سے فرعون کے دربار میں پہنچایا۔ ام موسیٰ (موسیٰ علیہ السلام کی والدہ) غمگین...... جب یہ دریا میں ڈالوں گی تو یا ڈوبے گا یا مرے گا اور اس سے بچانا چاہتی ہوں تو یہ موت میں جارہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فاذا خفت علیه فالقیه فی الیم

اسے دریا میں ڈالو......

وہ دریا اسے کہاں لے جائے گا؟

فلیلقه الیم بالساحل

وہ دریا اسے ساحل پہ پھینکے گا......

وہاں سے کیا ہوگا؟

یاخذہ عدو لی

میرا دشمن فرعون پکڑے گا......

وعدو له

اس کا بھی دشمن ہے، اس کو پکڑ لے گا......

تو موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے جی میں آیا، یا اللہ! جس سے بچانا ہے، وہی اس کو پکڑے گا تو تب بچے گا کیسے؟ وہ تو اس کو دیکھتے ہی ذبح کر دے گا۔

تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لاتخافی ولا تحزنی

نہ اس کی موت کا غم کھا، نہ اس کی موت کا خوف کھا، نہ اس کی جدائی کا غم کھا......

Marfat.com

انا رادوہ الیک

تو دیکھے گی میں اسے واپس تیری گود میں لوٹاؤں گا......

وجالوہ من المرسلین

تیری زندگی میں، میں اسے رسول بنادوں گا......

یہ دونوں کام تو دیکھ کے مرے گی......اس سے پہلے نہیں مر سکتی......وہ فرعون کی گود میں جائے یا تپتی آگ میں گرے......یا وہ طوفانی موجوں میں گرے، بچانا جب تیرے اللہ کا ارادہ ہوجاتا ہے تو کائنات کا ہر سبب پھر حفاظت میں استعمال ہوتا ہے......پھر ہلاکت میں استعمال نہیں ہوسکتا۔

......جب وہ ہلاکت کا ارادہ کرتا ہے تو حفاظت کے اسباب بھی موت کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

......جب وہ عزت کا ارادہ کرتا ہے تو ذلت کے اسباب بھی عزت کا ذریعہ بنتے ہیں۔

......جب وہ ذلیل کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو عزت کے اسباب میں ذلت نکلنا شروع ہوجاتی ہے۔

......جب محبتیں لاتا ہے تو نفرتوں میں سے محبتیں نکال کے دکھاتا ہے۔

......جب نفرتیں لاتا ہے تو محبتوں کو نفرتوں میں بدل کے دکھاتا ہے۔

اس کائنات میں حکومت اللہ تعالیٰ کی ہے، یہاں وہ ہوگا جو اللہ چاہتا ہے۔

(۷)......طوفان نوح علیہ السلام کے کربناک مناظر:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایک قوم پہلے آئی تھی نوح علیہ السلام کی......جنہوں نے زمین کو کفر سے بھر دیا اور الٹا میرے نبی سے کہنے لگے:

فأتنا بما تعلونا ان کنت من الصدقین

وہ عذاب لاؤ جس سے تم ڈراتے ہو اور وہ عذاب لاؤ جس کا تم نے وعدہ کیا ہوا ہے......

Marfat.com

پھر ہمارا وہ دن آیا:

فـفـتحنا ابوب السماء...... بمامنهم...... وفجرنا الارض عيونا فالتقى الماء...... على امر قدقدر

آسمان کے دروازے کھولے، زمین کو چشمہ بنادیا، یہ نہیں کہا کہ زمین سے پانی نکالا، کہا......

فجرنا الارض عيونا

ہم نے پوری زمین کو چشمہ بنادیا۔

روئیں روئیں سے پانی ابلنے لگا اور آسمان سے پانی گرا زمین سے پانی نکلا اور ساری کائنات میں وہ پانی پھیلایا۔

ایک تفسیر میں، میں نے پڑھا کہ اگر اللہ تعالیٰ اس دن کسی پہ رحم کرتے تو ایک عورت پر رحم کرتا جو بچے کو لے کر بھاگ رہی تھی کہ کوئی جائے پناہ ملے اور میں بچ جاؤں اور وہ بھاگتے بھاگتے ایک اونچے پہاڑ پر چڑھی جس سے اونچا پہاڑ کوئی نہیں تھا...... پیچھے سے پانی آیا، اس نے پہاڑ کو جو ڈبویا...... پھر اس کے پاؤں پر چڑھاؤ...... پھر اس کے سینے پر آیا...... پھر اس نے بچے کو اوپر کرلیا...... پھر اس کی گردن تک آیا...... تو اس نے بچے کو یوں اپنے سر سے اوپر کرلیا کہ شاید بچہ بچ جائے۔

پر پانی کی موج نے نہ بچے چھوڑے نہ بڑے چھوڑے...... سب کو برابر کردیا۔ یہاں تک کہ نوح علیہ السلام کے اپنے بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے غرق کردیا۔

وحال بينهم الموج فكان من المغرقين

تین آدمی ایک غار میں چھپ گئے اور اوپر سے پتھر رکھ لیا کہ یہاں پانی نہیں آئے گا۔ چاروں طرف جو پانی کا تماشا دیکھا تو اندر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر میں تینوں کو تیز پیشاب آیا اور بے قرار ہو کر پیشاب کرنے بیٹھے۔ اللہ نے پیشاب کو جاری کردیا اور وہ پیشاب کرتے کرتے اپنے ہی پیشاب میں غرق ہو کے مر گئے۔ جو کام قوم نوح کرتی تھی وہ کام آج ہو رہے ہیں۔ ساری دنیا میں ہو رہے ہیں۔

Marfat.com

(۸)......قوم عد کی ہلاکت:

قوم عاد بڑی طاقتور قوم تھی۔ یہاں تک کہ للکارنے لگے:

من اشد مناقوۃ

کوئی ہے ہم سے بڑا طاقتور تو لاؤ، ہمیں کس سے ڈراتے ہو؟

ان نقول الااعتراف بعض التهنا بسوء

ہمارے خداؤں نے تیری عقل خراب کردی ہے۔ ہم سے تو بڑا کوئی طاقتور نہیں ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اولم یرو ان الذی خلقهم هو اشد منهم قوة

اے ہود! انہیں بتاؤ جس نے تمہیں پیدا کیا ہے وہ تم سے زیادہ طاقتور ہے۔

تو جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ حجت پوری ہوئی اور وہ اپنے تکبر میں بڑھتے رہے، نافرمانی میں بڑھتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے عذاب کا دروازہ کھولا......قحط آ گیا......انسان ایسے بھوکے اور وہ انسان ہماری طرح تو نہیں تھے بلکہ چالیس ہاتھ قد ہوتا تھا......تیں ہاتھ قد ہوتا تھا......آٹھ سو سال نو سو سال عمر ہوتی تھی......نہ بوڑھے ہوتے تھے، نہ بیمار ہوتے تھے......نہ دانت ٹوٹے نہ کمزور ہوں......نہ نظر کمزور ہو......جوان وتندرست وتوانا......صرف موت آتی تھی......اس کے علاوہ انہیں کچھ نہیں ہوتا تھا۔

اب ان کو بھوک بھی زیادہ لگی اور وہ اپنی ضرورتوں کا غلہ بھی کھا گئے۔ حلال بھی کھا گئے، حرام بھی کھا گئے......پھر کتے بھی کھا گئے...... بلے بھی کھا گئے...... چوہے بھی کھا گئے......جو چیز ہاتھ میں آئی......سانپ بھی کھا گئے......ہر چیز کھا گئے۔ پر نہ بارش کا قطرہ گرا نہ زمین کا دانہ پھوٹا۔ یہاں تک کہ درخت توڑ توڑ کر ان کے پتے بھی چبا گئے۔ قحط دور نہ ہوا تو پھر انہوں نے ایک وفد بیت اللہ بھیجا کہ ہمیں بارش دو......

تو جب مصیبت آئی تو اوپر والے کو پکارتے تھے۔ جب وہ کام کر دیا تھا تو پھر سرکش ہو جاتے تھے۔ پھر انہیں پتھروں کو پوجتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے تین بادل سامنے کیے۔ آواز

Marfat.com

آئی ان میں سے ایک کا انتخاب کرو۔ ایک سفید، ایک سرخ، ایک کالا۔ تو آپس میں کہنے لگے۔ سفید تو خالی ہوتا ہے، سرخ میں ہوا ہوتی ہے، کالے میں پانی ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا یہ کالا بادل چاہئے۔

آواز آئی کہ یہ پہنچے گا۔ یہ واپس پہنچے۔ انہوں نے کہا کہ بارش ہوگی تو پھر جب ساری قوم اکٹھی ہوئی تو اللہ نے وہ بادل بھیجا۔

فلما راوہ عارضا مستقبل او دیتھم

وہ بادل آیا، کالا......

کہنے لگے:

ھذا عارض ممطرنا

وہ دیکھو آئی بارش......

تو اللہ نے کہا:

بل ھوا مااستعجلتم لہ

نہیں...... یہ بارش نہیں ہے...... یہ وہ عذاب ہے جو تم ہود سے کہتے تھے، کون ہے ہم سے بڑا جو ہمیں کچھ کرے؟ اب تیار ہو جاؤ......

ریح عذاب الیم تدمر کل شیء بامر ربھا

اب دیکھو، کیسے تمہارا رب تمہیں اڑاتا ہے۔

ان کے گھروں کو ہوا میں اڑا دیا...... ان کو ہوا نے اڑا دیا...... ساٹھ ساٹھ ہاتھ اونچے قد کے لوگ اور تنکے کی طرح ہوا میں اڑ رہے تھے اور ان کے سروں کو آپس میں ہوا ٹکرا رہی تھی۔ وہ گھومتے تھے، سر ٹکراتے تھے...... بعض لوگ بھاگ کر غاروں میں چھپ گئے تو ہوا کا بگولہ ایسے زوردار طریقے کے ساتھ غار کے اندر جاتا اور پھر ایک دھماکے کے ساتھ ان کو باہر نکالتا پھر ان کو ہوا میں اچھال دیتا گیند کی طرح۔ پھر ان کے سر آپس میں ٹکراتے ٹکراتے ان کی کھوپڑیاں پھٹ گئیں اور ان کے بھیجے ان کے چہروں پر نکل آئے اور پھر اللہ نے الٹا کر کے زمین پر مارا۔ سر الگ ہو گیا، دھڑ الگ ہو گیا۔ پھر اللہ نے للکار کے پوچھا:

فھل تری لھم من باقیہ

Marfat.com

کوئی ہے باقی تو دکھاؤ کہ اس کا بھی صفایا کردوں۔
کوئی نظر نہ آیا، سب کو اللہ نے مٹایا۔ جو کام قوم عاد کرتی تھی وہ کام آ ج فیصل آباد میں ہور ہے ہیں۔ ہر جگہ ہور ہے ہیں۔

(۹)......قوم ثمود کی نافرمانی اور عذاب:

ایک قوم ثمود تھی۔ انہوں نے سنا تھا کہ عاد کو ہوا نے اڑا دیا تھا تو انہوں نے پہاڑ کے اندر گھر بنا لئے کہ اندر کون ہمیں کچھ کہے گا۔ اندر تو ہوا جا ہی نہیں سکے گی۔ گئی بھی تو کہاں تک اندر جائے گی۔ اور انہوں نے نافرمانی نہیں چھوڑی۔ کام کو چل پڑے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہوا نہیں بھیجی، ایک فرشتہ آیا مکر ومکرا۔ انہوں نے مکر کیا:

ومکرنا مکرا
ہم نے ان کے مکر کو توڑ دیا......
آج ان کا انجام دیکھو......
انـی رمّدنٰھم وقومھم اجمعین...... فتلک بیوتھم خاویہ بما ظلموا...... ان فی ذالک لایہ لقوم یلعمون...... وابعینا الذین امنوا وکانو یتقون......

اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہ دیکھو ایک فرشتہ آیا، اس نے چیخ ماری تو ان کے کلیجے پھٹ گئے۔ چہرے نیلے اور کالے ہو گئے اور ساری قوم کو اللہ نے آن کی آن میں ہلاک کر دیا۔

(۱۰)......قوم شعیب کی سرکشی:

پھر قوم شعیب کا قصہ اللہ نے سنایا۔ یہ تاجر قوم تھی۔ فیصل آباد کے بازاروں میں جو ناپ تول میں کمی ہے وہ وہاں ہو رہی تھی...... جو جھوٹ ہے وہ وہاں چل رہا تھا......اور دیکھانہ دنیا یہ وہاں چل رہا تھا......تو میں زیادہ ناپنے میں زیادہ یہ سارا کام جو کچھ ہو رہا ہے وہ وہاں ہوا اور بڑھتا گیا اور ساری دنیا کی تجارت انہوں نے اپنے قبضے میں کر لی۔ اور شعیب علیہ السلام نے

Marfat.com

کہا کہ بھائی اس سے باز آجاؤ:

اوفوا الکیل...... وزنوا بالقطاس المستقیم
صحیح تولو، صحیح ناپو، ناپ تول میں کمی نہ کرو۔

جواب آیا:

اے شعیب تو مسجد میں بیٹھ جا، ہمارے کاروبار میں دخل نہ دے...... یہ تیری نمازیں ہمیں کہتی ہیں کہ ہم باپ دادا کا طریقہ چھوڑ دیں اور ہم اپنے کاروبار تیرے طریقے پر کریں تو ہم تو تیرے ہو جائیں......

اگر کسی سے آپ کہیں کہ بھئی دیانت سے تجارت کرو تو وہ کہے گا کہ مجھ سے تو بجلی کا بل بھی ادا نہیں ہو سکتا، میں روٹی کہاں سے کھاؤں گا۔

میں نے ایک تیل والے سے کہا کہ تم ملاوٹ کیوں کرتے ہو؟

اس نے کہا کہ اگر ملاوٹ کریں تو ایک ڈرم کے پیچھے ہیں اور پانچ سو روپے میں تو کتنے دن گزر جاتے ہیں۔

قوم شعیب نے کہا:

اصلاتک تامرک ان نترک مایعبد اباؤنا او ان نفضل فی اموا تھا مانشآء

اے شعیب! اپنے گھر بیٹھ جا، ہمیں تیری تبلیغ نہیں چاہئے۔ ہمیں اپنا کاروبار کرنے دے۔

پھر ان پر خوفناک عذاب آیا اور وہ ہلاک و برباد ہو گئے۔

Marfat.com

باب نمبر ۳

اللہ کی قدرت کی نشانیاں

کیا خود بخود پیدا ہو گئے؟

میرے محترم بھائیو اور دوستو! اللہ تعالیٰ ہم سے ایک سوال کرتا ہے:

أم خلقو من غير شيءٍ

میرے بندے بتاؤ تو سہی! خود بخود پیدا کئے گئے ہو...... اتفاقاً؟

دوسرا سوال:

ام هم الخالقون

یا تم اپنے خالق خود ہو؟

تیسرا سوال:

أم خلق السموات و الارض

کیا یہ زمین آسمان تم نے بنایا ہے...... فرش تم نے بچھایا ہے...... چھت تم نے بچھائی...... ہواؤں کو تم نے چلایا...... چاند تاروں کو روشنی تم نے دی؟

یہ سوال کیوں کیا؟

أم خلقوا من غير شيءٍ

اتفاقاً اگر تم نے ثابت کر دیا کہ ہم ایسے ہی پیدا ہو گئے یا ہم اپنے خالق خود ہی ہیں تو پھر اللہ آپ کو چھٹی دیتا ہے کہ جاؤ جیسی مرضی چاہے زندگی گزارو۔

- ......جھوٹ، سچ...... برابر......
- ......نکاح، زنا...... برابر......
- ......گانا، قرآن...... برابر......
- ......حلال، حرام...... برابر......

Marfat.com

❀❀ ...... بے پردی اور باپردگی ...... برابر ......

❀❀ ...... آوارگی اور بندگی ...... برابر ......

جاؤ مزے کرو ... لیکن تمہیں ثابت کرنا پڑے گا:

أم خلقوا من غير شيء

تم خود بخود پیدا ہو گئے ہو۔

کوئی چیز کبھی اپنے آپ بنی؟ کائنات کے (بارے میں) تین نظریے ہیں۔

کائنات کی ابتداء:

دنیاوی علوم اللہ نے کھولے تو یہ چیز سامنے آئی کہ کائنات کی ابتداء نہیں ہے...... نہ شروع سے ہے...... نہ آخر تک رہے گی...... اس کائنات کی ایک ابتداء ہے...... کہاں سے ہے؟ کس نے کی؟...... تو یہ نظریہ سامنے آیا کہ اتفاقاً ابتداء ہوگئی...... ایسے ہوگئی...... پانی کے کناروں پر کسی طرح زندگی کی ابتداء ہوئی...... وہ ارتقائی مراحل طے کرتے کرتے یہ درخت بنے...... یہ انسان بنے...... ہوا بنی...... یہ فضا بنی...... رنگ بنے...... یہ صورتیں...... یہ مورتیں...... یہ آبشاریں...... یہ ندیاں...... یہ نالے...... یہ ایسے اپنے آپ ہوتا چلا گیا؟...... اتفاقاً ہو گیا......

مزید تحقیق کی تو یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے کہ کائنات خود نہیں بنی بلکہ اسے کسی نے بنایا ہے۔

اللہ کی نشانیاں:

ہے کوئی خالق و مالک......؟ پانی کو قطرہ اور موتیوں میں بدل کر چمک دینے والا...... یہ تمہیں نہیں بتا رہا کہ کوئی ہے...... کوئی ہے......

پانی کتنا عقلمند ہو گیا کہ سیب کو لگے تو وہ سیب بنے گا...... انسان کو لگے تو زندگی بنے گا...... یہ کون کر رہا؟...... کہاں سے ہو رہا ہے؟...... کیوں ہو رہا ہے؟...... کس لئے ہو رہا ہے؟......

Marfat.com

وما انزل اللّٰہ من السماء من مآءٍ فأحیا به الارض بعد موتها

آسمان سے پانی برسایا...... تمہاری زندگی کو سامان زندگی بخشا...... تمہیں زندہ کیا...... زمین کو زندہ کیا...... ایک سیکنڈ میں ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ٹن پانی بخارات بن کر ہوا میں اڑ جاتا ہے...... ایک سال میں پانچ سو تیرہ کھرب ٹن پانی بخارات بن کر ہوا میں اڑ جاتا ہے...... اسے اللہ اوپر لے جاتا ہے...... یہ بخارات اوپر جا کر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور جا کر ٹھنڈک پیدا کرتے ہیں...... ہوا ملتی ہے...... ہوا کی مٹی ملتی ہے...... وہ بادل کی شکل بنتی ہی...... وہ قطرے بنتے ہیں...... ہوا کندھا دیتی ہے...... جب وہ تھک جاتی ہے اور وہ قطرہ وزنی ہوتا ہے...... ہوا پیچھے ہٹتی ہے...... اللہ بارش برسانا شروع کرتا ہے...... بارہ سو میٹر کی بلندی ہوتی ہے عام طور پر بادلوں کی۔

بارہ سو میٹر کی بلندی سے اگر کوئی چیز گرائی جائے تو اس کی زمین پر گرنے کی رفتار ہونی چاہئے پانچ سو اٹھاون کلومیٹر فی گھنٹہ۔ گولی کی رفتار ہوتی ہے ستر سو کلومیٹر فی گھنٹہ۔ پانچ سو اٹھاون کلومیٹر کی رفتار سے اگر بارش برستی تو......

- ......نہ کوئی گھر سلامت رہتا......
- ......نہ کوئی سر سلامت رہتا......
- ......نہ کوئی پہاڑ سلامت رہتا......
- ......نہ کوئی سڑک سلامت رہتی......
- ......نہ کوئی فیکٹری سلامت رہتی......
- ......نہ کوئی بنگلہ سلامت رہتا......

پانچ سو اٹھاون کلومیٹر فی گھنٹہ کی گولیوں کی برسات...... گولیوں کی بوچھاڑ ہوئی وہ بارش سڑکوں پر گرتی ہے...... مسجد میں گرتی ہے تو اس کی رفتار زمین پر آنے کی ۷۔۸ کلومیٹر فی گھنٹہ ہوتی ہے:

وما انزل اللّٰہ من السماء من ماء

اب اس آیت کو سنو:

أنا صببنا الماء سبا

Marfat.com

تیرے رب نے پانی کو انوکھے انداز میں برسایا ہے۔

ثم شققنا الارض شقا

پھر اس نے زمین کو پھاڑا۔

وانبتنا فیھا حباً وعنباً وقضباً وزیتونا ونخلہ وحدائق غلبا وفاکھۃ واَبا متاعاً لکم ولانعامکم

یہ علم اللہ نے دیا کہ اے کائنات کے انسانو...... بچھی ہوئی زمین پر غور کرو...... بلند آسمان پر غور کرو...... تاروں بھری رات پر غور کرو تو پکار اٹھو گے:

ربنا ماخلقت ھذا باطلاً

کوئی تو ہے جو نظام ہستی چلا رہا ہے:

......چاند کا حسن دیکھو......

......سورج کی آگ دیکھو......

......مشرق کی سفیدی دیکھو......

......مغرب کی لالی دیکھو......

......شام کے پرندوں کے غول دیکھو......

......کوئل کا نغمہ سنو......

......بلبل کا گیت سنو......

......چڑیا کی چہک سنو......

......سانپ کی پھنکار سنو......

......عقاب کی بلند اڑان دیکھو......

...... پتنگے اور پروانے کو اڑتا دیکھو......

......تتلی کو پکڑ کر اس میں چھپا ہوا پرنٹ دیکھو......

......ناچتے ہوئے مور کا نخرہ دیکھو......

......اس کے پروں پر چھپا پرنٹ دیکھو......

Marfat.com

......سمندر کی تہہ میں اتر کر حسین وجمیل مچھلیوں کو دیکھو......

......گلاب کو دیکھو...... کیسے سرخ لباس میں ہے......

......چنبیلی کو دیکھو...... کیسی سفید پوشاک میں ہے......

......اس کی مہک کو دیکھو......

......آم کی مٹھاس دیکھو......

......کریلے کی کڑواہٹ دیکھو......

......کیلے کا تہہ بہ تہہ لگنا دیکھو......

......ناریل کا بلند درخت پر لگنا دیکھو......

......اس میں پانی کا بھرنا دیکھو......

......دودھ کا دہی میں بدلنا دیکھو......

......دہی کا مکھن میں بدلنا دیکھو......

......مکھن کا گھی میں بدلنا دیکھو......

......یہ سارے نظام دیکھو......

......آسمان سے برستی بارش دیکھو......

......پہاڑوں پر برف کو گرتا دیکھو......

......سورج سے اسے پگھلتا دیکھو......

......پھر ندی اور نالوں کی شکل میں اسے چلتا دیکھو......

......چشموں کا جھرنا دیکھو......

......ان کا ابلنا دیکھو......

......پانی کی آبشاریں دیکھو......

......پانی کی روانی دیکھو......

......پہاڑوں کی سختی دیکھو......

......زمین کی کثافت کو دیکھو......

......ہوا کی لطافت کو دیکھو......

Marfat.com

......اپنی آنکھوں کے بلب کو دیکھو......

......اپنے کانوں کا ٹیلیفون دیکھو......

......اپنے دل کی دھڑکن دیکھو......

......اپنے زبان کا بولنا دیکھو......

......اپنے جگر گردے کا نظام دیکھو......

......سر سے پاؤں تک اپنے رب کی کاریگری دیکھو......

......اس کی قدرت دیکھو......

......اس کی تخلیق دیکھو......

یہ سب دیکھ کر بھی تجھے اللہ کا یقین نہیں آیا کہ اللہ ہی......تو اللہ نے مجھے کیوں بنایا؟ ناچنے گانے کے لئے......؟ کمانے کے لئے......؟ کیوں بنا؟......آخر کیوں بنایا؟...... کس لئے بنایا؟...... یہاں جا کر انسان کا علم چپ ہو جاتا ہے۔ انسانی علم چپ ہو جاتا ہے۔ یہاں بھی اللہ ہی نے بتایا ہے۔ ارے بنایا تو تجھے اپنے لئے تھا، مگر تو اپنا ہی پجاری بن بیٹھا۔

اللہ تعالیٰ کا محبت بھرا شکوہ:

آؤ ایک بڑے زمانے کے بعد ایک حدیث یاد آئی:

إلجن و الانس فی نساءً عظیم

اور دیکھو یہ جن اور انسان میرے ساتھ کیا کرتے ہیں۔

أخلق ویعبر غیری

میں نے پیدا کیا......مگر مانتے کس کی ہیں؟......میرے غیر کی مانتے ہیں۔

أرزق ویشرک سراعی

رزق میں نے دیا اور شکر کسی اور کا کرتے ہیں۔

میری رحمتیں ان پر روز اترتی ہیں......ان کے کالے گناہ کالی رات کی طرح ہیں! روز دیکھتا ہوں......سارا دن گناہ کر کے سارا دن گانے میں......سارا دن کسی کی بیٹی کو دیکھ کر...... کبھی ناچ......کبھی گانا......کبھی جھوٹ......کبھی زنا......کبھی سود......کبھی جوا......کبھی

Marfat.com

شراب...... کبھی دھوکہ...... کبھی فریب...... کبھی کچھ...... کبھی کچھ......
ماں کو بھی...... باپ کو بھی...... بھائی کو بھی...... کبھی کسی سے لڑ کر...... کبھی کسی سے جھگڑ کر...... جورات آتی ہے سارے دن کے گناہ دیکھو...... میں خاموشی سے اس کو آرام کی نیند سلادیتا ہوں۔ جیسے سارے دن میں ایک بھی میری نافرنی والا کام نہ کیا ہو...... اور جب دن چڑھتا ہے تو اسے اٹھا دیتا ہوں...... اور جب رات آتی ہے تو چپ کر کے اسے پیاری نیند سلادیتا ہوں۔

میرا رب کہتا ہے کہ میں اپنے بندے کی توبہ کا انتظار کرتا ہوں کہ کبھی تو توبہ کرے گا۔

❀❀ ...... وہ اللہ ہے......

❀❀ ...... وہ وحدہ لاشریک ہے......

❀❀ ...... وہ الملک القدوس ہے......

❀❀ ...... وہ السلام المؤمن ہے......

❀❀ ...... وہ عزیز الجبار ہے......

❀❀ ...... وہ المتکبر ہے......

❀❀ ...... وہ الخالق الباری ہے

❀❀ ...... وہ المصور ہے

❀❀ ...... وہی وہاب ہے

❀❀ ...... وہی الرزاق ہے......

❀❀ ...... وہی الفتاح ہے ......

اللہ کی بڑائی:

ساری صفات کا مالک وحدہ لاشریک اللہ کی ذات ہے وہ اکیلا ہے...... صفات میں اکیلا...... عزت میں اکیلا...... شہنشاہ میں اکیلا...... ملک میں اکیلا...... ہیبت میں اکیلا...... علم میں لامحدود...... قدرت میں لامحدود...... خزانوں میں لامحدود...... ہیبت میں اکیلا...... سلطنت میں لامحدود...... کبریائی میں لامحدود...... عدل میں لامحدود...... عطا میں لامحدود...... پکڑ میں

Marfat.com

لامحدود...... دینے پہ آئے تو اپنے خزانوں کے دروازے کھول دے...... سارا جگ لے جائے مگر اس کے خزانے میں ایک قطرہ بھی کمی نہ آئے...... پکڑنے پر آئے تو:

إن بطش ربک لشديد فيومئذ لايعذب عذابه احد و لا يوثق وثاقه احد

- جب پکڑے تو کوئی چھڑانے والا نہیں......
- جب چھڑائے تو پکڑنے والا کوئی نہیں......
- وہ دے تو کوئی لے نہ سکے......
- وہ لے تو کوئی دے نہ سکے......

میرے بھائیو! ایک اللہ خالق ہے۔

یہ اللہ جو چاند کی کرنوں سے پیغام دیتا ہے...... ''میں ہوں۔''
جو سورج کی شعاعوں سے پیغام دیتا ہے...... ''میں ہوں۔''
جو تاروں کی جھلملاہٹ سے پیغام دیتا ہے...... ''میں ہوں۔''
یہ کھلتے پھولوں کے ذریعے پیغام پہنچاتا ہے...... ''میں ہوں۔''

میں زمین کے ذریعے سے...... ہواؤں کے ذریعے سے...... اڑتے بادلوں کے ذریعے سے...... بحر و بر کے ذریعے سے...... وہ کہتا ہے کہ میں ہوں...... میرے بندے! میرے مان لے...... میں اللہ تمہارا رب...... تمہارا خالق ہوں...... تمہاری ماں...... ایسی شفیق نہیں ہے جیسے تمہارا رب شفیق ہے۔

میرے بھائیو! کائنات کو سوال کا جواب نہ ملا...... ہمیں جواب ملا کہ اللہ ہے...... تو بھائیو! کیوں پیدا کیا؟ کہا، میری عبادت کرو...... مجھے راضی کرو، مجھے اپنا بنالو۔

یاابن آدم إنی لک محب فبحق علیک کن لی محباً

میرے بندے! میں تجھ سے پیار کرتا ہوں...... تجھے میری قسم تو بھی تو مجھ سے پیار کر۔

ایسا بادشاہ کوئی دنیا میں پاؤ گے جو رعایا کے پیچھے پیچھے پھرے اور ان کی خبر گیری کرے۔

Marfat.com

تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا:

ولو شئنا لاتینا کل نفس ھدی ھا

ہم چاہیں تو سب کو ہدایت دے دیں......

زمین و آسمان کو اللہ تعالیٰ مضبوطی کے ساتھ چلا رہا ہے، تو ہمارا تو وجود ہی پانچ چھ فٹ کا ہے۔ ہمارے اوپر اللہ کی طاقت کیسے نہیں چل سکتی؟

ء انتم اشد خلقا ام السماء بناھا...... رفع سمکھا فسواھا......
واغطش لیلھا واخرج ضحھا...... والاض بعد ذالک
دحھا...... اخرج منھا ماء ھا ومرضاھا...... والجبال
ارسھا...... متاعا لکم والانعامکم......

مجھے بتاؤ تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا بنانا مشکل ہے؟ تمہارا انتظام کرنا مشکل ہے یا زمین و آسمان کا انتظام کرنا مشکل ہے؟ میں نے آسمان کو بنایا......اس کی چھت کو موٹا کیا...... اس کو اونچا کیا......زمین کو پست کیا......پھر اس کو بچھایا اور اس میں پہاڑوں کو لگایا......درخت اگائے......سبزہ اگایا......نہروں کے جال بچھائے......تمہارے لئے میٹھا پانی نکالا...... جب یہ نظام میرے قابو میں ہے تو ہم سب کو ٹھیک چلانا اللہ کے لئے کیا مشکل ہے؟ صرف ایک حکم دے تو سب کو ہدایت مل جائے:

یمسک السموات والارض ان تزولا

زمین و آسمان اس کے سامنے جھکے ہوئے ہیں......

ائیتنا طوعاً او کرھاً

اے زمین و آسمان میرے تابع ہو جاؤ......

تو زمین و آسمان نے کہا:

ائیْنا طائعین

اے اللہ ہم آپ کے تابع ہیں۔

تو ساری کائنات کو جس نظام سے اللہ تعالیٰ چلا رہا ہے، اس میں ہمیں بھی باندھ دیا۔

Marfat.com

سورج زمین سے بارہ لاکھ گنا بڑا ہے۔ وہ نافرمانی کرتا، وہ کہتا آج میں نکلا ہوں کل نہیں نکلوں گا...... اے اللہ! لوگوں سے کہہ دے کہ اپنا انتظام کرلیں، مجھے کل نہیں نکلنا، مجھے چھٹی کرنی ہے...... چاند کہہ دیتا کہ میرے ہی ذمے رات کو نکلنا ہے، میں دن کو نکلوں گا، سورج کو کہہ کہ وہ رات کو نکلے۔

نظامِ کائنات:

- ......سارے کائناتی نظام کو......
- ......بحروبر کے نظام کو......
- ......خلاء وفضاء کے نظام کو......
- ......عرش سے لے کر تحت الثریٰ کے نظام کو......
- ......پتوں کا نظام......
- ......پرندوں کا نظام......
- ......درختوں کا نظام......
- ......پھولوں کا نظام......
- ......کڑوے کا الگ......
- ......میٹھے کا الگ......
- ......تُرش کا الگ......
- ......کسیلے کا الگ......
- ......کسی کا بیج اندر......
- ......کسی کا بیج بکھرا ہوا......
- ......کسی کے اندر ایک گٹھلی......
- ......کسی کے اندر لاکھوں بیج......
- ......کسی کے اندر رس بھرنا ہے......
- ......کسی کو سخت بنانا ہے......

Marfat.com

۔۔۔۔۔۔ کسی میں پانی بھرنا ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ کسی کا رنگ سفید کرنا ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ کسی کا رنگ سرخ ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ کسی کا رنگ سبز بنانا ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ کسی کا پیلا بنانا ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ کسی کے اندر مٹھاس ایک سطح پر لاکر پھر اس میں ترشی بھرنی ہے۔

۔۔۔۔۔۔ کسی کو بالکل تُرش رکھنا ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ کسی میں مٹھاس کو غالب کرنا ہے، ترشی کو مغلوب کرنا ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ کسی میں تُرشی کو غالب کرنا، مٹھاس کو مغلوب کرنا ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ کسی کو بالکل پھیکا بنانا ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ کسی کو وہ بالکل چوٹی کے اُوپر لگانا ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ کسی کو جڑ کے ساتھ زمین کے اندر لگانا ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ کسی کو درمیان میں لگانا ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ کسی کو تہہ بہ تہہ لگانا ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ کسی کو گچھوں کی شکل میں لگانا ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ کسی کو تنہا تنہا لگانا ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ پھر اس میں غذا اسے پہنچانی ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ پھر کسی کا رنگ سفید بنانا ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ کسی کو سرخ بنانا ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ کسی کو سبز بنانا ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ کسی کو نیلا بنانا ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ کسی کو پیلا بنانا ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ کسی کو ملٹی کلر بنانا ہے۔۔۔۔۔۔

بہت بڑے رنگریز کی ضرورت ہے، جو اس کی ایک ایک دھاری میں رنگ الگ کردے

Marfat.com

اور اس کو ایسا خوبصورت بنادے کہ دیکھنے والا حیران رہ جائے۔

ایک مور کے اندر اتنے رنگ ڈالتے ہیں کہ اگر ہم مور کے رنگ بنانا شروع کریں، ہاتھ ٹوٹ جائیں پر ہم ایک مور میں وہ لطافت اور نزاکت اور وہ حسن نہیں پیدا کر سکتے جو ہر انڈے کے اندر سے نکلنے والے میں چلا آ رہا ہے...... چلا آ رہا ہے...... چلا آ رہا ہے۔

تو سارے نظام کا چلانے والا جس میں وہ......

- ......نہ تھکتا ہے، نہ بھولتا ہے......
- ......نہ اونگھتا ہے، نہ سوتا ہے......
- ......نہ گھبراتا ہے، نہ خزانے کم کرنے پڑتے ہیں......
- ......اور ایک پل کے لئے نہ وہ عاجز ہوتا ہے......
- ......نہ جاہل ہوتا ہے......
- ......نہ غافل ہوتا ہے......

رات اندھیری آ جائے تو بھی نظر اس کے لئے اسی طرح ہے جیسے دن کا اجالا ہو۔ اس کی نظروں میں:

سوادالیل بیاض النهار، ظلمة اليل اورضوء النهار

اس اللہ کی نظر میں برابر ہے۔ عرش کی تختی ہو یا سمندر کی تہہ میں چلنے والا کیڑا ہو، سب پر اس کی نظر برابر ہے۔

- ......جیسے جبرائیل کو دیکھتا ہے، ایسے ہی آپ کو دیکھ رہا ہے۔
- ......جیسے میکائیل کو دیکھتا ہے، بالکل قریب ہیں ناں وہ...... ایسے ہی قالین کے نیچے چلنے والی چیونٹی کو دیکھتا ہے۔
- ......جیسے لوح محفوظ کو دیکھتا ہے اور پڑھتا ہے، ایسے ہی آپ کے دلوں کی تختیوں کو دیکھتا ہے اور پڑھتا ہے۔

ہم بولیں تب بھی سنتا ہے، چھپالیں تب بھی سنتا ہے اور پڑھتا ہے۔

لایعزب عن ربک من مثقال ذرة

تیرا رب وہ رب ہے جس کی نظر سے ایک رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی

Marfat.com

چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔
اس سارے نظام پر اس کی ایسی طاقت کہ اتنے چلانے کے لئے چلو کوئی پارٹنر بنائے اللہ تعالیٰ......ایک لفظ شریک ہے، ایک مشارک ہے تو دونوں کی نفی ہوئی۔
لاشریک له ولا مشارک

اللہ کا بندوں کو اپنی طرف بلانا:

امن خلق السموت والارض
کس نے آسمان وزمین بنائے؟
وانزل لکم من السمآء مآءً
اللہ تعالیٰ خود سوال کررہا ہے، پانی کس نے برسایا؟
فانبتنا به حدآئق ذات بهجه
پھر خوبصورت سرسبز باغات کس نے لگائے؟
ما کان لکم ان تنبتوا شجرها
تمہارے رب کے علاوہ کوئی نہیں جو یہ سب کچھ کر سکے۔
ء اله مع الله
پھر اللہ سوال کرتا ہے، ہے کوئی میرے علاوہ؟
بل هم قوم یعدلون
پھر بھی تم مجھے چھوڑ کر میرے غیر کے پاس چلے جاتے ہو۔
بل هم قوم یعدلون
پھر بھی مجھے چھوڑ کر میرے ہاتھوں کی بنی ہوئی مخلوق کے پاس چلے جاتے ہو۔
امن جعل الارض قرارًا
یہ فرش کس نے بچھایا؟
وجعل خللها انهاراً
دریا کس نے بچھایا؟

Marfat.com

وجعل لها رواسی
پہاڑ کس نے گاڑے؟
وجعل بین البحرین حاجزا
میٹھے اور کڑوے پانی کو جدا کس نے کیا؟
ء اله مع الله
کوئی ہے اللہ کے سوا؟
بل اکثرم لایعلمون
پر تم میں سے اکثر نادان ہیں، سمجھتے ہی نہیں، پتہ ہی کوئی نہیں۔
امن یجیب المضطر اذا دعاه
کون ہے دکھی کی فریاد پہ پہنچنے والا؟
کون ہے دردمند کے درد کو دور کرنے والا؟
کون ہے راتوں کو رونے والے کی فریاد سننے والا؟
کون ہے اس دکھ درد کو ہٹانے والا؟
ویجعلکم خلفآء الارض
کون ہے تمہاری نسلیں چلانے والا؟
ء اله مع الله
کون ہے اللہ کے سوا؟
قلیلا ما تذکرون
تم میں تھوڑے ہی ہیں جن کو نصیحت حاصل ہوتی ہے...... ورنہ دنیا کے جھمیلوں میں پڑ کے غافل ہو کر مر جاتے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ خود سوال اٹھاتا ہے، خود جواب دیتا ہے...... خود سوال اٹھاتا ہے...... خود جواب دیتا ہے۔

قل لمن الارض ومن فیها
پوچھو ان سے، زمین کس کی ہے؟ اور جو کچھ زمین میں ہے کس کا ہے؟ خود

Marfat.com

کہیں گے: اللہ کا......اللہ کا......

تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے:

افلا تذکرون

پھر شرماتے کیوں نہیں اللہ سے......

تم اللہ پاک کو یاد کیوں نہیں کرتے کہ اسی کی زمین پہ زنا کرتے ہو......

اسی کی زمین پہ سود کے نظام چلاتے ہو......

اسی کی زمین پہ شرابیں پیتے ہو......

اسی کی زمین پہ ناچ گانے کی محفلیں سجاتے ہو......

لمن الارض ومن فیھا

یہ کس کی ہے......کوئی میرے گھر میں میرے بغیر کچھ کرسکتا ہے؟

ممکن ہے کرلے...... بھائی مار کوٹ کر کے ہمیں بھگا دے......خود قابض ہو کے جو چاہے مرضی کرلے......لیکن یہ اللہ تعالیٰ نے خود سوال اٹھا کے خود کہا: اپنی طرف لوٹو......سوچو کہ تمہارا گھر ہو......تمہاری زمین ہو......اس پر تمہاری مرضی کے بغیر کوئی کچھ کرے تو تم اس کے ساتھ کیا کرو گے؟

سب سے بڑا محسن ''اللہ'':

سب سے بڑا محسن نطفے سے انسان بنانے والا، پھر جب دنیا میں آئے تو کون میرا پیشاب دھوئے......کون میرا پاخانہ صاف کرے......کون خود گیلے بستر پر لیٹے...... مجھے خشک بستر پر لٹائے......کون مجھے ڈاکٹروں کے پاس لے کر بھاگا پھرے......کون اپنی خواہشات چھوڑ کر پڑھائی کا نظام میرے لئے، کھانے کا نظام کون کرے......کوئی کرسکتا ہے؟ نہیں...... ہرگز نہیں۔ وہ آسمان والا کہتا ہے:

جعلتک حناناً فی صدر ابویک

میرا بندہ میں تیرے ماں باپ کے دل میں تیری محبت پیدا کرتا ہوں، اگر میں محبت کھینچ لوں تو تجھے کوئی نہ پالے۔ میں محبت ڈالتا ہوں......

Marfat.com

لا یا کلان حتی تشبع و لا ینامان حتی تاخذ

تو کھائے نہیں وہ کھا نہیں سکتے ...... تو سوئے نہیں، وہ سوئے نہیں سکتے ...... میں اس طرح تجھے پروان چڑھاتا ہوں۔

زمین و آسمان کی قدرتوں میں غور فرمائیے۔ میرے بھائیو! کہ ہواؤں کو پابند فرما دیا ...... سورج چاند کو منظم کر دیا اور پہاڑوں سے پانی کو اتارا برف کی شکل میں ...... پھر وہاں سے ندی نالوں میں بہایا، پھر اس کو میٹھا کر کے سمندر تک پہنچایا۔ سمندر کے پانی کو کڑوا رکھا ...... زمین کی رگوں سے دریا نمک کو سمیٹ سمیٹ کر سمندر میں پھینکتے ہیں۔ اگر سمندر کا پانی میٹھا ہوتا تو یہ سارا بدبودار ہو جاتا۔ سارا جہان اس گندے پانی سے برباد ہو جاتا۔ اللہ نے پانی کڑوا کر دیا ...... خود بخود اسے کڑوا یا۔ پھر خود ہی اللہ تعالیٰ اسے صاف کرتا ہے۔ بخارات بناتا ہے ...... اوپر لے جاتا ہے، پھر ......

بینھما برزخ لا یبغیان

میٹھا پانی الگ کرتا، کڑوا پانی الگ کرتا ہے ......

زمین کے اندر اگر کڑوا میٹھا مل جاتا تو آپ کو دنیا کے کسی خطے میں میٹھے پانی کا ایک قطرہ نہ ملتا۔ سا پانی کڑوا ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے میٹھے پانی کو الگ کیا، کڑوے کو الگ کیا ...... سورج کو ہمارے لئے مقرر کیا ...... چاند کو ہمارے لئے مقرر کیا ...... ہوا کو ہمارے تابع فرمایا ...... سورج سے مناسب مقدار میں روشنی کو پہنچایا ...... ایک سیکنڈ میں سورج سے جو آگ نکلتی ہے، دس لاکھ ایٹم بم زمین پہ گرائے جائیں اس سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے سورج ایک سیکنڈ میں اتنی حرارت پھینک رہا ہے۔ اس میں سے ہمارے پاس اتنی آتی ہے جتنی ہمیں اس کی ضرورت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ جوانی لاتا ہے۔ جوانی کے بعد ہم کیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فلما ترا فقدرت و اشتد عدوک بارشتنی بالمعاصی یاعبد سو

اے برے انسان میں نے یہ سارا نظام چلا کر تجھے سب کچھ دیا۔ جب تیرا وقت آیا تو اب تو میری مانے تو میں نے جوانی دی اسی سے میرا دشمن بن گیا۔ آنکھوں کا غلط، کانوں کا غلط، زبان کا غلط، ہاتھ کا غلط ......

ھکذا جزاء من احسن الیک

Marfat.com

اس جملے میں غور فرمائیں۔اللہ فرمارہا ہے تو احسان کا بدلہ یہی دیتا ہے……کیا احسان کا یہی بدلہ ہے کہ میری وفا ہو اور تیری جفا ہو……یہی بدلہ ہے؟

میرا رب کون ہے؟

دیکھو! میرا رب کون ہے؟

اللھم ترو کیف خلق اللّٰہ سبع سموات طباقاً

دیکھو تو سہی رب کون ہے……جس نے سات آسمان اوپر نیچے بنادیے اور

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ھل تری من فطور

تجھے میرے آسمان میں کوئی کمی نظر آتی ہے؟

فارجع البصر

ایک دفعہ نہیں، بار بار دیکھو……

ثم ارجع البصر

پھر بار بار دیکھو……

کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وھو حسیر

تو جتنی دفعہ میرے آسمان کو دیکھے گا، میرا آسمان عیب سے پاک ہے، تیری نگاہ میرے آسمان میں کوئی عیب نہیں دکھا سکتی۔اور میں نے ہی آسمان کو تھاما ہوا ہے اور کوئی آسمان کو ٹوٹنے سے روک نہیں سکتا۔

نظام کائنات پر اللہ کی حکومت:

ساری کائنات اپنے ہاتھ سے بنا کر اپنے امر سے بنا کر اس کے نظام کو چلا کر……

- ……ایک انسانوں کا نظام……
- ……پرندوں کا نظام……
- ……پروانوں کا نظام……

Marfat.com

- ......پتنگوں کا نظام......
- ......چوپائے کا نظام......
- ......دوپائے کا نظام......
- ......آٹھ پائے کا نظام......
- ......سولہ اور بتیس ٹانگوں پر چلنے والوں کا نظام......
- ......سمندر کی مچھلیوں کا نظام......
- ......خود پانی کا اپنا نظام......
- ......پتھر اور پہاڑ کا نظام......
- ......ہوا اور ہوا کے طوفانوں کا نظام......
- ......درختوں اور پھلوں اور پتوں کا نظام......
- ......پھولوں اور کلیوں کا نظام......
- ......فرشتوں کا نظام......
- ......سورج، چاند اور ستاروں کا نظام......
- ......جراثیموں کا نظام......

مکھی اور مچھر تک سے جو رب غافل نہ ہو، وہ کراچی والوں سے کیسے غافل ہو جائے گا۔

ذلکم اللّٰہ ربکم الحق

یہ حقیقی ذات ہے، یہ حقیقی بادشاہ ہے۔

ہر طرف اللہ ہی اللہ:

للّٰہ المشرق و المغرب...... اینما تولوا فثم وجہ اللّٰہ......

- ......دائیں دیکھا تو...... وجہ اللّٰہ......
- ......بائیں دیکھا تو...... وجہ اللّٰہ......
- ......آگے دیکھا تو...... وجہ اللّٰہ......
- ......پیچھے دیکھا تو...... وجہ اللّٰہ......

Marfat.com

...... اوپر دیکھا تو ...... وجہ اللہ ......

...... نیچے دیکھا تو ...... وجہ اللہ ......

...... بھرے سمندر دیکھے تو ...... وجہ اللہ ......

...... بہتے دریا دیکھے تو ...... وجہ اللہ ......

...... خوبصورت باغات دیکھے تو ...... وجہ اللہ ......

...... سر بفلک پہاڑ دیکھے تو ...... وجہ اللہ ......

...... سفید پوش برف کی چادر سے پہاڑ ڈھکے دیکھے تو ...... وجہ اللہ ......

...... اور سبز پوش درختوں سے پہاڑ ڈھکے دیکھے تو ...... وجہ اللہ ......

ہر طرف اللہ ہی اللہ ......

سنریهم ایتنا فی الافاق ...... وفی انفسهم حتی یتبین لهم انه الحق ......

میرے بندو! میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا ...... اے کاش تمہاری آنکھ حرام دیکھنا چھوڑ دے تو تمہیں پتا پتا، ذرہ ذرہ، ایک ایک پتھر، ایک ایک پہاڑ، ایک ایک قطرہ، ایک ایک دریا، ایک ایک سمندر، ایک ایک مخلوق تمہیں میرا پتہ بتائے گی ......

کل یشهد بجلالی ویعترف بکمالی

ایک ایک چیز میری بادشاہی کا پتہ بتائے گی ......

ان آنکھوں سے حرام دیکھنا چھوڑ دو تو تمہیں نظر آئے گا کہ ہر طرف اللہ ہی اللہ ہے۔ ان کانوں سے حرام سننا چھوڑ دو تو ہر طرف اللہ ہی اللہ نظر آئے۔

اللہ کے احسانات:

زمین اس کی ہے، اسی پر رہنا ہے ...... آسمان اس کا ہے، اسی کی چھت کے نیچے رہنا ہے ......

وجعلنا السماء سقفا محفوظا ...... والسماء بنینها بایدی وانا

Marfat.com

لموسعون...... والارض فرشنها فنعم المهدون......

یہ سب اسی کا ہے تو اس کی مان کے چلنا ہے......

والانعام خلقها لكم فيها دفءٌ

یہ جانور اس نے بنائے، دودھ اس نے بنایا، گوشت اس نے بنایا، کھالوں کا الگ فائدہ ہے......

من اصوافها...... واوبارها...... واشعارها...... اثاثا...... ومتاعا...... الٰی حین......

اس کی کھال تمہارے کام، اس کے بال تمہارے کام، اس کے اون تمہارے کام، اس کا گوشت تمہارے کام، اس کا دودھ تمہارے کام...... یہ جانور اللہ کے ہمارے لئے قربان ہوتے ہیں۔

آج کراچی میں کتنے مرغے ذبح ہو گئے؟ کوئی حساب تو لگائے؟ کیا ان میں جان نہیں ہے؟ بڑا مرغ مزیدار پکا ہوا ہے...... ارے میرے بھائی، یہ تیرے اوپر قربان ہوا پڑا ہے...... یہ بکری کا گوشت بڑا اچھا ہے...... یہ گائے کا گوشت بڑا اچھا ہے...... صرف ایک گائے تجھ پر قربان نہیں ہوئی...... آج صرف کراچی میں ہزاروں گائیں قربان ہو گئیں...... لاکھوں مرغیاں قربان ہو گئیں...... ہزاروں بکرے قربان ہو گئے...... ٹنوں ٹن غلہ آج کراچی میں جل گیا...... روٹی بن گیا...... چاول بن گیا...... ٹنوں ٹن آج سبزیاں کٹ گئیں...... ٹنوں ٹن اس کی ہوا اور اس کا پانی ہمارے اندر گیا...... اس میں کون سی چیز ہے جو میں نے یا آپ نے بنائی؟ اس کے بعد اگر ہم اللہ سے ٹکرائیں تو ہم سے بڑا جاہل کون ہے؟ ہم سے بڑا نادان کون ہے؟

بغیر نمونہ کے بنانے والی ذات:

اللہ رب العزت نے مادی دنیا اور انسانی دنیا کو بغیر کسی چیز، نمونے اور میٹریل کے پیدا فرمایا۔ اللہ پاک کی ایک صفت مبدی ہے...... وہ ذات جو کسی چیز کو بغیر نمونے اور میٹریل کے وجود بخشے۔ کرسی لکڑی سے بنی ہوئی ہے اور مائیک لوہے سے بنا ہوا ہے...... اللہ تعالیٰ نے لکڑی

Marfat.com

اور لوہے کو بنایا تو بغیر نمونے کے بنایا...... کائنات کی ہر چیز آگ، پانی، مٹی، ہوا اور دوسرے عناصر ان کا پہلے وجود کوئی نہیں تھا، اللہ تعالیٰ نے بغیر وجود کے وجود بخشا۔ یہ صفت مبدی ہے۔

کما بدانا اول خلق نعیده

کچھ نہ تھا، سب کچھ بنا دیا۔

اپنی قدرت سے کائنات کو بنانے والی ذات:

ایک دوسری صفت بدیع ہے......

بدیع السموات والارض

وہ بدیع وہ ذات ہے جو کسی نمونے کو دیکھ کر چیز نہ بنائے بلکہ اپنی قدرت سے نقشہ بنائے اور پھر اسے شکل عطا فرمائے۔

انزلنا الحدید فیه باس شدید

لوہے کی شکل میں سختی رکھی۔

لوہا بنانا صفت مبدی ہے اور سختی رکھنا صفت بدیع ہے

یرسل الریاح لواقح

ہوا کو بنانا صفت مبدی ہے اور بغیر نمونے کے اسے شکل دینا۔ بے رنگ، بے بو بنانا صفت بدیع ہے۔

تو کائنات کی ہر چیز کو اسی طرح بنایا۔ آدم علیہ السلام کا کوئی ماڈل اللہ کے سامنے نہیں تھا جس کو دیکھ کر اللہ نے ڈیزائن وڈرائنگ کی اور پھر انسان کا نمونہ تیار کروایا ......

- ...... پانی کا
- ...... ہوا کا ......
- ...... مٹی کا ......
- ...... پودوں کا ......
- ...... درختوں کا ......
- ...... پھولوں کا ......

Marfat.com

۞۞ پھلوں کا.....

۞۞ رنگوں کا.....

کوئی نقشہ نہیں تھا، بغیر کسی نقشے کے ہر چیز کو وجود بخشنا۔ یہ صفت بدیع ہے۔

سب سے بڑا مصور "اللہ":

اللہ پاک کی تیسری صفت مصور ہے۔

هو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء

وہ ایسی ذات ہے جو تمہیں مادر شکم میں جیسا چاہتا ہے بنا دیتا ہے۔

صفت مصور اتنی کامل ہے کہ کائنات کی کوئی چیز بھی دوسری سے نہیں ملتی کسی چیز کو بھی دوسری سے سو فیصد برابر نہیں بنایا۔ کسی کو ہمشکل بنایا تو اپنی قدرت بتانے کے لئے، ورنہ ایک ہی جنس کے دو آم کے پتے ایک جیسے نہیں ہو سکتے۔ کسی چیز کو بھی دوسری سے سو فیصد مشابہ نہیں بنایا۔ یہ اللہ پاک کی صفت مصور ہے۔

خلقکم ..... وصورکم..... فاحسن صورکم

تمہیں بنایا..... پھر تمہیں تصویر بخشی..... بہت خوبصورت تصویر بنائی۔

اللہ تعالیٰ نے انسانی تصویر کو ماں کے پیٹ میں تین اندھیروں میں پانی کے قطروں کے کروڑویں حصے سے بنایا۔ اتنا چھوٹا وہ قطرہ ہوتا ہے جو انسانی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ بہت بڑی طاقتور خوردبین پر اسے دیکھا جا سکتا ہے۔ ویسے نظر نہیں آتا۔ ایسے قطرے سے اللہ خوبصورت شکلیں بناتا ہے۔ پھر اس میں ایسی عقل بھر دی، ایسی کاریگری بھر دی کہ ایک قطرے نے ساری کائنات کو نچا دیا۔

ہر درخت میں پریشر موٹر لگی ہوئی ہے:

ہم پانی کو اوپر پہنچانے میں پریشر موٹر لگا دیتے ہیں۔ وہ مشین پانی کو اوپر پہنچاتی ہے۔ دس فٹ..... بیس فٹ..... پچاس فٹ..... اللہ تعالیٰ پانچ سو فٹ کا درخت بناتا ہے اور زمین کے نیچے سے پانی کا انتظام فرماتا ہے اور درخت کے سب سے اوپر والے پتے پر پانی کو

Marfat.com

پہنچا دیتا ہے۔ پانچ سوفٹ اوپر والے پتے پر بھی وہ پانی پہنچا ہوا ہے۔ نیچے کوئی پریشر پمپ نہیں لگا ہوا ہے..... کوئی موٹر مشین نہیں لگی ہوئی ہے۔

یہ اللہ کا نظام ہے کہ درختوں کو بنایا..... زمین کی رگوں کو حکم دیا کہ وہ جڑ کی طرف چلتی ہیں..... غذا کو لے جاتی ہیں..... پھر وہ غذا درختوں کی رگوں سے ہر ہر پتہ پر ہر ڈالی پر اور ہر ٹہنی پر اور ہر شاخ میں جاتا ہے اور زمین بھی خشک..... زمین کے اندر مٹھاس کوئی نہیں..... شہد کوئی نہیں..... شکر کسی نے نہیں ڈالی..... لیکن اس کے اندر سے اللہ نے آم کی مٹھاس کو..... کیلے کی مٹھاس کو..... امرود کی مٹھاس کو نکالتا ہے۔ اس نے حلوہ بنا کر پردے میں بند کر کے کھڑا کر دیا۔

ہم حلوہ بناتے ہیں۔ کتنی مصیبت پڑتی ہے۔ اللہ نے پہلے سے تیار کر کے کھڑا کر دیا۔ بوڑھے بھی کھائیں، بچے بھی کھائیں، جوان بھی کھائیں..... وہ خود زمین سے نکلے اور نہ آسمان سے اترے..... یہ سب کچھ اللہ کے امر سے وجود میں آتا ہے۔ ناریل کا درخت کھڑا ہے اور پھل لگا ہوا ہے..... اس کے اندر پانی بھرا ہوا ہے..... درخت کو کاٹو تو پانی کوئی نہیں پتے چیرو، پانی کوئی نہیں..... زمین کو چیرو تو پانی کوئی نہیں..... لیکن اس پھول کو چیرو تو اس میں ایسا پانی بھرا ہوا ہے نہ زمین کی رگوں میں ہے اور نہ درخت کے اندر ہے اور نہ پتوں کی رگوں میں ہے۔ بس یہ اللہ کا نظام ہے۔

اس پانی کی ضرورت ہے اپنے بندوں کے لئے..... اس کو اسی پھل کے اندر پیدا فرمایا..... یہ پانی نہ زمین میں ہے، نہ بارش میں ہے، نہ درخت کے اندر ہے..... مالک نے اس کو اسی پھل کے اندر پیدا فرما دیا اور اس کو اس کے اندر کھڑا کر کے مکھن بنا دیتا ہے۔ ہمیں مکھن بنانے میں کتنے لمبے چوڑے نظام کو بنانا پڑتا ہے۔ اللہ نے ایک درخت کو حکم دیا کہ اس کو مکھن کی شکل میں تیار کر دو تو وہ مکھن کی شکل میں تیار ہو گیا۔ جب یہ ساری زمین پر آسمان پر شجر وحجر پہ اللہ کی حکومت ہے تو کیا لاہور اور کراچی میں اللہ کی حکومت نہیں ہوگی

وہ اپنی مخلوق سے ایک لمحہ بھی غافل نہیں:

جنگلات کے اندھیروں میں جانور پھدک رہے ہیں ..... نوچ رہے ہیں..... کود رہے

Marfat.com

ہیں ......ان کو بھی سنبھالتا ہے......

- ......نہ مچھر سے غافل ......
- ......نہ مکھی سے غافل ......
- ......نہ رات سے غافل ......
- ......نہ عقاب سے غافل ......
- ......جھپٹتا عقاب بھی اس کے سامنے ہے......
- ......چھپتا ہوا کبوتر بھی اس کے سامنے ہے......
- ......انڈے سے نکلنے والا بچہ بھی اس کے سامنے......
- ......انڈے سے نکلنے والا مچھر بھی اس کے سامنے......
- ......کیڑے کے اندر سے نکلنے والی چیونٹی بھی اس کے سامنے......
- ......شہد کی مکھی کے انڈوں سے نکلنے والے بچے بھی اس کے سامنے......
- ......اس کی پرواز بھی اس کے سامنے......
- ......اس کا رس چوسنا اس کے سامنے......
- ......لوٹ کے آکے شہد کو اپنے چھتے میں ڈالنا، یہ سب اس کے سامنے......
- ......ساری دنیا کے جنگلات اس کے سامنے......
- ......درخت اس کے سامنے......
- ......ان سے نکلنے والی ہر شاخ ان کے سامنے......
- ......ہر کونپل اس کے سامنے......
- ......ہر ڈالی اس کے سامنے......
- ......ہر پتہ اس کے سامنے......
- ......ہر گچھا اس کے سامنے......
- ......ہر خوشہ اس کے سامنے......
- ......ہر پھل اس کے سامنے......

Marfat.com

اللہ کی خوبیاں:

- ......مٹھاس وہ ڈالنے والا......
- ......رنگ وہ بھرنے والا......
- ......ذائقے وہ بھرنے والا......
- ......خوشبوئیں وہ بھرنے والا......
- ......ان کو مختلف شکلیں وہ دینے والا......
- ......آم کو الگ رنگ وہ دینے والا......
- ......تربوز کو الگ رنگ وہ دینا والا......
- ......خربوزے کو الگ رنگ وہ دینے والا......
- ......سبزیوں کو الگ رنگ وہ دینے والا......
- ......پھلوں کو الگ رنگ وہ دینے والا......
- ......چار پاؤں کے چلنے والوں کی صفات الگ بنائیں......
- ......کسی کو خونخوار بنایا......
- ......کسی کو پھاڑنے والا بنایا......
- ......کسی کے تھنوں سے دودھ جاری فرمایا......
- ......کسی کو ہماری زندگی کا سامان بنایا......
- ......کسی پر سوار کروایا......
- ......کسی کا گوشت کھلوایا......

الخیل و البغال و الحمیر لترکبوھا وزینہ ویخلق مالاتعلمو ن

- ......وہ گھوڑے بنانے والا......
- ......وہ خچر بنانے والا......
- ......وہ گدھے بنانے والا......

اور ایسا کچھ بنانے والا جسے تم جانتے ہی نہیں ہو۔

Marfat.com

جسے اللہ ملا اسے سب کچھ مل گیا:

بحر و بر ہو..... خلا ہو..... فضا ہو..... زمین ہو..... آسمان ہو..... ساری کائنات کا نظام چلائے اور کہیں ایک جگہ بھی وہ اللہ دھوکا نہ کھائے..... یہ ہے تمہارا رب۔

چار بچوں کی ماں جو بیٹا پانی مانگ رہا ہے، اس کو روٹی دے رہی ہے اور جو روٹی مانگ رہا ہے اس کو پانی دے رہی ہے..... یہاں تو چار بچوں کی ضرورتیں گڈ مڈ ہو جاتی ہیں اور وہ..... وہ اللہ ہے..... وہ..... وہ رب ہے.....

فالق الاصباح.....

جو صبح کو پھاڑتا ہے.....

فالق الحب والنوی

جو دانے اور گٹھلی کو پھاڑتا ہے.....

ذلکم اللّٰہ

یہ ہے تمہارا اللہ.....

فانی تؤفکون

کہاں بھاگ رہے ہو؟

ساری کائنات کی تاریخ گواہ ہے کہ جسے اللہ ملا اسے سب کچھ ملا اور جس نے اللہ کو کھو دیا اس نے سب کچھ کھو دیا۔ جسے اللہ نا ملا، کوئی ایک انسان مجھے بتائیں..... تاریخ کے صفحات الٹیئے..... اور آج کی تاریخ سے لے کر آدم علیہ السلام تک ہر صفحے کو آپ گردانتے چلے جائیں اور کھولتے چلے جائیں۔ ایک ایک سطر پڑھیں..... ایک ایک حرف پڑھیں..... سارے عالم کی تاریخ میں آپ ایک انسان ایسا نہیں دکھا سکتے ہیں کہ جس نے اللہ کو کھو کے کچھ پایا ہو اور اللہ کو گم کر کے جسے منزل ملی ہو۔

انسان کی فطرت ہی احسان مندی ہے:

میرے بھائیو اور دوستو! اللہ تعالیٰ نے انسان میں ایک صفت رکھی ہے کہ یہ احسان مند

Marfat.com

ہوتا ہے اگر کوئی اس پر احسان کرے، بشرطیکہ اس کی فطرت مسخ نہ ہوئی ہو تو یہ اس احسان کو یاد رکھتا ہے اور یہ احسان کرنے والے کے سامنے جھکتا ہے یہ جانور کی بھی صفت ہے..... کتا پاؤں چاٹتا ہے اور گھوڑا خدمت کرتا ہے.....انسان تو ان میں سب سے اشرف مخلوق ہے۔

میرے دوستو! اللہ پاک کے جتنے احسانات انسان کے اوپر ہیں اور ہمارے اوپر محمد ﷺ کے بھی احسانات ہیں..... اتنے اور کسی کے بھی نہیں۔ فطرت کی آواز ہے کہ محسن کے سامنے سر جھکایا جائے۔ دنیا کے اعتبار سے ہم کرتے ہی ہیں اور جو محسن اعظم ہے اللہ کی ذات اس کے سامنے سر جھکاتے ہیں اور محسن انسانیت ہیں حضرت محمد ﷺ۔ ان کے سامنے سر جھکانے کا رواج ختم ہو گیا ہے۔ ہمیں عدم سے وجود دیا اللہ تعالیٰ نے۔ ہم کچھ نہ تھے، اللہ نے بنایا۔ سب سے اچھا بنایا۔

لقد خقلنا الانسان فی احسن تقویم

ہم نے انسان کو سب سے بہتر بنایا، پھر شکل وصورت، رنگ وروپ، ہر ایک چیز کو الگ اعتدال کے ساتھ رکھا......

فسوٰک فعدلک

ایسے بے ڈھنگا نہیں بنایا...... ہر چیز کو بڑی ترتیب کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بنایا۔

ماں کی پیٹ میں تھے تو نہ ماں کچھ کر سکتی ہے نہ باپ کچھ کر سکتا ہے..... وہاں اللہ کا نظام چلا۔

یاابن آدم من بعث الیک الغذآ؟ وانت جنین فی بطن امک

اے میرے بندے! جب تو ماں کے پیٹ میں تھا تو کون تھا تجھے رزق دینے والا؟

غشبتک فی الغشاء کی لاتخفی من ظلمة رحم

تجھے پردے میں رکھا تا کہ تجھے ماں کے پیٹ میں اندھیروں سے ڈر نہ لگے۔

جعلت لک متکا عن یمینک وعن شمالک، وعلمتک الجلوس فی بطن امک ھل یقدر ذالک احد غیری

Marfat.com

ماں کے پیٹ میں تیرے لئے دو تکیہ لگائے اس پر بٹھا کر تجھے بولنا سکھایا، کھیلنا سکھایا، تو کوئی اور بھی ہے میرے علاوہ جو یہ کام کر سکے۔ یہ پرورش میں اللہ کا نظام ہے۔

میرے بھائیو! ہمیں تو ایک لمحہ بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرنی چاہئے۔ ہمارا تو سارا وجود ہی نافرمانی میں پھنس گیا۔ جسم کے ہر ہر حصے پر، بال پر، رگوں پر گناہوں کی سیاہیاں چھائی ہوئی ہیں۔ یہاں ہماری فطرت مدہم پڑ گئی یا مر گئی۔

انسان کی پرورش کا نظام:

پرورش بڑی مشکل چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ربوبیت کا نظام چلا جب دنیا میں آئے تو ہمارے منہ میں دانت نہیں......

لالک سن تقطع

جس سے کاٹ سکیں......

ولا لک یدتبطش

ہاتھ نہیں کہ جس سے پکڑ سکے......

ولالک رجل تمشی

پاؤں نہیں کہ جس سے چل سکیں......

نہ چلنے کی طاقت...... نہ سننے کی طاقت...... نہ پکڑنے کی طاقت...... نہ اپنا مافی الضمیر بتانے کی طاقت......

اجرت لک عرقین رقیقین ینبا ان لک لبنا خالصاً دافئا فی الشتاء بارداً فی الصیف

اے میرے بندے! تیری ایسی بے بسی کی حالت میں، میں تیرے لئے تیری ماں کی چھاتی سی دو چشمے جاری کرتا ہوں جو گرمیوں میں سرد اور سردیوں میں گرم دودھ تجھے پلاتے ہیں۔

ھل یقدر علی ذالک احد غیری

Marfat.com

پھر اگلی مشقت بہت بڑی ہے۔ پیشاب کو کون دھوئے پاخانہ کو کون صاف کرے.....اس کے خشک کپڑا کون اٹھائے اور گیلا کپڑا کون نکالے.....اس کے اٹھنے پر کون اٹھے.....اس کے رونے پر کون روئے..... اس کے تڑپنے پر کون تڑپے..... یہ نظام غیب سے چلا تو وجود میں آیا.....اللہ تعالیٰ اگلی بات بطور احسان فرماتے ہیں:

جعلت لک نہراً فی صدر ابویک

میں تیرے ماں باپ کے دل میں تیری محبت کو پیوست کرتا ہوں۔

لایأکلان حتی تشبع ولا ینامان حتی ترقد

تو کھاتا نہیں تو وہ کھاتے نہیں..... تو سوتا نہیں تو وہ سوتے نہیں ..... تیرے جاگنے پر جاگتے ہیں، تیرے سونے پر سوتے ہیں..... تیرے رونے پر روتے ہیں پیشاب پاخانہ صاف کرتے ہیں.....کوئی گلہ اور شکوہ نہیں کرتے ....

یہ ربوبیت کا نظام اوپر سے اللہ چلا رہا ہے۔ اللہ کو یہ بھی معلوم ہے کہ یہ آگے جا کر فرعون بن جائے گا..... قارون بن جائے گا..... قاتل بن جائے گا..... زانی بن جائے گا اس کے باوجود ماں کی چھاتی سے دودھ اس کو پلاتا ہے..... ماں باپ نے دل کو اس کے لئے نرم فرماتا ہے.....پھر اس نظام کو اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ پروان چڑھاتے ہیں..... کھانے پینے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے تو دودھ خشک ہو جاتا ہے.....دانت نکلنے شروع ہو جاتے ہیں ..... پھر اللہ کا اگلا ربوبیت کا نظام چلتا ہے:

الم نجعل الارض مهاداً

ہمارے آنے سے پہلے زمین بچھونا بنی پڑی ہے.....

امن جعل الارض قراراً

ٹھہرنے کی جگہ پہلے سے تیار ہو چکی ہے.....

هو الذی جعل لکم الارض ذلولاً

زمین کو تمہارے لئے مسخر تابع کر کے تیار کر دیا.....

وجعل فیها رواسی

یہ ہلتی تھی.....اس میں کیل لگائے.....

Marfat.com

والجبال اوتادا، قدر فیھا اقواتھا فی اربعۃ ایام

اس میں تمہارے لئے غلے کو رکھا ....

وانزلنا الحدید

اور تمہارے لئے اس میں لوہے کو رکھا اور معدنیات کو رکھا......

انزلنا من السمآء مآءً مبارکاً

آسمان سے پانی .... زمین کے اندر غلے...... اور معدنیات اور دوسری ہزاروں نعمتیں......

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا نظام ہماری طرف متوجہ ہوا، جب آنکھ کھلی تو اللہ کا دسترخوان تیار ہے، اللہ کا چراغ روشنی دے رہا ہے، زمین غلے دے رہی ہے۔ اسی طرح:

وجعلناکم ازواجاً

تمہیں مرد اور عورت جوڑے بنائے......

وجعلنا نومکم سباتاً

نیند آرام کے لئے دے دی......

وجعلنا النہار معاشاً

دن کو آرام کے لئے بنایا اور اوپر سات آسمان بنائے۔

اس میں سورج دھکایا اور چمکایا...... سورج کی کرنوں سے پانی کو تپایا۔ از س کو ہوا کے کندھے پر رکھ کر بادل کی صورت اوپر پہنچایا، پھر اس کو ٹھنڈا اور جمع فرمایا......

الم تر ان اللہ یزجی سحاباً

ارے بھائی! سوچو تو صحیح...... غور تو کرو...... دیکھو تو صحیح...... تمہارا رب بادلوں کو کیسا جمع کرتا ہے......

ثم یؤلف بینہ ثم یجعلہ رکاماً

ان کو اوپر نیچے جمع کرتا ہے، پھر اپنے امر کو ان کی طرف متوجہ فرماتا ہے......

فانزلنا من المعصرات ماءً ثجاجاً

پانی کو اللہ تعالیٰ برساتا ہے اور بہاتا ہے۔ پھر اس کے لئے زمین کے سینے کو

Marfat.com

چیرتا ہے……

ثم شققنا الارض شقا فانبتنا فیھا حباً وعنباً

پھراس سے پھل غلہ وغیرہ نکالتا ہے……

وقضبا وزیتونا ونخلا وحدائق غلباً

اس میں سے زیتون، کھجور، انگوراوران ساری نعمتوں کونکالتا ہے۔

اللہ اپنی نشانیوں سے پہچانا جاتا ہے:

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے ساتھ نظروں سے اوجھل ہے……لیکن اپنی نشانیوں سے پہچانا جاتا ہے……

سنریھم ایتنا فی الافاق وفی انفسھم (القرآن)

اللہ نشانیاں دکھائے گا ہمارے اندر بھی اور باہر بھی……

اپنی قدرگوں پر وہ پہچانا جائے گا کہ زمین اور آسمان میں بادشاہی بھی اللہ ہی کی ہے۔ بنانے والا بھی اللہ تعالیٰ ہے:

ھو الذی خلقکم

ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے بنایا……

ھو الذی جعل الشمس ضیاءً والقمر نوراً

اور اللہ تعالیٰ نے ہی سورج کو روشنی بخشی……چاند کو چاندنی بخشی……وہ بھی اللہ ہی کا کام ہے……

الم تر کیف خلق اللہ سبع سموت طباقاً

سات آسمان اللہ تعالیٰ نے بنائے……

وجعل القمر فیھن نوراً وجعل الشمس سراجاً

سورج، چاند کا اسی نے نظام چلایا……کوئی چاندی دی ہے اوپر روشنی دی ہے……

واللہ انبتکم من الارض نباتا

Marfat.com

ہمیں بھی اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیا۔زمین کو بھی اللہ نے بنایا۔

ثم یعید کم فیھا

پھر زمین میں واپس لے جائے گا.....

ویخرجکم اخراجاً

زمین سے پھر نکالے گا......

واللّٰہ جعل لکم الارض بساطا

اللہ ہی نے زمین کو بچھونا بنایا......

الم نجعل الارض مھدا

کون ہے میرے سوا جس نے زمین کو بچھونا بنایا ہو! میں ہی تو ہوں جس نے زمین کو بچھونا بنایا......

والجبال اوتاداً

میں ہی ہوں جس نے پہاڑ لگائے......

وخلقنکم ازواجاً

تمہیں مرد وعورت اللہ ہی نے بنایا......

وجعلنا نومکم سباتاً

نیند کو آرام کے لئے لایا تو اللہ پاک لے کر آیا......

وجعلنا اللیل لباساً

اور رات کو چھپنے کی چیز بنائی تو اللہ تعالیٰ نے بنائی......

وجعلنا النھار معاشاً

دن کو کام کے لئے بنایا تو اللہ تعالیٰ نے بنایا.....

رات اللہ کے ارادے سے آئی... دن اللہ کے ارادے سے نکلا......پھر رات اللہ کے ارادے سے کھڑی ہو جائے تو کوئی اس کو دن میں بدل نہیں سکتا......

قل ارأیتم ان جعل اللہ علیکم اللیل سرمداً الیٰ یوم القیامۃ

اگر میں رات کو کھڑا کردوں (کب تک) قیامت تک بارہ گھنٹے کے بجائے

Marfat.com

چھ گھنٹے، سات گھنٹے، آٹھ گھنٹے نہیں..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر میں اس رات کو قیامت تک کھڑا کر دوں تو......

من إله غير الله يأتيكم بضياء، افلا تسمعون

تو لاؤ میرے علاوہ کوئی اور خدا جو تمہارے لئے دن کو لا سکے......

تمہیں کوئی نہیں دے سکتا جب تک تمہارا اللہ نہ چاہے۔ پھر اللہ اپنی قدرت کو بتاتا ہے......

قل ارايتم ان جعل الله عليكم النهار سرمداً

اگر میں دن کو کھڑا کر دوں، دن کے بارہ بجے سورج کو درمیان میں کھڑا کر دوں اور اس کو نکلنے نہ دوں..... رات کو آنے نہ دوں..... کب تک؟

الىٰ يوم القيامة

قیامت تک......

من إله غير الله

کوئی ہے میرے علاوہ......

ياتيكم بليل

جو رات کو لے آئے......

تسكنون فيه

تا کہ تم آرام کر سکو......

افلا تبصرون

اور کیوں نہیں ڈرتے ہو دیکھتے کیوں نہیں ہو......

جعل لكم الليل والنهار

تیرا اللہ ہے... جس نے تمہارے لئے دن رات کو بنایا......

اللہ نے ہر چیز کو بغیر نمونہ کے بنایا:

جس نے اپنی رحمت کے صدقے میں دن کو بنایا.....رات کو بنایا..... یہ سب سے انوکھی

Marfat.com

بات ہے۔۔۔

لتسکنوا فیه

رات کو آرام کرو......

ولتبتغوا من فضله

اور دن میں کام کر کے رزق کو تلاش کرو......

ولعلکم تشکرون

شاید کہ اللہ کا شکر ادا کر سکو......

اللہ کا خالق ہونا ان آیات سے سمجھ آ رہا ہے۔

والجبال ارسها

پہاڑ لگائے......

والی الارض کیف سطحت

زمین پر غور کر کے دیکھو تو سہی......

افلا ینظرون الی الابل

اونٹ میں غور کیوں نہیں کرتے ہو......

کیف خلقت

بنانے والے نے بنایا کیسے؟

والی السمآء کیف رفعت

آسمان کی طرف نگاہیں اٹھا کے غور کیوں نہیں کرتے کہ اس بنانے والے نے اس کو کیسے بنایا؟

والسماء بنینها

تیرے رب نے آسمان کو بنایا۔۔

باید

اپنے ہاتھوں سے....

وانا لموسعون

Marfat.com

اور اس کو پھیلا دیا وسعت دے دی۔۔۔ چاروں طرف ان کو ہمارے سر کے اوپر چھت بنا دیا۔۔۔۔۔

أنتم اشد خلقا ام السمآء بنہٰا

تمہارا بنانا سخت ہے مشکل ہے یا آسمان کا بنانا۔۔۔۔۔

رفع سمکہا فسوٰھا

اس کی چھت کو اونچا کیا برابر کیا۔۔۔۔۔

واغطش لیلھا واخرج ضحٰھا

پھر اس میں سے دن کو نکالا۔۔۔۔۔ رات کو نکالا۔۔۔۔

والارض بعد ذلک دحٰھا

زمین کو بچھایا۔۔۔

والجبال ارسٰھا

پہاڑوں کو اگایا۔۔۔

اخرج منھا مآء ھا ومرعھا

اس میں پانی کو نکالا، اس میں چارہ کو نکالا

والجبال ارسٰھا

اس میں پہاڑوں کو کیل بنا کے گاڑا۔۔۔۔ کس کے لئے؟

متاعا لکم

تمہارے لئے۔۔۔۔۔

والانعامکم

تمہارے جانوروں کے لئے، کائنات میں تخلیق اللہ کی ذات کو حاصل ہے۔۔۔ اللہ خالق ہے۔۔۔۔۔ ساری کائنات کو پیدا کیا تھا اللہ نے سب کچھ بنایا پھر اللہ باری ہے۔۔۔۔

الخالق، الباری

باری اس ذات کو کہتے ہیں جو بغیر چیزوں کے وکیل بنائے۔

Marfat.com

تم نے لوہے سے یہ باڈر بنائے ...... پنکھے بنائے ... اللہ پاک نے لوہے کے بغیر لوہا بنایا۔

اللہ پانی کے بغیر پانی بنایا ..

اللہ سونے کے بغیر سونا بنایا .

اللہ انسان کے بغیر انسان بنایا ...

اللہ جنات کے بغیر جنات کو پیدا فرمایا ...

اللہ جنت کے بغیر جنت کو بنایا ......

اللہ مٹی کے بغیر مٹی کو بنایا ......

اللہ ہوا کے بغیر ہوا کو بنایا ......

اللہ پتھر کے بغیر پتھر کو بنایا ......

اللہ آگ کے بغیر آگ کو بنایا ...

اللہ چوپائے کے بغیر چوپائے بنائے .....

اللہ دوپائے کے بغیر دوپائے بنائے ...

اللہ رینگنے والوں کے بغیر رینگنے والے بنائے ......

اللہ تیرنے والے کے بغیر تیرنے والے بنائے ......

اللہ اڑنے والوں کے بغیر اڑنے والے بنائے ......

بلیٰ وھو الخلاق العلیم

وہ زبردست پیدا کرنے والا ہے ... زبردست علم والا ہے ......

اللہ چیزوں سے چیزیں بنائیں ......

اللہ درخت سے درخت پیدا فرمایا ......

اللہ آم سے آم بنایا .

اللہ انگور سے انگور بنایا .

اللہ انار سے انار بنایا ...

اللہ پہلا آم خود بنایا ...

Marfat.com

- ...... پہلا انگور خود بنایا......
- ...... پہلا انار خود بنایا......
- ...... پہلی کھجور کو خود فرمایا......
- ...... پہلی نارنگی کو خود بنایا......
- ...... یہ اپنی قدرت سے براہ راست بنادے......
- ...... چیزوں سے چیزیں بنادے......
- ......بغیر چیزوں سے چیزیں بنادیں......

اللہ خالق ہے......الباری ہے......المصور...... ہے تصویر بنانے والا بغیر نمونے کی تصویر بنائی......بغیر کسی ماڈل کے بنایا......البدی...... بدیع کون سی ذات ہے......جس کے سامنے کوئی نمونہ نہ ہو اور اپنے علم سے نمونے عطا فرمادے۔ انسان کی شکلوں کے نمونے...... پہاڑوں کے نمونے...... چوپائے کے نمونے...... دو پائے کے نمونے، ...... پتنگوں کے نمونے......تتلیوں کے نمونے...... یہ مکڑی صرف ایک مکڑی جیسی مخلوق ہے......دس ہزار قسم کی مکڑی پیدا فرمائی......بغیر ماڈل کے ماڈل بنایا......مکئی کا ماڈل بنایا...... پتنگے کا ماڈل بنایا...... انسان کا ماڈل بنایا......درختوں کا ماڈل بنایا......پھلوں کے رنگ بنائے ماڈل بنائے ......

البدیع، وھو اللّٰہ الذی لآالٰہ الاھو

وہ ایک ہے وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کا وزیر نہیں، اس کا مشیر کوئی نہیں......

لم یتخذ صاحبۃ

اس کی بیوی کوئی نہیں......

ولا ولداً

اس کا بچہ کوئی نہیں......

ولم یکن لہ شریک

اس کا شریک کوئی نہیں......

ولم یکن لہ ولی من الذل

Marfat.com

اس کی کسی کمزوری کی وجہ سے مدد گار کوئی نہیں......

📖 ......دوست کوئی نہیں......

📖 ......اپنی ذات میں اکیلا......

📖 ......اپنی صفات میں اکیلا......

📖 ......اپنی قدرت میں اکیلا......

📖 ......اپنی بادشاہی میں اکیلا......

📖 ......اپنی کبریائی میں اکیلا......

📖 ......اور ساری کائنات میں اکیلا......

خالق ہے......تخلیق اسی کا خاصہ ہے۔اور کوئی اس کی خلقت میں اس کی تخلیق میں کوئی شریک نہیں ہے۔سارے نظام کو بنا کر کھلایا بھی اللہ تعالیٰ نے......مالک بھی اللہ تعالیٰ ہے...... سارے نظام کو بنا کے نہ وہ تھکتا ہے نہ وہ تھکا نہ وہ سویا یہ پیٹ میں کیا ہے انڈا، انڈے میں کیا ہے، سب اللہ کے علم میں ہے۔پوری کتاب کی طرح ہے......

کل شیء عندہ بمقدار

ہر چیز اندازے کے ساتھ ہے......

عالم الغیب

غیب کا جاننے والا ہے......

والشھادۃ

حاضر کا جاننے والا......

الکبیر المتعال

بڑی ذات، اونچی ذات، بلند ذات......

سواء منکم من اسر القول ومن جھر بہ

تم زور سے بولو، آہستہ بولو، وہ جاننے والا ہے......

ومن ھو مستخف باللیل

رات کو چھپ کے چلنے والا اللہ سے نہیں چھپ سکتا......

Marfat.com

انسان تو دن میں لوگوں سے چھپ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے رات کے اندھیرے میں بھی چھپنا چاہا تو مجھ سے نہیں چھپ سکتا۔

وسارب بالنھار

دن میں چلے، رات میں چلے..... آہستہ چلے، زور سے چلے ..... آہستہ بولے، زور سے بولے..... خالق اللہ ہے، پھر مالک اللہ ہے......

للّٰہ ملک السموت والارض

زمین اللہ کی..... آسمان بھی اللہ کا......

جو کچھ زمین اور آسمان میں ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کا ہے۔ ساری کائنات......

الا ان اللّٰہ من فی السموت ومن فی الارض

پوری کائنات میں زمین کے اندر، زمین کے اوپر، آسمان کے نیچے، آسمان کے اوپر، جو بھی ہے سب اللہ تعالیٰ کا ہے......

له مافی السموت

آسمان، جو آسمانوں میں ہے......

وما فی الارض

زمین، جو زمین میں ہے......

وما بینھما

زمین و آسمان کے درمیان جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں......

اللّٰہ لااله الا ھو

وہ ایک اکیلا ہے......

الحی القیوم

وہ زندہ ہے..... وہ قائم ہے......

آلم اللّٰہ لااله الا ھو

وہ اکیلا..... اکیلا......

Marfat.com

فان تولوا فقل حسبی اللّٰہ لا الٰہ الا ھو

اگر یہ تیرا ساتھ چھوڑ دیں تو کہہ دے میرا اللہ مجھے کافی ہے جو اکیلا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں......

رب المشرق

وہ مشرق کا رب......

رب المغرب

وہ مغرب کا رب......

لا الٰہ الا ھو

کوئی اس کا شریک نہیں......

رب المشرقین

وہ مشرقین کا رب......

رب المغربین

وہ مغربین کا رب......

رب المشارق والمغارب

وہ مشارق کا رب وہ مغارب کا رب......

رب السموات والارض وما بینھما

زمین کا رب، آسمان کا رب، زمین وآسمان کا درمیان کا رب......

اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:

قل لمن الارض ومن فیھا

ان سے پوچھو زمین وآسمان کس کا ہے......

فیقولون للّٰہ

کہیں گے اللہ کا ہے......اللہ کی بادشاہی ہے......

افلا تذکرون

پھر تم نصیحت کیوں نہیں پکڑتے......ان سے پوچھو......

Marfat.com

قل من رب السموات والارض ورب العرش العظیم

کون ہے ساتوں آسمان کا رب؟ اور کون ہے زمینوں کا رب؟ اور کون ہے عرش عظیم کا رب؟

سیقولون للہ

کہیں گے اللہ ہی ہے......

افلا تتقون

اوران سے کہو کہ ڈرتے کیوں نہیں......

قل من بیدہ ملکوت کل شیء

ان سے پوچھو کون ہے جس کے ہاتھ میں کائنات کی بادشاہی ہے؟

وھو یجیر

جو پناہ دے سکتا ہے......

ولا یجار علیہ

جس کو وہ پناہ نہ دے کائنات میں کوئی اس کو پناہ نہیں دے سکتا۔

ان کنتم تعلمون

اگر تم سمجھ سکتے ہو تو بتاؤ کون ہے زمین وآسمان کا بادشاہ؟ کس کے ہاتھ میں زمین وآسمان کی لگام ہے؟

سیقولون للہ

کہیں گے اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے......

پس تم ان سے پوچھو تم پر کس نے جادو کر دیا ہے؟ روپے کی چھنک نے ......سونے چاندی کی چمک نے ......مال کی محبت نے تم پر جادو کر دیا......اللہ سے ہٹا دیا......خالق بھی اللہ ہے......مالک بھی اللہ ہے......

گندے پانی سے خوبصورت انسان بنانے والی ذات:

ایک گندے پانی کے قطرے پر اللہ جس کو جیسی شکل چاہتا ہے وہ دیتا چلا جاتا ہے۔

Marfat.com

......ایک کو عورت بنا تا ہے......

......ایک کو مرد بنا تا ہے......

......ایک کو عربی بنا تا ہے......

......ایک کو عجمی بنا تا ہے......

......ایک کو خوبصورت بنا تا ہے......

......ایک کو بدصورت بنا تا ہے......

یہ سارے اللہ تعالیٰ کے ذاتی فیصلے ہیں اور وہ آسمان پر کر رہا ہے۔ یہ نہیں کہ اس نے صرف ہمیں بنایا......

......مچھر بھی وہی بنا رہا ہے......

......مکھی بھی وہی بنا رہا ہے......

......پتنگا بھی وہی اڑا رہا ہے......

......عقاب بھی وہی اڑا رہا ہے......

......ایک چیونٹی کو بھی وہی حرکت دے رہا ہے......

......جبرائیل کو بھی وہی حرکت دے رہا ہے......

......ایک ڈھیلے کا بھی اللہ خالق ہے......

......ہمالیہ پہاڑ کا بھی اللہ خالق ہے......

......ایک ذرے کا بھی اللہ خالق ہے......

......صحرائے اعظم کا بھی اللہ خالق ہے......

......زمین کے ایک حصے کا بھی اللہ خالق ہے......

......سات زمینوں کا بھی اللہ خالق ہے......

......ایک قطرہ بھی اللہ نے بنایا......

......بحرالکاہل بھی اللہ نے بنایا......

......اور ساری کائنات کا بحر و بر، ذرہ ذرہ، ایک ایک درخت کا پتہ، ہر چیز اللہ کے ارادے میں جکڑی ہوئی ہے، بندھی ہوئی ہے......

Marfat.com

ماں کے پیٹ میں رزق دینے والی ذات:

کبھی کبھی دل میں خیال آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی آج کل حیران ہوتے ہوں گے کہ میرے بندے کیسے ہیں جو میری قدرت کو اتنا کمزور سمجھتے ہیں کہ میں دکان کے بغیر روٹی نہیں دے سکتا اور نوکری کے بغیر کھانا نہیں کھلا سکتا......

یاابن آدم من اوصل الیک غزاء وانت جنین فی بطن امک

ارے میرے بندے تو وہ دن یاد کر جب تو ماں کے پیٹ میں تھا اور میری روٹی تیرے پاس آ رہی تھی۔ وہاں کونسا کارخانہ تھا جو تجھے روزی پہنچا رہا تھا......

ثم ازل ادبر فیک تدبیرا

پھر میں نے تیرے میں تدبیر کو نافذ کیا......

پھر میری تدبیر چلی، میں نے تجھے آہستہ آہستہ پروان چڑھایا۔ نطفے سے......

"مضغه"......

مضغے سے......

"ثم خلقنا المضغة عظاماً"

ہڈیاں......

فکسونا العظام لحام

پھر اوپر گوشت......

ثم انشناه خلقاً اٰخر

پھر اوپر کھال چڑھائی اور تجھے کھال چڑھا کر انسان بنا دیا اور تجھے پروان چڑھاتے چڑھاتے......

اوصیت الی الملک الموکل ارحام

فرشتے کو بھیجا، جاؤ اس بندے کو ماں کے پیٹ سے باہر لاؤ......

فأخرج، قال ارشیة بن حناصه

Marfat.com

فرشتے نے اپنے پَر پر عالم دنیا میں نکالا......

لالک...... سن تقطع

تیرے منہ میں کوئی دانت نہیں کسی کو کھا سکے......

ولا لک ید تبطش و کالک رجل تمشی

تیرے پاؤں میں طاقت نہیں کسی چیز کی طرف چل کے جا سکے......

حقیر ذات! ایسے عالم میں ہے اے میرے بندے جب میں نے تجھے روزی پہنچائی ہے۔تو تیرے بڑے ہونے پر بھی تیرا کفیل ہوں۔کہاں سے روزی آئی......آسمان سے اترا ماں کی چھاتی پر......

میں نے آسمان سے امر اتارا اور فرشتہ تیری ماں کی چھاتی سے دودودھ کے چشمے جاری کر کے گیا۔ جو تجھے گرمیوں میں ٹھنڈا دودھ پلاتے ہیں اور سردیوں میں گرم دودھ پلاتے ہیں۔اب میں بھول سکتا ہوں......

یاابن آدم خلقت السموت والارض

اے میری بندے! میں نے آسمان بنائے، سات زمینیں بنائیں۔

ولم ایعبا خلقھن

اور میں تھکا نہیں......

فیعن رغیف عیش اسرقه الیک

تجھے روٹی کھلا کے تھک جاؤں گا......روٹی دے کے تھک سکتا ہوں۔

جب آسمان وزمین بنا کے نہیں تھکا تو تجھے کھانا کھلا کے بھی نہیں تھک سکتا۔ پھر تو کیوں سوچتا ہے کہ میری دکان نہیں ہوگی تو روزی کہاں سے آئے گی......میری نوکری نہیں ہوگی تو روزی کہاں سے آئے گی......

یاابن آدم لم اطالب کعمل غداً ولا تسئلنی عن رزق غد

ہاں! میرا ایک دستور ہے سن لے، میں نے تجھے کل کا مکلف نہیں بنایا۔ جو کچھ میرا امر ہے آج ہے۔کل کا کوئی نہیں۔کل کا تو تجھے پتہ ہی نہیں......

کم ممن مستقبل لغدلا یدرکه

Marfat.com

آپ نے فرمایا، کتنے ہی کل کے سورج کا انتظار کرنے والے۔ جن کے مقدر میں سورج دیکھنا لکھا ہوا نہیں ہے......

وکم ممن مقبل لیوم لایکمله

کتنے ہی ہیں جو آج کا دن دیکھ رہے ہیں، لیکن ان کے مقدر میں آج کے سورج کا غروب ہونا نہیں لکھا گیا، وہ اس سے پہلے پہلے نکل جائیں گے اور کتنے ہیں جو کل کا انتظار کر رہے ہیں، لیکن کل ان پر کبھی نہیں آئے گی اور انہیں قبر میں ڈال دیا جائے گا۔ تو فرمایا، تجھے کل کا مکلف نہیں، تو آج کا مکلف ہے۔

فلا تسئلنی عن رزق غد

کل کی روزی کی بھی فکر نہ کر۔ کل کی روزی میرے سے مت مانگ۔

فانی لم انس من عصانی فکیف لبن اطعنی

میرے بندے میں تو نافرمانوں کو نہیں بھولتا تو فرمانبرداروں کو کیسے بھول سکتا ہوں۔

میرے بھائیو! یہ کلمہ سیکھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ پاک ہر چیز کا مالک اور خالق ہے اور اس کے قبضے میں ساری کائنات ہے اور وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے واپس لے لیتا ہے۔ ہر چیز پر اس کا غلبہ ہے جوان کی جوانی اس کے ہاتھ میں ہے۔

نجران کا ایک نوجوان بڑا خوبصورت، لمبا چوڑا قد...... مسجد میں آیا تو کوئی بزرگ بیٹھے تھے......انہوں نے یوں دیکھا تو کہنے لگا کیا دیکھ رہے ہو؟

کہنے لگے تمہاری جوانی کو دیکھ رہا ہوں۔

کہنے لگا کہ میری جوانی پہ تو اللہ بھی حیران ہوتا ہوگا۔

یہ بول بولنا تھا کہ وہ چھوٹا ہونا شروع ہوا۔ گھٹ رہا ہے گھٹ رہا ہے...... گھٹتے گھٹتے ایک بالش رہ گیا۔ چھ فٹ کا جوان چھ انچ کا ہو گیا۔ گھر والے آئے اور اس کو ہاتھ میں اٹھا لے گئے۔ جیسے مٹی کو اٹھا کے لے جاتے ہیں۔

اللہ کی غیرت کو جوش آیا۔ بدبخت! میری دی ہوئی جوانی کو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی حیران ہوتا ہوگا۔ میری مخلوقات تو ایسی ہے کہ فرمایا روایت میں آتا ہے کہ اگر میکائیل علیہ السلام کے

Marfat.com

سر پر سات سمندر کا پانی ڈالا جائے تو ایک قطرہ زمین پر نہیں گرے گا۔ تمہاری جوانی کیا حیثیت رکھتی ہے۔ اتنے بڑے فرشتے اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دیئے:

ویحمل عرش ربک فوقھم یومئذ ثمانیہ

عرش کے تھامنے والے آٹھ فرشتے کان سے لے کر یہاں تک (ہاتھ سے اشارہ کیا) کا فاصلہ آٹھ سو برس کی مسافت کا ہے۔

اللہ کے خزانوں میں کمی ہے...... میرے بھائیو!

وما قدر اللہ حق قدرہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میرے بندوں نے میری قدر نہیں کی۔

بے ذائقہ زمین سے ذائقہ دار پھل کا نکلنا:

یہ کتنی بڑی قدرت ہے کہ ایک زمین، جس میں کوئی ذائقہ نہیں، ایک پانی، کوئی رنگ نہیں اور ایک کھاد ہے، جو ویسے ہی یا تو گوبر ہوتا ہے، یا یہ مصنوعی کھاد ہے، زمین کا رنگ کوئی نہیں، کھاد کا ذائقہ کوئی نہیں، پانی کا ذائقہ کوئی نہیں، ہم صرف بیج ڈالتے ہیں وہ آسمان پہ بیٹھ کر......

- ......تربوز کو سرخ بناتا ہے......
- ......خربوز کو سفید بناتا ہے......
- ......کریلے کو کڑوا بناتا ہے......
- ......گاجر کو میٹھا بناتا ہے......
- ......کسی کو زمین کے اندر اگاتا ہے......
- ......کسی کو زمین کے اوپر پھیلاتا ہے......
- ......کسی کو درخت کے اوپر اگاتا ہے......
- ......اس میں رنگ بھرتا ہے......
- ......اس میں ذائقے بھرتا ہے......
- ......اس میں خوشبوئیں بھرتا ہے......

یہ سائنسدان یا زمیندار تو کچھ نہیں کر رہے، وہ تو اتنا ہی کر رہے ہیں کہ بیج ڈالا اور

Marfat.com

بس......اگلا کام اس کائنات والے کا چلتا ہے......

ما كان لكم ان تنبتوا شجرها

وہ اللہ خود اپنا نظام بتاتا ہے......

انا صببنا الماء صبا

میں پانی برساتا ہوں......

ثم شققنا الارض شقا

پھر زمین کو پھاڑتا ہوں......

فانبتنا فيها حبا وعنبا...... وقضبا وزيتونا...... ونخلا وحدائق غلبا...... وفاكهة وابا

پھر اس میں پھل نکالتا ہوں، غلے نکالتا ہوں، پھول نکالتا ہوں، زیتون نکالتا ہوں، گندم نکالتا ہے، باغات بناتا ہوں۔

متاعا لكم ولانعامكم

تمہارے لئے، تمہارے جانوروں کے لئے چارا نکالتا ہوں۔

تسخیر کائنات کس کے لئے؟

والارض بعد ذالک دحٰها

زمین بچھائی......

والجبال ارسٰها

پہاڑ لگائے......

اخرج منها ماءها ومرعٰها

پانی اور چارا نکالا......

والجبال ارسٰها

پہاڑوں کو گاڑ کے کیل بنایا اور یہ سارا نظام کیوں چلایا؟

متاعا لكم ولانعامكم

Marfat.com

تمہارے لئے، تمہارے جانوروں کے لئے......
ھو الذی سخر البحر
سمندر قابو کر لئے، ایک موج چھوڑ دے، ساری زمین غرق ہو جائے، تین حصے پانی ہے، ایک حصہ زمین ہے، مسخر کر دیئے، پھر اس نے کہا:
لتاکلوا منہ لحما طریا
مچھلی نکال کے کھاؤ......
وتستخر جوا منہ حلیة
موتی نکال کے پہنو......
وتری الفلک مواخر فیہ
کشتیاں چلاؤ، تجارت کرو، سمندر نہ ہوتے تو دنیا میں تجارت نہیں ہو سکتی تھی۔ عالمی تجارت ہے ہی سمندر کے راستے سے، تو اس سارے نظام کو اللہ انسان کے گرد گھما رہا ہے کہ اس کو خلیفہ بنایا ہے۔

خالق کائنات کا نظام لیل ونہار:

پھر رات کا نظام ہے، پھر دن آ رہا ہے......
یولج اللیل فی النہار
رات لمبی ہو گئی، اب ہم سو رہے ہیں......
یولج النہار فی اللیل
دن لمبے ہوتے چلے جاتے ہیں......
والشمس تجری لمستقر لھا
سورج کا اپنا نظام ہے......
والقمر قدرنہ منازل
چاند کا اپنا نظام ہے، پھر ان دونوں میں ٹکراؤ نہیں......
لا الشمس ینبغیلھا ان تدرک القمر۔ ولا اللیل سابق النہار

Marfat.com

دن رات نہیں ٹکراتے، سورج چاند نہیں ٹکراتے، یہ سارے اپنے نظام پہ چل رہے ہیں۔

کتے سے وفاداری سیکھو:

اور جب انسان دنیا میں آیا اور اس میں جوانی کی لہریں دوڑیں...... قد آور ہو گیا...... اس کے بازو طاقتور ہو گئے...... جوانی کی طاقت پیدا ہو گئی...... تو اب چاہئے تو یہ تھا کہ ساری پچھلی زندگی کو دیکھ کر میرے سامنے جھک جاتا...... جیسے کتا تمہاری ایک روٹی کھاتا ہے اور سر جھکا دیتا ہے...... اس کو کھانا کھاتے بلاؤ تو روٹی چھوڑ کر آ جاتا ہے...... اس کو لات مارو، چھڑی مارو، سر نہیں اٹھاتا...... گھر کا بچہ بھی اس کی پٹائی کرے تو سر نہیں اٹھاتا...... باہر سے کوئی چھ فٹ کا بھی آ جائے تو اس کی ٹانگوں کو پڑ جاتا ہے...... جان کی پرواہ نہیں کرتا...... وہ روٹی کی وفا کرتا ہے...... بلاؤ تو اٹھ کر آ جاتا ہے...... کھانا کھاتا چھوڑ کر آ جاتا ہے......

اللہ تعالیٰ بیٹھوں کو مسجد میں بلاتا ہے، کوئی نہیں آتا...... خالی کو بلاتا ہے آ جا، کوئی اٹھ کر نہیں آتا...... تو اللہ جل جلالہ نے یہ سارے احسان گنوائے کہ میں نے یہ کیا...... یہ کیا کیا...... اب تمہیں کیا کرنا تھا؟ کہ تو میری مان کر چلتا:

یا ابن آدم خلقت الاشیاء لک

اے بندے یہ سارا جہاں تیرے لئے بنایا ہے......

وخلقت لک اجلی

اور تجھے میں نے اپنے لئے بنایا......

تو اب ہونا یہ چاہئے تھا کہ ان سارے احسانوں کو دیکھتا کہ یہ سارا نظام اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تیرے لئے ہے......

الشمس والقمر دائبین

سورج چاند تمہارے لئے دن رات کا نظام لا رہے ہیں......

انا صببنا المآء صبا

بارشیں تمہارے لئے برس رہی ہیں......

Marfat.com

ثم شققنا الارض شقا

زمین تمہارے لئے پھٹ رہی ہے......

وانبتنا فیھا حبا وعنبا وقضبا وزیتونا ونخلا وحدائق غلبا وفاکھۃ وابا

اس میں سے غلے اور پھل اور پھول اور سبزیاں اور چارہ سب کس کے لئے ہے؟

متاع لکم ولا انعامکم

تمہارے لئے اور تمہارے جانوروں کے لئے سب کچھ ہو رہا ہے۔

والارض بعد ذلک دحٰھا

زمین تمہارے لئے اللہ نے بچھونا بنائی، بچھادی......کوئی رولر نہیں چلایا، کوئی بلڈوزر نہیں چلایا، زمین کو بچھایا......

اخرج منھا ماء ھا

تمہیں پانی کی سب سے زیادہ ضرورت تھی، پانی نکالا......

ومرعاھا

تمہیں سبزے کی ضرورت تھی، تمہارے جانوروں کے لئے وہ نکالا......اور پھر زمین ہلتی تھی......

والجبال ارساھا

اس کے وزن کو برابر کرنے کے لئے پہاڑ لگا دیئے......

متاعا لکم والانعامکم

تمہارے لئے اور تمہارے جانوروں کے لئے......

جانوروں میں اللہ کی نشانیاں:

ان ساری آیات کو جمع کرتے جائیں......

ولما انعام خلقھا لکم

میں نے بے شمار جانور پیدا کئے، کیوں؟

Marfat.com

فیھا دفء ومنافع ومنھا تاکلون

ان کا گوشت کھاؤ...... ان کی کھالوں کی جیکٹ بناؤ...... ان سے کاروبار کرو......

ولکم فیھا جمال حین تریحون وحین تسرحون

تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک بھی ان کو بنایا......اور خوبصورتی کی چیز بھی بنایا......

تم ان کو لے کر چلتے ہو لے کر آتے ہو، چراگاہوں میں چراتے ہو...... تمہیں بھلے معلوم ہوتے ہیں...... تمہیں اچھے معلوم ہوتے ہیں......اس لئے میں نے ان کو بھی تمہاری خدمت کے لئے مقرر فرمایا۔

وتحمل اثقالکم

اور یہ تمہارا کیا کام کرتے ہیں......تمہارا بوجھ اٹھاتے ہیں......کہاں؟......

ان لم تکونوا بالغیه الا بشق الانفس

ان پہاڑ کی چوٹیوں پر جہاں سڑک نہیں جاتی، راستے نہیں جاتے، میں نے پہاڑ کے ایسے جانور بنادیئے ہیں کہ ان کے اوپر سامان رکھو وہ خود تمہیں لے کر جائیں گے۔

ان کو ٹھنڈ لگتی ہے تو تمہیں ان پر کمبل دینے کی ضرورت نہیں ہے...... میں نے ان کے جسم پر اتنے بال لگادیئے ہیں کہ ان پر میں نے کمبل خود پیدا کردیئے ہیں...... تمہیں برف کے جانوروں کو کمبل پہنانے کی ضرورت نہیں ہے......تمہارے رب نے خود ہی ان پر کمبل لگادیا ہے......

ایک جانور پہاڑ پر پیدا ہوتا ہے تو بال لے کر پیدا ہوتا ہے اور ایک جانور میدان میں پیدا ہوتا ہے تو بالوں کے بغیر پیدا ہوتا ہے۔ایک ہی بکری ہے، پہاڑ پر پیدا ہوتی ہے تو بال ہی بال ہے... میدان میں پیدا ہوتی ہے تو چند بال ہیں...... یہ اس آسمان والے کی ترتیب ہے...... تخلیق ہے کہ انسان کی ضرورت کے سارے سامان مہیا فرمائے......

والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینة ویخلق مالا تعلمون

Marfat.com

پھر میں نے گھوڑے بنائے، خچر بنائے، گدھے بنائے، تاکہ سواری کروں اور آئندہ......

ویخلق مالا تعلمون

اور آئندہ کچھ اور بھی بنانے والا ہوں جو تم نہیں جانتے......

یہ صحابہ رضی اللہ عنہ سے کہا جا رہا ہے۔ اس زمانے کے لوگوں سے کہا بنانے والا ہوں۔

......گاڑیاں بنیں گی......

......ریل بنے گی......

......موٹریں بنیں گی......

......جہاز بنیں گے......

اور یہ سواریاں .....

ویخلق مالا تعلمون

آج کے دور کی طرف اشارہ فرمادیا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ سفران سواروں پر ہوگا...... یہ تیرے اللہ ہی کے ارادے سے ہوگا۔

لوہا تھا تو یہ سب کچھ بنا...... پٹرول تھا تو اللہ نے پٹرول پہلے رکھا تھا...... اللہ پاک نے گیس پہلے سے رکھی تھی...... اللہ پاک نے یہ ایٹم پہلے سے بنا کر رکھا تھا...... نہ ہوتا تو عدم سے ہم ایک تنکا وجود میں نہیں لا سکتے تھے۔ کچھ نہ ہو اور ہم کچھ بنا سکیں...... یہ ناممکن ہے...... یہ اللہ ہے مبدی، ورنہ کچھ نہ ہو وہ سب کچھ بنا دے......

البارى......جو کچھ نہ ہو اور سب کچھ بنا دے اس کو باری کہتے ہیں۔

معیط......جو سب کچھ مٹا کر پھر بنا دے......

مبدی......کوئی نمونہ سامنے نہیں، سیمپل نہیں بغیر سیمپل کے بنا دیا۔

آدم علیہ السلام کا کوئی سیمپل نہیں تھا......تو اس کا حکم دیا بن جا، بن گیا۔

جانور، درخت، پودے، پرند، چرند، پھول، تتلیاں، چہک، ڈالیاں، خوشبو، پھل، سب کو رنگ اور شکل اپنے غیب کے خزانے سے دے کر حکم دیا، بن جا......کیوں؟

متاعلّکم و لانعامکم

Marfat.com

تمہارے نافرمانوں کے لئے تمہارے ظالموں کے لئے ......

انسانی جسم اور صورت الٰہیہ:

اتنا بڑا نظام ہو کہ اس نظام کو بھی سمجھنے میں زندگیاں گزر جائیں اور وہ سمجھ میں نہ آئے۔ ہر انسان کے اندر کوئی دس کھرب اینٹیں لگی ہوئی ہیں۔

میرا جو وجود ہے...... آپ کا جو وجود ہے...... اس کے لئے دس کھرب اللہ نے سیل لگائے ہیں جو ہم اپنی زبان میں اس کو اینٹ کہتے ہیں۔ دس کھرب اینٹوں سے یہ گھر تیار ہوا ہے اور یہ ہر وقت میں توڑ پھوڑ ہے......

- ......کہیں کوئی اینٹ ٹوٹ جاتی ہے، اس کی ریپئر کرنی پڑتی ہے......
- ......کہیں کوئی اینٹ ختم ہو جاتی ہے تو وہاں نئی لگانی پڑتی ہے......
- ......کہیں مصالحہ اکھڑ جاتا ہے تو وہاں مصالحہ پہنچانا پڑتا ہے......
- ......کہیں وہ کمزور ہوتی ہے تو اسے طاقت پہنچانی پڑتی ہے......

یہ جو دس کھرب سیل ہیں، ان کی ہر وقت...... ہر پل میں ضروریات ہیں اور ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق غذا پہنچانا ہے۔ غذا اگر غلط ہو جائے...... ایک کی دوسرے میں چلی جائے تو سارے جسم کا نظام تباہ و برباد ہو کر رہ جاتا ہے...... پھر اس میں سارے وجود کے سیل جو ہیں، وہ ایسے ہیں کہ وہ سارے مائیکرواسکوپ کے بغیر نظر نہیں آتے۔ اتنے باریک نظام ایک انسان کے اندر...... پھر انسان پانچ ارب...... تو ہر انسان کے لئے کتنا اللہ تعالیٰ کا نظام چل رہا ہے......

- ......پھر پیدا ہونے والا......
- ......پھر مرنے والا......
- ......پھر جوانی کا......
- ......یہ آخری باؤنڈری پہ پہنچ رہا ہے......
- ......ایک جوانی کے میدان سے گزر کر بڑھاپے کے اندھیروں میں آچکا ہے......

Marfat.com

📖 ......ایک بیماری میں مبتلا ہو چکا ہے......

📖 ......ایک بیماری سے نکل رہا ہے......

یہ سارے صرف جو ایک انسان کے نظام چل رہے ہیں، اگر اسی پر ہی غور کیا جائے تو یہی مشغول کرنے کے لئے کافی ہے۔

پھر جو مر چکے ہیں کہ چلو وہ ختم ہو جاتے کہ چلو وہ تو سر سے اتر گئے...... یہ بات بھی نہیں جو مر چکے ہیں ان کے ذرات کہاں کہاں پھر رہے ہیں، ان پر بھی نظر رکھنا ہے......وہ کہاں دفن ہوئے......ان پہ نگاہ رکھنا ہے......

📖 ......ان کو کیڑوں نے کب کھایا......

📖 ......وہ کیڑے اگلے کیڑوں کی غذا بن گئے......

📖 ......وہ ان سے بڑوں کی غذا بن گئے......

📖 ......پھر وہ کیڑے مر کے ان کے ذرات مٹی ہو گئے، ان پہ نگاہ رکھنا ہے کیونکہ کل کو انہی کے پیٹ سے اس کے ذرات کو باہر نکالنا ہے۔

پھر زمین نے کروٹ بدلی اور قبر کے اندر کی مٹی کو اٹھا کے باہر پھینک دیا۔ باہر کی اندر ہو گئی ...... ایک قبر میں سو، سو دفن کر دیئے گئے...... صحابہ بھی ایک ایک قبر میں دس، دس دفن کئے گئے۔ جب زخمی ہو گئے، جنگ میں تو نہ دفن کرنے کی ہمت ہے تو ایک اجتماعی قبر کھود کے سب کو اس میں ڈال دیا۔ احد کی لڑائی میں دس، دس صحابہ ایک ایک قبر میں ڈالے گئے۔ تو ان سب کے ذرات اب آپس میں مل گئے، ان کی خبر گیری، کئی ہوا میں اڑ گئے، زمین کی گردش سے......کئی جا کے دریاؤں میں گرے......ان کو مچھلیاں کھا گئی......ان کو آگے مچھلیاں کھا گئیں......ان کو اس سے بڑی مچھلی کھا گئی......وہ اپنی طبعی موت مر گئی، پانی کے اندر......ان کے ذرات بکھرتے بکھرتے اوپر کی سطح پر آ گئے اور سورج کی تپش نے جو پانی کو تپایا تو اسی کے ذرات بخارات کے ساتھ اٹھتے چلے گئے۔ اوپر جا کے بادلوں میں تبدیل ہو گئے۔

کامل ذات صرف ''اللہ'':

میرے بھائیو! مخلوق اگر دیکھ رہی ہے تو ہم گناہ کرتے ہوئے سوچتے ہیں، مگر وہ اللہ جس

Marfat.com

کا دیکھنا ایسا ہے:

یعلم مایلج فی الارض...... وما یخرج منها...... وما ینزل من السمآء...... وما یعرج فیها......

...... جو آسمان سے اترنے والی چیزوں کو دیکھتا ہے......

...... چڑھنے والی چیزوں کو دیکھتا ہے......

...... زمین میں چھپنے والی چیز کو دیکھتا ہے......

...... نکلنے والی چیز کو دیکھتا ہے......

...... اگنے والی دیکھتا ہے......

...... مٹنے والی دیکھتا ہے......

...... اڑنے والی دیکھتا ہے......

...... پروانے پتنگے کو دیکھتا ہے......

...... درخت پہاڑ کو دیکھتا ہے......

...... جنگل اور دریا کو دیکھتا ہے......

...... ریت وذرات کو دیکھتا ہے......

...... سمندر اور قطرے کو دیکھتا ہے......

...... مچھلی اور سانپ کو دیکھتا ہے......

...... بھیڑیے اور الو کو دیکھتا ہے......

...... جبرائیل وانسان کو دیکھتا ہے......

دیکھنا اتنا کامل ہے کہ اوپر دیکھے تو نیچے سے غافل نہیں...... یہاں دیکھے تو وہاں سے غافل نہیں...... ادھر دیکھے تو ادھر سے غافل نہیں، وجہ کیا ہے؟

اینما تولو افثم وجه الله

جدھر دیکھو گے اللہ ہی اللہ ہے تو غافل کیسے ہوا؟

میری تو جہت ہے۔ مگر اللہ کہتا ہے میرا ہر طرف ہی منہ ہے......

للّٰه المشرق والمغرب

Marfat.com

مشرق بھی اللہ کا اور مغرب بھی اسی کا......

میرے بندے تیرا دل میرا عرش ہے:

جیسے ہم اپنے ظاہر کو مزین کرنے کی فکر میں رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کہتا ہے، میرا بندہ دل کو میرے لئے مزین کر لے ...صفائی پسند ہونا انسان کی فطرت ہے......انسان حسن پرست ہے طبعی طور پر۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے اتنی کائنات بنادی، خوبصوت......

- ......کہیں وادیاں......
- ......کہیں مرغزار......
- ......کہیں جھلیں......
- ......کہیں آبشار

یہ صرف اللہ تعالیٰ نے انسان کے ذوق کی تسکین کے لئے نظام نکالا ہے۔ایسے ہی سیدھا سادہ ایک ڈبہ بنا کے کھڑا کر دیتا......چار دن تو رہنا ہے......کیوں اتنا نظام چلایا۔

- ......ایسے خوشنما پرندے......
- ......ایسی ان کی خوبصورت پیاری آوازیں......
- ......ایسی دنیا کی وادیاں......
- ......ایسے موسم......
- ......ایسے بادل......
- ......ایسی قوسِ قزح کا رنگ

یہ سب کچھ ان کی آنکھوں کی تسکین کے لئے۔اللہ خود جمیل ہے۔جمال کو پسند کرتا ہے۔ تو اب ہم شکلوں سے تو اس کی نظر میں جمیل بن نہیں سکتے۔تو اللہ کہتا ہے یہ اپنا دل خوبصورت بنا......یہ میرا عرش ہے......

عجائبات قدرت:

ساری دنیا کے انسانوں کے لئے دلوں میں یہ بیج ہم نے ڈالنا ہے: لا الٰہ الا اللہ۔

Marfat.com

شمی گویم مسلمانم بلرزم
کہ دانم مشکلات لا الٰہ

📖 ......اللہ ہی سب کچھ، اللہ کا سب کچھ......
📖 ......اللہ کے ہاتھ میں سب کچھ مخلوق اللہ کے بغیر کچھ بھی نہیں کرتی......
📖 ......اللہ سب کے بغیر سب کچھ کرتا ہے......
📖 ......بھڑکتی آگ میں بٹھائے اور بال نہ جلنے دے......
📖 ......تیز دھار چھری کے نیچے ڈالے اور کھال نہ کٹنے دے......
📖 ......بپھری موجوں کو چلائے اور راستے بنا کے دکھادے......

سنگلاخ چٹانوں پہ معصوم بچے کی ایڑھی سے وہ کام لے جو او جی بی سی والوں کا برما کام نہ کر سکے۔ وہ ایک اسماعیل کی معصوم ایڑھی سے کام کر کے دکھا دیا...... چشمے پانی کے نکال دیئے۔ زمزم کے کنوئیں کو چلا دیا...... ہزاروں برس گزر گئے پر اس کا پانی نہ نیچے اترا...... پاکستان کی زمینوں کا پانی نیچے اتر چکا ہے...... بارشوں کی کمی نے ہمارے علاقے میں دس فٹ پہ پانی ہوتا تھا، آج چالیس فٹ پہ پانی جا چکا ہے...... کوئی زمزم کے کنوئیں کو چلا کے دیکھے...... ہزار برس چلاتا چلا جائے ایک قطرہ بھی کم ہو جائے تو مجھے آ کے پکڑ لے...... یہ معصوم ایڑھی کے نیچے اللہ کی قدرت ظاہر ہوئی۔

تیز دھار چھری چاہے دشمن کے ہاتھ میں ہو، چاہے خلیل کے ہاتھ میں ہو...... چھری فرعون کے ہاتھ میں تھی، موسیٰ علیہ السلام کو ذبح کرنا ہے...... اللہ تعالیٰ نے کہا، نہیں ہو سکتا...... نہ ہو سکا۔ پھر چھری خلیل اللہ کے ہاتھ میں آئی...... اپنے محبوب کے ہاتھ میں آئی، مجھے اسماعیل ذبح کرنا ہے...... اللہ نے کہا، نہیں ہو سکتا...... نہ خلیل کا ہاتھ کچھ کر کے دکھا سکا...... نہ فرعون کا ہاتھ کچھ کر کے دکھا سکتا کہ اللہ کا حفیظ ہونا سامنے آ گیا...... یہ وہ اللہ ہے، جب وہ کرتا ہے تو کوئی روکتا نہیں...... جب وہ نہیں کرتا تو کوئی کرواتا نہیں۔

پانی میں ذائقہ ڈالنے والی ذات:

بحیثیت مسلمان یہ ہمارا کام ہے کہ ہمیں اللہ کا تعارف کروانا ہے...... اس میں سے وقت

Marfat.com

نکال کے تھوڑی سی کمائی بھی کرلیں، میں کمانے نہیں آیا ہوں...... نہ میں کمانے والا ہوں...... آج سے اپنی نیتیں بدل لیں...... جونہی آپ نیت بدلیں گے، اللہ کی قسم اللہ کی محبت کی نگاہ آپ پر پڑے گی...... اللہ محبت سے دیکھے کتنی بڑی بات ہے...... اللہ کی نگاہ بدل جائے گی...... اتنا بڑا مالک محبت کرے، خزاں لاتا ہے...... بہار لاتا ہے...... گرمی لاتا ہے...... سردی لاتا ہے...... پھر ہر ہر موسم کے پھل بدلتا ہے......

- ...... پانی ایک ہے......
- ...... زمین ایک ہے......
- ...... کھاد ایک ہے......
- ...... کریلے کو کڑوا کردیا......
- ...... آم کو میٹھا کردیا......

کسی کو سفید، کسی کو سرخ...... کسی کو پیلا...... کسی کو نیلا بنادیا...... کوئی زمین پر بچھادیا...... کوئی ہوا میں لٹکا دیا۔

ایک آدمی جارہا تھا۔ تربوز دیکھا اتنا بڑا...... آم دیکھا چھوٹا سا...... کہنے لگا اتنا بڑا تربوز زمین پر رکھ دیا، چھوٹے چھوٹے آم اوپر لٹکا دیئے۔ اسی سوچ میں تھا کہ ایک آم سر پہ گرا۔ کہا، اے اللہ تیرا شکر ہے۔ تربوز ہوتا تو سر ہی ٹوٹ جاتا۔ اب سمجھ میں آیا کہ تربوز زمین پر کیوں ہے۔ یہ اللہ کا نظام بالکل ٹھیک ہے۔

اللہ کا تعارف کرانا ہمارا فرض ہے:

میرے بھائیو! ہم تو اللہ کے فضل سے بڑے عزت والے ہیں۔ ہمارے پاس ایک کوڑی نہ ہو تو بھی ہم عزت والے ہیں۔ ہم اللہ کو پہچانتے ہیں۔ اللہ کے نبی کو پہچانتے ہیں۔ چاہے ہم گناہگار ہیں، گندے ہیں، حقیر ہیں، پر اللہ اور اس کے رسول کو تو مانتے ہیں اور بحیثیت مسلمان یہ ہمارا کام ہے کہ ہم لوگوں کو اللہ کا تعارف کرواتے ہیں۔ اللہ کو سب سے زیادہ نبی پیارے ہوتے ہیں...... کیوں پیارے ہوتے ہیں؟ کہ وہ اللہ کا تعارف کرواتے ہیں۔

آج جو سب سے زیادہ اللہ کی آواز لگائے گا، اللہ پاک کو ایسے ہی پیارا ہوگا جیسے اللہ کو نبی

Marfat.com

پیارے ہوتے ہیں۔ اگر کافروں کو ملک و مال دے دیا تو کیا ہوا؟ موسیٰ علیہ السلام کے پاس بستر نہیں تھا سونے کے لئے اور فرعون سونے اور چاندی کی مسہریوں پہ سوتا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام چھوٹے بن گئے؟ نہیں ...... ہمیں تو اپنے خدا کا تعارف کروانا ہے۔

آسمان اللہ کی قدرت:

جیسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے کائنات کو اپنے قبضے میں رکھا، ہم پر بھی اللہ تجلی ڈالتا ہے...... کوئی عورت نافرمان نہ ہوتی، کوئی مرد نافرمان نہ ہوتا۔ کوئی مسلمان بے نمازی نہ ہوتا۔ کسی گھر میں گانا بجانا نہ ہوتا...... کسی گھر میں سود اور جھوٹ نہ ہوتا...... کوئی نافرمانی نہ ہوتی...... اتنا بڑا سورج ہے کہ جو آگ زمین پر دس لاکھ ایٹم بم گرانے سے پھیلے گی وہ سورج ایک سیکنڈ میں پھینک رہا ہے اور ہوسکتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ ہو، یہ تو یہاں بیٹھ کر اندازہ ہے...... قریب جا کر ممکن ہے اس سے زیادہ ہو اور سورج سے نکلنے والا ایک شعلہ جو تین لاکھ میل لمبا ہے صرف ایک شعلے کی انرجی کو اگر دنیا والے قابو کرلیں تو دس کروڑ سال کسی اور پلانٹ کے لگانے کی ضرورت نہیں۔ دس کروڑ سال تک سورج کا ایک شعلہ سات براعظم کو بجلی فراہم کرسکتا ہے۔

جو رب اتنی بڑی طاقت کو قابو کر رہا ہے اور پھر زمین و آسمان کی وسعتیں اس سے بھی بڑی ہیں...... زمین پہلے آسمان کے مقابلے میں اس طرح ہے جیسے ایک بڑے صحرا میں چھوٹا سا چھلہ پڑا ہوا ہو۔ پھر پہلا آسمان دوسرے کے مقابلے میں...... دوسرا تیسرے کے مقابلے میں...... تیسرا چوتھے کے مقابلے میں...... چوتھا پانچویں کے مقابلے میں اور اسی طرح آخر تک وسعت ہے۔

موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ پوچھا، یا اللہ! یہ زمین و آسمان کو تو نے حکم دیا کہ میرے تابع ہو جاؤ:

ثم استوی الی السماء وھی دخان...... فقال لھا وللارض أتینا طوعاً او کرھاً...... قالتا اتینا طائعین

پھر ہم نے آسمان کی طرف توجہ فرمائی اور زمین و آسمان کو بنا کر کہا، ہمارے تابع ہو جاؤ...... انہوں نے کہا، جی ہم تابع ہیں۔

Marfat.com

موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا، یا اللہ! اگر زمین و آسمان آپ کے تابع نہ ہوتے تو آپ کیا کرتے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میرے پاس ایک جانور ہے جو میں ان پر چھوڑ دیتا، جو ساتوں زمین و آسمان کو نگل جاتا۔

ہم تو شیر کو دیکھ کر ڈر جاتے ہیں۔ وہ کتنا بڑا جانور ہوگا؟ اس زمین میں دس کھرب Glaxies حرکت کر رہی ہیں اور یہ تو چھوٹی سی مخلوق ہے۔ آسمان کے اوپر تو کھرب ہا کھرب بڑی مخلوقات ہیں۔

اللہ کے لشکروں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا:

جب معراج پر حضرت محمد ﷺ تشریف لے گئے تو چوتھے آسمان پر سے گزرے۔ آپ ﷺ نے ایک لشکر دیکھا، جس کا نہ اول نظر آ رہا تھا، نہ آخر نظر آ رہا تھا اور اُن کے قد ہزاروں میل لمبی مسافت کے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا، جبرائیل یہ کیا ہے؟

کہا، یارسول اللہ ﷺ میں آدم علیہ السلام کے زمانے سے وحی لے کر آنا شروع ہوا ہوں اور آپ تک پہنچا ہوں اور آتا ہوں اور جاتا ہوں، میں اس لشکر کو اسی طرح گزرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ مجھے آج تک اس کے اول اور آخر کا پتہ نہیں چل سکا۔ پھر یہ آیت پڑھی:

وما یعلم جنود ربک الا ھو

آپ کا رب ہی ان لشکروں کو جانتا ہے...... ہم کہاں جان سکتے ہیں؟

پھر ساتویں آسمان پر جنت ہے، جس کا ایک ایک محل اتنا بڑا ہے جس میں سات زمینیں رکھی جائیں تو ایک بکری کی طرح نظر آئیں گی اور پھر جہنم ہے جس کا ایک انگارہ ساتوں زمینوں سے بڑا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ جانور سب کچھ نگل جاتا ہے، یہ اس کا ایک لقمہ ہے۔ موسیٰ علیہ السلام اور حیران رہ گئے......

این تلک الدابة

یا اللہ وہ جانور تو نے کہاں رکھا ہوا ہے؟

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فی مرج من مروجی

میری چراگاہوں میں چرتا ہے......

اب آپ سوچیں وہ چراگاہ کتنی بڑی ہے جہاں اتنی بڑی بلا چرتی پھرتی ہے۔

موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا:

این ذالک المرج

یا اللہ وہ چرگاہ کہاں ہے؟

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فی علم من علومی

میرے علم کے غیبی خزانوں میں ہے......

وما اوتیتم من العلم الا قلیلا

تمہیں تو میں نے تھوڑا سا علم دیا ہے، وہ میرے غیب کے خزانے ہیں جہاں میں نے اس مخلوق کو رکھا ہوا ہے۔ جس رب نے اتنی بڑی مخلوق کو لگام دی ہوئی ہے۔

اللہ کی طرف لوٹ آؤ:

میرے بھائیو اور دوستو! بات دراصل کرنے کی اس وقت یہ ہے کہ ہم سب کے سب اللہ کی طرف رجوع کر لیں۔ ساری دنیا اور آسمان کی حکومت اللہ کے ہاتھ میں ہے...... اس کا شریک کوئی نہیں......

موسیٰ علیہ السلام سے بنی اسرائیل کہنے لگے کہ تیرا رب سوتا ہے؟

موسیٰ علیہ السلام کو غصہ آ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ٹھہرو میں ان کو سمجھاتا ہوں۔ تم رات کو پیالہ لے کر کھڑے ہو جاؤ...... وہ پیالہ لئے کھڑے ہوئے۔ جب آدھی رات ہو گئی تو اس کو اونگھ آنے لگی...... ارے پیالہ ٹوٹ جائے گا سوتے ہو؟ جب رات کا آخری وقت آیا تو سو گئے۔ وہ پیالے گر کر ٹوٹ گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیرا رب رات یا دن کسی

Marfat.com

وقت سو جائے تو آسمان و زمین، سورج اور چاند کے پیالے گر کر ٹوٹ جائیں گے اور تباہ ہو جائیں گے......

......ہمارا زادِراہ اللہ پر یقین......

......اللہ پر یقین......

......اللہ پر نگاہ......

......اللہ پر نظر......

......یہ علیٰ بصیرۃٍ ہم نے راہ طے کرنی ہے......

......ہمیں راستے طے کرنے ہیں......

......عالم اسلام کو پیغام حق پہنچانا ہے۔

حضور ﷺ کے وارث......آپ ﷺ کے نائب ہیں......کہاں تک اتنے لمبے چوڑے کام کے لئے اتنا پیسہ آئے گا......نہیں پیسہ نہیں......یقین بناؤ، یقین......

یقین آئے گا کہاں سے؟ اللہ کے تذکرے کر، کر کے ہم دیوانے ہو جائیں......

......سوئے ہوئے بھی اللہ، اللہ نکلے......

......رُواں، رُواں اللہ، اللہ پکارے......

......بوٹی بوٹی میں، رَگ رَگ میں، اللہ، اللہ......

......خون میں، ذرات میں اللہ سرایت کر جائے۔

سورج اللہ کی نشانی:

دیکھو کتنی بڑی فضاء ہے......نہ کوئی نشان......نہ کوئی راستہ......نہ کوئی موڑ......نہ کوئی......علامت اور اتنا بڑا آگ کا گولہ اپنے مستقر پر جا رہا ہے......ایک سینٹی میٹر سورج اپنی جگہ سے سرکنا شروع کرے......ایک تو وہ خود سرکتا ہے......اس کی اپنی حرکت سے روزانہ ایک سینٹی میٹر آگے بڑھنا شروع کر دے......صرف ایک سینٹی میٹر تو چند ہفتوں میں ساری کائنات آپس میں ٹکرا جائے گی......

ذالک تقدیر العزیز العلیم

Marfat.com

یہ ہے علم والے، عزت والے، طاقت والے کا بنایا ہوا نظام اور اندازہ تو سراجا وھاج ہے اور قمر نور ہے، چاند کی چاندنی، سورج کو شعاعیں تپش اور تمازت۔

......آسمان کو بلندی......

......زمین کو پستی......

......ستاروں کو روشنی......

......دن رات کی گردش

غلہ اور درخت اللہ کی نشانی:

اور آسمان پر چھوٹے چھوٹے ستاروں کے دِیے...... یہ سارا نظام اللہ تعالیٰ نے کچھ نہ سے، سب کچھ بنایا ہے...... یہ نہیں کہ پہلے میٹریل پڑا تھا، اس نے بنادیا...... کچھ بھی نہیں...... اللہ تعالیٰ کہتا ہے:

ء انتم تخلقونه

تم بناتے ہو؟

ام نحن الخالقون

یا تمہارا اللہ بناتا ہے؟

ء انتم تزرعونه

یہ غلے، یہ پھل، یہ پھول تم اگاتے ہو؟

ام نحن الزارعون

یا تمہارا اللہ اُگاتا ہے؟

ماكان لكم ان تنبتوا شجرها

تم میں طاقت ہے تو میرے اَمر کے بغیر ایک درخت پیدا کر کے دکھا دو......

ایک درخت نہیں بنا سکتے...... سارا جہان مل کر ایک درخت نہیں بنا سکتا سارے جہاں کی ساری کائنات میں۔

لو نشآء

تمہاری کھڑی کھیتوں میں......

Marfat.com

لونشآء لجعلنہ خطاما

ہم چاہیں تو بھوسہ بنا دیں.....

فظلتم تفکھون

بیٹھے باتیں کرتے رہ جاؤ......

بیٹھے باتیں کرو، اوہ...... یہ کیا ہوگیا...... یہ کیا ہوگیا؟

المغرمون

کہنے لگو، ہم تو قرضوں میں آ گئے۔

بل نحن محرومون

اگلی بات کرو ہم تو لٹ گئے، مارے گئے......

اتٰھا امرنا لیلاً اونھارا

بیٹھے بیٹھے کی تجارت کھینچ لی......

📖 ......عقل دھری رہ گئی......

📖 ......تجربے دھرے رہ گئے......

📖 ......اسکیمیں توڑ دیں......

📖 ......احمقوں پر رزق کے دروازے کھول دیئے......

📖 ......عقلمندوں کو ان کے دروازے کا فقیر بنا دیا......

صرف یہ بتانے کے لئے کہ رزق آسمان سے چلتا ہے، عقل و دانش پہ نہیں ہے۔

زندگی کی وجود دینے والی ذات:

کائنات کو وجود دینے والا......

والسمآء بنیھا باید

آسمان کو ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا......

وانا لموسعون

ہم نے ہی اس کو پھیلا دیا......

Marfat.com

والارض فرشنها

یہ زمین مسجد کی، ساری جہاں کی بچھادی......

نہ بلڈوزر لگائے، نہ کرینیں لگائیں، نہ ٹریکٹر لگائے، نہ لیونگ کی......کوئی آلہ استعمال نہیں ہوا اور مٹی کو مٹی سے نہیں بنایا، بلکہ اپنے امرِ کن سے غیب سے زمین کو وجود عطا فرمایا۔ کسی پتھر سے پہاڑ نہیں بنائے۔ غیب سے بغیر پتھروں کے پہاڑوں کو وجود بخشا۔

والارض فرشنها

فرش ہم نے تمہیں بچھا کے دیا......

فنعم الماهدون

کوئی ہے ہم سے بہتر بچھانے والا......

الم نجعل الارض مهدا

کس نے تمہیں پنگھوڑا دیا ہے زمین کا......

مِھاد: پنگھورے کو بھی کہتے ہیں، فرش کو بھی کہتے ہیں۔

الم نجعل الارض مهدا

کس نے تمہیں پنگھوڑا دیا ہے؟

زمین کی حرکت اسی ایک لفظ سے معلوم ہوتی ہے کہ یہ زمین حرکت میں ہے ...گردش میں ہے......

والجبال اوتادا

پہاڑ کس نے لگا کے دیئے؟

وخلقنكم ازواجا

وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں مرد و عورت کا روپ بخشا......

وجعلنا نومكم سباتا

وہ اللہ ہی ہے جو جیتے جاگتے انسان کو چارپائی پر لٹا کر ایسی مخلوق کو اس پر مسلط کرتا ہے کہ بے سدھ پڑا ہوا اور پھر اس کی بے بسی کا اظہار کرتا ہے اور اس کے ناک سے ایسی خوفناک آوازیں نکالتا ہے، خراٹے کہ بیٹھنے والے بھی ساتھ پریشان ہو جاتے ہیں۔ انسانی بے بسی،

Marfat.com

کوئی چاہتا ہے کہ میرے منہ سے ایسی آوازیں نکلیں، بڑی خوفناک؟ وہ جنرل صاحب ہیں، بڑے سیٹھ صاحب، بڑے بادشاہ صاحب اور دیکھو ایسی خوفناک آوازیں نکل رہی ہیں۔ پاس بیٹھنے والے بھی بد دعائیں دے رہے ہیں کہ ہمیں مصیبت پڑ گئی...... بے بسی......

وجعلنا نومکم سباتا

نیند کو بنایا کاٹنے والا......

کاٹ دیا زندگی سے...... اشغال سے...... حرکات سے...... اعمال سے...... لین دین سے کاٹ کے پھینک دیا......

وجعلنا اليل لباسا

رات کو اللہ لایا، لباس بنا دیا، چھپا دیا......

وجعلنا النهار معاشا

دن کام کے لئے بنا دیا......

وبنينا فوقكم سبعا شدادا

اوپر سات آسمان بنا دیئے......

وجعلنا فيها سراجًا وهاجا

سورج کو دھکا دیا، بھڑکا دیا، چلا دیا......

والله خلقكم

اللہ نے بنایا...... کہاں سے؟

من تراب ثم من نطفة

مٹی اور ناپاک نطفہ سے......

پھر اس کو علقہ...... پھر ندوہ...... پھر گوشت...... پھر ہڈیاں...... پھر کھال...... پھر روح...... پھر حسن...... پھر یہ شکل...... پھر جمال......

ثم السبيل يسره

پھر کوئی جلدی کیوں مرتا ہے؟ پھر کوئی دیر سے کیوں مرتا ہے؟

وما يعمر مايعمر من معمروه ينقس من عمره إلا في كتاب

Marfat.com

إن ذالک علی الله یسیر. من یتوفا من قبلک لکی لایعلم بعد علم شیئاً

جو زندگیوں کے قلم چلاتا ہے...... موت کے فیصلے سناتا ہے...... عزت اور ذلت کے نظام چلاتا ہے...... بلندی اور پستی کے فیصلے کرتا ہے...... شمال اور جنوب پر حکومت کرتا ہے...... عرش سے فرش تک اپنی طاقت کو استعمال کرتا ہے...... چاند پر...... تاروں پر...... سورج پر...... سیاروں پر...... دن پر...... رات پر...... ہوا پر...... خلا پر...... فضا پر...... آبی پر...... خاکی پر...... سب پر...... تن تنہا اللہ ہی ہے جو حکومت کرتا ہے۔ یہ ساری دنیا کو پیغام سنانا تھا...... ہم ہی بھول گئے تو اوروں کو کیا سناتے۔

إن ربکم الله رب الله

کہاں سے بنایا؟

من تراب

مٹی سے...... پھر ایک مرد بن گیا...... ایک عورت بن گئی...... ایک لڑکا بن گیا...... ایک لڑکی بن گئی......

إن خلقکم من ذکر او انثی

پھر قبیلے کیسے بنے......

وجعلنا شعوباً وقبائل

کوئی پنجابی...... کوئی پٹھان...... کوئی بلوچی...... کوئی سندھی...... کوئی ہندی...... کوئی مکرانی...... یہ سارے اللہ کے بنائے ہوئے نظام ہیں۔

من آیاته

کیا ابھی بھی نظر نہیں آیا...... اب بھی پتہ نہیں چلا کہ زمین بچھی...... آسمان بلند ہوا...... رات کالی ہوئی...... دن روشن ہوا...... تمہیں ابھی پتہ نہ چلا کہ ایک ماں اور باپ سے پیدا ہو کر کوئی پنجابی بولتا ہے...... کوئی اردو...... کوئی سندھی...... تمہیں اب بھی نظر نہیں آیا؟

Marfat.com

واختلاف السنتکم وألا وانکم
تمہارے رنگ الگ..... زبانیں الگ یہ سب بتا تا ہے کہ کائنات کا ایک خالق ہی..... مالک ہے..... اللہ!

إن فی خلق السموات والارض
زمین بچھی..... آسمان بلند ہوا..... رات کالی چادر اوڑھ کر آئی..... دن سفید پوشاک پہن کر آیا۔

اللہ کی قدرت! سمندر میں جہاز کا نہ ڈوبنا!

والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس
سمندر کے سینوں کو چیر کر تم نے تجارت کی راہیں بنالیں۔
کونسی طاقت ہے جو تمہارے چھوٹے چھوٹے جہازوں کو سمندر جیسی مخلوق میں گزرنے کی راہیں دے دیتا ہے..... سمندر کی ایک موج ساتوں زمینوں کو نگل سکتی ہے..... دنیا میں اللہ تعالیٰ نے ۲۹ فیصد زمین بنائی ہے، ۷۱ فیصد پانی بنایا ہے۔ اگر اللہ حکم دے تو ایک موج اچھل کر ہمالیہ پہاڑ کو بھی نگل جائے۔ لیکن تمہارے جہاز کراچی سے چل کر جدہ کیسے پہنچ جاتے؟ امریکہ کیسے پہنچ جاتے ہیں؟ اور لندن کیسے پہنچ جاتے ہیں؟ اردن اور جنوبی افریقہ اور جنوبی امریکہ کیسے پہنچ جاتے ہیں..... یہ سب اللہ کی نشانیاں ہیں۔
وآخر الدعوانا ان الحمدللّٰہ رب العالمین

Marfat.com

📖 ...... ہر ایک کو الگ الگ شکل دے دی......

📖 ...... شیر کے لئے پنجے الگ بناؤ...... شکل الگ بناؤ......

📖 ...... چیتے کی الگ بناؤ......

📖 ...... ہاتھی کی الگ بناؤ......

📖 ...... مچھر کی الگ بناؤ......

📖 ...... مکھی کی الگ بناؤ......

📖 ...... پتنگے کی الگ بناؤ......

📖 ...... پروانے کی شکل الگ بناؤ......

📖 ...... مور کے رنگ الگ الگ کر دو...... ایک ایک پَر میں ہزار ہزار رنگ بھرو...... ایک ایک Pin Point کر کے رنگ بناؤ...... اس کی نئی نویلی شکل بناؤ...... سر پہ تاج سجاؤ...... آگے آگے اسے نیلے رنگ کی پوشاک پہناؤ...... پیچھے اس کے پروں کا ایک خوبصورت جال بناؤ...... یہ نظام اس کا الگ......

📖 ...... زمین پہ پیدا ہونے والے پھل الگ......

📖 ...... درختوں پہ لٹکنے والے الگ......

📖 ...... زمین کی تہہ میں پیدا ہونے والے الگ......

📖 ...... ان کا رنگ الگ......

📖 ...... گاجر کو سرخ رنگ دو......

📖 ...... مولی کو سفید رنگ دو......

📖 ...... آم کو سبز رنگ دو......

📖 ...... پھر پیلا رنگ دو......

📖 ...... سیب کو سرخ رنگ دو......

📖 ...... کسی کے بیج اندر ڈالو......

Marfat.com

...... کسی کے بیج بکھیر دو......

...... کسی میں ایک بیج رکھو......

...... کسی میں دس بیج رکھو......

...... کسی میں ہزاروں رکھو......

...... کسی کے اندر میں سفیدی بھرو......

...... کسی کے اندر میں سرخی بھرو......

...... کسی کے اند میں سبزی بھرو......

......اس کو میٹھا کرو......

......اس کو کڑوا کرو......

......اس کو ترش کرو......

......اس کو نمکین کرو......

......اس کو سفید کرو......

......اس کو سبز کرو......

......اس کو سرخ کرو......

......اس کو نیلا کرو......

......اس کے اندر پانی بھرو......

......اس کو پچاس فٹ اوپر ناریل کی شکل میں لگاؤ......اس میں گودا بھرو......اس میں پانی بھرو اور یہ بنگلہ دیشی کو نہیں کھلانا......یہ پاکستان بھیجنا ہے......

Marfat.com

کائنات میں اللہ کی نشانیاں:

اس طرح اللہ کے تذکرے ہوں...... اس طرح اللہ کی ہیبت، قدرت اور کبریائی کو کھولا جائے......

- ...... اتنے بڑے نظام کو بنا کے نہ تھکا......
- ...... چلا کے نہ تھکا......
- ...... دے کے نہ تھکا......
- ...... سونے والے الگ......
- ...... مرنے والے الگ......
- ...... پیدا ہونے والے الگ......
- ...... نطفہ سے بچہ بننے کا نظام الگ......
- ...... کلیوں کا نظام الگ......
- ...... پھولوں کا نظام الگ......
- ...... پنکھڑیوں کا نظام الگ......
- ...... خوشوں کا نظام الگ......
- ...... پھلوں کا نظام الگ......
- ...... رس بھرنے کا نظام الگ......
- ...... رنگ بھرنے کا نظام الگ......
- ...... مچھر بنانے کا نظام الگ......
- ...... مکھی بنانے کا نظام الگ......
- ...... شہد بنانے کا نظام الگ......
- ...... مچھلی بنانے کے لئے قدرت الگ......
- ...... سورج کے نکلنے کے لئے قدرت الگ..

Marfat.com

- ...... چاند کو گھٹانے، بڑھانے کا نظام الگ......
- ...... ستاروں کے جھلملانے کا نظام الگ......
- ...... ہواؤں کے بگولا بنانے کا نظام الگ......
- ...... برق و بھاپ کا نظام الگ......
- ...... بارش کے قطروں کے برسنے کا نظام الگ......
- ...... زمین میں چلنے کا نظام الگ......
- ...... پہاڑوں پر برف کے گرنے کا نظام الگ......
- ...... پگھلنے کا نظام الگ......
- ...... پتھروں میں سفید رگوں کا نظام الگ......
- ...... ہیرے، موتی، جواہرات، سنگ مرمر، ان سب کا نظام الگ
- ...... کڑوے پانی کا نظام الگ......
- ...... میٹھے پانی کا نظام الگ......
- ...... زمین کی تہہ میں چلنے والوں کا نظام الگ......
- ...... پانی کی تہہ میں تیرنے والوں کا نظام الگ......
- ...... اڑنے والوں کا نظام الگ......
- ...... جھپٹنے والوں کا نظام الگ......
- ...... خونخوار جانوروں کا نظام الگ......
- ...... بے ضرر جانوروں کا نظام الگ......
- ...... بکریوں کا نظام الگ......
- ...... ہرن کا نظام الگ......
- ...... چیتے کا نظام الگ......
- ...... بھیڑیے کا نظام الگ......
- ...... شیر کا نظام الگ......
- ...... ہاتھیوں کا نظام الگ......

Marfat.com

باب نمبر 2

اللہ کی عظمت

از افادات

یہ حصہ مولانا طارق جمیل صاحب کا بیان کردہ نہیں ہے بلکہ کئی سو کتب کے مطالعہ کے بعد یہ حصہ ترتیب دیا گیا ہے۔

ترتیب وتزئین

مولانا ارسلان بن اختر

Marfat.com

Marfat.com

باب نمبرا

کائنات میں غور وفکر کی دعوت

قرآن وحدیث کی روشنی میں

افلا یتدبرون القراٰن (النساء ۸۲) کیا یہ لوگ قرآن (کے مقاصد ومطالب) پر غور نہیں کرتے؟

کائنات کا مطالعہ کرنے والوں کو اللہ نے کہیں متقی، کہیں صاحبِ ایمان ویقین، کہیں اربابِ فکر ودانش اور کہیں عالم وحکیم کہا ہے۔ قرآن مقدس کے تقریباً ہر صفحے پر اس نوع کی آیات ملتی ہیں:-

ایات لقوم یعقلون ہ	یہ ارباب عقل کے لئے اسباق ہیں۔
ایات لقوم یوقنون ہ	یہ ارباب یقین کے لئے اسباق ہیں۔
لایات للعالمین ہ	یہ اہل علم کے ک لئے اسباق ہیں۔
لأیات لقوم یومنون ہ	یہ اہل ایمان کے لئے اسباق ہیں۔
لأیة لقوم یتفکرون ہ	یہ سوچنے والوں کے لئے اسباق ہیں۔
لأیة لقوم یذکرون ہ	عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے اسباق ہیں۔

قرآن میں آیت (نشانی) کا لفظ ۸۳ مرتبہ استعمال ہوا ہے، اور آیات کا ۲۹۰ مرتبہ۔ اندازہ ہے کہ تقریباً تین سو بار یہ الفاظ مظاہر تخلیق کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔ اور ان لوگوں کو اربابِ عقل وخرد کہا گیا ہے جو کائنات میں غور کرنے کے بعد اللہ کی لرزہ فگن دانش کے سامنے سربسجود ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

اِنَّ فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف الّیل والنهار لاٰیٰت لاولی الالباب الذین یذکرون اللّٰه قیٰمًا وقعوداً وعلیٰ جنوبهم یتفکرون فی خلق السمٰوٰت والارض ربنا ما خلقت هٰذا باطلاً

ارض وسما کی تخلیق اور لیل ونہار کے اختلاف میں ان اربابِ عقل کے لئے کچھ نشانیاں ہیں جو اُٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے اللہ کو یاد کرتے اور ارض وسماء کی تخلیقات میں غور کرنے کے بعد اعلان کرتے ہیں کہ اے اللہ تو نے کوئی چیز بے مقصد پیدا نہیں کی۔

(ال عمران ۱۹۰/۱۹۱)

اللہ کی نشانیوں میں غور وفکر کی ترغیب

افلا یتدبرون القرآن ام علیٰ قلوب اقفالها (۲۴/۴۷)

کیوں نہیں یہ لوگ قرآن میں غور کرتے کیا ان کے دلوں قفل لگ رہے ہیں۔

غور نہ کرنے والوں کو ان آیات میں سخت تنبیہ کی جارہی ہے۔ اللہ اللہ کتنا موثر اور دلوں میں اتر جانے والا انداز بیان ہے۔ قرآن میں تو ترتیل کے ساتھ یعنی آہستہ آہستہ سمجھ کر پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اس صحیفۂ پر حکمت کی تلاوت سے تفکر، تعقل اور تذکر کا حاصل کرنا مقصود ہے۔ اسے بارِ خاطر نہ بنایا جائے۔ بلکہ تھوڑا یا بہت جس قدر آسان ہو خلوص، رغبت اور شوق سے پڑھا جائے۔

قدرت کی نشانیاں

ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف الیل والنهار والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس وماآ انزل اللّٰه من السمآء من مآءٍ فاحیا به

بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں اور کشتیوں اور جہازوں میں جو دریا میں لوگوں کے فائدے کی چیزیں لے کر رواں ہیں اور بارش میں جس کو خدا آسمان سے برساتا

Marfat.com

الارض بعد موتها وبث فيها من كل دابةٍ وتصريف الريح والسحاب المسخر بين السمآء والارض لأيٰت لقوم يعقلون (۱۶۴/۲)

ہے اور اس سے زمین کو مرنے کے بعد زندہ یعنی خشک ہوئے پیچھے سرسبز کر دیتا ہے۔ اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلانے میں اور ہواؤں کے چلانے میں اور بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان گھرے رہتے ہیں عقلمندوں کے لئے خدا کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

۱............قد بيّنّا الأيٰت لقوم يوقنون (۱۱۸/۲)

صاحبِ یقین قوموں کے لئے ہم نے نشانیاں بیان کر دی ہیں۔

۲............ان فی ذٰلک لعبرةً لاولی الابصار (۱۳/۳)

جو اہل بصارت ہیں ان کے لئے اس میں عبرت ہے۔

۳............لأيٰتٍ لاولی الالباب

عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

ان آیات میں اہل یقین اور اہل نظر، اہل فہم، اہل فکر و اہل تدبر کی تعریف کی گئی ہے۔ اور عقل و تدبر سے جو کام نہیں لیتے، جیسے ہم بے عمل مسلمان، ان کو اندھا اور بہرہ کہا گیا ہے۔ قرآن کے سوا دنیا میں کوئی ایسی کتاب نہیں، جو عقل و فکر کی اتنی مداح ہو اور قدم قدم پر دعوتِ فکر و عمل دیتی ہو۔ لیکن افسوس دنیا میں شاید کوئی قوم ایسی بدبخت نہیں، جو عقل و فکر سے اتنی دور ہو جتنے ہم مسلمان ہیں۔ العجب...... ثم العجب

سمجھنے والے سمجھیں

۴............سمجھنے والوں کے لئے ہم نے آیتیں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں۔ (۹۹/۶)

فکر والے فکر کریں

۵............جو لوگ غور کرنے والے ہیں انکے لئے ہم اپنی قدرت کی نشانیاں اسی طرح کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔ (۴/۱۰)

Marfat.com

عقل والے عقل سے کام لیں

۶............بے شک ان باتوں میں عقل والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔
(۸۴/۲۰)

عقل سے کام نہ لینے والوں پر ذلت

سہل بات یہ ہے کہ قرآن پڑھو، قرآن سمجھو اور قرآن پر عمل کرو۔ یعنی عقل سے کام لو۔
(۱۰/۱۰۰)

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ ایک شخص رات کو کم عبادت کرتا ہے، اور زیادہ سوتا ہے اور دوسرا زیادہ عبادت کرتا ہے، اور کم سوتا ہے، آپ کے نزدیک دونوں میں بہتر کون ہے؟ وہ بولیں:۔

یہی سوال میں نے آنحضرت ﷺ سے کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا: ان دونوں میں جو زیادہ عاقل ہے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول میں ان کی عبادت کے لئے پوچھ رہی ہوں۔ آپ نے پھر فرمایا ان کی عقلوں کے متعلق سوال ہوگا۔ پھر جو زیادہ عاقل ہوگا، وہی دنیا و آخرت میں افضل ہوگا۔
(کتاب الاذکیا الابن جوزی مطبوعہ مصر)

تفکرو فی القرآن — قرآن میں غور و فکر کرو۔

سن اے مسلم گر تو چاہے اپنی پہلی شان
اپنا رہبر اپنا ہادی کر لے تو قرآن

افلا یتدبرون القرآن — کیا لوگ قرآن مجید کے معانی و معارف میں غور و فکر نہیں کرتے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی الوہیت و ربوبیت روشن ہو جائے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے:۔

اس عبادت میں کوئی بہتری نہیں، جو بے سمجھے کی جائے، اور اس قرأت میں کوئی خوبی نہیں، جو بغیر تدبر و تفکر کے کی جائے۔ یوں تو بغیر سمجھے قرآن مجید کی تلاوت کا بڑا اجر ہے، لیکن قرآن کو تدبر و تفکر سے پڑھنا، بہت

Marfat.com

زیادہ افضل و اعلیٰ ہے۔

انفس و آفاق میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار نشانیاں بکھری ہوئی ہیں۔ جس نے ان نشانیوں کو دیکھ کر اور پڑھ کر بھی خالقِ کائنات کو نہ مانا اور پوری زندگی تذبذب تشکیک اور بے یقینی کے عالم میں گزار دی، اس نے سب سے بڑی بے وقوفی اور جہالت کا ثبوت دیا۔ پس مبارک ہیں، وہ جو اس عارضی زندگی میں اللہ کے قانون پر چل کر ابدی زندگی حاصل کریں۔ علوم وفنون کی ان وسعتوں اور تہذیب وتمدن کی اس چکا چوند سے جو انسان کو خدا شناس بناتی ہو کروڑ بار اللہ کی پناہ، انسان کا کمال تو بس اپنے مالک کی پہچان اور اس کی تابعداری ہے۔

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گذرگاہوں کا اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا
اپنی حکمت کے خم و پیچ میں الجھا ایسا آج تک فیصلۂ نفع وضرر کر نہ سکا
جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا زندگی کی شبِ تاریک سحر کر نہ سکا
اقبالؔ

کائنات میں اللہ کی نشانیاں

کائنات میں اللہ کی جو نشانیاں ہیں وہ جو منطق صحیح کی رو سے خدا کی وحدت و یکتائی اور اس کی خلاقیت و ربوبیت کی گواہی دے رہی ہو۔ چنانچہ ایک ننھے سے ایٹم سے لے کر ایک نظامِ شمسی تک ہر چیز اپنے حیرت انگیز نظاموں کے ذریعہ خدائے عزوجل کی وحدت و یکتائی اور اس کی خلاقیت و ربوبیت کی گواہی دے رہا ہے۔ خواہ وہ جمادات وافلاک سے متعلق ہو یا نباتات وحیوانات سے۔ کائنات کے مختلف مظاہر اور ان کے نظموں میں جو تحیر خیز نظم وضبط حکمت و منصوبہ بندی اور نفیس و اعلیٰ درجے کی جو ضابطہ کاری موجود ہے، اس کی توجیہہ ایک خلاق اور برتر ہستی کا وجود تسلیم کئے بغیر کسی بھی طرح نہیں ہو سکتی۔

اسی وجہ سے قرآن مجید میں مظاہر کائنات اور ان کے نظاموں میں غور وخوض کر کے ان سے صحیح منطقی نتائج اخذ کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اور قرآن حکیم میں اس موضوع کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ لفظ ''آیت'' اور آیات کا تذکرہ ۳۸۲

Marfat.com

مقامات پر آیا ہے۔ اور جیسا کہ تفصیل پہلے باب میں گزر چکی۔ لفظ آیت کے ایک معنی ''ظاہری علامت'' کے ہیں۔ جو منطقی دلیل کی طرف رہنمائی کرنے والی ہو۔

کھلے دلائل

لقد انزلنا ایٰت مبینٰت و اللہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم (نور ۴۶)

یقیناً ہم نے کھلے کھلے دلائل اتار دیئے ہیں اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے۔

اس آیت کے مطابق کسی کو سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرنا بھی اللہ ہی کا فعل قرار دیا گیا ہے تو یہ بات دراصل غایتی نقطہ نظر سے ہے۔ ورنہ حصولِ ہدایت کے لئے کسی بھی شخص کو اس کا ارادہ کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ حسبِ ذیل آیت اس حقیقت کو بے نقاب کر رہی ہے۔

و کذلک انزلنٰہ ایٰت بینٰت و انّ اللہ یھدیٓ من یرید (حج ۱۶)

اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو واضح دلائل بنا کر اتارا ہے۔ اور اللہ (صرف) اسی کو ہدایت دیتا ہے جو (ہدایت کا) ارادہ کرتا ہو۔

اور حسبِ ذیل آیتیں اس سلسلے میں پوری نوع انسانی کے لئے عبرت و بصیرت اور تنبیہ و انتباہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

و یریکم آیتہ فایّ ایٰت اللہ تنکرون (مومن ۸۱)

وہ تمہیں اپنی نشانیاں (نظام فطرت کے دلائل) دکھا دے گا۔ پس تم اللہ کی کن کن نشانیوں کا انکار کرو گے؟

تلک ایٰت اللہ نتلوھا علیک بالحق فبایّ حدیث بعد اللہ و ایٰتہ یؤمنون (جاثیہ ۶)

یہ اللہ کی آیتیں ہیں جن کو ہم ٹھیک ٹھیک پڑھ کر سنا رہے ہیں۔ تو اللہ اور اس کی آیات کے بعد یہ لوگ آخر کس بات پر ایمان لائیں گے؟

Marfat.com

کفراندھیرے سے ہدایت کی طرف

هو الّذی ینزّل علیٰ عبده ایٰت بیّنٰت لیخرجکم من الظّلمٰت الی النّور وانّ اللّٰه بکم لرءوف رحیم (حدید ۹)

وہی ہے جو اپنے بندے (محمد ﷺ) پر کھلی کھلی نشانیاں نازل کررہا ہے تاکہ وہ تمہیں (کفروالحاد کے) اندھیروں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لے آئے۔اور اللہ یقیناً تم پر بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

غرض قرآن حکیم میں انسان کی عبرت وبصیرت کے لئے صحیفہ فطرت سے متعلق مختلف اسباق وبصائر کو مختلف اسالیب میں بیان کیا گیا ہے جو پوری نوع انسانی کے لئے حجت کی حیثیت رکھتے ہیں۔اور اس اعتبار سے یہ صحیفۂ حکمت دلیل واستدلال کے میدان میں اپنے آخری درجے پر نظر آتا ہے۔

زمین میں اللہ کی نشانیاں

وفی الارض ایٰت للموقنین

اور یقین دلانے والوں کے لئے زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں۔

اصل مطلب یہ ہے کہ زمین میں ان محسنین کے لئے (اللہ کی قدرتِ نامہ، علم محیط اور ربوبیت والوہیت کی) نشانیاں ہیں۔وہ ان نشانہائے قدرت کو اندھوں، بہروں کی طرح دیکھ کر گزر نہیں جاتے بلکہ بینا آنکھوں سے دیکھ کر غور کرتے......اور سوچتے ہیں کہ زمین کیسے پیدا ہوئی......؟ کیسے بچھائی گئی......؟ آدمیوں کے رہنے کے لئے اس کا کچھ خشک حصہ کیسے ابھار دیا گیا ہے......؟ زمین کے مختلف اجزاء کی مختلف کیفیات، حالات اور متضاد خاصیات کیسے اور کیوں ہیں......؟ چشمے پھوٹ کر نہریں بن کر دیا کس طرح اور کس حکمت کے زیر اثر بہتے ہیں......؟ زمین کے اندر قیمتی جواہر کی کانیں کیسے بن جاتی ہیں......؟ زمین کے اوپر غیر محدود ان گنت نباتات اور حیوانات کا پھیلاؤ کتنا ناقابل فہم ہے؟

Marfat.com

یہ سب انواع اجناس کیفیات خاصیات اشکال اور الوان کا تعدد دلالت کر رہا ہے کہ ان کا کوئی بنانے والا واجب الوجود خالق کل ہمہ گیر علم اور قدرت کاملہ کا ملک ہے۔ اسی نے اپنی رحمت اور حکمت سے ان چیزوں کو بنایا ہے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ زمین پر اور زمین کی موجودات پر اللہ کی رحمت کی کیسی بارش ہو رہی ہے۔ وجود اور بقائے وجود کی اللہ کی طرف سے کس قدر برکتیں نازل ہو رہی ہیں اور موجوداتِ ارضی کی ہر چیز اپنی ساری ضرورتوں اور حاجتوں کے لئے اللہ کی رحمت کے سامنے دستِ سوال پھیلا رہی ہے۔

انسانی جسم میں اللہ کی نشانیاں

وفی انفسکم

اور خود تمہاری ذات میں بھی (اللہ کی نشانیاں ہیں)

انسان عالم صغیر (چھوٹی دنیا) ہے...... اللہ کی قدرت، حکمت، صنعت اور ربوبیت کی...... جو نشانیاں عالم کبیر میں ابتداء تخلیق سے لے کر آخری انجام تک...... وہ ساری آیات انسان کے اندر ہیں......

آغاز میں تخلیق انسانی بصورت نطفہ تھی...... پھر نطفہ بستہ خون بنا...... پھر ایک گوشت کا لوتھڑا ہوا...... پھر ہڈیاں بنائی گئیں...... پھر ہڈیوں کے ڈھانچے کو گوشت کا لباس پہنایا گیا...... پھر اس میں روح ڈالی گئی...... پھر بسہولت باہر آنے کا راستہ بنایا گیا...... باہر آنے کے بعد فراہمی غذا کا انتظام کیا گیا...... پستانِ مادر سے دودھ پینا سکھایا گیا...... اور رفتہ رفتہ دوسری غذاؤں کی طرف آنے اور کھانے کی رہنمائی کی گئی...... بول و براز اور دوسرے فضلے کو اس کے راستوں سے باہر پھینکا گیا......

یہ تمام تدبیریں بقاء جسمانی کے لئے کی گئیں...... اس سے آگے بقاء نسل بھی ضروری تھی تو قوت تولید کو پیدا کیا گیا...... اور ایک جوڑے کے اختلاط سے سابق کی طرح تیسرے انسان بنایا...... اور پیدا کیا گیا...... پھر پیغمبروں کو بھیج کر...... اور آسمان سے کتابیں اتار کر...... نجات کی طرف جانے کی صحیح راستہ دکھایا گیا۔

انسانوں کی زبانوں یا صورتوں کا، رنگوں کا، طبیعتوں اور مزاجوں کا، عقل و دانش

Marfat.com

کا، قبولِ حق کی صلاحیتوں کا، راہِ حق پر چلنے کی استعدادوں کا۔ پھر درجات قرب اور مراتبِ معرفت پر فائز ہونے کا عظیم الشان تفاوت اور تعدد صانع کی نادر صنعت اور بدیع نقوش اس مرتبہ پر پہنچ کر عارف کہتا ہے:۔

شکر ہے اللہ کا جس نے ہم کو اس کی راہ بتائی، اگر اللہ ہماری راہنمائی نہ کرتا تو ہم ہدایت یاب نہ ہوتے۔ ہمارے رب کے رسول (ﷺ) حق لے کر آئے تھے۔

افلا تبصرون — پھر کیا تم کو دکھائی نہیں دیتا۔

یعنی اے بے سند باتیں کرنے والو! کیا تم کو وہ نشانیاں دکھائی نہیں دیتیں جو نیکوکار، اہل یقین کو نظر آتی ہیں۔ (اس جملہ کا عطف محذوف جملے پر ہے۔) یعنی کیا تم لوگ قیامت برپا کرنے پر اللہ کی قدرت کا انکار کرتے ہو اور تم کو اللہ کی مذکورہ نشانیاں دکھائی نہیں دیتیں۔

یہاں انسانوں سے کہا گیا ہے کہ زمین و آسمان میں ہماری قدرت کی جو نشانیاں ہیں ان کے علاوہ خود تمہارے اندر ہماری نشانیاں موجود ہیں۔ تم اگر اپنی فطری بصیرت سے کام لو تو خود اپنے وجود اور اپنے نظام زندگی میں غور کر کے یقین حاصل کر سکتے ہو۔

واقعہ یہ ہے کہ انسان اگر صرف

اپنے وجود

اپنے اعضاء

اور اپنے نظام زندگی ہی پر غور کرے......

تو فاطر ہستی کے بارے میں اسے ہرگز کوئی شک وشبہ نہ رہے۔ وہ اپنی ابتداء کو سوچے......

رحم مادر میں میری یہ صورت کس نے بنائی......؟

میرے قالب میں یہ روح کہاں سے آئی......؟

میری زندگی کے یہ سامان کس نے پیدا کئے......؟

میری آنکھ میں روشنی کس نے ڈالی......؟

میرے کان کے پردوں میں آوازیں سننے کی قابلیت کس نے رکھ دی......؟

Marfat.com

میری ناک کے غدودوں کو خوشبو اور بدبو کا یہ احساس کس نے دیا......؟

میری زبان اور میرے تالو میں یہ چٹخارہ اور ذائقہ کس نے رکھ دیا؟

جس سے کھانے پینے کے سارے لطف ہیں۔

اور مجھے یہ گویائی کی قوت کس نے دی؟

کیا میرے ساتھ یہ مہربانیاں میری ماں نے کیں؟

میرے باپ نے کیں؟

کیا میرے ان کاموں کے لئے کسی ڈاکٹر کی خدمات حاصل کی گئیں؟

کیا میں نے خود اپنے آپ کو ایسا بنا لیا؟

ظاہر ہے کہ ان میں سے کوئی بات بھی نہیں ہے۔ اور یہ سوچنا تو اور بھی زیادہ غلط ہوگا کہ میں اپنے یا کسی اور کے ارادہ کے بغیر ہی آپ سے آپ ایسا بن گیا۔ پس حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ ایک بڑی حکیم وخبیر اور بڑی کامل القدرت ہستی نے مجھے پیدا کیا ہے اور یہ سب مہربانیاں میرے ساتھ اسی نے اور صرف اسی نے کی ہیں۔

فتبارک اللہ احسن الخالقین

عقل والوں کے لئے اللہ کی نشانیاں

ومن ایٰتہٖ خلق السّمٰوٰت والارض واختلاف السنتکم والوانکم انّ فی ذٰلک لاٰیٰت للعالمین

(سورة الروم ۲۲)

اور اسی کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کا بنانا ہے۔ اور تمہارے لب ولہجہ اور رنگوں کا الگ الگ ہونا ہے اس میں دانش مندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

انّ فی السّمٰوٰت والارض لاٰیٰت للمومنین (سورة الجاثیہ ۳)

آسمانوں اور زمین میں اہل ایمان کے (استدلال کے) لئے بہت سے دلائل ہیں۔

Marfat.com

قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون (سورۃ الزمر ۹)

آپ کہیے کیا علم والے اور جہل والے (کہیں) برابر ہوتے ہیں۔ (یعنی علم والے اور بے علم برابر نہیں ہوتے)

مندرجہ بالا آیات کے علاوہ اور بھی بہت ساری ایسی آیات ہیں جو ان سائنسی علوم کے بارے میں بات کرتی ہیں اور ہماری توجہ علم کی طرف مبذول کرواتی ہیں، تاکہ علم حاصل کر کے ہم کائنات کے سربستہ راز معلوم کریں۔ اور قابل غور بات یہ ہے کہ قرآن حکیم ہمیں تلقین کرتا ہے کہ ہم آنکھیں بند کر کے علم حاصل نہ کریں۔ بلکہ مشاہدہ کی آنکھ کھلی رکھیں اور ایسے علم کی پیروی نہ کریں جس میں کوئی مستحکم دلیل سبب منطق اور تجربہ شامل نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور کرنا محدثین کی نظر میں

بغوی نے حضرت ابی بن کعب ﷜ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آیت...... وانّ الیٰ ربک المنتھیٰ...... کی تشریح میں فرمایا:-

رب (کی ذات وصفات) میں کوئی غور نہیں۔ یعنی ہر سوچ اور غور کی انتہا رب پر ہے۔ وہاں تک پہنچ کر ہر غور وفکر کی رفتار ختم ہو جاتی ہے۔

بغوی کی اس حدیث کا مضمون اس حدیث کے مفہوم کی طرح ہے، جو حضرت ابوہریرہ ﷜ کی روایت سے آئی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:-

مخلوق میں غور کرو۔ خالق (کی ذات وصفات) میں غور مت کرو۔ کیونکہ خالق کا احاطہ کوئی عقل نہیں کر سکتی۔

بغوی نے بروایت حضرت ابن عباس ﷜ بیان کیا ہے:-

ہر چیز میں غور کرو مگر اللہ کی ذات میں غور نہ کرو۔ کیونکہ ساتویں آسمان سے اوپر اللہ کرسی تک سات ہزار نور (کے طبقات) ہیں اور اللہ سب سے بالا ہے۔ میں کہتا ہوں اس کا مطلب یہ ہے کہ انسانی فکر اللہ کی کرسی تک نہیں پہنچ سکتی۔ اللہ کی ذات تک رسائی پانے کا ذکر ہی کیا ہے وہ تو سب سے اعلیٰ وبالا ہے۔

Marfat.com

ابونعیم نے الحلیہ میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے بیان کیا ہے
اللہ کی مخلوق میں غور کرو.............

اللہ (کی ذات وصفات) میں غور مت کرو۔
ابوالشیخ نے حضرت ابوذر کی روایت سے لکھا ہے
(اللہ کی مخلوق پر غور کرو۔ اللہ پر غور نہ کرو۔)

اللہ پر غور نہ کرنے کی وجہ

میں کہتا ہوں، فکر و غور کے معنی ہیں کسی نامعلوم نتیجہ کو معلوم کرنے کے لئے مقدمات (اور مبادی) کو مرتب کرنا اور ظاہر ہے کہ صرف اللہ کی آیات، نشانات اور آثار صنعت و حکمت میں ترتیب کا تصور ممکن ہے، اور مطلوب اللہ کی ذات ہے۔ یہاں پہنچ کر ہر غور و فکر ختم ہو جاتا ہے۔ (آثار و آیات کی ترتیب سے فکر آگے نہیں بڑھتی) کیونکہ اللہ وہ حقیقت صمدیہ ہے جس کی گہرائی تک غور و خوض کی رسائی نہیں۔

ذات الٰہی تک بے کیف رسائی ممکن ہے

خوفی ذات اللہ کی ممانعت سے یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ ذات الٰہیہ تک بے کیف رسائی بھی ناممکن ہے۔ الیٰ رب المنتھیٰ کے الفاظ تو دلالت کر رہے کہ انتہاء کی سیر ذات تک ہے صوفیہ کی اصطلاح میں سیر فی اللہ کا معنی ہے۔ صفات شیون اور اعتبارات کی سیر۔ ذاتِ محض جس کو لاتعین سے تعبیہ کیا جاتا ہے مراد نہیں ہوتی۔ (تفسیر مظہری)

شیطان کی حرکت

صحیح حدیث میں بھی یہ مضمون موجود ہے اس میں ہے کہ شیطان کسی کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے اسے کس نے پیدا کیا؟ اور اسے کس نے پیدا کیا؟ یہاں تک کہ کہتا کہ اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ اور جب تم میں سے کسی کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہو تو اعوذ پڑھ لے اور اس خیال کو دل سے دور کر دے۔ (تفسیر ابن کثیر)

Marfat.com

فکر برائے خلق ذکر برائے خالق

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

تفکر مخلوق میں کرو۔ ویتفکرون فی خلق السمٰوات والارض اور اللہ کے اندر فکر مت کرو۔ کیوں کہ تمہاری عقل محدود ہے۔ محدود عقل میں اللہ کی ذات میں غیر محدود کیسے آئے گی؟ لہٰذا اللہ کی ذات کے بارے میں عقل کو استعمال مت کرو۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ ذکر ہی سے وہ مل جائیں گے۔

حضرت مولانا حکیم محمد اختر دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں

اللہ نے یذکرون اللّٰہ اور ویتفکرون فی خلق السمٰوات والارض نازل فرما کر بتا دیا کہ فکر برائے خلق ہے اور ذکر برائے خالق ہے۔ ہم کو یاد کیا کرو۔ ہم کو کیا سوچ سکتے ہو۔ اتنی سی عقل میں کہاں آسکتے ہیں؟ ایک محدود اور دوسرے بڑے محدود کو اپنے اندر نہیں لے سکتا۔

کیوں بھائی گلاس میں صراحی آئے گی؟ صراحی میں مٹکا آئے گا؟ مٹکے میں حوض آئے گا؟ حوض میں نہر، نہر میں دریا اور دریا میں سمندر آئے گا؟ جب چھوٹے محدود میں اس سے بڑے محدود کو نہیں لے سکتے تو پھر غیر محدود ذات کو اپنی عقل میں کیسے لے سکتے ہو؟ لہٰذا ہماری یاد میں لگ جاؤ۔ ہماری یاد ہی سے ہم تم کو مل جائیں گے اور عقل تمہاری پیچھے رہ جائے گی۔

اسلاف کا کائنات میں غور کی دعوت دینا

حضرات سلف رحمہم اللہ تعالیٰ جو علم کلام میں گفتگو سے منع فرماتے تھے وہ درحقیقت ایک بڑے خطرے کی وجہ سے تھا، اور وہ یہ کہ (ایسی بحثو میں لگ کر) انسان ایسی چیزوں میں غور و فکر شروع کر دیتا ہے، جہاں اس کی نگاہ بصیرت کمزور پڑ جاتی ہے۔ پھر کبھی متحیر ہو کر محجوب ہو جاتا ہے۔

مثلاً جب ہم اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور و فکر شروع کریں گے..... تو عقل حیران

Marfat.com

اور حواس معطل و مبہوت ہو کر رہ جائیں گے...... کیونکہ یہ کسی ایسی ذات کو جس کی کوئی ابتداء نہ ہو نہیں پہچان سکتے ہیں...... اس لئے کہ یہ تو صرف جسم، جوہر اور عرض کو جانتے ہیں۔

لہٰذا جو چیز اس کے علاوہ ہو اس کو سمجھنا ان کے بس سے باہر ہے۔ اسی طرح اگر ہم باری تعالیٰ کے افعال میں غور و فکر شروع کر دیں تو ہم دیکھیں گے کہ وہ ایک جسم کو مضبوط کرتا ہے پھر اس کو توڑ دیتا ہے اور ہم کو اس کی حکمت معلوم نہیں ہو پاتی ہے۔ لہٰذا سمجھدار آدمی کے لئے بہتر یہی ہے کہ جہاں تک اس کی نگاہ کی رسائی نہ ہو سکے ادھر جھانکنے کی کوشش نہ کرے۔

جب عقل نے اللہ تعالیٰ کی مصنوعات کو دیکھ کر اس کے وجود کو تسلیم کر لیا...... اور نبی کی بعثت کو ممکن مانا...... پھر معجزات کے ذریعہ اس کو بھی تسلیم کر لیا...... تو یہ چیز بے ضرورت امور کی کھود کرید کرنے کی مشقت میں پڑنے سے کافی ہو گئی۔

قرآن کی آیت نے سائنس دانوں کے دل کھول دیئے

سنریھم ایتنافی الآفاق وفی انفسھم

علامہ مشرقیؒ فرماتے ہیں اس آیت کے تحت یہاں میں ایک واقعہ نقل کروں گا، اس کا تعلق انگلستان سے ہے۔ ۱۹۰۹ کا ذکر ہے، اتوار کا دن تھا، اور زور کی بارش ہو رہی تھی۔ میں کسی کام سے باہر نکلا، تو جامعہ کیمبرج کے مشہور ماہرِ فلکیات سر جیمز جینس پر نظر پڑی جو بغل میں انجیل دبائے، چرچ کی طرف جا رہے تھے۔ میں نے قریب ہو کر سلام کیا انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ دوبارہ سلام کیا، تو وہ متوجہ ہوئے اور کہنے لگے تم کیا چاہتے ہو؟

میں نے کہا دو باتیں...... اول یہ کہ زور سے بارش ہو رہی ہے اور آپ نے چھتری بغل میں دبائی رکھی ہے۔ سر جیمز اپنی بدحواسی پر مسکرائے اور چھتری تان لی۔

دوم یہ کہ آپ جیسا شہرۂ آفاق آدمی گرجا میں عبادت کے لئے جا رہا ہے۔ یہ کیا؟

میرے اس سوال پر پروفیسر جیمز ایک لمحہ کے لئے رک گئے اور پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا آج شام کو چائے میرے ساتھ پیئو۔ چنانچہ میں شام کو ان کی رہائش گاہ پر پہنچا۔ ٹھیک ۴ بجے لیڈی جیمز باہر آ کر کہنے لگیں، سر جیمز تمہارے منتظر ہیں۔ اندر گیا، تو ایک

Marfat.com

چھوٹی سی میز پر چائے لگی ہوئی تھی۔ پروفیسر صاحب تصورات میں کھوئے ہوئے تھے۔

کہنے لگے تمہارا سوال کیا تھا؟ اور میرے جواب کا انتظار کیے بغیر، آسمانی ستاروں کی تخلیق...... ان کے حیرت انگیز نظام...... بے انتہا پہنائیوں...... اور فاصلوں...... ان کی پیچیدہ راہوں...... اور مداروں...... نیز باہمی کشش...... اور طوفان ہائے نور پر وہ ایمان افروز تفصیلات پیش کیں کہ میرا دل اللہ کی اس داستانِ کبریا و جبروت پر دہلنے لگا۔

اور ان کی اپنی کیفیت یہ تھی کہ سر کے بال سیدھے اٹھے ہوئے تھے۔ آنکھوں سے حیرت و خشیت کی دوگونہ کیفیتیں عیاں تھیں۔ اللہ کی حکمت و دانش کی ہیبت سے ان کے ہاتھ قدرے کانپ رہے تھے۔ اور آواز لرز رہی تھی۔

فرمانے لگے عنایت اللہ خان! جب میں خدا کے تخلیقی کارناموں پر نظر ڈالتا ہوں تو میری تمام ہستی اللہ کے جلال سے لرزنے لگتی ہے۔ اور جب کلیسا میں خدا کے سامنے سرنگوں ہو کر کہتا ہوں، تو بہت بڑا ہے تو میری ہستی کا ہر ذرہ میرا ہمنوا بن جاتا ہے۔ مجھے بے حد سکون اور خوشی نصیب ہوتی ہے۔ مجھے دوسروں کی نسبت عبادت میں ہزار گنا زیادہ کیف ملتا ہے۔

کہو عنایت اللہ خان! تمہاری سمجھ میں آیا کہ میں گرجے کیوں جاتا ہوں۔ علامہ مشرقی کہتے ہیں کہ پروفیسر جیمز کی اس تقریر نے میرے دماغ میں عجیب کہرام پیدا کر دیا۔ میں نے کہا: جناب والا! میں آپ کی روح افروز تفصیلات سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔ اس سلسلے میں قرآن کی ایک آیت یاد آ گئی، اگر اجازت ہو تو پیش کروں۔ فرمایا ضرور۔ چنانچہ میں نے یہ آیت پڑھی۔

ومن الجبال جدد بیض وحمر مختلف الوانها وغرابیب سود ومن الناس والدواب والانعام مختلف الوانه كذالك انما یخشى الله من عباده العلماء	پہاڑوں میں خطے ہیں، سفید اور سرخ اور طرح طرح کے رنگ کے اور کالے اور آدمیوں میں اور کیڑوں میں اور چوپاؤں میں۔ اسی طرح مختلف رنگ ہیں۔ اللہ سے ڈرتے وہی ہیں اس کے بندوں میں سے جو علم رکھتے ہیں۔
(فاطر ۲۷، ۲۸)	

Marfat.com

یہ آیت سنتے ہی ''پروفیسر جیمز'' بولے کیا کہا؟ اللہ سے صرف اہل علم ڈرتے ہیں۔ حیرت انگیز بہت عجیب یہ بات جو مجھے پچاس برس مسلسل مطالعہ ومشاہدہ کے بعد معلوم ہوئی، محمد (ﷺ) کو کس نے بتائی؟ کیا قرآن میں واقعی یہ آیت موجود ہے، اگر ہے تو میری شہادت لکھ لو کہ قرآن ایک الہامی کتاب ہے۔ محمد (ﷺ) امی تھا، اسے یہ عظیم حقیقت خود بخود معلوم نہیں ہو سکتی۔ اسے یقیناً اللہ نے بتائی تھی۔ بہت خوب، بہت عجیب۔

افسوس اس پر ہے کہ اس کے باوجود سر جیمس اسلام نہ لائے اور کفر پر ہی مر گئے۔

(نقوش شخصیات نمبر ۹ تا ۱۳/علم جدید کا چیلنج ۱۸۱ تا ۱۸۳)

کیا اللہ کے سوا کوئی اور الٰہ ہے؟

نزول قرآن کے وقت مطالعہ کائنات کا مقصد یا تو محض تفریح تھا کہ خوبصورت درختوں...... رنگ برنگ پھولوں...... اور چڑیوں...... گنگناتے چشموں...... مسکراتی بہاروں اور جھومتی گھٹاؤں کو دیکھ کر دل بہلا لیا...... یا وجود باری پہ دلائل قائم کرنا تھا...... قرآن مقدس میں کتنی ہی ایسی آیات ہیں جن میں مختلف معجزات وتخلیق کا ذکر کرنے کے بعد پوچھا گیا ہے:

ءَ اِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ کیا اللہ کے سوا کوئی اور خدا بھی ہے؟

کچھ لوگوں نے اپنی تجربہ گاہوں اور دانش گاہوں میں بیٹھ کر کائنات کو مسخر کرنے کی تدابیر سوچیں اور آج وہ ہواؤں، فضاؤں اور خلاؤں پر حکومت کر رہی ہیں اور کس قدر پست، پسماندہ اور بے آبرو ہیں وہ قومیں...... جو جہالت کی بنا پر کائنات کے خزائن...... سے فائدہ نہ اٹھا سکیں...... کتنی حیرت ہوتی ہے...... یہ دیکھ کر کہ اس تاریک دور میں جب کائنات کی اہمیت...... قدر و قیمت اور امکانات کا کہیں ہلکا سا احساس بھی موجود نہ تھا۔

تم کیوں کائنات میں غور نہیں کرتے؟

قرآن نے ۷۵۶ آیات میں کائنات کی طرف متوجہ کیا اور ساتھ ہی دھمکایا:۔

اولم ینظروا فی ملکوت السمٰوٰت کیا ان لوگوں نے ارض وسما کی بادشاہت اور

Marfat.com

والارض وما خلق اللّٰہ من شئ وان عسیٰ ان یکون قداقترب اجلھم (اعراف ۱۸۵)

خدائی تخلیق پر کبھی غور نہیں کیا اور نہ اس بات پر کہ شاید ان کی موت قریب آ گئی ہو؟

وکاین من اٰیۃٍ فی السمٰوٰت والارض یمرّون علیھا وھم عنھا معرضون (یوسف ۱۰۵)

زمین و آسمان میں کتنی ہی ایسی آیات (معجزات، اسباق) ہیں جن سے وہ غافلوں کی طرح گزر جاتے ہیں۔

کیا کوئی شخص کسی ایسی بات کی دعوت دے سکتا ہے جس کی اہمیت کا انکشاف بارہ سو سال بعد ہونا ہو؟ صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہاں آسمانی دانش، فراست اور نظر کارفرما تھی۔ قرآن نے اس دعوت کے لئے کہیں انظر، انظرو، فلینظر اور نظر کے دیگر مشتقات سے کام لیا ہے۔ کہیں رائ، بصر اور ان کے مشتقات کو استعمال کیا ہے۔

قرآن میں نظر کو مختلف انداز میں استعمال کیا......تعداد...... ۱۲۱

قرآن میں بصر کو مختلف انداز میں استعمال کیا......تعداد......۱۴۹

قرآن میں رائ کو مختلف انداز میں استعمال کیا......تعداد......۳۰۶ ہے۔

میزان...................................۵۷۶

قل سیرو فی الارض فانظرو کیف بدء الخلق (العنکبوت ۲۰)

اے رسول! اپنے پیرووں کو کہیے کہ وہ زمین میں گھوم پھر کر تخلیق کا کھوج لگائیں۔

ہوا اور بادل پر اللہ کی حکومت

اللّٰہ الذی یرسل الریاح فتثیر سحابا فیبسطہ فی السماء کیف یشاء ویجعلہ کسفا فتری الودق یخرج من خلالہ فاذا اصاب بہ من یشآء من

اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے اور وہ بادل اٹھاتی ہیں۔ پھر وہ ان بادلوں کا آسمان میں پھیلاتا ہے جس طرح چاہتا ہے۔ اور انہیں ٹکڑیوں میں تقسیم کرتا ہے پھر تو دیکھتا ہے کہ بارش کے قطرے بادل میں سے ٹپکے چلے آتے

Marfat.com

عبادہ اذاھم یستبشرون ٥ وان کانو من قبل ان ینزل علیہ من قبلہ لملسین ٥ فانظر الیٰ آثار رحمة اللہ کیف یحی الارض بعد موتھا ان ذالک لمحی الموتیٰ وھو علیٰ کل شئ قدیر (الروم ۴۸ تا ۵۰)

ہیں۔ یہ بارش جب وہ اپنے بندوں میں جن پر چاہتا ہے برساتا ہے تو یکا یک وہ خوش وخرم ہوجاتے ہیں۔ حالانکہ اس کے نزول سے پہلے وہ مایوس ہورہے تھے۔ دیکھواللہ کی رحمت کے اثرات کہ مردہ پڑی ہوئی زمین کوکس طرح جلا اٹھاتا ہے۔ یقیناً وہ مردوں کوزندگی بخشنے والا ہے اوروہ ہرچیز پرقادر ہے۔

سائنس نظام کائنات کی یکسانیت پرحیران

اس کرہ ہوائی پرنظر ڈالو! اس کی یکسانیت میں حیران کن تنوع اوراس تنوع میں جو ان گنت اثرات مضمر ہیں اس کا اندازہ لگانا اربابِ فہم کے لئے مشکل نہیں۔

کہیں بادنسیم کے جھونکے خواب آلود غنچوں کو جگارہے ہیں۔

کہیں سبز پتوں پر شبنم کے موتی سجارہے ہیں۔

کہیں طوفان بن کرامڈرہے ہیں۔

کہیں بادل کے بکھرے ہوئے ٹکڑوں کو یکجا کرنے کی خدمت انجام دی جارہی ہے۔

کہیں گھنگھور گھٹاؤں کوآن واحد میں ناپید کررہے ہیں۔

کبھی بہار کا پیغام لارہے ہیں۔

کبھی خزاں کی چیرہ دستیوں میں اضافہ کررہے ہیں۔

کہیں انسان کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کوکرہ زمین میں آناًفاناً پھیلارہے ہیں۔

کرہ ہوا کی حیران کن تخلیقات کودیکھتے ہی انسان یہ کہنے پر مجبور ہوجاتا ہے کہ اس کے پیدا کرنے والے کی قدرت۔ حکمت اورعلم بےنظیر اورلاجواب ہے۔ اوران حقائق کے مشاہدہ کے بعد ہروہ شخص جس کے دل میں ایمان اوریقین کا نورموجود ہے۔

عقل وفہم کا چراغ روشن ہے اسے آسانی سے عرفان الٰہی نصیب ہوسکتا ہے۔

Marfat.com

زمین اور پہاڑ کو بنانے والی ذات

وھو الّذی مدّالارض وجعل	اور وہی ہے جس نے پھیلا دیا زمین کو اور بنا دیئے
فیھا رواسی وانھٰرًا ومن کلّ	اس میں پہاڑ اور دریا اور ہر قسم کے پھلوں میں سے
الثّمرات جعل فیھا زوجین	دو دو جوڑے بنا دیئے۔ وہ ڈھانپ دیتا ہے رات
اثنین یغشی الّیل النّھار انّ	سے دن کو بے شک ان تمام چیزوں میں (اس کی
فی ذالک لاٰیٰت لّقوم	قدرت کی) نشانیاں ہیں اس قوم کے لئے جو غور
یتفکّرون (الرعد ۳)	وفکر کرتے رہتے ہیں۔

اس آیت میں پانچ دلیلیں ذکر ہوئیں۔

دلیل نمبرا......

دیکھو! سوچو! انصاف کرو اور بتاؤ زمین کا یہ وسیع وعریض فرش کس نے بچھایا ہے؟ کیا تمہارے ان بتوں نے؟ جنہیں گھڑے ہوئے ابھی صرف چند سال ہی ہوئے ہیں؟ اور انہیں گھڑا بھی گیا تو کس پتھر سے؟ جو اس وسیع زمین کے کسی گوشہ میں پایا گیا۔ اس آیت سے زمین کے چپٹے ہونے پر استدلال درست نہیں۔

امام رازی فرماتے ہیں کہ زمین کی کرویت دلائل سے ثابت ہو چکی ہے۔ اس کی مخالفت کرنا ہٹ دھرمی ہے۔

انه ثبت بالدلائل ان الارض کرة وکیف یمکن المکابرة فیه (کبیر)	کیونکہ کرہ ارض بڑا وسیع ہے اس کو اپنی شکل سے ہم اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے۔

دلیل نمبر۲......

جگہ جگہ پہاڑوں کا قائم کر دینا بھی اس کی قدرت کاملہ کی روشن دلیل ہے۔ کس طرح ان کو بلند کیا اور ایک جگہ پر انہیں مستحکم کر دیا، جن میں ان گنت معدنیات کے خزانے پیدا کر دیئے۔ کہیں سے کوئلہ نکل رہا ہے، کہیں سے سونا برآمد ہو رہا ہے، کہیں سے تانبا، کہیں سے کچھ اور کہیں سے کچھ۔

Marfat.com

دلیل نمبر ۳......

پہاڑوں کے سخت پتھروں اور سنگین چٹانوں سے ہزار ہا فٹ کی بلندی پر پانی کے ایسے چشمے جاری کر دینا، جن سے بڑے بڑے دریا نکلیں، اور میدانی علاقوں میں جا کر لاکھوں مربع میل زمین کو سیراب کریں، یقیناً یہ اس کی کبرایائی کی روشن دلیل ہے۔

دلیل نمبر ۴......

پھلوں کی اقسام کا شمار آسان نہیں۔ان میں رنگ و بو، ذائقہ اور تاثیر کا جو بے پناہ فرق ہے، وہ کبھی بھی کچھ کم حیرت انگیز نہیں۔ اگر آپ بیک وقت قدرت کی ان تمام نیرنگیوں کا احاطہ کرنے سے قاصر ہیں، تو ایک قسم کے پھل کو ہی لیجئے۔ایک ہی زمین ہے، ایک ہی موسم ہے، ایک ہی چشمہ کے پانی سے آبپاشی ہوتی رہی ہے، لیکن پھر بھی ان میں یکسانیت نہیں۔کوئی انتہائی شیریں ہے کوئی بے حد ترش، کسی کا رنگ سبز ہے، کسی کا زرد۔ کوئی عمدہ ہے کوئی ردی، سوچو ان میں رنگ و بو ذائقہ و تاثیر کا یہ تفاوت کہاں سے آیا؟ طبعی اسباب تو یکساں تھے۔معلوم ہوا کہ ان تمام طبعی عوامل کے پیچھے کوئی اور قوت کارفرما ہے، جس کا حکم سب پر غالب ہے۔

دلیل نمبر ۵......

دن کے اجالے کے بعد رات کی تاریکی کا پھیل جانا یہ بھی اس کی قدرت کی دلیل ہے۔آپ خود غور فرمائیں کہ اگر لیل و نہار کا یہ تسلسل نہ ہوتا، تو یہ دنیا یا تو سائبیریا سے بھی زیادہ سنسان و برفستان ہوتی، یا ایک چٹیل لق و دق صحرا۔اور دونوں زندگی کی رنگینیوں سے بالکل محروم ہوتے۔

اگر کائنات کے کئی خالق ہوتے تو؟

ان دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ کائنات کا کوئی خالق ہے اور وہ ہے بھی ایک۔اگر یہ کائنات کسی حادثہ سے معرض وجود میں آئی ہوتی، تو اس کے جمال میں یہ رعنائی اور اس کے کمال میں نکھار نہ ہوتا۔اگر کائنات کے کئی خالق ہوتے، تو کائنات کی ہر چھوٹی اور بڑی

Marfat.com

چیز میں جو حیرت انگیز ہم آہنگی موجود ہے، وہ مفقود ہوتی۔ آسمان سے لے کر زمین تک، سورج سے لے کر ذرہ تک، دریاؤں سے لے کر ایک معمولی جڑی بوٹی تک ایسا نظم ونسق قائم ہے، گویا کسی ماہر کاریگر نے کائنات کی بظاہر ان مختلف متضاد اور بکھری ہوئی چیزوں کو ایسی لڑی میں پرو دیا ہے کہ ایک کو چھوڑ کر دوسری کا تصور تک نہیں کیا جا سکتا۔

اگر پہاڑوں کو بنانے والا کوئی ایک خدا ہوتا اور میدانوں کو بنانے والا اور، تو وہ کبھی پہاڑوں سے ایسا دریا جاری نہ کرتا، جن کا پانی وہاں سے بہہ کر میدانوں کو جا کر سیراب کرے۔ اگر اجرام فلکی اور زمین کے خالق الگ الگ ہوتے تو انہیں کیا پڑی تھی کہ سورج چاند اور دوسرے کواکب کو اتنی مسافت پر رکھتے کہ ان سے پیدا ہونے والی حرات اور روشنی کی صرف اتنی مقدار زمین پر پہنچے، جس سے زندگی نشوونما پا سکے۔

کائنات کے تنوع میں جو وحدت، اختلاف میں یکسانیت اور ہر چیز کا دوسری چیز سے جو گہرا ربط ہے، وہ اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہے کہ ایک قادر مطلق حکیم اور ہمہ دان خدا ہی اس کا خالق ہے، جس کا کوئی شریک نہیں۔ لیکن یہ روشن دلائل اس قوم کے دلوں کو ہی نور یقین سے منور کر سکتے ہیں، جو ان آیات کا صدق دل سے مطالعہ کریں۔

کس نے آسمانوں کو بغیر ستون کے بنایا؟

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّافِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ اِنَّ فِي ذَالِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (الجاثیہ ۱۳)	اور اس نے مسخر کر دیا ہے تمہارے لئے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ سب کا سب اپنے حکم سے بے شک اس (نظام) میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر کیا کرتے ہیں۔

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ تمہاری خدمت گزاری کے لئے وقف ہے اور اس تسخیر میں تمہارا یا تمہارے دیوی دیوتاؤں کا کوئی دخل نہیں۔ یہ محض اس کا فضل وکرم ہے۔ سائنسدان اپنی محیر العقول ایجادات کے باوجود کسی چیز کے خالق اور موجد نہیں۔ انہوں نے تو صرف ان مستور قوتوں کو آشکار کر دیا ہے، جو پہلے سے موجود تھیں اور نامعلوم تھیں۔

Marfat.com

مثلاً جب انسان بولتا ہے اور اس کے متحرک ہونٹ، ہوائی لہروں سے ٹکراتے ہیں ،تو سارے کرہ ہوائی میں ایک ارتعاش سا پیدا ہوتا ہے، اور وہ آواز دنیا کے کونے کونے تک گونج جاتی ہے۔ سائنس کے قدیم ماہرین کو اس راز کی خبر نہ تھی۔ اس لئے وہ اس سے استفادہ نہ کر سکے۔ اب انہوں نے اس راز کو پالیا۔ اس لئے اب ریڈیو وغیرہ کے ذریعے آپ دور دراز کی آواز سن لیتے ہیں۔ ''منہ'' سے اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔

سائنسدان اور اعتراف توحید

امریکہ کا شہرہ آفاق سائنسدان ''تھامس ایڈیسن'' جس نے ایک ہزار سے زیادہ ایجادات کیں، ایک روز کہنے لگا:۔

میرے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ میں بہت بڑا موجد ہوں، یہ بالکل غلط ہے۔ میں قطعاً ایسا موجد نہیں جو قابل ذکر ہو۔ جب میں سوچتا ہوں کہ میں ایک زیرک انسان تو کجا، ایک بیوقوف آدمی بنانے پر بھی قادر نہیں، جو احمقوں سی باتیں کر سکے اس کے باوجود مجھے موجد کہنا بڑی بے انصافی ہے۔ پھر اس نے اپنی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا (حقیقی موجد اس کی ذات ہے۔) That is the real inventer.

ان آیات کے آئینوں میں حسن حقیقی اور کمال ازلی کا عکس جمیل وہی دیکھ سکتے ہیں، جو غور وفکر کرنے کے عادی ہوں۔ لیکن جنہوں نے غور وفکر کی کٹھن وادیوں میں قدم رنجہ فرمانے کی کبھی زحمت نہیں کی، انہیں ان جلووں کی رعنائیوں کی کیا خبر۔ تاریخ کا یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ وہ قوم جو قرآن جیسی کتاب کی حامل ہے، بے حسی اور جمود کی آغوش میں اونگھ رہی ہے۔ اسے اونگھتے صدیاں بیت چکی ہیں، اور ابھی تک وہ جاگنے کا نام نہیں لیتی۔

اقبال نے اسی لئے بددعا یا دعا کی تھی

خدا تجھے کسی طوفان سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

Marfat.com

انسانی لباس اللہ کی نشانی

سورۂ اعراف میں حضرت آدم علیہ السلام کا تفصیلی واقعہ اور اس سے اسباق ہدایت بیان فرماتے ہوئے ارشاد ہوا:-

يَابَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ (اعراف ۲۷)

اے اولاد آدم ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے کہ تمہارے جسموں کے قابل شرم حصوں کو ڈھانکے اور تمہارے لئے جسم کی حفاظت اور زینت کا ذریعہ بھی ہو۔ اور بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے شاید کہ لوگ اس سے نصیحت پکڑیں۔

لباس کا معاملہ بھی اللہ کی ان بے شمار نشانیوں میں سے ایک ہے جو دنیا میں چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں اور حقیقت تک پہنچنے کے لئے انسان کی مدد کرتی ہیں۔ بشرطیکہ خود انسان ان سے سبق لینا چاہے۔

آسمان سے بادل برسانے والی ذات

سورۂ بقرہ میں فرمایا:-

يَاأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ......الخ

یعنی لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا تاکہ تم بچو۔ اسی نے تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے بارش نازل فرما کر اس کی وجہ سے زمین سے پھل نکال کر تمہیں روزیاں دیں۔ پس تم ان باتوں کے جاننے کے باوجود اللہ کے شریک اوروں کو نہ بناؤ۔

یہاں بھی اپنی یہ صفتیں بیان فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہی اللہ تمہارا رب ہے اور سارے جہاں کا رب بھی وہی ہے وہ بابرکت ہے۔ وہ بلندی، پاکیزگی، برتری اور بزرگی

Marfat.com

والا ہے۔ وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ وہ زندہ ہے جس پر کبھی موت نہیں وہی اول وآخر، ظاہر وباطن ہے۔ اس کا کوئی وصف کسی دوسرے میں نہیں۔ اس کا نظیر یا برابر کوئی نہیں۔ تمہیں چاہیے کہ اس کی توحید کو مانتے ہوئے اس سے دعائیں کرتے رہو۔ اور اس کی عبادت میں مشغول رہو۔ تمام تعریفوں کا مالک اللہ رب العالمین ہی ہے۔

امام ابن جریرؒ فرماتے ہیں اہل علم کی ایک جماعت سے منقول ہے کہ لآ الٰہ الا اللہ پڑھنے والے کو ساتھ ہی الحمد للہ رب العالمین بھی پڑھنا چاہیے، تاکہ اس آیت پر عمل ہو جائے۔ ابن عباس سے بھی یہ مروی ہے۔

حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں: جب تو فادعوا اللّٰہ لمخلصین له الدین پڑھے تو لاالٰہ الا اللہ کہہ لیا کر۔ اور اس کے ساتھ ہی الحمد للہ رب العلمین پڑھ لیا کر۔

اولم یتفکرو فی انفسھم ماخلق اللّٰہ السمٰوٰت والارض وما بینھما الا بالحق واجل مسمّٰی (الروم ۸)

کیا انہوں نے کبھی اپنے آپ میں غور وفکر نہیں کیا؟ اللہ نے زمین اور آسمانوں کو اور ان ساری چیزوں کو جو ان کے درمیان ہیں برحق اور مدت مقرر ہی کے لئے پیدا کیا ہے۔

قرآن میں بیان کردہ اللہ کی نشانیاں

دن رات اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔	یٰس	۳۷
ایک نشانی سورج ہے جو وقت پر نکلتا ہے۔	یٰس	۳۸/۴۰
ایک نشانی نوح کی کشتی بھی ہے۔	یٰس	۴۱
کشتی اور دوسری سواریوں کا بیان	یٰس	۴۲
منکرین ہر نشانی اور حکم سے انکار کرتے ہیں۔	یٰس	۴۵ تا ۴۷
کشتی کا پانی کے اوپر چلنا بھی اللہ کی نشانی ہے۔	لقمٰن	۳۱،۳۲
اللہ کی نشانیوں کی تعظیم	الحج	۳۲

Marfat.com

گھر سکون کے لئے خیمے کھال کے اور اون سے لباس کا سامان	النحل	۳۲
سورج اور چاند کی منزلیں دن اور رات	یونس	۵،۶
آسمان اور زمین کی پیدائش میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے۔	آل عمران	۱۹۰،۱۹۱
آسمان پر بڑے بڑے چاند	الفرقان	۶۲
رات کو دن میں اور دن کو رات میں بدلتا ہے۔	الفاطر	۱۳
دن رات کے بدلنے میں نشانیاں ہیں۔	آل عمران	۱۹۰
رات دھندلی اور دن روشن	بنی اسرائیل	۱۲
مختلف رنگوں کے پھل، پہاڑ، جانور اور انسان	الفاطر	۲۷،۲۸
دن، رات، بارش، ہوا، بادل اور جانوروں میں نشانیاں ہیں۔	البقرہ	۱۶۴
زمین پھیلائے پہاڑ رکھے، نباتات ان کے لئے جن کو تم کھانے کو نہیں دیتے۔ بارش زندگی اور موت	الحجر	۱۹،۲۴
اللہ کی مہربانی سے کشتیاں چلتی ہیں۔	لقمٰن	۳۱
دو سمندر ایک ترش، ایک شیریں، دونوں سے گوشت کھاتے ہو۔	الفاطر	۱۲
دو سمندر دونوں میں پردہ تاکہ غور کرو۔	الفرقان	۵۳
دو سمندر باہم ملے ہوئے دونوں سے موتی اور مونگا، پہاڑ جیسے جہاز	الرحمن	۱۹،۲۰
آسمان بلا ستون، پہاڑ ہر طرح کے جانور بارش	لقمٰن	۱۰
زمین فرش، پہاڑ میخیں، تم کو جوڑا جوڑا بنایا۔ رات آرام کے لئے دن معاش کے لئے۔ بادل بارش اور باغ	النبا	۶،۱۷
رات، دن، سورج، چاند اور ستاروں کو کام میں لگایا	النحل	۱۲
ستارے راستے کی پہچان کے لئے	الانعام	۹۷
رات کو نمودار ہونے والا ستارہ، ہر شخص پر نگہبان مقرر ہے	الطارق	۱،۴

Marfat.com

تمہاری پیدائش، بیویاں، زبانیں اور رنگ ونسل، رات کا آرام۔	الروم	۱۹،۲۵
دن کو کام، بجلی، بارش، زمین کا جینا، اسی طرح تم بھی قبروں سے نکلو گے۔	الروم	۱۹،۲۵
رسول ﷺ نے بہشت کے پاس بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔	النجم	۱۸
قوم لوط پر عذاب، کھنڈرات بطور نشانی	الذٰریٰت	۳۷
اڑنے والے پرندے پر پھیلاتے اور سکیڑتے ہیں	الملک	۱۹
پرندے جن کو اللہ نے آسمان میں تھام رکھا ہے	النحل	۷۹
رات ہے دن کو اس سے کھینچ لیتے ہیں	یٰس	۳۷
تمہاری زبانوں اور رنگوں کا جدا جدا ہونا	الروم	۲۲
سمندر میں پہاڑ جیسے جہاز	الشوریٰ	۳۲
مختلف رنگ کے پھل، پہاڑ اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں کے رنگ	الفاطر	۲۷،۲۸
ظلم کرنے والوں کو افسانہ بنا کر رکھ دیا اور تتر بتر کر دیا	سبا	۱۹
رات کو دن پر لپیٹتا ہے۔	الزمر	۵
قوموں پر عذاب بھی اک نشانی (عبرت کے لئے تھی)	الشعرا	۱۹۰،۱۰۳،۹

Marfat.com

گھر سکون کے لئے خیمے کھال کے اور اون سے لباس کا سامان	النحل	۳۲
سورج اور چاند کی منزلیں دن اور رات	یونس	۵،۶
آسمان اور زمین کی پیدائش میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے۔	آل عمران	۱۹۰،۱۹۱
آسمان پر بڑے بڑے چاند	الفرقان	۶۲
رات کو دن میں اور دن کو رات میں بدلتا ہے۔	الفاطر	۱۳
دن رات کے بدلنے میں نشانیاں ہیں۔	آل عمران	۱۹۰
رات دھندلی اور دن روشن	بنی اسرائیل	۱۲
مختلف رنگوں کے پھل، پہاڑ، جانور اور انسان	الفاطر	۲۷،۲۸
دن، رات، بارش، ہوا، بادل اور جانوروں میں نشانیاں ہیں۔	البقرہ	۱۶۴
زمین پھیلائے پہاڑ رکھے، نباتات ان کے لئے جن کو تم کھانے کو نہیں دیتے۔ بارش زندگی اور موت	الحجر	۱۹،۲۴
اللہ کی مہربانی سے کشتیاں چلتی ہیں۔	لقمٰن	۳۱
دو سمندر ایک ترش، ایک شیریں، دونوں سے گوشت کھاتے ہو۔	الفاطر	۱۲
دو سمندر دونوں میں پردہ تاکہ غور کرو۔	الفرقان	۵۳
دو سمندر باہم ملے ہوئے دونوں سے موتی اور مونگا، پہاڑ جیسے جہاز	الرحمن	۱۹،۲۰
آسمان بلا ستون، پہاڑ ہر طرح کے جانور بارش	لقمٰن	۱۰
زمین فرش، پہاڑ میخیں، تم کو جوڑا جوڑا بنایا۔ رات آرام کے لئے دن معاش کے لئے۔ بادل بارش اور باغ	النبا	۶،۱۷
رات، دن، سورج، چاند اور ستاروں کو کام میں لگایا	النحل	۱۲
ستارے راستے کی پہچان کے لئے	الانعام	۹۷
رات کو نمودار ہونے والا ستارہ، ہر شخص پر نگہبان مقرر ہے	الطارق	۱،۴

Marfat.com

تمہاری پیدائش، بیویاں، زبانیں اور رنگ ونسل، رات کا آرام۔	الروم	۱۹،۲۵
دن کو کام، بجلی، بارش، زمین کا جینا، اسی طرح تم بھی قبروں سے نکلو گے۔	الروم	۱۹،۲۵
رسول ﷺ نے بہشت کے پاس بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔	النجم	۱۸
قوم لوط پر عذاب، کھنڈرات بطور نشانی	الذٰریٰت	۳۷
اڑنے والے پرندے پر پھیلاتے اور سکیڑتے ہیں	الملک	۱۹
پرندے جن کو اللہ نے آسمان میں تھام رکھا ہے	النحل	۷۹
رات ہے دن کو اس سے کھینچ لیتے ہیں	یٰس	۳۷
تمہاری زبانوں اور رنگوں کا جدا جدا ہونا	الروم	۲۲
سمندر میں پہاڑ جیسے جہاز	الشوریٰ	۳۲
مختلف رنگ کے پھل، پہاڑ اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں کے رنگ	الفاطر	۲۷،۲۸
ظلم کرنے والوں کو افسانہ بنا کر رکھ دیا اور تتر بتر کر دیا	سبا	۱۹
رات کو دن پر لپیٹتا ہے۔	الزمر	۵
قوموں پر عذاب بھی اک نشانی (عبرت کے لئے تھی)	الشعرا	۱۹۰،۱۰۳

Marfat.com

مخلوقات میں غور فکر کی دعوت

احادیث کی روشنی میں

حدیث شریف میں ہے کہ ایک ساعت غور وفکر کرنا......سال بھر کی عبادت سے افضل ہے......اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فکر وتدبر......اور نظر واعتبار پر کثرت سے زور دیا ہے......واضح ہو کہ فکر انوار کی کنجی ہے......اور بصیرت کا مبداء ہے......وہ علوم کا جال، اور معارف ومعانی......اور مطالب کے شکار کا ذریعہ ہے......

عام طور پر لوگ اس کے فضل اور مرتبے سے واقف ہیں......لیکن اس کی حقیقت، ثمرے، مصدر، منبع، طریقے اور کیفیت سے واقف نہیں ہیں۔

یعنی یہ نہیں جانتے کہ فکر کیسے کرتے ہیں......؟ کس امر میں کرتے ہیں......؟ کیوں کرتے ہیں......؟ اور فکر کس کے لئے مطلوب ہوتا ہے......؟ آیا وہ بذات خود مطلوب ہے یا کسی ثمرے کے لئے مقصود ہے......؟ اگر وہ ثمرے کے لئے ہے، تو وہ ثمرہ کیا ہے......؟ علوم ہیں یا احوال یا دونوں......؟

ان تمام حقائق کو واضح کرنا ایک امر مہم ہے۔ہم پہلے فکر کی فضیلت بیان کرتے ہیں۔پھر تفکر کی حقیقت بیان کریں گے۔اس کے بعد اس کے ثمرات پر گفتگو کریں گے۔پھر ان امور پر روشنی ڈالیں گے جن میں فکر کیا جاتا ہے۔

تفکر کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عظیم میں بے شمار مواقع پر تدبر اور تفکر کا حکم دیا ہے۔اور فکر کرنے والوں کی تعریف کی ہے۔چنانچہ ارشاد ہے:۔

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ

جن کی حالت یہ ہے کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں، کھڑے بھی، بیٹھے بھی، لیٹے

Marfat.com

فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَاخَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً

بھی، اور آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے میں غور کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار آپ نے اس کو لایعنی پیدا نہیں کیا۔ (پ ۴ ر ۱۱ آیت ۱۹۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں غور وفکر کر رہے تھے۔ آپ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں فکر کرو۔ اس لئے کہ تم اس کا صحیح اندازہ کرنے پر قادر نہیں ہو۔ (ابونعیم فی الحلیہ)

روایت میں ہے کہ ایک دن سرکار دو عالم ﷺ چند ایسے لوگوں کے پاس سے گذرے جو فکر کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

ایسا ہی کرو، اس کی مخلوقات میں فکر کرو۔ اس میں فکر مت کرو۔ یہاں سے قریب ایک سفید زمین ہے، جس کی سفیدی روشنی ہے۔ اور روشنی سفیدی ہے۔ اس کا فاصلہ مغرب کی طرف کو چالیس دن کا ہے اس کے باشندے کسی بھی وقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔

لوگوں نے عرض کیا : یارسول اللہ شیطان ان سے کہاں رہتا ہے؟

آپ نے فرمایا : وہ نہیں جانتے شیطان پیدا بھی ہوا ہے یا نہیں۔

لوگوں نے کہا : وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا : وہ لوگ نہیں جانتے کہ آدم علیہ السلام پیدا بھی ہوئے ہیں یا نہیں

حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اور عبید ابن عمیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے ان سے پردے کے پیچھے سے گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا کہ اے عبید تم ہم سے ملنے کے لئے کیوں نہیں آتے؟ عبید رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی بنا پر کہ کبھی کبھی ملو، اس سے محبت زیادہ ہوگی۔ عبید نے عرض کیا کہ سرکار دو عالم ﷺ کی کوئی عجیب ترین بات بیان فرمایئے۔

حضرت عائشہؓ یہ سن کر رونے لگیں اور فرمایا کہ آپ کی تمام باتیں ہی عجیب تھیں۔ ایک رات میرے پاس تشریف لائے، یہاں تک کہ میرا بدن آپ کے جسم مبارک سے مس

Marfat.com

ہو گیا، پھر فرمایا: مجھے چھوڑو، میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں گا۔اس کے بعد آپ نے ایک مشکیزے سے پانی لے کر وضو کیا، پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور اس قدر روئے کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہو گئی۔اس کے بعد سجدے میں روئے یہاں تک کہ زمین تر ہو گئی۔پھر کروٹ لے کر لیٹ گئے۔

یہاں تک کہ بلال صبح کی نماز کے لئے اطلاع دینے حاضر ہوئے۔انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیوں روتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔آپ نے فرمایا اے بلال! میں کیوں نہ روؤں؟ اللہ تعالیٰ نے آج رات مجھ پر یہ آیت نازل فرمائی ہے:-

اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	بلاشبہ آسمانوں کے اور زمین کے بنانے میں
وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ	اور یکے بعد دیگرے رات اور دن کے آنے
لِّاُولِی الْاَلْبَابِ (پ ۴ ر ۱۱ آیت ۱۹۰)	جانے میں اہل عقل کے لئے دلائل ہیں۔

پھر فرمایا اس شخص کے لئے تباہی ہو، جو یہ آیت پڑھے اور اس میں فکر نہ کرے۔

(صحیح ابن حبان، عطاء)

کسی شخص نے امام اوزاعی سے دریافت کیا کہ ان آیات میں تفکر کی حد کیا ہے؟ فرمایا انہیں پڑھنا اور سمجھنا۔محمد ابن الواسع کہتے ہیں کہ بصرے کا ایک شخص ابوذر کی وفات کے بعد ام ذر کے پاس آیا اور ان سے ابوذر کی عبادت کی کیفیت دریافت کی۔انہوں نے فرمایا کہ ابوذر دن بھر گھر کے ایک کونے میں بیٹھے فکر کیا کرتے تھے۔

حضرت حسن کہتے ہیں:-

ایک ساعت کا فکر رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔

فضیل ابن عیاض کہتے ہیں:-

فکر ایک آئینہ ہے، جس میں تو اپنی نیکیاں اور برائیاں دیکھتا ہے۔

حضرت ابراہیم سے کسی نے عرض کیا کہ آپ بہت زیادہ غور و فکر کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ فکر عقل کا مغز ہے۔حضرت سفیان ابن عیینہ مثال میں بکثرت یہ شعر

Marfat.com

پڑھا کرتے تھے:۔

اذ المرء كانت له فكرة ففي كل شئ له عبرة

اگر انسان کو فکر میسر ہو تو وہ ہر چیز سے عبرت حاصل کر سکتا ہے۔

طاؤس فرماتے ہیں کہ حواریین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ یاروح اللہ! آج روئے زمین پر کوئی شخص آپ جیسا بھی ہے؟ فرمایا:

ہاں! وہ شخص میری طرح ہے، جس کی گفتگو ذکر ہو۔
جس کا سکوت فکر ہو اور جس کی نظر عبرت ہو۔

حضرت حسن فرماتے ہیں:۔

جس کے کلام میں حکمت نہ ہو وہ لغو ہے۔ جس کے سکوت میں فکر نہ ہو وہ سہو ہے۔ اور جس کی نظر میں عبرت نہ ہو وہ لہو ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

سَاَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ (پ ۹ ر۷ آیت ۱۴۶)	میں ایسے لوگوں کو اپنے احکام سے برگشتہ ہی رکھوں گا جو دنیا میں تکبر کرتے ہیں جس کا ان کو کوئی حق حاصل نہیں ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت حسن بصریؒ نے ارشاد فرمایا کہ میں ان کے دلوں کو فکر سے باز رکھتا ہوں۔ حضرت ابوسعید الخذری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آنکھوں کو عبادت میں سے ان کا حصہ دو۔ لوگوں نے عرض کیا آنکھوں کا عبادت میں کیا حصہ ہے؟ فرمایا قرآن کریم میں دیکھنا اس میں غور وفکر کرنا اور اس کے عجائبات سے عبرت حاصل کرنا۔ (ابن ابی الدنیا)

ایک عورت جو مکہ مکرمہ کے قریب واقع ایک جنگل میں رہا کرتی تھی۔ کہتی تھی:۔

اگر متفکرین کے قلوب اپنے فکر کے ذریعے اس خیر کا مشاہدہ کرلیں، جو آخرت کے حجابوں میں ان کے لئے مخفی ہے، تو دنیا کی کوئی لذت ان کے لئے معاف نہ ہو۔ اور نہ دنیا میں ان کی آنکھ کو قرار ہو۔

Marfat.com

حضرت لقمان علیہ السلام دیر تک تنہائی میں بیٹھے رہتے۔ ان کا آقا ان کے پاس آتا اور کہتا کہ تو ہمیشہ تنہا بیٹھا رہتا ہے۔ اگر لوگوں کے ساتھ بیٹھے تو کچھ دل لگے۔ حضرت لقمان جواب دیتے:-

دیر تک تنہا بیٹھنے سے اچھی طرح فکر کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اور طول فکر
سے جنت کی طرف رہنمائی ہوتی ہے۔

وہب ابن منبہ کہتے ہیں کہ جس شخص نے بھی دیر تک فکر کیا اس نے علم حاصل کیا۔ اور جس نے علم حاصل کیا اس نے عمل کیا۔ حضرت عمر ابن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں فکر کرنا افضل عبادت ہے۔

ایک دن عبداللہ ابن المبارک نے سہل ابن علی سے پوچھا کہ کہاں تک پہنچے؟ وہ اس وقت بیٹھے فکر کر رہے تھے۔ انہوں نے جواب دیا"راط تک۔ بشر کہتے ہیں کہ اگر لوگ اللہ تعالیٰ کی عظمتوں میں غور کریں، تو کبھی اس کی نافرمانی کے مرتکب نہ ہوں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:-

فکر کے ساتھ دو معتدل رکعتیں بے دلی کے ساتھ
تمام رات کے قیام سے افضل ہیں۔

ابو شریح کہیں جا رہے تھے، اچانک راستے میں ایک جگہ بیٹھ گئے۔ اور منہ پر چادر ڈال کر رونے لگے۔ لوگوں نے پوچھا کیوں روتے ہیں؟ فرمایا مجھے اپنی عمر کے ضیاع، اعمال کی قلت اور موت کی قربت کا خیال آ گیا تھا۔

حضرت ابو سلیمان کہتے ہیں کہ اپنی آنکھوں کو رونے کا اور قلوب کو فکر کا عادی بناؤ۔ ابو سلیمان دارانی کہتے ہیں کہ دنیا کی فکر کرنا آخرت سے حجاب ہے اور اہل ولایت کے لئے عذاب ہے۔ اور فکر آخرت سے حکمت حاصل ہوتی ہے۔

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی آسمانی کتاب میں یہ کلمات نازل فرمائے ہیں کہ میں کسی حکیم کا کلام قبول نہیں کرتا، بلکہ اس کے ارادے اور خواہش کو دیکھتا ہوں۔ اگر اس کا ارادہ اور خواہش میرے لئے ہوتا ہے، تو میں اس کی خاموشی کو فکر اور اس کے کلام کو حمد

Marfat.com

بنا دیتا ہوں۔ اگر چہ وہ زبان سے کچھ نہ بولے۔

حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ اہل عقل ذکر سے فکر کے اور فکر سے ذکر کے عادی ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے قلوب حکمت کی باتیں کرتے ہیں۔

اسحٰق ابن خلف کہتے ہیں کہ ایک رات جب کہ چاند پوری طرح روشن تھا، حضرت داؤد طائی گھر کی چھت پر تھے۔ وہ آسمان کی جانب دیکھنے لگے، اور زمین و آسمان کے ملکوت میں غور کرنے لگے، اور رونے لگے۔ اور روتے روتے اپنے ایک پڑوسی کے گھر میں جا گرے۔ آپ کا پڑوسی برہنہ جسم اپنے بستر سے کود کر کھڑا ہوا، اس کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ اس نے یہ خیال کیا کہ کوئی چور گھر میں گھس آیا ہے۔ مگر جب اس کی نظر داؤد طائی پر پڑی تو تلوار میان میں رکھ لی۔ اور کہنے لگا کہ آپ کو کس نے گرادیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے گرنے کا احساس تک نہیں ہوا۔

جنید بغدادیؒ کہتے ہیں:۔

> بہترین اور اعلا مجلس وہ ہے جس میں میدان توحید میں فکر کے گھوڑے دوڑائے جائیں۔ نسیم معرفت کا لطف لیا جائے۔ اور بحر محبت سے شراب محبت پی جائے۔ اور اللہ تعالیٰ پر حسن ظن کے ساتھ نظر کی جائے۔ اس کے بعد فرمایا کہ ان مجالس کی کیا تعریف کی جائے وہ نہایت اعلا ہیں۔ اور وہ شراب نہایت لذیذ شیریں ہے۔

حضرت امام شافعی فرماتے ہیں:۔

> کلام پر خاموشی سے اور استنباط پر فکر سے مدد لو۔ یہ بھی فرمایا کہ امور میں صحیح طور پر نظر کرنا مغالطہ سے بچاتا ہے۔ رائے میں پختگی ندامت سے محفوظ رکھتی ہے۔ غور و فکر سے آدمی کی دانائی اور احتیاط ظاہر ہوتی ہے۔ عقلمندوں سے مشورہ کرنا مستقل مزاجی اور پختہ بصیرت پیدا کرتا ہے۔ اس لئے عزم کرنے سے پہلے فکر کرو۔ اور عمل سے پہلے غور کرو۔ اور اقدام سے پہلے مشورہ کرلو۔

Marfat.com

امام شافعیؒ نے یہ بھی فرمایا کہ فضائل چار ہیں۔

☆............ایک حکمت، اس کا قوام فکر ہے۔

☆............دوسری غفلت اس کا قوام شہوت ہے۔

☆............تیسری قوت اس کا قوام غضب ہے۔

☆............چوتھی عدل اس کا قوام نفسانی قوتوں میں اعتدال ہے۔

فکر کے متعلق علماء کے یہ اقوال ہیں۔ لیکن ان میں سے کسی نے بھی فکر کی حقیقت اور امور فکر پر روشنی نہیں ڈالی۔

اللہ کی عظمت میں غور و فکر کی فضیلت

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک لحظہ (اللہ کی عظمت اور دلائل عظمت میں) غور و فکر کرنا ساری رات کی عبادت سے افضل ہے۔

بعض خائفین کی حالت

حضرت ابو سلیمان دارانی فرماتے ہیں کہ حضرت مالک بن دینار رات کے وقت اپنے اصحاب کو گھر میں چھوڑ کر مکان کے صحن میں نکل گئے۔ صبح تک اسی جگہ کھڑے رہے۔ صبح کو انہیں بتایا کہ میں گھر کے صحن میں تھا، میرے دل میں دوزخیوں کا خیال غالب آ گیا۔ پس (میں نے یہ منظر دیکھا کہ) وہ ساری رات ہتھکڑیوں اور زنجیروں میں جکڑے ہوئے، صبح تک میرے سامنے پیش ہوتے رہے۔

حضرت سفیان ثوری کا غور و فکر

حضرت احمد بن الحواری فرماتے ہیں کہ مجھے ابو عصمہ نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابو زید سے سنا کہ انہوں نے حضرت سفیان ثوری کو دیکھا کہ انہوں نے طواف کیا اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعات ادا کیں۔ پھر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ زم زم کے (کنویں سے پانی کھینچنے والے) حبشی نے اور دوسرے لوگوں نے

Marfat.com

آپ کو اٹھایا اور پانی چھڑکا تو ان کو افاقہ ہوا۔

احمد بن ابی الحواری فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت ابوسلیمان (دارانی) سے کہی تو آپ نے فرمایا (آسمان کی طرف) نگاہ اٹھانے نے ان کو بے ہوش نہیں کیا تھا، بلکہ ان کو غور وفکر نے ایسا کر دیا تھا۔

حضرت یوسف بن اسباط فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سفیان ثوری نے فرمایا جبکہ میں عشاء کی نماز پڑھ چکا تھا۔ مجھے لوٹا اٹھادو۔ میں وضو کروں گا۔ میں نے لوٹا اٹھا دیا تو انہوں نے اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیا اور بایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھا۔ پھر میں تو چلا گیا اور جا کر سو گیا۔ جب صبح طلوع ہوئی، اس وقت میں ان کے پاس آیا اور کہا: اے ابو عبداللہ فجر طلوع ہو چکی ہے۔ اس وقت تک وہ لوٹا ان کے دائیں ہاتھ میں تھا اور بایاں ہاتھ ان کے رخسار کے نیچے تھا۔ انہوں نے فرمایا: جب سے تم نے مجھے لوٹا پانی کا تھمایا تھا، میں اب تک آخرت کی فکر میں کھو گیا تھا۔

جہنم کے طبقہ زمہریر کے خیال پر ایک بزرگ کا واقعہ

حضرت زبید الیامی سے روایت ہے کہ وہ ایک رات تہجد کے لئے اٹھے اور اس لوٹے کی طرف ہاتھ بڑھایا جس سے وہ وضو کیا کرتے تھے۔ پس انہوں نے اپنا ہاتھ دھویا پھر اپنا ہاتھ لوٹے میں ڈالا تو سخت ٹھنڈک کی وجہ سے لوٹے کو انتہائی ٹھنڈا پایا۔ قریب تھا کہ لوٹے کا پانی جم جاتا تو اسی وقت زمہریر کو یاد کیا جب کہ ان کا ہاتھ لوٹے میں تھا۔ پس انہوں نے اس سے اپنا ہاتھ نہ نکالا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

ان کی پاس ان کی لونڈی آئی، تب بھی یہ اسی حال میں تھے۔ تو اس نے کہا: اے میرے سردار آپ کی یہ کیا حالت ہے؟ آپ نے رات تہجد نہیں پڑھی، جیسے آپ پہلے پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: تجھے افسوس میں نے اپنا ہاتھ اس لوٹے میں ڈالا تو مجھے پانی سے سخت ٹھنڈ لگی، تو میں نے اس سے زمہریر کو یاد کیا۔ پس اللہ کی قسم مجھے اس کی سخت ٹھنڈ کا بھی احساس نہ رہا۔ یہاں تک کہ تو میرے سامنے آ ٹھہری۔ دیکھ لے میں جب تک ز...

Marfat.com

رہوں گا، کسی کو اس کی خبر نہ کرنا، تو اس بات کا کسی کو علم نہ ہوا۔ یہاں تک ان پر موت آ گئی۔

(العظمة ۵۴ التخویف من النار)

اللہ کے سب کام بہت عجیب ہیں

حضرت ابوعوانہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ مجھے اللہ کے کسی ایسے کام کے متعلق بیان کرو جو سب سے زیادہ عجیب ہو؟ تو اس نے جواب دیا کہ اس کا کون سا کام عجیب نہیں ہے، جو میں تمہیں اس کے سب سے زیادہ عجیب کام کا بتلاؤں۔

اندھا کون ہے؟

ارشادِ خداوندی ہے:-

ومن کان فی هٰذه اعمیٰ — جو شخص اس زندگی میں اندھا ہے، وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہوگا۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس دنیا میں آسمان، زمین، پہاڑ، سمندر، لوگ، جانور اور اس طرح کی چیزیں جن کا تعلق آخرت سے بھی ہے کی تخلیق میں غور و فکر کرنے سے اندھا رہا، (اور خدا کو نہ پہچانا، ایمان نہ لایا، اعمال صالحہ نہ کئے) وہ شخص اندھا ہے۔ اور راستے سے بہت زیادہ بھٹکا ہوا ہے۔ اور نجات کی دلیل سے زیادہ دور ہے۔

Marfat.com

باب نمبر ۲

اللہ کون؟

دین و مذہب کے سلسلہ کی بنیاد اس حقیقت کے ماننے پر قائم ہوتی ہے کہ ہمارا اور ساری کائنات کا کوئی پیدا کرنے والا ہے اور وہی اپنی قدرت اور حکم سے اس سارے جہان کو چلا رہا ہے۔ اگر کوئی شخص اس بنیاد ہی کو نہ مانے تو اس کے نزدیک دھرم اور دین کے سلسلہ کی تمام باتیں بے وقوف انسانوں کے توہمات ہیں۔

بہرحال خدا کی ہستی کا مسئلہ دین و مذہب کا پہلا بنیادی مسئلہ ہے اور کوئی دینی دعوت ان ہی لوگوں کو دی جا سکتی ہے جو پہلے اس بنیاد کو تسلیم کر لیں۔ مگر چونکہ واقعہ یہ ہے، خدا کی ہستی کا علم انسانوں کے لئے خود اپنی ہستی کے علم کی طرح بالکل فطری اور بدیہی ہے، جس کے لئے کسی دلیل و برہان کی ضرورت نہیں اور اسی لئے دنیا کی عام انسانی آبادی ہمیشہ سے اس بنیاد کی ماننے والی رہی ہے۔

حتیٰ کہ ہمارے اس دور میں بھی، جس کو لادینیت اور دہریت کا دور کہا جاتا ہے۔ انسانوں کی غالب ترین اکثریت اللہ کی ہستی کو ماننے والی ہی ہے۔

اس لئے قرآن مجید نے اپنی دعوت کے سلسلہ میں اس مسئلہ پر براہ راست زیادہ بحث نہیں کی۔ لیکن پھر بھی جا بجا اس نے اشاروں میں اس مسئلہ پر ایسے دلائل و براہین قائم کئے ہیں، جو ہر اس شخص کے دل میں خدا کی ہستی کا یقین پیدا کرنے کے لئے بالکل کافی ہیں۔ جس کے ہوش و حواس صحیح و سالم ہوں اور جس نے اپنی عقل و بصیرت کی آنکھوں کو بالکل نہ پھوڑ لیا ہو۔

ہاں! اس سلسلہ میں یہ ایک بات پہلے سمجھ لینے کی ہے کہ قرآن پاک خدا کی ہستی (اور اسی طرح دوسری ایمانی حقیقتوں) کو منوانے کے لئے منطقیوں کے طریقے پر بحث و مناظرہ نہیں کرتا ہے۔ جس کے مقابلہ میں مخاطب اگرچہ لاجواب ہو جائے۔ لیکن اس کے

Marfat.com

دل میں اس سے یقین کی ٹھنڈک پیدا نہیں ہوسکتی، بلکہ قرآن پاک کا طریقہ یہ ہے کہ وہ انسانوں کی صحیح اور سلیم فطرت سے اپیل کرتا ہے کہ کائنات کا نظام جس کو تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو، بلکہ تم خود اسی کے ایک جز ہو۔ اس میں ذرا غور وفکر کرو۔ تم خود حقیقت کو پالو گے اور جو تم کو بتلایا جارہا ہے اس کی کھلی نشانیاں بہ چشم خود دیکھ لو گے اور تمہارا یہ غور وفکر اور مطالعہ ہی یقین واطمینان کی ٹھنڈک تمہارے دلوں میں پیدا کردے گا۔

اللہ کے معنی

آج کے ترقی یافتہ دور، ماڈرن زمانہ میں جہاں زندگی کے ہر شعبے میں ترقی ہورہی ہے، وہاں اشاعت اسلام میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہورہا ہے۔ لیکن افراط آبادی کے ساتھ ساتھ اشاعت اسلام کے ذرائع بہت کم ہیں۔ نئی آنے والی نسلوں میں طرح طرح کے خیالات، خلفشار جنم لے رہے ہیں۔ اور ماڈرن عقلیں یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ کائنات کا نظام کیسے چلایا جارہا ہے۔ عقل سے غور وفکر کی بجائے سائنس کے اصولوں کی اندھا دھند پیروی کی جاتی رہی ہے اور کی جارہی ہے۔

اکثر اذہان یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ کیا خدا تعالیٰ کی ہستی موجود ہے؟ اگر موجود ہے تو اس کے ساتھ کوئی اور شریک ہے، یا پھر وہ اکیلا قادر مطلق ہے؟

انہیں سوالوں کے جواب اگر انہیں قرآن پاک اور حدیث شریف سے تسلی بخش ملتے ہیں، تو پھر وہ عقل کے معیار پر پرکھتے ہیں اور اکثر کم علمی کی وجہ سے سمجھ نہیں پاتے اور مطمئن نہیں ہوتے۔ یہ بات تو عیاں ہے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی ادراک نہیں کرسکتا، اس لئے توحید باری تعالیٰ اور وجود باری تعالیٰ کو درج ذیل عنوانات کے تحت بیان کیا گیا ہے کہ کائنات کی ہر شے کا مشاہدہ کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ توحید، وجود باری تعالیٰ برحق ہے۔

اس سلسلے میں یہ جاننا ضروری ہے کہ اللہ کا معنی کیا ہے؟ بعض علماء بلکہ جمہور علماء کا تو یہ خیال ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات کی حقیقت کا کماحقہٗ ادراک ہماری عقل سے ماوراء ہے وہاں تک رسائی حاصل کرنا ہماری عقل، ادراک کے بس میں نہیں۔ یوں ہی اس کے

Marfat.com

اسمِ گرامی ''اللہ'' کی حقیقت اور اس کے معنی کا فہم ادراک بھی ہماری عقل سے ماوراء ہے۔ بس اسی قدر سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ اس ذات والا صفات کا نامِ گرامی ہے جس کی ہر صفت، صفتِ کمال اور جسکی ہر صفت میں حسن وخوبی ہے۔

تمام محاسن وخوبیاں اس کی طرف راجع ہیں۔ وہ تمام محاسن اور خوبیوں کا سرچشمہ ہے۔ کائنات میں جہاں کہیں کوئی حسن وخوبی اور کمال دکھائی دیتا ہے وہ اسی ذات سے ہی آیا ہے اور اسی کی طرف راجع ہے۔

مشہور یہ ہے کہ اللہ کا لفظ ''ال'' تعریف اور ''الٰہ'' بہ معنی معبود سے مرکب ہے۔ ہمزہ کی حرکت لام کو دے کر اس کو حذف کر دیا۔ اور لام کو لام میں ادغام کر دیا۔ لفظ اللہ ہو گیا۔ مگر دوسرا قول پسندیدہ ہے کہ لفظ اللہ مرکب نہیں بلکہ بہ ہیئت کذائیہ علم (نام خاص) ہے، ذات باری تعالیٰ کا، کہ جس طرح اس کی ذات غیر مرکب ہے، اسی طرح اس کا نام بھی غیر مرکب ہونا چاہیے۔ اور ان کا مؤید اس کا طرز استعمال بھی ہے کہ وقتِ ندا اس کا الف نہیں گرتا۔

یا ''اللہ'' میں ایسا نہیں ہوتا کہ ہمزہ اور الف گر کر یا لام میں مل جائے۔ اگر لام تعریف ہوتا تو ضرور ایسا ہوتا کہ اس کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے۔ اور منادی بہ یا معرف باللام کے پہلے...... اَیُّھَـــا ......زیادہ کرتے ہیں۔ یہاں حرام ہے اور اگر معنی کا تصور کر کے ہو تو کفر ہے۔ ایہا کے معنی ہوتے ہیں ایک مبہم ذات جس کا بیان آگے آتا ہے۔ وہاں ابہام کیسا؟ وہ تو اعراف المعارف ہے۔ ہر شے کو تعین تو وہیں سے عطاء ہوتی ہے۔

اللہ ازلی، ابدی ذات ہے

باری تعالیٰ ابتداء سے ہے یعنی ازل سے ہے بلکہ ذات باری کی کوئی ابتداء نہیں ہے اور نہ ہی کوئی انتہا ہے۔ حدیث شریف میں ارشادِ نبوی ہے:۔

پروردگار کا تخت پہلے یعنی زمین وآسمان کی تخلیق سے پہلے پانی پر تھا، اس کے بعد زمین بنائی گئی اور آسمان معرضِ وجود میں آئے۔ پروردگار کو کسی

Marfat.com

نے پیدا نہیں کیا۔ بلکہ تمام کائنات کو اس نے تخلیق فرمایا ہے۔ اور وہ
اولاد، والدین سے پاک ہے اور اس کے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے۔
ہمیشہ سے ہے اس کی ہستی کو ابتدا نہیں ہے۔ (بخاری شریف)

قرآن کریم میں ارشادِ خداوندی ہے:-

ھو الاوّل و الأخر — وہ (اللہ تعالیٰ) اول حقیقی ہے کہ اس کے لئے ابتدا نہیں اور آخر حقیقی ہے اس کے لئے انتہا نہیں ہے۔

خدا کا جامع مفہوم

قرآن پاک کی آیات، جاہلیت کے اشعار، اسلام سے پہلے عربوں کے واقعات بلکہ عرب کے آثار قدیمہ کے کتبات سے یہ واضح طور پر ثابت ہے کہ عربوں کے ذہن میں ایک بالاتر ہستی کا تخیل ضرور موجود تھا۔ جس کا نام ان کے ہاں اللہ تھا۔

مگر وہ کیا ہے؟ اور کیسا ہے؟ اس کی صفات کیا ہیں؟ اس کی طرف کیا کیا باتیں منسوب کی جا سکتی ہیں؟ کن کن باتوں سے پاک ہے؟ اس کا تعلق اپنے بندوں کے ساتھ کیسا ہے؟ ہم کو اس کے آگے کیسے جھکنا چاہیے اور اس سے کیا کیا مانگنا چاہیے اور کیونکر مانگنا چاہیے؟ اس کے حضور میں دعائیں کیونکر کی جائیں؟

ہم اس سے کیوں ڈریں اور کیونکر ڈریں؟ اور اس سے ڈرنے کی کیا حقیقت ہے؟ اور اس سے محبت بھی کی جا سکتی ہے یا نہیں؟ اور اگر کی جا سکتی ہے تو کیونکر؟ اس سے محبت کی حقیقت کیا ہے؟ اس کی قدرت کہاں تک ہے؟

اس کے علم کی کیا حیثیت ہے؟ کیا وہ ہم سے دور ہے یا بالکل قریب؟ اس کے تقدس بڑائی اور عظمت کی کوئی حد ہے؟ اس پر ہم توکل اور بھروسہ کیونکر کریں؟ کیا وہ انسانوں کے صنف سے کلام بھی کرتا ہے؟ کیا اس کے کچھ احکام بھی ہیں؟ کیا اس کے احکام واجب الاطاعۃ بھی ہیں؟ وہ کن باتوں سے خوش ہوتا ہے اور کن سے ناخوش؟ کیا وہ ہمارے دلوں کے چھپے ہوئے رازوں سے بھی آگاہ ہے؟

Marfat.com

کیا اس کی اجازت کے بغیر زمین کا ایک ذرہ بھی اپنی جگہ سے حرکت کر سکتا ہے؟ اس کی مشیت اور اس کا ارادہ کیونکر آسمان سے زمین تک ہر چیز کو محیط ہے؟ کیا اس کے بنائے ہوئے قاعدے اور قانون بھی ہیں؟ کیا وہ انسانوں کی تعلیم اور اصلاح کے لئے پیغمبروں کو بھی مبعوث کرتا ہے؟ کیا ہم اس کے نزدیک اپنے اعمال کے جواب دہ بھی ہیں؟ ہم سے وہ کیوں اور کیونکر ہمارے اعمال کا مواخذہ کرے گا؟

یہ وہ باتیں ہیں جن سے عرب جاہلیت کا دل و دماغ بالکل عاری اور خالی تھا اور ان چیزوں کے متعلق ان کے ذہن میں کوئی تخیل نہ تھا۔ جاہلیت کا ایک ایک شعر پڑھ جاؤ، ان کے مذاہب واعتقادات کا ایک ایک حرف تلاش کر لو۔ اس سے زیادہ کچھ نہ پاؤ گے کہ وہ ایک طاقتور اعلیٰ ہستی ہے۔ جس نے سب کو پیدا کیا ہے اور مصیبتوں اور بلاؤں میں اس کو پکارنا چاہیے۔

محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی ربانی تعلیمات سے ان کو اللہ تعالیٰ کی حقیقی عظمت سے آشنا کیا۔ اس کی وحدت اور بے مثالی سے باخبر کیا، اس کی مشیت وارادہ قدرت اور وسعت سے آگاہ کیا۔ ایک ایسی ہستی کے اعتقاد کی ان کو تعلیم دی۔ جس کی قدرت بے انتہا جس کی وسعت غیر محدود جس کی مشیت کائنات کے ہر ذرہ میں نافذ، جس کے علم کے احاطہ میں اندھیرے اور اجالے کی ہر چیز داخل، دلوں کے اسرار، زبانوں کے الفاظ، اور ہاتھ پاؤں کے اعمال، سب ہر لحظہ اور ہر لمحہ اس کے روبرو۔

اس کے سامنے انسان اپنے ہر عمل کا جواب دہ اور ذمہ دار ہے۔ اس کے مواخذہ کا خوف اور اس کی رحمت کی امید ہے۔ وہ محبوب ازل ہے اور اس کی محبت کا نشہ ہمارے دلوں کی ہوشیاری ہے۔ اس کے فضل وکرم اور محبت کی نیرنگیاں اوپر سے نیچے تک پھیلی ہیں۔ اس کی قوت ہر قوت پر غالب، اس کا ارادہ ہر ارادہ پر نافذ اس کا حکم ہر حکم سے بالاتر ہے۔ اس کی عبادت ہر مخلوق پر فرض اور اس کی اطاعت ہر مکلّف پر واجب ہے۔ وہ ہر عیب سے پاک ہے اور منزہ اور ہر وصف کا مستحق اور اس سے متصف ہے۔

انسانوں کو اپنی یاد دلانے اور ان کے تزکیہ اور اصلاح کے لئے رسولوں اور

Marfat.com

پیغمبروں کو بھیجتا رہا اور ان سے ہمکلام ہوتا رہا۔ اس کے کچھ احکام اور بندھے ہوئے قوانین ہیں جنکی اطاعت نیکی اور نافرمانی گناہ ہے۔ وہ اندھیرے کی روشنی، بھوکوں کی سیری، مایوسوں کی امید زخمیوں کا مرہم، بے قراروں کا قرار، اور بے کسوں کا سہارا ہے۔

دل کا سکون اللہ کی یاد میں ہے

وہ ہم سے ہماری گردن کی رگ سے بھی قریب تر ہے۔ ہم اس کو جب پکاریں وہ سنتا ہے۔ وہ نیکیوں کو پسند اور گناہوں سے نفرت کرتا ہے۔ وہ جب چاہے آسمان وزمین کو فنا کردے اور جب چاہے ان کو پھر رچادے۔ اس کی محبت دنیا کا حاصل ہے۔ اس کی عبادت ہماری زندگی کا مقصود اور اس کی یاد ہمارے دلوں کی رحت ہے۔

الآ بذکر اللہ تطمئن القلوب (رعد) ہاں خدا کی یاد سے دلوں کو اطمینان کی دولت ملتی ہے۔

ان تعلیمات کا اثر یہ ہوا کہ وہ لوگ جن کو بھولے سے بھی خدا کا نام یاد نہ آتا تھا وہ اس کے سوا سب کچھ بھول گئے اور اس کی راہ میں ہر چیز قربان کرنے کو تیار ہو گئے۔ وہ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے ہر حال میں اس کی یاد میں سرمست وسرشار ہو گئے۔

یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلیٰ جنوبھم (آل عمران) وہ خدا کو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے یاد کرتے ہیں۔

اس سرمستی وسرشاری میں بھی انہوں نے جنگلوں میں راہبانہ زندگی بسر نہیں کی۔ دولتمندوں کی بھیک کو اپنا سہارا نہیں بنایا۔ دنیا کی کشمکشوں سے بزدلانہ گوشہ نشینی کو تقدس کا نام دے کر اختیار نہیں کیا۔ بلکہ فرائض کی ادائیگی اور اس راہ میں جدو جہد اور سعی وکوشش کو اپنا مذہب سمجھا۔ اور خدا کا حکم جان کر اس کو پوری مستعدی کے ساتھ بجالائے۔ اور ان تمام ہنگاموں کے ساتھ دل کا معاملہ دلدار ازل کے ساتھ ہمیشہ قائم رکھا۔ خدا نے ان کی مدح کی

رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ (نور) وہ لوگ جن کو تجارت اور خرید وفروخت خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔

Marfat.com

ان کی محبت الٰہی کا درجہ دنیا کی ہر محبت پر غالب آ گیا ہے۔ خدا نے ان کی توصیف کی:۔

والّذین امنوآ اشدّ حبًا للّٰہ (بقرہ) ایمان والے سب سے زیادہ خدا سے محبت کرتے ہیں۔

کیا اللہ ہمارے لئے کافی نہیں؟

ان کا توکل، ان کا صبر ان کا استقلال، ان کی بہادردی ان کی بے خوفی، ان کی صداقت، ان کی راستبازی، ان کی اطاعت غرض ان کی ہر چیز ان کے اسی جذبہ ایمان کا پرتو تھی اور ہر وقت ان کے پیش نظر یہ تعلیم رہتی تھی کہ

ومن یّتوکل علی اللّٰہ فھو حسبہ جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے تو خدا اس کو بس کرتا ہے (طلاق)

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ (زمر) کیا خدا اپنے بندوں کے لئے کافی نہیں؟

وتخشی النّاس واللّٰہ احقّ ان تخشٰہ (احزاب) اور تو لوگوں سے ڈرتا ہے۔ حالانکہ سب سے زیادہ خدا سے ڈرنا چاہیے۔

ان میں یہ تمام روحانی واخلاقی جوہر اسی ایمان باللہ کی بدولت پیدا ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کی ہستی کا سب سے بڑا ثبوت! قرآن

قرآن حکیم نے انسان کو کائنات کے مشاہدے، فکر، تعقل اور تدبر کی بار بار تاکید فرمائی ہے۔ کیونکہ کائنات کی تخلیق میں غور وفکر عرفان الٰہی کا موجب ہے۔ اس جدید سائنسی دور میں انسانی ذہن میں خدا کے وجود کے بارے میں سوال پیدا ہونا فطری بات ہے۔

لیکن قارئین کی خدمت میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ اس نوعیت کے سوالات مثلاً اللہ تعالیٰ کی ہستی کا وجود، ملائکہ، جنات، جنت و دوزخ، عالم ارواح یا محض روح کے بارے میں یا زندگی بعد از موت کے بارے میں سوالات کا تعلق علم فلسفہ کی ایک شاخ سے ہے۔ جسے علم الٰہیات یا مابعد الطبیعات کہتے ہیں اور انگریزی میں اسے میٹا فزکس کہا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا تمام سوالوں کا تعلق انسان کے ایمان اور عقیدہ سے ہے۔ موجودہ

Marfat.com

سائنس (یا جدید سائنسی علوم) اپنی تمام تر کاوشوں کی پیش رفت، تجربات، مشاہدہ اور تحقیق کے باوجود کوئی ایسا فارمولا پیش کرنے سے قاصر ہے جس کے ذریعے انسان مندرجہ بالا سوالات کا جواب تلاش کر سکے۔ عام آدمی سائنس کے ذریعے کبھی بھی خدا کی ہستی کا نظارہ نہیں کر سکے گا۔ ہاں البتہ اللہ کے برگزیدہ بندے جن میں پیغمبر اور ولی شامل ہیں اپنی روحانی قوتوں کے ذریعے ان نہ دکھائی دینے والی قوتوں کا یقیناً ادراک حاصل کر سکتے ہیں۔ قرآن حکیم کی سورۃ النور آیت ۳۵ کے مطابق:-

اللّٰہ نور السّمٰوٰت و الارض   اللہ ہی زمین وآسمان کا نور ہے۔

گویا اس نور کی ایک جھلک دیکھ سکتے ہیں۔ تاریخ میں ایسی کئی مثالیں موجود ہیں۔ مثلاً گوتم بدھ کو اپنے گیان دھیان یا وجدان میں روشنی کی ایک کرن نظر آ گئی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پہاڑ پر اللہ کی تجلی ظاہر ہو گئی تھی۔

حضور اکرم ﷺ کے معراج کا واقعہ اس عرفان الٰہی کی نشان دہی کرتا ہے۔ جہاں آپ ایسے مقام پر پہنچ گئے، جہاں آپ کے اور وجود باری تعالیٰ کے درمیان صرف ایک پردہ حائل تھا۔ جسے قاب قوسین بھی کہتے ہیں (پردے کے پیچھے کیا ہو سکتا ہے، نور ہی نور) عام انسان بھی اپنی ذہنی قوتوں کے ارتکاز و مراقبے کے ذریعے ایسی کیفیت حاصل کر سکتا ہے۔ اور وہ باطنی آنکھ سے خالق کائنات کے نور کی ایک جھلک دیکھ سکتا ہے۔ لیکن ایسے وجدان کے لئے بڑی محنت اور استغراق کی ضرورت ہے۔ البتہ کائنات پر غور و فکر سے خالق کائنات کی پہچان ہو سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ماننے والے مسلمان ہیں

سب انسان آدم کی اولاد ہیں اور انسان کی حیثیت سے اللہ کی نظر میں یکساں ہیں۔ اللہ کے ہاں فضیلت صرف تقویٰ اور پرہیز گاری کی ہے۔ مسلمان ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ خدا تعالیٰ کو معبود مانے اس کے سوا کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔ آنحضور ﷺ کو آخر الزمان نبی مانے اور یہ ایمان لائے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ خدا تعالیٰ کی الہامی

Marfat.com

کتابوں پر ایمان لائے اور رسولوں، انبیاء پر یقین رکھے اور مرنے کے بعد جی اٹھنے پر یقین رکھے، تو وہ مسلمان ہوتا ہے۔ اور فرشتوں پر ایمان لائے۔ حضرت عبادہ بن الصامت سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا:۔

جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اور نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں اور نہ ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا رب بنائے۔

پروردگار نے شرک کی ممانعت فرمائی، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔

کیا تو نے اسے دیکھا جو اپنی خواہش کو معبود بناتا ہے۔ (سورۂ فرقان)

غرض شرک کی ممانعت سے قرآن مجید بھرا پڑا ہے۔ کیونکہ شرک نہ صرف انسان کی روحانی موت ہوتی ہے بلکہ مادی ترقی کے راستہ کا بھی سنگِ گراں ہے۔

مشرک کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا

پروردگار قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:۔

اللہ تعالیٰ اس گناہ کو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنایا جائے مگر اس کے سوا باقی گناہ جس کو چاہے گا معاف کر دے گا اور جس نے اللہ سے شرک کیا البتہ وہ بڑی دور کی گمراہی میں ہے۔ (سورۃ نسآء)

علمائے اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ مشرک کو نہیں بخشے گا۔ جیسا کہ قرآن پاک میں منصوص ہے۔ مگر اس میں اختلاف ہے کہ مشرک کی مغفرت عقلاً جائز ہے یا نہیں۔ مذہب ماتریدی میں ہے کہ شرک کا نہ بخشا جانا شرعاً اور عقلاً دونوں طرح ثابت ہے کیونکہ مغفرت مطلق شرک کی قبیح عقلی ہے۔ اور قبیح عقلی سے تنزیہ واجب تعالیٰ کی ضرورت۔ دوسرے شرک اور گناہوں کی بخشش نہیں ہونے دیتا۔ یعنی مشرک کے گناہ بھی بوجہ شرک کے معاف نہیں ہوتے۔

پس جب کہ شرک اس مرتبہ میں قبیح اور خبیث اور ناپاک ہے اور گناہوں کے عفو کا

Marfat.com

مانع ہے، تو پھر خد کب عند العقل قابلیت عفو کی رکھتا ہوگا۔ جیسے گندگی کھانے اور پینے سے نفرت پیدا کر دیتی ہے۔ تو پھر خود گندگی نفرت کی موجب کیوں نہ ہوگی۔ یہ بات تو ہر عقل والا سمجھتا ہے۔ اور اشاعرہ کے مذہب میں شرک کا نہ بخشا جانا دلیل سمعی سے معلوم ہوا اور عقلاً جائز ہے کہ مغفرت ہو جائے معتزلہ بھی عقلاً ممتنع کہتے ہیں۔

بعض علم کلام کی کتابوں میں جو اس کو معتزلہ کا قول مقابل میں اشاعرہ کے لکھا ہے تو اس سے قول ماتریدی کی نفی نہیں ہوتی۔ پروردگار جس کے چاہے صغیرہ و کبیرہ گناہ جو شرک سے کم ہوں بخش دے۔ جیسے کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ شرک کو بطریق مہربانی کے نہیں بخشتا۔

معتزلہ نے اس کو تائب کے ساتھ خاص کیا ہے اور معنی یوں کرتے ہیں کہ نہیں بخشتا شرک اللہ جس کو چاہے یعنی جس نے توبہ نہیں کی ہے اور بخشتا ہے سوائے شرک کے جس کو چاہے یعنی جس نے توبہ کر لی ہے۔ اس تقدیر پر غفران اور عدم غفران دونوں سے مشیت متعلق ہوگی۔ اس لئے صاف ظاہر ہے کہ اگر مشرک بغیر توبہ کئے مر جائے تو خدا تعالیٰ معاف نہیں کرے گا۔

دین اسلام میں تصورِ خدا

لفظ ''اسلام'' کا لغوی معنی ہے ''گردن بہ طاعت بہاون'' اور اس پر ال لگا کر الاسلام پڑھا جائے تو یہ دین کی ایک خاص اصطلاح ہوتی ہے، جس سے مراد ہے اپنی اختیاری زندگی میں انسان کا خدا کے اس دستور و قانون کے سامنے جھک جانا۔ جو انبیاء کی معرفت دنیا میں بھیجا گیا تھا اور اپنی آخری، دائمی اور مکمل صورت میں حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا گیا۔

اسلام کا تقاضا کہ قانونِ خداوندی اور رضائے الٰہی کی پیروی کی جائے۔ پس یہی وہ السلام ہے جس کے متعلق قرآن پاک کی آیت اتری۔

انّ الدّین عند اللہ الاسلام — بے شک خدا کے نزدیک دین اسلام ہے۔

Marfat.com

اس آیت میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ انسان کے لئے خداوند کے نزدیک صرف یہی ایک طریق زندگی ہے کہ وہ خدا کے تشریعی احکام کے سامنے گردن جھکا دے، اور عقیدہ عمل کا وہ راستہ اختیار کرے، جس کی رہنمائی خدا کے رسول ﷺ نے کی ہے۔

اسلام جو کہ خدا تعالیٰ کا سچا دین ہے، اسلام کے ماننے والوں کا خدا تعالیٰ کے بارے میں عقیدہ ہے کہ خدا ایک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ کسی سے پیدا نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس نے کسی کو جنا ہے۔ وہ ایک ہے، اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے۔

وہ بزرگ و برتر ہے۔ وہ تمام مخلوقات کو پیدا کرنے والا ہے اور دلوں کے راز جانتا ہے۔ وہ زمین اور آسمانوں مین چھپی ہوئی اور ظاہر چیزوں تمام کا علم رکھتا ہے۔ وہ ہر جگہ موجود ہے۔ وہ ہاتھ پاؤں جسم سے پاک ہے۔ وہ ہر بات سنتا ہے۔

رسول اس کے بھیجے ہوئے بندے ہیں۔ انبیاء اس کی طرف سے ہدایت یافتہ ہیں۔ وہ مالک الملک ہے۔ وہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ جب کسی چیز کو بنانے کا ارادہ فرماتا ہے تو کن فرماتا ہے۔ فیکون وہ چیز خود بخود بن جاتی ہے۔

وہ پہاڑوں، درختوں، دریاؤں، سمندروں، نباتات، جن وانس، حیوان غرض جو چیز کائنات میں موجود ہے سب کو بنانے والا ہے۔ خدا تعالیٰ نیند سے پاک ہے۔ خدا تعالیٰ اولاد سے پاک ہے۔ اس کو کسی کی نیکی کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی گناہ سے اس کا کچھ بگاڑ سکتا ہے۔ اسلام خدا تعالیٰ کے ہاں سچا اور پکا دین ہے۔

وہ مخلوقات کو روزی دیتا ہے۔ وہ کائنات کی ہر جاندار چیز کو روزی دیتا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو اس کو معبود نہ مانے کافر ہے۔ اسلام میں یہ تصورِ خدا موجود ہے کہ خدا لافانی ہے۔ اس کے سوا باقی چیزیں فانی ہیں۔

وہ جزا و سزا کا مالک ہے۔ جنت اور جہنم اس کی پیدا کردہ ہیں۔ انسان کو اس نے ایک جان سے پیدا کیا پھر ایک جان سے جوڑے پیدا کئے ہیں۔ وہی جیسے چاہے کر سکتا ہے وہ اجرامِ فلکی، زمین و آسمان سب کا خدا ہے۔

وہ رحیم، کریم، معبود، مسجود، مولا، بادشاہ، رب، مہربان اللہ ہے۔ غرض وہ مردہ

Marfat.com

سے زندہ اور زندہ سے مردہ پیدا کرتا ہے۔ اجرامِ فلکی اس کے پیدا کردہ اور اس کے کنٹرول میں ہیں۔ وہ سورج کو چاہے مشرق سے طلوع کرے چاہے مغرب سے طلوع کرے۔ وہ مشرق سے غروب کرسکتا ہے وہ تمام غیب کی باتیں جانتا ہے اور ہر بات کی اس کو خبر ہے۔ وہی علیم و خبیر اور وہی ہمیشہ قائم و زندہ ہے۔ اور اس کی بادشاہت ہے وہی حاکم اعلیٰ ہے وہی باقی ہے باقی سب کچھ فانی ہے۔

تو دل میں آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا

تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا

بس جان گیا میں تیری پہچان یہی ہے

اللہ اسم ذات ہے۔ پارسیوں کے خدا اور انگریزوں کے گاڈ کی طرح نہیں کہ دوسروں پر بھی بولا جائے۔ اس کی نہ جمع آتی ہے نہ یہ کسی لفظ سے مشتق ہے۔ اور نہ اس کا صحیح ترجمہ کسی زبان میں ممکن ہے۔ تاج العروس میں ہے:۔

علم للذات واجب الوجود المستجمع لجميع صفات الكمال غير مشتق

مفسر ابن کثیر لکھتے ہیں:۔

لم يسمىٰ به غيره تبارك وتعالىٰ لهٰذا لا يعرف في كلام العرب له اشتقاق من فعل يفعل

(تفسير ابن كثير جلد اول تحقيق لفظ الله)

جس طرح تمام اشیاء پہچانی جاتی ہیں، اللہ اس طرح نہیں پہچانا جاتا۔ اللہ کی ذات کے متعلق تو حضور سرور کائنات ﷺ کا ارشاد ہے:۔

ما عرفناك حق معرفتك — پہچاننے کا جو حق ہے، اے اللہ! ہم تیری ذات کو اتنا نہیں پہچان سکے۔

اللہ کسی شے کے مماثل نہیں ہے۔ ليس كمثله شئي ولم يكن له كفواً احد اس کے مانند کوئی شئی نہیں نہ اس جیسا کوئی۔

Marfat.com

اللہ کو دیکھنا ناممکن ہے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول ہے:۔

العجز عن درک الادراک اِدراک — اللہ کی ذات کا ادراک نہ کر سکنا اللہ کی ذات کا ادراک ہے۔

اللہ ہر شے سے زیادہ ہمارے قریب ہے۔

نحن اقرب الیہ من حبل الورید — ہم رگ جان سے بھی زیادہ انسان کے قریب ہیں۔

اللہ ہمارے اتنا قریب ہے کہ ہمیں دکھائی نہیں دیتا۔ جیسے آنکھ اپنے آپ کو اور بہت زیادہ قریب کی شے کو نہیں دیکھتی۔ دیکھنے کے لئے تھوڑا سا فاصلہ چاہتی ہے۔ ویسے ہی موجودہ آنکھوں سے اللہ کی ذات کا دیکھنا محال ہے۔ آفتاب پر بھی اچٹتی سی نظر پڑ سکتی ہے۔ پھر آفتاب سے عظیم تر آفتابوں کے خالق پر نظر ٹھہرنی کہاں ممکن ہے۔

البتہ جس طرح آفتاب کی روشنی سے آفتاب کا پتہ چلتا ہے اور آفتاب کے اور ہمارے درمیان حجاب آجائے تو آفتاب کا وجود اوجھل ہو جاتا ہے، اسی طرح اللہ کے اور ہمارے درمیان حجابات ہٹیں، تو اللہ کے پرتو اور اللہ کی نشانیاں اور اللہ کے اوصاف دکھائی دیتے ہیں۔

وللارض ایٰت للموقنین وفی انفسکم افلا تبصرون (ذاریات ۲۱) — ماننے والوں اور کج بحثی نہ کرنے والوں کے لئے زمین میں اللہ کے وجود اور اللہ کی قدرت کی بے شمار علامات ہیں۔ اور علامات تو تمہارے اپنے اندر موجود ہیں۔ کیا وہ تمہیں سجھائی نہیں دیتیں۔

اپنی اصلیت اور انجام کو سوچنے اور اپنے گرد و پیش کی ایسی چیزوں کو جو انسانوں کی ساختہ نہیں ہیں، آنکھیں کھول کر دیکھنے سے اللہ کی شان سمجھ میں آسکتی ہے۔ اور اسلام نے اسی غور و تفکر کے ذریعہ اللہ کا عرفان کرایا ہے۔ اپنی پیدائش پر غور کرنے سے اللہ کا وجود اور نشاہ ثانی (موت کے بعد کی پیدائش) دونوں سمجھ میں آجاتے ہیں۔

Marfat.com

ولقد علمتم النّشاۃ الاولیٰ فلو لا تذکّرون تم اپنی پیدائش سے واقف ہوتو (اسی پر دوسری پیدائش سے) کیوں نہیں قیاس کر لیتے۔

جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اللہ کو پہچان لیا

اللہ کا عرفان اپنے عرفان پر منحصر ہے۔ حضرت علی مرتضیٰ ؓ نے صاف صاف کہہ دیا ہے

من عرف نفسہٗ فقد عرف ربہ — جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔

یعنی جس نے اپنے آپ کو نہیں پہچانا اس نے اپنے رب کو نہیں پہچانا۔ انسان باقی مخلوقات سے یقیناً افضل اور فائق ہے۔ لیکن اس اشرفیت کا عدم احساس بھی برا ہے۔ اور حد سے بڑھا ہوا احساس بھی برا ہے۔ عدم احساس دریاؤں اور درختوں اور جانوروں کی پوجا کرا دیتا ہے۔ اور حد سے بڑھا ہوا احساس اللہ سے سرکشی اور بغاوت کے راستے پر ڈال دیتا ہے۔

انّا خلقنٰہ من نطفۃٍ فاذا ھو خصیم مّبین — ہم نے انسان کو قطرۂ ناپاک سے پیدا کیا ہے۔ (پیدا ہو کر اب وہ ہم سے) کھلم کھلا آمادہ خصومت ہے۔

قل لا املک لنفسی نفعاو لا ضرا الا ماشاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لا نستکثرت من الخیر وما مسنی السوٓء ان انا الا نذیر و بشیر لقوم یوٗمنون (اعراف ۲۳. ۱۸۹) — (اے رسول!) کہہ دو مجھے اپنے آپ کو بھی نفع اور نقصان پہنچانے کی قدرت حاصل نہیں ہے جو اللہ چاہتا ہے، وہی ہو کر رہتا ہے۔ میں اگر غیب کا حال جانتا ہوتا، تو اپنے لئے بھلائیوں کا انبار لگا لیتا اور دکھ میرے نزدیک نہ بھٹکنے پاتا۔ میں تو بس (لوگوں) کو عذاب آخرت سے آگاہ کرنے والا اور اہل ایمان کو ثواب آخرت کی خوشخبری دینے والا ہوں۔

اور فرمایا:-

ھو الذی یحیی ویمیت — اللہ وہ ہے جو زندگی بخشتا ہے اور زندگی واپس لیتا ہے وہی وہ ذات ہے جو جلاتی ہے اور مارتی ہے۔

Marfat.com

اللہ اور قرآن

کیا کوئی اس کا ہم نام ہے؟	مریم ۶۵
ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔	الفاتحة ۱
غفور الرحیم ہے۔	الحجرات ۱۴
رب العلمین ہے۔	الفاتحه ۱
یوم اجر کا مالک ہے۔	الفاتحه ۲
اللہ پاک ہے اور برتر ہے۔	بنی اسرائیل ۴۳
اللہ وحدہٗ لاشریک ہے۔اس کا کوئی مددگار نہیں۔	بنی اسرائیل ۱۱
اللہ کافی ہے، بھروسہ کرنے والوں کے لئے۔	الطلاق ۳
اللہ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے۔	الطلاق ۳
اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔	النساء ۸۶
سزا کے لحاظ سے سخت ہے۔	النساء ۸۴
اللہ برکت والا اور عظمت والا ہے۔	الرحمٰن ۷۸
شہ رگ سے قریب ہے۔	ق ۱۶
اور زمینوں کو بنانے والا ہے۔	ابراهیم ۱۰
اللہ قدر کرنے والا اور بردبار ہے۔	التغابن ۱۷
پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا غالب حکمت والا	التغابن ۱۸
زمین وآسمان کے خزانے اللہ کے پاس ہیں۔	المنفقون ۷
اللہ بادشاہ حقیقی ہے۔	الجمعة ۱
اسی کی بادشاہی اس کی تعریف ہے۔	التغابن ۱
اللہ بے پرواہ اور لائق تعریف ہے۔	التغابن ۶

Marfat.com

آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ بنی اسرائیل ۴۴

موجد ہے آسمانوں اور زمین کا۔	الانعام ۱۰۱
رب کا نام عظمت والا اور بڑا برکت والا ہے۔	الرحمٰن ۷۸
وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ بھی زندہ کرے گا۔	البروج ۱۳
وہ بخشنے والا اور محبت کرنے والا ہے۔	البروج ۱۴
عرش کا مالک بڑی شان والا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔	البروج ۱۵،۱۶
اللہ غنی ہے تم فقیر	محمد ۳۸

اللہ پاک ہے

اللہ پاک ہے ہر قسم کے شرک سے	الحشر ۲۳
اللہ پاک ہے اور برتر ہے۔	بنی اسرائیل ۴۳
پروردگار پاک ہے ہم ہی قصوروار ہیں۔	القلم ۲۹

اللہ پر بہتان

تو ہم پرست اللہ پر بہتان رکھتے ہیں۔	المائدہ ۱۰۳

اللہ پر بھروسہ

اللہ پر بھروسہ رکھو وہی عبادت کے لائق ہے۔	التغابن ۱۳
مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔	المائدۃ ۱۱

اللہ جانتا ہے

جو کچھ دلوں میں ہے!	الحدید ۶
اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔	بنی اسرائیل ۵۵
اللہ سینوں کے اندر کا حال جانتا ہے۔	المائدۃ ۷

Marfat.com

آنکھ کی خیانت اور دل میں چھپے ہوئے کو بھی۔ المومن ۱۹
اللہ کا علم ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے۔ الطلاق ۱۲
اللہ ہر خبر رکھنے والا ہے۔ التحریم ۳
اللہ جانتا ہے تمہارے اعمال کو۔ النور ۵۳
جو تم کرتے ہو وہ جانتا ہے آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو۔ الحجرات ۱۸
تمہاری بیماری کو، معاش کی تلاش کو اور اس کی راہ میں لڑنے والے کو المزمل ۲۰
پکار کر کہو یا چپکے سے وہ تو مخفی بات کو بھی جانتا ہے۔ طٰہٰ ۷
وہ جانتا ہے پھل کو اور کون حاملہ ہوئی اور کس نے جنا۔ حٰم السجدہ ۴۷
اللہ اس بچے سے واقف ہے جو ماؤں کے پیٹ میں ہوتا ہے اور پیٹ کے سکڑنے اور بڑھنے سے بھی واقف ہے۔ الرعد ۸
وہ تمہاری حالت کو خوب جانتا ہے۔ النور ۶۴
جس طرح کا تم خرچ کرتے ہو۔ البقرۃ ۲۷۰
اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔ المجادلۃ ۷
اللہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو۔ النور ۲۹
اللہ تمہارے دلوں کی باتوں سے خوب واقف ہے۔ آل عمران ۱۱۹
جو کچھ کرتے ہو اللہ اس پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔ آل عمران ۱۲۰
جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے، یا نکلتی ہے، جو آسمان سے اترتی ہے یا چڑھتی ہے اسے اور اس کو بھی جو تم کرتے ہو۔ الحدید ۴
ان لوگوں سے جو کہتے ہیں اللہ فقیر ہے ہم امیر آل عمران ۱۸۱
رات کو دن میں اور دن کو رات میں وہی داخل کرتا ہے اور دلوں کی باتوں کا جاننے والا ہے۔ الحدید ۶
ان کے جسموں کو جتنا زمین کھا کھا کر کم کرتی ہے۔ ق ۴
ان خیالات کو جو دل میں ہیں۔ اللہ شہ رگ سے قریب ہے۔ ق ۱۶

Marfat.com

جو کچھ دلوں میں ہے اس سے واقف ہے۔ بنی اسرائیل ۲۵
اس سے جو کچھ وہ کہتے ہیں ہم خوب جانتے ہیں۔ ق ۴۵
حاملہ کے پیٹ میں نر یا مادہ، کون کب کہاں مرے گا اور قیامت کو لقمٰن ۳۴
بھٹکے ہوئے کو بھی اور راستے پر چلنے والے کو بھی۔ النجم ۳۰
جب تم ماؤں کے پیٹ میں تھے، اس لئے اپنے آپ کو پاک صاف نہ جتاؤ۔ النجم ۳۲
اللہ دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔ المجادلۃ ۱
جو بات آسمان اور زمین میں ہے پروردگار اسے جانتا ہے۔ الانبیاء ۴
جو زمین اور آسمان میں چھپ کر کرو یا کھلم کھلا اور جو کچھ تمہارے دل میں ہے۔ التغابن ۴
اس کا پروردگار اسے دیکھ رہا تھا۔ الانشقاق ۱۵
ان باتوں کو جو یہ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں۔ الانشقاق ۲۳
وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور چھپی کو بھی۔ الاعلیٰ ۷
پکار کر کہو یا تم جو پوشیدہ کرتے ہو اللہ اس سے واقف ہے۔ الانبیاء ۱۱۰
اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔ آل عمران ۹۸
مومنوں کو اللہ کے راستے سے کیوں روکتے ہو؟ کیوں کجی نکالتے ہو؟ اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں۔ آل عمران ۹۹
کیا اس کو معلوم نہیں کہ اللہ دیکھ رہا ہے؟ العلق ۱۴
(اللہ) ہم کو ہر حال میں دیکھ رہا ہے۔ طٰہٰ ۳۵
تمہارا معبود وہی اللہ ہے، جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔ طٰہٰ ۹۸
ہر تین میں چوتھا اور ہر پانچویں میں چھٹا وہ ہوتا ہے۔ المجادلۃ ۷

Marfat.com

اللہ رحمٰن

اللہ کے اچھے اچھے نام — بنی اسرائیل ١١٠
لوگوں پر شفقت کرنے والا مہربان ہے۔ — الحج ٦٥
قرآن کی تعلیم دی، انسان کو پیدا کیا، بولنا سکھایا۔ — الرحمن ١-۴

اللہ سے ڈرنا

اللہ سے ڈرنے والے کا رزق کھول دیتا ہے۔ — الطلاق ٣
اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو۔ — النحل ٢
اللہ سے ڈرنے والے کو دوگنا اجر اور روشنی — الحدید ٢٨
بے شک تمہارے پروردگار کی پکڑ بہت سخت ہے۔ — البروج ١٢
اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ — آل عمران ١٠٢
جب ایمان والوں کے سامنے اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو وہ ڈر جاتے ہیں — الحج ٣٥
اللہ سے ڈرو تاکہ فلاح پاؤ۔ — آل عمران ١٣٠
اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے۔ — البقرہ ١٩۴
ڈرنے والوں کے لئے بہشت، پاکیزہ عورتیں اور اللہ کی خوشنودی — آل عمران ١٥

اللہ قریب ہے

شہ رگ سے بھی قریب ہے۔ — ق ١٦
تمہارے ساتھ ہے جو کچھ تم کرتے ہو اسے دیکھتا ہے۔ — الحدید ۴

اللہ کا انداز

اللہ نے ہر چیز کا انداز مقرر کر رکھا ہے۔ — الطلاق ٣
ہر چیز کو ایک خاص انداز سے پیدا کیا۔ — القمر ۴٩

Marfat.com

میعاد معین کے لئے پیدا کیا۔ الروم ۸

انسان کو بنایا، اعضاء درست کئے، انداز ٹھہرایا اور (خیر وشر) راستہ بتایا الاعلیٰ ۳،۲

اللہ کا احسان

اللہ کے فضل اور احسان سے یہ ہدایت پر ہیں۔ الحجرات ۸،۷

اللہ کا احسان ہے کہ اس نے ہدایت دی۔ الحجرات ۱۷

اگر اللہ کے احسان گنانے لگو تو شمار نہ کرسکو گے۔ ابراھیم ۳۴

اللہ کا علم

اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ الحجرات ۱۶

اللہ کا غضب

شیطان کی پرستش کرنے والوں اور سیدھے راستے سے دور رہنے والوں پر المائدہ ۶۰

اللہ کا فضل

جسے چاہتا ہے عطاء کرتا ہے۔ الجمعة ۴

جو اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے بڑھ کر ہے۔ الجمعة ۱۱

اللہ کافی ہے

اللہ کارسازی کے لئے کافی ہے۔ بنی اسرائیل ۶۵

میرے لئے اللہ کافی ہے۔ التوبة ۱۲۹

اللہ پر بھروسہ رکھئے وہ کافی ہے کارسازی کے لئے۔ الاحزاب ۴۸

Marfat.com

اللہ کا کلام

یہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ النحل ۱۰۵، ۱۰۶
اللہ کا کلام ڈرانے اور نصیحت کے لئے ابراھیم ۵۲
اللہ کا کلام کبھی نہیں بدلتا ق ۲۹

اللہ کا نور

اللہ کے نور کی مثال چراغ کی سی النور ۳۵

اللہ کون ہے؟

صرف وہی معبود، زندہ، قائم، جاننے والا، عالی شان اور عظیم الشان ہے۔ البقرۃ ۲۵۵
اسی نے آسمانوں کو بلند کر رکھا ہے، آفتاب و مہتاب مطیع، تمام انتظام کرنے والا زمین میں اسی نے پہاڑ رکھے۔ الرعد ۲، ۴
سارے جہانوں کا مالک ہے۔ الاعراف ۵۴
زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے پیدا کرتا ہے۔ الروم ۱۹
وہی ہنساتا اور رلاتا، مارتا اور جلاتا، نر اور مادہ، دولت مند اور مفلس بناتا ہے۔ النجم ۴۸، ۴۳
ہر امر کا انتظام کرتا ہے۔ الرعد ۲

اللہ کی باتیں

سارے درخت قلم بن جائیں اور سمندر سیاہی بن جائیں تب بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں۔ لقمٰن ۲۷
سارے سمندر سیاہی بن جائیں اور اتنے ہی اور لے آئیں تب بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہونگی۔ الکھف ۱۰۹

Marfat.com

جب سمجھائی جاتی ہیں تو وہ اندھے، بہرے ہو کر نہیں کرتے۔ الفرقان ۷۳
اللہ کے کلمات کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔ الانعام ۱۱۵

اللہ کی بادشاہی

پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے۔ الملک ۱
اللہ جس کی آسمانوں اور زمین میں بادشاہت ہے ہر چیز سے واقف ہے۔ البروج ۹
زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے۔ المائدہ ۱۲۰
زمین اور آسمان میں جو چیز ہے وہ سب اللہ کی تسبیح کر رہی ہے جو بادشاہ حقیقی، پاک ذات، زبردست اور حکمت والا ہے۔ الجمعہ ۱
اللہ جو بادشاہِ حقیقی ہے عالی قدر ہے۔ طٰہٰ ۱۱۴
اے بادشاہی کے بادشاہ تو جس کو چاہے بادشاہی دے، جس سے چاہے بادشاہی چھین لے، جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلیل کرے، ہر طرح کی بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ آل عمران ۲۶
پناہ مانگتا ہوں میں لوگوں کے پروردگار کی (یعنی) لوگوں کے حقیقی بادشاہ کی۔ الناس ۲، ۱

اللہ کی صفات

ایک ہے، بے نیاز، نہ کوئی اس کا بیٹا، نہ وہ کسی کا بیٹا، نہ کوئی برابر الاخلاص ۴، ۱
نہ کوئی اولاد، اور نہ کوئی شریک۔ المؤمنون ۹۱
اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا بادشاہ ہے۔ پاک ہے اور عظمت والا۔ الحشر ۲۴، ۲۲
اس کی اولاد کہاں سے ہو سکتی ہے، جبکہ اللہ کی بیوی ہی نہیں۔ الانعام ۱۰۱
اللہ کے ذکر سے دلوں کو تسلی ہوتی ہے۔ الرعد ۲۸

Marfat.com

اللہ کی قدرت

بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ البقرة ۱۰۹

قادر مطلق ہے۔ الطلاق ۱۲

ہر چیز پر قادر ہے۔ المائدة ۱۲۰

اس نے ہر چیز کو پیدا کیا۔ الانعام ۱۰۲

اللہ دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے۔ یٰس ۸۱

اس پر قادر ہے کہ ان سے بہتر لوگ لے آئے المعارج ۴۱

جب اللہ کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو کن کہتا ہے، اور وہ چیز پیدا ہو جاتی ہے۔ یٰس ۸۲

اللہ کو ہر چیز کا اختیار ہے۔ یٰس ۸۳

تم سب کا پیدا کرنا اور دوبارہ پیدا کرنا ایک شخص کے پیدا کرنے کی طرح ہے۔ لقمٰن ۲۸

اللہ تھکا نہیں، وہ دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے۔ الاحقاف ۳۳

اللہ کے احکام زمین و آسمان میں نازل ہوتے ہیں۔ الطلاق ۱۲

یہ بھی اللہ کی قدرت ہے کہ دن کو رات اور رات کو دن میں داخل کر دے۔ لقمٰن ۲۹،۳۰

بے جان سے جاندار کو پیدا کرتا ہے اور جاندار سے بے جان کو۔ یونس ۳۱

اللہ جب چاہے ہوا کو روک دے۔ الشوریٰ ۳۳

زندہ کرنے اور مارنے پر قادر ہے۔ الحدید ۲

رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ الحدید ۶

رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور بے جان سے جاندار اور جاندار سے بے جان کو پیدا کرتا ہے۔ آل عمران ۲۷

اس کا حکم پلک جھپکنے میں ہو جاتا ہے۔ القمر ۵۰

سبز درخت سے آگ پیدا کرتا ہے۔ یٰس ۸۰

Marfat.com

بے شک اللہ دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے۔ الطارق ۸
شہ رگ سے بھی قریب ہے۔ ق ۱۶

اللہ کی مدد

اللہ کی مدد قریب ہے۔ الصف ۱۳
اللہ کی مدد جب حضور اکرم ﷺ ہجرت کے لئے گھر سے نکلے تو اللہ نے ان کے آگے بھی دیوار بنادی اور ان کے پیچھے بھی، پھر ان پر پردہ ڈال دیا تو یہ (کافر) دیکھ نہیں سکتے۔ یٰس ۹
حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ کے مددگار ہیں۔ الصف ۱۴
ایمان والوں کو دشمنوں پر غلبہ دیں گے۔ الصف ۱۴
ہمارا پروردگار بڑا مہربان ہے اور اسی سے مدد مانگی جاتی ہے۔ الانبیاء ۱۱۲

Marfat.com

Marfat.com

باب نمبر۳

اللہ کا تعارف

قرآن کی روشنی میں

میرے عزیز! یہ ساری کائنات اتنی لمبی اور چوڑی ہے، جسے آج تک نہ کوئی انسان دیکھ سکا نہ دیکھ سکے گا۔ حالانکہ اس کی انتہا بھی ہے، اور انسان تو کیا خوردبین سے بھی کوئی اس کائنات کو نہیں دیکھ سکا۔ یہ قانون ہے کہ ایک چیز کو بنانا مشکل ہے، بہ نسبت دیکھنے کے۔ لیکن ہمارے اللہ جو کہ خالق کائنات ہیں، اس ساری کائنات کو بنا کر کہا:۔

لا یؤدہ حفظھما	زمین آسمان کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں۔
لا تأخذہ سنة و لا نوم	اونگھ یا نیند کا اس پر کچھ اثر نہیں۔ (نہ وہ سوتا ہے نہ وہ اونگھتا ہے، یہ اللہ کی صفت ہے۔)
وما کان ربک نسیا	تیرا رب بھولتا نہیں۔
و لا تحسبن اللہ غافلا	وہ غافل نہیں۔
لا یضل ربی	اسکا فیصلہ غلط نہیں۔
و لا ینسی	نہ وہ بھولتا ہے۔
لا یحسنیٰ علیہ شئی	کوئی شئے بھی اللہ سے پوشیدہ نہیں۔
لم یلد	وہ کسی کا فرزند نہیں۔
لا شریک لہ فی الملک	ملک میں اس کا کوئی شریک نہیں۔
لا ایمار علیہ	اس کے خلاف کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔
لا تدرکہ الابصار	حواس انسانی اس کا ادراک نہیں کر سکتے۔
رفیع اندرجات	وہ بلند درجات والا ہے۔

Marfat.com

خیر الغافلین — بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

والله خزائن السماوات والارض — زمین و آسمان کے خزانوں کی چابی اسکے ہاتھ میں ہے۔

وما یعلم جنود ربک الا هو — اللہ کے علاوہ کوئی اس کے لشکروں کو نہیں جانتا

ہمارا علم ناقص ہے اور اللہ کا علم کامل ہے۔ ''علیم بذات الصدور'' جو دلوں کے اندر کو جانتا ہے ''واسرو قولکم او جهرو به'' تم آہستہ بولو زور سے بولو۔ جو کچھ آسمانوں کے اوپر ہے جو آسمان کے نیچے ہے، جو کچھ زمینوں کے اوپر ہے اور جو زمینوں سے نیچے ہے سب کا علم اللہ کو ہے۔

دنیا بھر کے سمندروں میں کتنے قطرہ پانی ہے؟ ان سمندروں میں کتنی مچھلیاں ہیں؟ ان مچھلیوں کو کون پکڑے گا؟ وہ کون کون سی مارکیٹوں میں بکے گی؟ ان کے کتنے ٹکڑے ہونگے؟ ان کا گوشت کون کون کھائے گا؟ اور اسکے کانٹے کونسا جانور کھائے گا؟ یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ ہی جانتا ہے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی صفات کی رونمائی اس طرح کرائی گئی ہے:۔

الحمدلله رب العلمين — ساری حمد وستائش اس اللہ کے لئے ہے، جو سب کائنات کا پروردگار ہے۔

الرحمن الرحیم — بے حد رحمت کرنے والا اور نہایت مہربان ہے

مالک یوم الدین — جزا اور انصاف کے دن کا مالک ہے۔

اللہ کی پہلی صفت (رب العالمین)

رب العالمین نے یہ بتلایا کہ کائنات کیساتھ اللہ کا تعلق صرف یہی نہیں ہے کہ وہ اس کا خالق اور پیدا کرنے والا ہے، بلکہ پیدائش کے بعد جس کو جو کچھ بھی مل رہا ہے، اور جس طرح بھی اس کی پرورش ہو رہی ہے، وہ سب براہ راست اسی کی طرف ہے۔ وہی

Marfat.com

ب کی تربیت اور پرورش کر رہا ہے۔حتیٰ کی درختوں کو بظاہر ہوا، پانی اور زمین سے جو غذا ق ہے، جس سے ان کی حیات اور ان کی نشونما ہے، اور بچہ کو ماں کے پستانوں سے جو دودھ تا ہے، تو یہ سب بھی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ہے۔ اور اصل دینے والا وہی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اس نے ایسا نہیں کیا ہے کہ خود پیدا کر کے اور وجود دے کر پرورش یعنی ضروریات مہیا کرنے کا کام) کسی اور کے سپرد کر دیا ہو۔ بلکہ جس طرح پیدائش اسی کے ا کرنے سے ہے، اسی طرح سب کی پرورش بھی اسی کی طرف سے ہو رہی ہے، اور اسی کی ربیت اور پروردگاری کا کائنات کے ہر ذرہ سے براہ راست تعلق ہے۔

دوسری اور تیسری صفت (الرحمن الرحیم)

الرحمن الرحیم ...... نے بتلایا کہ جس خدا کو لوگوں نے صرف قہار اور جبار بجھ رکھا ہے، وہ تو بے حد رحمت والا اور نہایت ہی مہربان ہے، اور مخلوق کو وجود بخشا، اور پھر ں کی پرورش کرنا، اور اس کی ضروریات مہیا کرتے رہنا، اس کی رحمت کا کرشمہ ہے، اور ت کی صفت اس میں اتنی ہے کہ اس کے بیان کرنے کے لئے ''الرحمٰن'' کہنے کے بعد رحیم'' کہنے کی بھی ضرورت ہے۔

چوتھی صفت (مالک یوم الدین)

مالک یوم الدین ...... نے بتلایا کہ سب کا پروردگار اور رحمان ورحیم ہونے کے ساتھ وہ عادل اور انصاف کرنے والا بھی ہے۔ اور اس کی صفت کا پورا پورا ظہور اس دن ہوگا، جو خالص انصاف اور جزا و سزا ہی کا دن ہوگا۔ گویا اس تیسری صفت کو بیان کر کے سب کو خبردار کر دیا گیا، کہ اس کی پروردگاری اور انتہائی رحمت اور مہربانی کا کوئی یہ مطلب نہ سمجھے، کہ وہ مجرموں کو بھی سزا نہ دے گا اور اس ماں کی طرح، جو نالائق بیٹے سے بھی پیار کرنے پر مامتا سے مجبور ہوتی ہے، مجرموں اور نافرمانوں پر بھی وہ رحمت ہی کرے گا۔ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ رب ''الرحمٰن'' اور ''الرحیم'' ہونے کے ساتھ ساتھ وہ عادل اور انصاف کرنے

Marfat.com

والا بھی ہے، اور ایک آنے والے دور میں اس کی اس صفت کا ایسا ظہور ہونے والا ہے کہ وہ پورا دور ہی صرف جزا و سزا کا دور ہوگا۔ یعنی وہ دنیا نہ کھانے کمانے کی دنیا ہوگی، نہ عبادت کرنے کی دنیا ہوگی، بلکہ صرف جزا و سزا اور انصاف و عدالت کی دنیا ہوگی۔ اسی لئے اسے "یوم الدین" کہا گیا ہے۔

قرآن مجید نے اپنے بالکل ابتدائی ان چھوٹے چھوٹے تین بولوں میں، اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق جو کچھ بیان کر دیا ہے۔ اگر غور کیا جائے اور اس کی گہرائیوں میں اترا جائے تو صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے۔ لیکن قرآن پاک چونکہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہدایت ہے، اور اس کے بعد کوئی آسمانی ہدایت نامہ آنے والا نہیں ہے۔ اس لئے اس قسم کے کسی بھی اہم مسئلہ میں اس نے اختصار اور کفایت سے کام نہیں لیا ہے۔ اور بلا مبالغہ ہزاروں جگہ (واقعۃً ہزاروں جگہ) اس میں خدا کی صفات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ چند آیتیں ہم یہاں بھی درج کرتے ہیں۔ قارئین کی سہولت کے لئے ہم صفات کے عنوانات قائم کر کے ان کے متعلق آیات درج کریں گے۔

خدا کی حقیقی عظمت

اہل عرب ایک حقیقی قوت کے نام سے واقف تھے، اور اس کو خالق بھی مانتے تھے۔ مگر اس کو قدرت کے کارخانہ کا تنہا مالک نہیں سمجھتے تھے۔

یہودیوں کا خدا ایک خاندانی خدا تھا۔ جس نے ساری دنیا صرف بنی اسرائیل کے لئے پیدا کی تھی، اور اس کو بنا کر ساتویں دن وہ تھک کر بیٹھ گیا۔ وہ انسانوں سے کشتی لڑتا تھا، اس کی اولادیں تھیں۔

عیسائیوں کا خدا سب کچھ مسیح بن مریم کو دے کر خود معطل ہو گیا تھا۔ ایرانیوں کے خدا کی خدائی، نیکی و بدی کی دو مملکتوں میں بٹی ہوئی تھی۔ ہندوؤں کا خدا اوتاروں کا بھیس بدل کر لاکھوں خدا بن گیا تھا، اور برہما، مہیش اور بشن تینوں نے مل کر خدائی کا کاروبار، باہم تقسیم کر لیا تھا۔

Marfat.com

لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس خدا کا جلوہ نمایاں کیا، جو آسمان کے اوپر سے لے کر زمین کے نیچے تک کا تنہا مالک ہے۔ اس کے کاروبار میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ اس کی شہنشاہی میں کسی دوسرے کا حصہ نہیں۔ اس کے کارخانہ قدرت میں کوئی دوسرا ساجھی نہیں۔ کائنات کا کوئی ذرہ اس کے حکم سے باہر نہیں۔ دنیا کی کوئی چیز اس کی نگاہوں سے چھپی نہیں شجر، حجر، جنگل، دریا، پہاڑ، صحرا، سورج، چاند، زمین و آسمان، انسان و حیوان زبان والے اور بے زبان، سب اس کے آگے سربسجود اور اس کی تسبیح و تہلیل میں مصروف ہیں۔

سب کمزور ہیں، وہی ایک قوت والا ہے۔ سب جاہل ہیں، اسی ایک کو علم ہے۔ سب فانی ہیں، اسی ایک کو بقا ہے۔ سب محتاج ہیں، وہی ایک بے نیاز ہے۔ سب اس کے بندے ہیں، وہی ایک شہنشاہ ہے۔

کائنات کا تنہا شہنشاہ

غرض عرش سے فرش تک جو کچھ ہے، وہ اسکا ہے۔ اور اس پر صرف اسی کی حکمرانی ہے۔ وہ [illegible] اک ہے۔ ہر برائی سے منزہ اور ہر الزام سے بری ہے۔ وہ ہر قسم کی صفات عالیہ اوصاف عالیہ اور محامد جمیلہ سے متصف ہے۔ اس کے مانند کوئی نہیں۔ کوئی اس کی شبیہ و مثال نہیں۔ وہ تشبیہ و تمثیل سے بالاتر ہے اور انسانی رشتے ناطے سے پاک ہے۔

ذلكم الله ربكم له الملک لا اله الا هو (زمر)	وہ ہے اللہ تمھارا رب، اسی کی بادشاہی ہے، اس کے سوا اور کوئی خدا نہیں۔
له ملک السموت والارض (زمر)	اسی کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔
فاطر السموت والارض (انعام)	آسمانوں کا اور زمین کا پیدا کرنے والا۔
علم الغيب والشهادة (انعام)	چھپی اور کھلی کا جاننے والا ہے۔

Marfat.com

کل شئی هالک الا وجهه له الحکم (قصص)	اس کی ذات کے سوا' ہر چیز فانی ہے اسی کے ہاتھ میں فیصلہ کی طاقت ہے۔
لیس کمثله شیء وهو السمیع البصیر (شوریٰ)	اس کے مانند کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔
هو الحی لآاله الا هو (مومن)	وہی زندہ ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔

درخت کا پتہ بھی اس کے حکم سے گرتا ہے

وعنده مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو ویعلم ما فی البر والبحر وما تسقط من ورقة الا یعلمها ولا حبة فی ظلمت الارض (انعام)	غیب کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں اس کے سوا ان کو کوئی نہیں جانتا' خشکی اور تری میں جو کچھ ہے وہ اس کو جانتا ہے درخت کا کوئی پتہ نہیں گرتا اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ ہے لیکن وہ اس کے علم

عزت ذلت کا مالک

اللّٰھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شئی قدیر (آل عمران)	اے اللہ اے بادشاہی کے مالک! تو جس کو چاہے سلطنت دے، اور جس سے چاہے چھین لے۔ جس کو چاہے عزت دے، جسے چاہے ذلت نصیب کرے۔ تیرے ہاتھ میں بھلائی ہے، بے شک تو ہر بات پر قادر ہے۔
وان یمسسک اللّٰه بضر فلا کاشف له الا هو وان یرد بخیر فلا راد لفضله	اگر اللہ تجھے مصیبت پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اس کا دور کرنے والا نہیں۔ وہ اگر تیرے ساتھ بھلائی کرنا چاہے، تو اس کے فضل و کرم کا کوئی

Marfat.com

یصیب بہ من یشاء من عبادہ وھو الغفور الرحیم (یونس)

روکنے والا نہیں۔ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے، اپنے فضل سے ممتاز کرے اور وہی گناہوں کو معاف کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے۔

نینداوراونگھ سے پاک

اللّٰہ لا الہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموت وما فی الارض من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شآء وسع کرسیہ السموت والارض ولا یؤدہ حفظھما وھو العلی العظیم (بقرہ)

اللہ کے سوا کسی اور کی بندگی نہیں وہی جیتا ہے اور سب اس کے سہارے جیتے ہیں اس کو نہ اونگھ ہے نہ نیند آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کا ہے کون ایسا ہے جو اس کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے جو خلق خدا کے روبرو ہے اور جو ان کے پیچھے ہے سب کو جانتا ہے اور وہ اس علم کے کسی حصہ کا احاطہ نہیں کر سکتے، مگر وہ جو چاہے اس کا تخت آسمانوں کو اور زمین کو سمائے ہے، ان آسمانوں کی اور زمین کی نگرانی اس کو تھکاتی نہیں اور وہی اوپر اور بڑا ہے۔

زمین میں داخل اور خارج ہونے والی چیزوں کو جانتا ہے

یعلم ما یلج فی الارض وما یخرج منھا وما ینزل من السماء وما یعرج فیھا وھو معکم اینما کنتم واللہ بما تعملون بصیر لہ ملک السموت والارض والی اللہ ترجع الامور (حدید)

جو زمین میں گھستا ہے اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے وہ سب جانتا ہے اور تم جہاں بھی ہو وہ تمھارے ساتھ ہے اور تم جو کچھ کرو اللہ اس کو دیکھتا ہے آسمان اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے اور تمام کاموں کا مرجع وہی ہے۔

Marfat.com

الحمد للہ رب العالمین (فاتحہ) سب تعریف اسی کے لئے ہے جو تمام عالم کا پالنے والا ہے۔

ولہ اسلم من فی السموت والارض (آل عمران) اور آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اس کے زیر فرمان ہے۔

وھو الغفور الودود ذوالعرش المجید فعال لما یرید (بروج) وہی گناہوں کا بخشنے والا ہے بندوں سے محبت کرنے والا ہے تخت کا مالک ہے بڑی شان والا ہے جو چاہتا ہے کہہ دیتا ہے۔

یسبح للہ ما فی السموت وما فی الارض (جمعہ) آسمانوں میں اور زمین میں جو ہے سب اس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔

وان من شیء الا یسبح بحمدہ (اسرائیل) اور کوئی چیز نہیں جو اس کی حمد کی تسبیح نہ پڑھتی ہو

ان معنوں کی ہزاروں آیتیں قرآن پاک میں ہیں۔ ان تعلیمات نے خدا کی عظمت جلالت اور کبریائی کا وہ جلوہ پیش کیا۔ جس کے سامنے معبودان باطل کی عزت خاک میں مل گئی بتوں کی بڑائی کا طلسم ٹوٹ گیا، سورج چاند ستارے کی خدائی کا چراغ ہمیشہ کے لئے بجھ گیا، جن وانس شجر و حجر بحر و بر سب اس کے جلال و جبروت کے سامنے سربسجود نظر آئے۔ پھر اس کے سوا کون تھا، جو نیرنگ و جوش کے ساز سے (انا اللہ لا الہ الاھو) "میں ہوں خدا جس کے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں) کی صدا بلند کر سکتا؟؟؟؟

زبردست ذات کون؟ اللہ!!!

ھو الذی لا الہ الا ھو علم الغیب والشھادۃ ھو الرحمن الرحیم ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو الملک القدوس السلم وہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں غائب اور حاضر ہر چیز کا جاننے والا ہے وہی رحمان و رحیم ہے وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے نہایت مقدس امن دینے

Marfat.com

المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان اللّٰہ عما یشرکون ھو اللّٰہ الخالق الباری المصور لہ الاسماء الحسنیٰ یسبح لہ ما فی السموت والارض وھو العزیز الحکیم (الحشر ۲۲۔ ۲۴)

والا نگہبان سب پر غالب اپنا حکم بزور نافذ کرنے والا اور بڑا ہی ہو کر رہنے والا پاک ہے اللہ اس شرک سے جو لوگ کر رہے ہیں وہ اللہ ہی ہے جو تخلیق کا منصوبہ بنانے والا ہے اور اس کو نافذ کرنے والا اور اس کے مطابق صورت گری کرنے والا ہے اس کے لئے بہترین نام ہیں ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اس کی تسبیح کر رہی ہے اور وہ زبردست اور حکیم ہے۔

بندوں سے محبت کرنی والی ذات

وھو الغفور الودود ذوالعرش المجید فعال لما یرید (بروج)

وہی گناہوں کا بخشنے ولا ہے بندوں سے محبت کرنے ولا ہے تخت کا مالک ہے۔

ہر فیصلہ اس کے ہاتھ میں

کل شیء ھالک الا وجمہ لہ الحکم (قصص)

اس کی ذات کے سوا ہر چیز فانی ہے اسی کے ہاتھ میں فیصلہ کی طاقت ہے۔

اس کے جیسا کوئی نہیں

لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر (شوریٰ)

اس کے مانند کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

اس کے سوا کوئی مصیبت کو دور نہیں کر سکتا

وان یمسسک اللّٰہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو ان یردک بخیر

اور اگر اللہ تجھے مصیبت پہنچائے تو اس کے سوا اس کا دور کرنے والا کوئی نہیں اور اگر وہ

Marfat.com

فلا رآد بفضله يصيب به من يشاء من عباده وهو الغفور الرحيم (یونس)

تیرے ساتھ بھلائی کرے تو اس کے فضل و کرم کو کوئی روکنے والا نہیں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اپنے فضل سے ممتاز کرے اور وہی گناہوں کو معاف کرنے والا ہے

ہر عیب سے پاک ذات

اسلام سے پہلے اہل عرب کے ہاں خدا کا تصور تو تھا، لیکن بہت ہی ادھورا۔ وہ ایک خالق کائنات اور رب کے وجود کو تسلیم تو کرتے تھے، لیکن اسے تنہا اس کائنات کا مالک نہیں سمجھتے تھے۔ بالفاظ دیگران کے یہاں توحیدِ ربوبیت تو پائی جاتی تھی، مگر توحید الوہیت نہیں تھی۔

یہودیوں کا خدا ان کا خاندانی خدا تھا، جس نے ساری کائنات کو صرف بنی اسرائیل کے لئے پیدا کیا، اور کائنات پیدا کرنے کے ساتویں دن وہ تھک کر بیٹھ گیا۔ یہ خدا صاحب اولاد تھا، اور اس کی بیٹیاں تھیں۔

عیسائیوں کا اپنا خدا اپنی ساری خدائی اور اختیارات ابن مریم کو دے کر خود معطل ہو گیا تھا۔ ہندوؤں کے خدا نے اپنے وجود کو لاکھوں اوتاروں کی شکل میں تقسیم کر ڈالا، اور برہما مہیش اور بھشن تینوں نے مل کر خدائی کے کاروبار باہم تقسیم کر لئے۔ ادھر ایرانیوں کے خدا کی خدائی، نیکی اور بدی کی دو مملکتوں میں بٹی ہوئی تھی، ایک طرف یزدان اور دوسری طرف اہرمن!

اللہ تعالیٰ کا قرآن تصور

دیکھئے اسلام نے اللہ تعالیٰ کا کیا تصور پیش کیا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اللہ کی ذات کا تعارف خود اللہ تعالیٰ کی زبانی ہو فرماتے ہیں:۔

الله لا اله الا هو الحى القيوم لا تاخذه سنة و لا نوم له ما فى السموت وما فى الارض من ذالذى يشفع عنده الا باذنه

Marfat.com

یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بشیء من
علمہ الا بما شآء وسع کرسیہ السموت والارض ولا
یؤدہ حفظھما وھو العلی العظیم(بقرہ ۲۵۵)

اللہ کی شان یہ ہے کہ(صرف وہی الہ حق ہے))اس کے سوا کوئی عبادت و بندگی کے لائق نہیں۔وہ ''الحی'' زندہ جاوید ہے۔(یعنی حیات اس کی ذاتی صفت ہےاس کے لئے فناوزوال نہیں)وہ'القیوم'' ہے،ساری کائنات اسی کے حکم سے قائم ہے۔

(وہ ہمہ وقت بیدار اور خبر دار رہنے والا ہے) نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ ہی نیند (ایسے عوارض کا اس کے پاس گزر ہی نہیں) زمین وآسمان میں جو کچھ ہے اسی کا ہے۔

(وہی سب کا مالک ومختار ہے) کون ہے جو اس کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش بھی کر سکے؟(کسی کی یہ مجال نہیں)

جو کچھ بندوں کے سامنے اور حاضر ہے،وہ اس کو بھی جانتا ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور ان سے غائب اور اوجھل ہے،وہ اس سے بھی واقف ہے۔اور مخلوقات اور بندوں کا حال یہ ہے کہ اللہ کے غیر متناہی اور لامحدود علم میں سے،وہ کسی ایک چیز کو بھی پوری طرح نہیں جان سکتے۔الا یہ کہ کسی چیز کا علم وہ خود ان کو دینا چاہے۔

(تو وہ صرف اسی کو اور اس کے بتائے ہوئے کے بقدر ہی جان سکتے ہیں)اور اس کا تخت حکومت وزمین وآسمان کی وسعتوں پر چھایا ہوا ہے اور ان کے تھامنے سے وہ تھکتا نہیں اور وہ اونچی شان والا بڑی عظمت والا ہے۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں،نہ بڑا،نہ چھوٹا،نہ اصلی ،نہ ظلی ،نہ خدا،نہ خدا زادہ۔خدا کے نفس وجود کے قائل تو جاہلی مذاہب بھی ہوئے ہیں،البتہ وہ اس معبود اعظم (ہندوؤں کی اصطلاح میں ایشور) کے علاوہ تحتانی معبودوں اور دیوتاؤں کے بھی قائل رہے ہیں۔

یہ تعلیم اسلام ہی کی ہے کہ اس ایک خدا کے علاوہ کسی دوسرے خدا کا وجود ہی نہیں۔یہ نہیں کہ وہ تو معبود اعظم ہے،باقی چھوٹے چھوٹے معبود اور بھی ہیں۔عیسائی بھی چونکہ شرک میں مبتلا ہو چکے تھے اس لئے ان کے مقابلہ میں بھی توحید کامل کے اثبات اور پھر

Marfat.com

غیر اللہ کی الوہیت کی نفی کی ضرورت تھی۔

اللہ ہندوؤں اور عیسائیوں کی نظر میں

ہندوؤں کے ہاں اوتاروں کا مرنا اور پھر جنم لینا، اس عقیدے کی مثالیں ہیں اور خود مسیحیوں کا عقیدہ بجز اس کے اور کیا ہے کہ خدا پہلے تو انسانی شکل اختیار کر کے دنیا میں آتا ہے اور پھر صلیب پر جا کر موت قبول کر لیتا ہے۔ مسلمان کے گھرانے میں پیدا ہونے والے بچے شروع ہی سے ایک ازلی ابدی باقی وغیر فانی خدا کے عقیدہ سے چونکہ مانوس ہو جاتے ہیں بڑے ہو کر ان کے خیال ہی میں یہ بات نہیں آتی، کہ خدا کبھی اور کسی حال میں کسی معنیٰ میں اور کسی لحاظ سے حادثات وفنا پذیر بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن آخر آج بھی کروڑوں کی تعداد میں پڑھے لکھے لوگ، خدا کی اسی فنا پذیری کو تسلیم کر رہے ہیں یا نہیں؟

اللہ ہر کسی کی مدد سے پاک ہے

اللہ کی حمد بیان کیجئے، جس کا کوئی شریک اور معاون نہیں ہے اور اس کی بڑائی بیان کیجئے:۔

وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولد اولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل و کبرہ تکبیرا

اور آپ یوں کہئے کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے لئے کوئی اولاد نہیں بنائی اور نہ اس کے لئے ملک میں کوئی شریک ہے اور نہ ایسی بات ہے کہ کمزوری کی وجہ سے اس کا کوئی ولی ہو اور خوب اچھی طرح سے اس کی بڑائی بیان کیجئے۔

درمنثور میں ص ۲۰۸ میں حضرت محمد بن کعب قرظی سے نقل کیا ہے کہ یہود و نصاریٰ اللہ کے لئے اولاد تجویز کرتے تھے اور مشرکین عرب اللہ کے لئے یوں شریک تجویز کرتے تھے حج میں جو تلبیہ پڑھا جاتا ہے، لا شریک لک کے ساتھ الا شریک ھو لک تملکہ وما ملک بھی جوڑ دیتے تھے اور صائبین اور مجوسی کہتے تھے کہ اگر اللہ کی مدد کرنے والے نہ ہوتے، تو وہ عاجز ہو کر رہ جاتا۔

Marfat.com

اولاد اور بیوی سے پاک ذات

ان سب کی تردید میں اللہ تعالیٰ شانہ نے آیت بالا وقل الحمد لله الذی لم یتخذ ولدا ......آخر تک نازل فرمائی۔ جس میں یہ بتادیا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو اپنی اولاد نہیں بنایا۔ نہ اس کی اولاد ہے، اور نہ اولاد ہوسکتی ہے۔ کیونکہ اولاد ہونا، اس بے عیب کے لئے عیب ہے۔ حدیث قدسی میں ہے،

وسبحانی ان صاحبة او ولدا — اور میں اس سے پاک ہوں کہ میرے کوئی بیوی ہو یا اولاد ہو۔

نہ اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد ہے، نہ ملک میں اس کا کوئی شریک ہے۔ سارا ملک اسی کا ہے۔ وہ ملک الملوک ہے۔ اس کی سلطنت میں اس کا کوئی شریک نہیں، اور نہ اسے کسی شریک کی ضرورت ہے، اور نہ کسی مددگار کی۔ جسے امور مملکت پر پوری قدرت نہیں ہوتی، اسے ولی یعنی مددگار کی ضرورت پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے، قوی عزیز ہے، وہ کسی چیز سے عاجز نہیں۔ لہٰذا اسے کسی ولی، یعنی کسی مددگار کی ضرورت نہیں۔ نہ کوئی اس کا مددگار ہے اور نہ ہوگا اور نہ ہوسکتا ہے۔

اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہیں

سورۂ سبا میں فرمایا:-

قل ادعوا الذین زعمتم من دون الله لا یملکون مثقال ذرة فی السموات ولا فی الارض وما لهم فیهما من شرک وما له منهم من ظهیر	آپ فرمادیجئے کہ ان لوگوں کو بلالو جن کو تم خدا کے سوا نافع اور معبود سمجھ رہے ہو وہ ذرہ برابر اختیار نہیں رکھتے نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ ان کی ان دونوں میں کوئی شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔

اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ شانہ کی حمد بیان کرنے کا حکم دیا اور اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

صفات جلیلہ بیان فرمائی ہیں۔تکبیر یعنی اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان فرمانے کا بھی حکم دیا۔تفسیر ابن کثیر میں مرسلاً روایت نقل کی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت اپنے گھر کے ہر چھوٹے بڑے کو سکھایا کرتے تھے۔نیز بعض آثار سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ جس کسی رات کو کسی گھر میں یہ آیت پڑھ لی جائے،تو چوری کا یا دوسری کسی مصیبت کا حادثہ پیش نہ آئے گا۔

سب سے افضل عمل اللہ کی تعریف کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا افضل الذکر لا الہ الا اللہ اور سب سے افضل دعا الحمد للہ ہے (رواہ الترمذی)

اللہ کی تعریف کرنے پر جنت کا انعام

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جنت کی طرف وہ لوگ بلائے جائیں گے، جو خوشی میں اور دکھ تکلیف میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے تھے۔اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ حمد اصل شکر ہے۔اس بندہ نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا جو اس کی حمد بیان نہیں کرتا۔ (رواھما البیھقی فی شعب الایمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں ایک مرتبہ سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کہہ دوں، تو یہ مجھے ان سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہے، جن پر سورج نکلتا ہے۔ (رواہ مسلم)

موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کو اللہ کا تعارف کرانا

قال فمن ربکما یا موسیٰ قال ربنا الذی اعطی کل شیء خلقہ ثم ھدی قال فما بال القرون الاولیٰ قال علمھا	(فرعون نے کہا) ''اچھا'' تو پھر تم دونوں کا رب کون ہے؟ اے موسیٰ ''موسیٰ نے جواب دیا'' ہمارا رب وہ ہے جس نے تم کو اس کی ساخت بخشی پھر اس کو راستہ بتایا ''فرعون بولا'' اور پہلے جو نسلیں

Marfat.com

عند ربی فی کتب لا یضل ربی ولا ینسی الذی جعل لکم الارض مهدا وسلک لکم فیها سبل وانزل من السماء ماء فاخرجنا به ازواجا من نبات شتی کلوا وارعوا انعامکم ان فی ذلک لآیت لاولی النهی
(۲۰ طه : ۵۴،۴۰)

گزر چکیں ہیں ان کی پھر کیا حالت تھی'' موسیٰ نے کہا ''اس کا علم میرے رب کے پاس ایک نوشتے میں محفوظ ہے میرا رب نہ چوکتا ہے نہ بھولتا ہے'' وہی جس نے تمھارے لئے زمین کا فرش بچھایا اور اس میں تمھارے چلنے کو راستے بنائے اور اوپر سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعہ سے مختلف اقسام کی پیداوار نکالی اور اپنے جانوروں کو بھی چراؤ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں عقل رکھنے والوں کے لئے۔

ابراہیم علیہ السلام اور اللہ کا تعارف

وکذلک نری ابراهیم ملکوت السماوات والارض ولیکون من الموقنین فلما جن علیه اللیل رای کوکبا قال هذا ربی فلما افل قال لا احب الآفلین فلما رای القمر بازغا قال هذاربی فلما افل قال لئن لم یهدنی ربی لاکونن من القوم الضالین فلما رای الشمس بازغه قال هذا ربی هذا اکبر فلما افلت قال یا قوم انی بری مما

ابراہیم کو ہم اس طرح زمین و آسمانوں کا نظام سلطنت دکھاتے تھے اور س لئے دکھاتے تھے کہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے چنانچہ جب رات اس پر طاری ہوئی تو اس نے ایک تارا دیکھا کہا میرا رب ہے مگر جب وہ ڈوب گیا تو بولا ڈوب جانے والوں کا تو میں گرویدہ نہیں ہوں پھر جب چاند چمکتا نظر آیا تو کہا یہ میرا رب ہے مگر جب وہ بھی ڈوب گیا تو کہا اگر میرے رب نے میری رہنمائی نہ کی ہوتی تو میں بھی گمراہ لوگوں میں شامل ہو گیا تھا پھر جب سورج کو روشن دیکھا تو کہا میرا رب یہ سب سے بڑا ہے مگر جب وہ بھی ڈوبا تو ابراہیم علیہ السلام پکار اٹھے اے برادران

Marfat.com

تشرکون انی وجھت وجھی للذی فطر السماوات والارض حنیفا وما انا من المشرکین(۶ : الانعام : ۷۵.۷۹)

قوم! میں ان سب سے بیزار ہوں جنھیں تم خدا کا شریک ٹھراتے ہو میں نے یکسو ہوکر اپنا رخ اس ہستی کی طرف کر لیا جس نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا ہے اور میں ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

اللہ کی عظمت کی مثال قرآن کی زبانی

قل لو کان البحر مداد لکلمت ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمت ربی ولو جئنا بمثله مدادا (الکهف)

کہدے (اے پیغمبر) کہ اگر سمندر میرے پروردگار کی باتوں کے لکھنے کے لئے سیاہی بن جائیں تو سمندر ختم ہو جائے لیکن میرے پروردگار کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگر چہ ہم ایسا ایک اور سمندر بھی کیوں نہ لے آئیں۔

دوسری جگہ لکھا ہے:-

ولو ان ما فی الارض من شجرة اقلام والبحر یمده من بعده سبعة ابحر ما نفدت کلمت الله (لقمان)

اگر زمین میں جتنے درخت ہیں وہ قلم ہو جائیں اور سمندر اور اس کے بعد سات سمندروں کا پانی سیاہی ہو جائے تو بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔

الغرض تمام اچھے اور کمالی نام اسی کے لئے ہیں اور اسی کو زیبا ہیں۔

الله هو لا اله الا هو له الاسماء الحسنىٰ (طه)

نہیں ہے کوئی معبود لیکن وہی اللہ اسی کے لئے ہیں سب اچھے نام۔

بڑائی کا ہر نام اور خوبی کا ہر وصف اسی ذات بے ہمتا کے لئے ہے۔ خواہ اس کو خدا کہو، یا اللہ کہو لغت اور زبان کا کوئی فرق اس میں خلل انداز نہیں۔

Marfat.com

قل ادعو اللّٰہ اوادعو الرحمن ایاما تدعو فلہ الاسماء الحسنیٰ (اسرائیل)

کہدے (اے پیغمبر) اس کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جو چاہے کہہ کر پکارو کہ سب اچھے نام اسی کے ہیں۔

لیکن مشرکوں کی طرح اس کو ایسے ناموں سے نہ پکارو، جو اس کے کمال اور بڑائی کے منافی ہیں اور بتوں دیوتاؤں کے ناموں سے بھی اس کو یاد نہ کرو۔

وللّٰہ الاسماء الحسنیٰ فادعوبھا وذرو الذین یلحدون فی اسمائہ (اعراف)

اللہ ہی کے لئے ہیں سب اچھے نام اس کو ان ناموں سے پکارا کرو ان لوگوں سے علیحدہ رہو جو اس کے ناموں میں کجی کرتے ہیں۔

تعلیم محمدی کا صحیفہ وحی اللہ تعالیٰ کے تمام اوصاف حمیدہ اور اسمائے حسنیٰ سے بھرا ہوا ہے۔ بلکہ اسکا صفحہ صفحہ اس کے اسماء وصفات کی جلوہ گریوں سے معمور ہے۔ قرآن پاک کا کم کوئی ایسا رکوع ہوگا، جسکا خاتمہ خدا کی توصیف اور حمد پر نہ ہو، اور یہ تمام اوصاف اور نام اس عشق ومحبت کو نمایاں کرتے ہیں، جو اس محبوب ازل اور نور عالم کے ساتھ قرآن کے ہر پیرو کے دل میں ہونا چاہیے۔

یہ تینوں دعائیں امام بیہقی نے کتاب الاسماء الصفات میں بسند نقل کی ہیں اور پہلی روایت مسند ابن حنبل میں بھی بسند عبداللہ بن مسعود ہے۔

زمین وآسمان میں نور ہی نور

اللّٰہ نور السموت والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیھا مصباح المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کانھا کوکب دری یوقد من شجرۃ

اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال یہ ہے کہ ایک طاق ہو جس میں چراغ ہو چراغ ایک شیشہ کے اندر ہو شیشہ اتنا صاف ہو کہ گویا ایک چمکتا ستارہ ہے وہ چراغ زیتون کے مبارک درخت کے تیل سے جلایا گیا ہو نہ وہ پورب ہے نہ وہ پچھم ہے! تیل اتنا صاف ہے کہ آگ کے چھوئے بغیر وہ آپ کے جلنے کو

Marfat.com

مبرکة زیتونة لا شرقیة ولا غربیة یکاد واللّٰہ بکل شیء علیم (نور)

ہو روشنی پر روشنی خدا اپنی روشنی تک جسکو چاہے پہنچا دے اور خدا لوگوں کے سمجھانے کے لئے یہ مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔

تمہارا پالنے والا صرف اللہ

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ ہی تمھارا پروردگار ہے، سو اسی کی عبادت کرو۔ تم سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے، جو پورا ہو کر رہے گا۔

ان ربکم اللّٰہ الذی خلق السموت والارض فی ستة ایام ثم استویٰ علی العرش یدبر الامر مامن شفیع الا من بعد اذنہ ذالکم اللّٰہ ربکم فاعبدوہ افلا تذکرون الیہ مرجعکم جمیعا وعداللّٰہ حقا (یونس)

بے شک تمھارا پروردگار اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ وقتوں میں پیدا کیا پھر وہ عرش (حکومت) پر مستوی ہوا (ہر) کام کی تدبیر (وہی) کرتا ہے کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہے مگر ہاں بعد اس کی اجازت کے، یہی تو اللہ ہے تمھارا پروردگار سو اسی کی عبادت کرو کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے تم سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے (یہ) اللہ نے سچا وعدہ کر رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کا حاکم و خالق ہی نہیں، سب کو تربیت دینے والا سب کو پستی سے بلندی تک ضعف سے کمال تک پہنچانے والا بھی وہی ہے۔ خلق السموت والارض اس میں دہرے مشرکانہ مغالطوں کی تردید ہے۔ پہلی بات تو یہ کہی کہ یہ آسمان زمین خود بخود پیدا نہیں ہو گئے۔ مخلوق میں کسی کے پیدا کرنے سے وجود میں آئے ہیں۔

دوسری بات یہ بتا دی کہ ان سب کا خالق اللہ ہی ہے۔ کوئی دیوی دیوتا نہیں۔ ستة ایام سے مراد ۲۴ گھنٹوں والا دن نہیں، ذکر وقت آفرینش عالم کا ہو رہا ہے۔ جب یہ دن رات اور ان کی تقسیم کا وجود ہی کہاں تھا۔

یدبر الامر سے مراد ہے کہ خالق کل ہونے کے ساتھ ساتھ حاکم کل بھی وہی

Marfat.com

ہے خلق کے بعد وہ معطل ہو کر نہیں بیٹھ رہا ہے۔ جیسا کہ بہت سی جاہلی قوموں کا اعتقاد ہے ، بلکہ چھوٹے بڑے ہر کام کا انتظام بھی اسی کی مشیت کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ (قدیم بلا ابتداء دائم بلا انتہاء)

بلا انتہا هو الاول و الآخر — وہی اول ہے، وہی آخر۔

(الحدید ۳)

قال صلی اللہ علیه وسلم اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ — رسول اللہ نے فرمایا: اے اللہ تو (سب سے) پہلے ہے، تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو ہی آخر ہے، تیرے بعد کوئی چیز نہیں۔

ہم دیکھتے ہیں حیوانات نباتات ہوا بارش وغیرہ ہر چیز حادث (فانی) ہے۔ ان میں سے ہر چیز پہلے معدوم تھی، بعد میں اسے وجود ملا۔ اسے خود حاصل نہیں ہوا، بلکہ کسی نے اسے عطا کیا۔ ہم اسے خالق رب رحمان اللہ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

ام خلقوا من غیر شی ء ام هم الخالقون (الطور) — کیا یہ لوگ بغیر کسی کے پیدا کئے پیدا ہو گئے یا یہ کہ خود اپنے خالق ہیں؟

سب سے اول سب سے آخر سب سے ظاہر سب سے پوشیدہ

هو الاول و الآخر و الظاهر و الباطن وهو بکل شی ء قدیر (الحدید) — وہی ہے (سب سے) پہلے اور (سب سے) پیچھے اور (وہی) ظاہر و مخفی بھی اور وہی ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے۔

هو الاول یعنی هو الاول قبل کل شی ء بلا ابتدا ء بل کان هو ولم یکن شی ء موجودا (معالم) — وہی ہر شے سے قبل تھا بغیر ابتداء کے بلکہ وہی تھا اس وقت جبکہ کوئی چیز موجود نہ تھی۔

Marfat.com

ھو القدیم الذی کان قبل کل شیٔ — وہ قدیم ہے جو کہ ہر چیز سے پہلے تھا۔

(مدارک و الکشاف للز مخشری)

السابق علی جمیع الموجودات فھو سبحانہ موجد قبل کل شیء حتے الزمان لانہ جل وعلا الموجد والمحدث الموجودات (روح)

وہ تمام موجودات (کائنات سے پہلے تھا پس وہ سبحانہ وتعالےٰ ہر چیز سے پہلے تھا۔ یہاں تک کہ عالم موجودات سے بھی) اس لئے کہ وہ جل شانہ علی الکبیر موجد اور بنانے والا ہے موجودات کا۔

اس موجود حقیقی کا وجود ہر دوسرے وجود سے یہاں تک کہ وجود زمان سے بھی مقدم رہا ہے عدم سابق کبھی اس پر طاری ہی نہ ہوسکا۔ بعض مشرک قوموں نے اس کی ذات کو بھی حادث سمجھا ہے۔

والآخر الذی یبقی بعد ھلاک کل شیء (کشاف)

اس موجود حقیقی کا وجود ہر مخلوق کے فنائے ذاتی وصفاتی کے بعد علے حالہ قائم وباقی رہے گا۔

عدم سابق کی طرح عدم لاحق کا بھی اس پر طاری ہونا محال ہے۔ صاحب تفسیر بحر المحیط حضرت ابوبکر الوراق کا قول نقل فرماتے ہیں:۔

الاول بالازلیۃ والاخر بالابدیۃ، یعنی وہ اول ہے ازلیت (ابتدا) کے لحاظ سے اور آخر ہے، ابدیت ہمیشگی کے لحاظ سے۔ (بحرالمحیط ۸۔۲۱۷)

رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ تَفْسِیْرِ ھٰذِہِ الْاٰیَتِہِ اِنَّہُ الْاَوَّلُ لَیْسَ قَبْلَہٗ شَیْءٌ وَالْاٰخِرُ لَیْسَ بَعْدَہٗ شَیْءٌ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں کہ وہ (اللہ تعالیٰ) سب سے قدیم ہے۔ اس سے قبل کوئی چیز نہ تھی، اور وہ سب سے آخر ہے اس کے بعد کوئی چیز نہیں۔

(تفسیر کبیر ۲۹۔ ۲۰۹)

والاٰخر آخر کے معنی بعض حضرات نے یہ کیے ہیں کہ تمام موجودات کے فنا ہونے کے بعد بھی وہ باقی رہے گا۔ جیسا کہ آیت کل شیء ھالک الا وجھہ (القصص ۸۸) میں

Marfat.com

اس کی تصریح اور سورۂ رحمان کے آخر میں فرمایا:۔

کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

(سورۂ رحمان ۲۶۔ ۲۷)

زمین پر جو بھی ہیں سب فنا ہونے والے ہیں اور صرف آپکے رب کی ذات عظمت واحسان والی باقی رہ جانے والی ہے)

یہاں یہ صاف بتا دیا کہ زمین پر موجودات جتنی اور جس قسم کی بھی ہیں، چاہے وہ مادہ ہو، یا روح سب کی سب فانی اور غیر باقی ہے۔ باقی اور غیر فانی صرف الحی القیوم کی ذات مقدس ہے۔ تبارک و تعالیٰ

ماں کے پیٹ میں پرورش کرنے والا کون؟

جس نے تم کو تمھاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا، اس حال میں کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے۔ اس نے تمھیں سماعت، بصارت اور دل عطا کیے، تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو:

والله اخرجكم من بطون امهتكم لا تعلمون شيئا و جعل لكم السمع والابصار والافئدة لعلكم تشكرون (النحل ۷۸)

اور اللہ ہی نے تم کو تمھاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا اس حال میں کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے اور تمھارے لئے سماعت اور بینائی اور دل پیدا کئے تاکہ تم شکر گزار رہو۔

جعل لكم السمع تسمعوا مواعظ الله والابصار لتبصروا دلائل الله والافئدة لتعقلوا عظمة الله (کبیر)

اللہ تعالیٰ نے تمھیں سماعت اس لئے عطا فرمائی کہ اللہ کی نصیحتیں سنو اور آنکھیں اس لئے دیں کہ اللہ کی نشانیاں دیکھو اور دل اس لئے دیئے کہ اللہ کی عظمت کو سمجھو۔

سماعت، بصارت، دل...... اس نے ان آلات کے ذریعہ سے تمھاری بے علمی علم سے بدل دی۔ نہ سوچا جائے کہ مجھے یہ وجود کیسے ملا ہے؟ کس لئے ملا ہے؟ اور کیا میری زندگی کی غایت ہے؟ حیف ہے۔ اگر وہ پھر ایک بیل کی بجائے ایک ڈھانچے میں ہوں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اس سے اگلی آیات میں اپنی نعمتوں اور اپنی قدرت کی کامل نشانیاں ذکر فرماتا ہے کہ جن سے صاف معلوم ہو جائے کہ وہ مرنے کے بعد زندہ کرنے پر قادر ہے۔

وھو الذی ذرأکم فی الارض والیه تحشرون — اور وہی تو ہے جس نے تم کو زمین پر پھیلا دیا (اور قیامت میں) اسی کی طرف لوٹا دیئے جاؤ گے۔

علم کے ذرائع (حواس قوت فکر) اور ان کے مصرف صحیح سے، انسان کی غفلت پر متنبہ کرنے کے بعد، اب اگلی آیتوں میں ان نشانیوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، جن کا مشاہدہ اگر کھلی آنکھوں سے کیا جائے، اور جن کی نشاندہی سے اگر صحیح طور پر استدلال کیا جائے، یا کھلے کانوں سے کسی معقول استدلال کو سنا جائے، تو آدمی حق تک پہنچ سکتا ہے، اور یہ بھی معلوم کر سکتا ہے کہ یہ کارخانہ ہستی بے خدا یا بہت سے خداؤں کا ساختہ پرداختہ نہیں ہے، بلکہ توحید کی اساس پر قائم ہے اور یہ بھی جان سکتا ہے، یہ بے مقصد نہیں ہے۔

نرا کھیل اور محض ایک بے معنی طلسم نہیں ہے، بلکہ ایک مبنی بر حقیقت نظام ہے، جس میں انسان جیسی ذی اختیار مخلوق کا غیر جواب دہ ہونا، اور بس یوں ہی مر کر مٹی ہو جانا ممکن نہیں۔

وھو الذی یحی و یمیت وله اختلا ف اللیل و النھار افلا تعقلون

انسان، حیوان، درندے، پرندے، فرشتے جنات وغیرہ ......وہی انہیں جلاتا پیدا کرتا ہے......اور وہی ان پر موت لاتا ہے......رات کا آنا جانا سب اس کے حکم سے ہے......ان میں اسی حکیم کی حکمت اور قدیر کی قدرت کام کر رہی ہے۔

ہے ایک پوشیدہ دست قدرت جو نظم عالم چلا رہا ہے
یہ کہہ رہی ہے کلی کلی اور غنچہ غنچہ چٹک چٹک کر

بل قالو ا مثل ما قال الاولو ن قالوا ء ا ذا متنا و کنا ترابا و عظا ما و انا لمبعو ثون

جزاء اور سزا حشر ونشر سے انکار کوئی بیسویں صدی کی نئی روشن خیالی نہیں یہ قدیم گمراہی تو اتنی

Marfat.com

بوڑھی ہے کہ خود ابلیس کی ہم سن ہے۔

جس کو یقیں ہے دار بقا پر، یوم حساب محشر پر
دار فنا سے جب بھی گیا وہ لرزہ براندام گیا
(شمع فروزاں)

وہ ذات جس نے پہلا جوڑا بنایا

اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی ایک بہت بڑی نشانی یہ بھی ہے کہ اس نے اول تو ہر چیز کا جوڑا جوڑا بنایا، پھر جانداروں میں بھی جوڑے جوڑے بنائے، اور سب سے اہم یہ کہ انسانوں میں بھی جوڑا جوڑا بنایا، اور ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے محبت اور رحمت ڈال دی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

ومن ایته ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیها وجعل بینکم مودة و رحمة ان فی ذلک لا یت لقوم یتفکرون

اس کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس نے تم میں سے بیویوں کو پیدا کیا تا کہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور تمھارے درمیان آپس میں محبت اور رحمت ڈال دی یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر سے کام لیتے ہیں۔

مرد اور عورت کی باہمی محبت، ہر معاشرے کی اکائی ہے۔ ہر خاندان کی ابتداء اور اس میں انسانی نسل کی بقا ہے۔ یہ تعلق کچھ ایسا عجیب ہے کہ انسان اس کے لئے ہر قربانی کر نے کو تیار ہوتا ہے۔ مرد بیچارہ صبح سے شام تک محنت مزدوری کرتا ہے۔ اس محنت مزدوری کا مشکل سے دسواں حصہ وہ اپنی ذات پر خرچ کرتا ہے۔ باقی ۹ حصے وہ اپنے بیوی بچوں پر نچھاور کردیتا ہے۔ یہ قربانی کرتے ہوئے، کبھی اس کی پیشانی پر بل نہیں آتا۔

ہر شخص اپنے سینے میں جھانک کر دیکھے کہ قربانی کا یہ جذبہ، جس محبت کی وجہ سے اس کے دل میں پیدا ہوا ہے، وہ اس کا اپنا پیدا کردہ نہیں ہے، بلکہ کہیں باہر سے اس کے دل میں ڈالا گیا ہے۔ ورنہ اس طرح کی قربانی وہ دنیا میں، ان لوگوں کے لئے بھی، جو اس کے

Marfat.com

قریب ترین رشتہ دار ہیں نہیں کر سکتا تھا۔

ماں کو ممتا کس نے دی؟

اس طرح سے ماں کی ممتا کا حال بھی بہت عجیب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

حملته امه كرها و وضعته كرها و حمله و فصله ثلثون شهرا (احقاف ۱۵)

اس کی ماں نے اسے تکلیف کے ساتھ پیٹ میں رکھا اور تکلیف کے ساتھ جنا اور حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت کم از کم تیس مہینوں کی ہے۔

وہ کونسا آرام ہے، جو ماں اپنے لخت جگر کے لئے قربان نہیں کرتی؟ وہ کون سی تکلیف ہے، جو ماں اپنی اولاد کی راحت کے لئے نہیں اٹھاتی؟ سچی بات یہ ہے کہ ممتا سے زیادہ پر جوش اور ناقابل تسخیر جذبہ اور کوئی نہیں ہے۔ ماں کے دل میں ممتا کا یہ جذبہ کہاں سے آ گیا؟ کسی ماں سے پوچھئے کہ یہ جذبہ کیا اس نے خود ہی پیدا کر لیا ہے، یا یہ جذبہ کہیں باہر سے اس کے دل میں ڈالا گیا ہے؟

باپ کی قربانی اور ماں کی ممتا کی توجیہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس رحمٰن و رحیم نے اپنی صفت رحمت کا عکس، اس کائنات کے جانداروں پر ڈالا، اور جہاں وہ معمولی سا عکس، ہر ماں کی ممتا کی صورت میں نمودار ہوا، وہاں ہر باپ کے ایثار میں ڈھل گیا۔ پھر دیکھئے کہ یہ ممتا کا کوئی بے سروسامان جذبہ ہی نہیں، بلکہ ربوبیت کا مکمل مظہر ہے۔

بچہ پیدا ہوتے ہی ماں نے جس محبت سے اسے جس سینے سے لگایا، وہیں پر بچے کی غذا کا سرچشمہ موجود ہے۔ بچہ پستانوں سے دودھ پینا شروع کر دیتا ہے۔ پھر اس میں بھی نظم و ترتیب ملاحظہ فرمایئے، کہ ابتداء میں بچے کا معدہ کمزور ہوتا ہے، تو اسی مناسبت سے دودھ کا قوام بھی شروع میں پتلا ہی ہوتا ہے، پھر جوں جوں بچہ بڑھتا جاتا ہے، اسی مناسبت سے دودھ کا قوام بھی گاڑھا ہوتا چلا جاتا ہے، اور چکنائی دار اور مقوی عناصر بڑھتے چلے جاتے ہیں، اور جونہی بچہ اس قابل ہوتا ہے، کہ وہ دودھ کے علاوہ بھی کچھ اور غذائیں ہضم کر سکے، ماں کا دودھ بھی خشک ہونے لگتا ہے۔

Marfat.com

ماں کی اس قدر منظم اور مرتب مامتا! حالانکہ محبت عام طور پر منظم اور مرتب نہیں ہوا کرتی، کہاں سے ماں کے وجود میں آئی؟ ماں کے پستانوں میں دودھ لانے میں ماں کی مرضی کا کس حد تک ہاتھ ہے؟ دودھ کیا ہوا کہ مہمان کی آمد کا استقبال ہوا۔ ادھر سے بچہ پیدا ہوا ادھر سے دودھ جاری ہوا۔

پروردگار کا یہ سارا نظام، اگر پروردگار کی ذات کے بغیر کسی کی سمجھ میں آتا ہے، تو بلا شبہ اس شخص کو اپنی سمجھ کا علاج کرانا چاہئے۔

پروردگار کی شان کا ایک کرشمہ دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو پیدا فرمانے کے بعد انہیں بغیر کسی رہبر کے یونہی چھوڑ نہیں دیا۔ بلکہ ان کے دل میں زندگی گزارنے کا یہ سلیقہ پیدائش کے ساتھ ہی الہام فرما دیا۔ اگر زندگی گزارنے کا یہ سلیقہ ان کے دل میں نہ ڈالا جاتا تو کوئی بچہ کبھی جوان نہ ہوتا۔

بچہ پیدا ہوتے ہی ماں کے پستانوں کو چوسنا شروع کر دیتا ہے۔ اگر چوسنے کا یہ فن اللہ تعالیٰ اس کے دل میں الہام نہ فرماتا، تو دنیا کی کوئی طاقت بچے کو دودھ نہ پلا سکتی۔ صرف انسانوں پر ہی بس نہیں، بلکہ تمام جانوروں کو اللہ تعالیٰ نے اس کی ضرورت کے مطابق، ابتدائی ہدایت ان کے دل میں ڈال دی۔

الذی خلق فسویٰ والذی قدر فهدیٰ (الاعلیٰ ۲ تا ۳)

وہ ذات جس نے پیدا کیا پھر اسے درست کر دیا اور جس نے ہر وجود کے لئے ایک اندازہ ٹھہرا دیا اور پھر اس پر راہ عمل کھول دیا۔

پھر ہر چیز کو اس کی ضرورت کے مطابق سامان عطا فرمایا۔ چیونٹی کو سونگھنے کی دور رس قوت عطا فرمائی، تاکہ وہ دور دور جا کر اپنی غذا حاصل کر سکے۔ چیل اور عقاب کو تیز نگاہ عطا فرمائی، تاکہ بلندی پر اڑتے ہوئے اپنا شکار دیکھ سکے۔

پھر شہد کی مکھیوں کو خاص قسم کا گھر بنانے کی تربیت دی۔ ایسی شکل کہ اس سے بہتر گھر ڈیزائین کرنا ناممکن ہے۔ کبھی کسی پرندے کے آشیانے کی طرف غور سے دیکھیں، اور اس انجینئر یا یونیورسٹی کا نام بتائیں، جہاں سے اس قدر عمدہ مکان بنانے کی صلاحیت سے یہ

Marfat.com

پرندہ بہرہ ور ہوا ہے۔تو جانوروں اور انسانوں میں الہامی علم کی توجیہہ اگر خدا کی ذات کے علاوہ کہیں اور ممکن ہے،تو ہمیں بھی بتایا جائے۔اس لئے کہ ابھی تک فلسفہ اور سائنس سوائے حیرت کے اس موضوع پر کسی اور توجیہہ کا اضافہ نہیں کر سکے۔

کیا اللہ کے علاوہ کوئی اور بھی الہ ہے

ام لھم الہ غیر اللّٰہ سبحان اللّٰہ عما یشرکون (الطور) کی ان کے لئے اللہ کے سوا کوئی اور بھی الہ (معبود) ہے اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ شریک لاتے ہیں۔

جو لوگ خالق کائنات کو چھوڑ کر،اس کی مخلوق میں سے اوروں کو الہ بنائے ہوئے ہیں ان سے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں،جو کہ خود اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں،ایسے بے سمجھ بدقسمت لوگوں سے سوال ہو رہا ہے کہ کیا اللہ کے علاوہ کوئی اور بھی الہ ہے؟ جو کہ عبادت کے لائق ہے مشکل کشا ہے؟ حاجات پوری کرتا ہے؟ تو لاؤ دکھلاؤ۔پھر اللہ تعالیٰ خود ہی فرماتا ہے:-

سبحان اللّٰہ عما یشرکون اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ شریک ٹھراتے ہیں

کسی بھی امر میں اس کا کوئی بھی شریک نہیں

وہ رب خلق ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے

کسی امر میں اس کا کوئی شریک نہیں

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

لا الہ الا ھو الیہ المصیر (المومن ۳) کوئی معبود اس کے سوا نہیں اسی کی طرف پلٹنا ہے

وہ ہر طرح واحد متفرد بلا شریک ہے۔ الیہ المصیر سب کا مرجع و منتہی وہی ہے۔یہ نہیں کہ کوئی اس کے حضور آنے سے بچ جائے۔سابقہ سب کو صرف اسی سے پڑنا ہے۔اپنے ہر قول و عمل کا حساب اسی کو دینا ہے۔جیسا کہ سورۃ غاشیہ میں فرمایا:-

Marfat.com

ان الینآ ایابھم ثم ان علینا حسابھم ‎ بے شک ان کا آنا ہمارے ہی پاس ہوگا ہمارا ہی کام ان سے حساب لینا ہوگا۔ (الغاشیۃ ۲۵۔۲۶)

حساب، مراجعت اور جزا و سزا سب کا تعلق صرف ذات باری سے ہے۔

ہمیں جو ذاتِ اقدس محفل دنیا میں لائی ہے
اسی کی سمت ہم سارے بالآخر لوٹ جائینگے

وہ اکیلا سب کو سنبھالے ہوئے ہے

اور دوسروں کو قائم رکھے ہوئے ہے۔

اللّٰہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ‎ اللہ وہ ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہی وہ زندہ ہے سب کو سنبھالنے والا۔ (آل عمران)

اس خدائے واحد کا شریک نہ ذات میں، نہ صفات میں، نہ کوئی افعال میں ہے۔ دنیا میں ایسے مشرک مذہبوں کا وجود رہ چکا ہے، اور اب بھی ہے۔ جو کہتے ہیں کہ خدائے اعظم تو بے شک ایک ہی ہے، لیکن اس کے ماتحت شعبہ وار چھوٹے چھوٹے خدا، دیوتا اور دیویاں تو بہت سی ہیں۔ قرآن مجید ان سب کی تردید کر کے کہتا ہے کہ نفس، وجود ہی کسی دوسرے خدا کا نہیں۔ نہ چھوٹے کا نہ بڑے کا۔ الوہیت و ربوبیت تمام تر ایک ہی ذات میں ہے۔ آیت علاوہ ان جاہلی مذاہب کے خاص طور پر مسیحی عقائد کے بھی رد میں ہے۔

الحی وہ خدا ہے، جو ہمیشہ زندہ ہی ہے، زندہ ہی رہا ہے، زندہ ہی رہے گا۔ موت کا اس کے لئے کوئی امکان ہی نہیں۔ نہ صلیب کے اوپر، نہ کسی اور طرح۔ اس کی حیات جس طرح آج تک قائم ہے، ہمیشہ سے قائم ہے۔

یہ نہیں کہ اسے بار بار قالب بدلتے رہنے کی ضرورت پیش آئے۔ کبھی وہ انسان بن جائے، اور کبھی نعوذ باللہ حیوان۔ وہ زندہ معاذ اللہ اسطرح کا نہیں کہ ہر سال اس پر موت طاری ہوا کرے، اور پھر وہ حیات تازہ حاصل کرتا رہے۔

الحی کے لفظ نے اس کی صفت حیات کا اظبات کر کے ان سارے خرافات کی

Marfat.com

تردیدی کردی۔ القیوم وہ بذات خود قائم ہے اور ساری مخلوقات اس کے وجود سے قائم ہے۔ یہ نہیں کہ وہ خود بھی کسی معنیٰ میں کسی دوسرے کا محتاج ہو۔ جیسا کہ مسیحیوں کا عقیدہ ہے کہ جس طرح بغیر باپ کے تنہا خدا نہیں۔ (انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس جلد ۷ ص ۵۳۶)

گویا نعوذ باللہ ابن اللہ اور اللہ دونوں اپنی خدائی میں ایک دوسرے کے محتاج ہیں صفت قیومیت کا اثبات کر کے، قرآن مجید نے فرزندیٔ خدا کے عقیدہ کی جڑ ہی کاٹ دی۔ بہت سے جاہلی مذہب ایسے بھی ہیں، جو ایک طرف خدا کو خدا بھی مانتے جا رہے ہیں، لیکن ساتھ ہی اس کے بھی قائل ہیں کہ وہ پیدا کسی اور سے ہے۔

خدائی تک کا دعویٰ کر گئے جو بزم عالم میں
ہر اک ذہن و نظر سے غائب اب انکا نشاں تک ہے

کیا انہوں نے اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو نہیں دیکھا

جن کے سائے داہنی اور بائیں طرف جھکتے رہتے ہیں، اور وہ اللہ کے تابع اور اس کے سامنے عاجز ہیں، آسمان اور زمین کی ساری مخلوق اپنے پروردگار سے ڈرتی ہے۔

اولم یروا الیٰ ما خلق اللّٰہ من شیء یتفیؤ ظلالہ عن الیمین والشمآئل سجداً للّٰہ وھم دخرون و للّٰہ یسجد ما فی السموت وما فی الارض من دآبة والملٓئکة وھم لا یستکبرون یخافون ربھم من فوقھم ویفعلون ما یؤمرون (النحل ۴۸۔۵۰)

کیا انہوں نے اللہ کی پیدا کی ہوئی ان چیزوں کو نہیں دیکھا جن کے سائے داہنی طرف اور بائیں طرف جھکتے ہیں تابع ہیں اللہ کے اور (اللہ کے روبرو) عاجز ہیں اور اللہ ہی کے مطیع ہیں جتنی چلنے والی چیزیں آسمان میں ہیں اور جتنی زمین میں ہیں اور فرشتے بھی اور وہ اپنی بڑائی نہیں کرتے وہ ڈرتے رہتے ہیں اپنے پرودگار سے جو ان پر بالا دست ہے اور وہ وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم ملتا رہتا ہے۔

Marfat.com

کیا یہ لوگ اسپر غور نہیں کرتے کہ تکوینی طور پر اس کائنات کی ایک ایک چیز یہاں تک کہ سایہ دار چیزوں کے سائے بھی، حکم الٰہی کے مطیع ہیں۔ مشرک جاہلی قوموں نے سایہ کے متعلق بھی عجیب عجیب تو ہمات گھڑ رکھی ہیں۔ قرآن مجید میں سب کا قلع قمع کر کے بتایا ہے کہ سارے سائے اور سایہ دار چیزیں قانون الٰہی ہی کی محکوم ہیں ۔

سُجَّدًا لِلّٰه...... سُجَّدًا یہاں اپنے اصلی معنےٰ میں ہے، یعنی فرمانبردار۔ جیسا کہ ہر مخلوق کو اپنے خالق اور فاعل حکیم کے روبرو ہونا ہی چاہیے۔ آیت کا حاصل یہ ہے کہ مخلوق چھوٹی یا بڑی کوئی سی بھی ہو، اور عالم ارواح یا عالم اجسام میں کہیں بھی ہو، سب کی سب عظمت الٰہی کی مسخر و منقاد ہیں۔

جب تک تکوینی طور پر زمین و آسمان کی ساری مخلوق زندہ و متحرک، اللہ تعالیٰ کی مطیع و فرمانبردار ہے، اور سب سے بڑھ کر خود فرشتے، جو ایک لحاظ سے اعظم مخلوقات ہیں، اور مشرکوں نے انہیں کو دیوی دیوتا قرار دیا، اور خدا کے مدمقابل سمجھا ہے، وہ تو خاص طور پر مطیع ہیں، تو ان مشرکوں بیچاروں کی بساط ہی کیا ہے ۔

یَسْتَکْبِرُوْنَ کے باب استفعال سے، بعض نے یہ نکتہ پیدا کیا ہے کہ ملائک کے دل میں اپنی بڑائی تک نہیں پیدا ہوتی، چہ جائکہ خود بڑائی کرنے لگیں۔ شرک کی اصل و بنیاد عموماً اسی غیر اللہ کے خوف پر ہوتی ہے۔ مشرک انسان سمجھتا یہ ہے کہ فلاں طاقتیں ایسی ہیں، جو مجھے نقصان پہنچا سکتی ہیں، سو انہیں راضی رکھنے کے لئے ان کے آگے یوں نظر ماننی چاہیے، یوں بھینٹ چڑھانا چاہیے۔ قرآن مجید نے اسی پر ضرب لگائی ہے۔ (ماجدی)

فنا و بقا کا ہے مالک وہی
کسی سے نہ ڈر تو خدا کے سوا

کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتا ہے؟

سب کے سب جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہیں، کوئی ارادۃً اور کوئی جبراً بایں حال، تم پھر بھی اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو کارساز سمجھتے ہو۔ حالانکہ انہیں اپنے نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں۔

Marfat.com

وللّٰہ یسجد من فی السموت والارض طوعا و کرھا وظلٰلھم بالغدو والاصال قل من رب السموات والارض قل اللّٰہ قل افتخذتم من دونہ اولیآء لا یملکون لانفسھم نفعا ولا ضرا قل ھل یستوی الاعمی والبصیر ام ھل تستوی الظلمات والنور ام جعلوا للّٰہ شرکآء خلقوا کخلقہ فتشابہ الخلق علیھم قل اللہ خالق کل شیء وھو الواحد القھار (الرعد ۱۵۔۱۶)	اور اللہ ہی کے آگے جھکے رہتے ہیں (سب) جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں ارادۃً اور کوئی جبراً اور ان کے سائے بھی صبح وشام کے وقت آپ پوچھئے کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ آپ ہی کہہ دیجئے کہ اللہ (پھر) کہیے کہ تو کیا تم نے (پھر بھی) اس کے سوا اوروں کو کارساز قرار دے لیا ہے جو اپنی ہی ذات کے لئے بھی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتے؟ آپ کہیے کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہوسکتا ہے؟ یا یہ کہ کہیں تاریکی اور روشنی برابر ہوتی ہے؟ یا یہ کہ انہوں نے اللہ کے شریک ایسے ٹھہرا رکھے ہیں کہ جنہوں نے اسکی خلق کی طرح کسی کو خلق کیا ہے؟ جس سے ان کو خلق میں اشتباہ ہوگیا آپ کہہ دیجئے اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہ واحد ہے غالب ہے۔

یعنی ساری کی ساری مخلوقات اللہ ہی کی قانون تکوینی کی مطیع منقاد ہے، کسی اور کی نہیں۔ سب کے سب اللہ ہی کے آگے جھکے ہوئے، اور اس کی مشیت کے مطیع ہیں۔ یعنی زمین وآسمان کی ہر مخلوق اسی معنی میں اللہ کو سجدہ کر رہی ہے کہ وہ اس کے قانون کی مطیع ہے اور اس کی مشیت سے بال برابر بھی سرتابی نہیں کر سکتی۔ مومن اس کے آگے برضاو رغبت جھکتا ہے، تو کافر کو مجبوراً جھکنا پڑتا ہے۔ کیونکہ خدا کے قانون فطرت سے ہٹنا، اس کی قدرت سے باہر ہے۔ سایوں کے سجدہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ اشیاء کے سایوں کا صبح وشام مغرب اور مشرق کسی کے امر کی مطیع اور کسی قانون سے مسخر ہیں۔

وجود خالق یکتا سے کیوں اعراض کرتا ہے
ادھر آ دیکھ نظم دو جہاں چشم تفکر سے

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا اولادِ آدم سے اہم سوال اور ان کا جواب

واذ اخذ ربک من بنیٓ اٰدم من ظھورھم ذریتھم واشھدھم علیٰ انفسھم الست بربکم قالوا بلیٰ شھدنا ان تقولوا یوم القیامۃ انا کنا عن ھٰذا غٰفلین. (الاعراف ۱۷۲)

اور جب نکالا تیرے رب نے بنی آدم کی پیٹھوں سے ان کی اولاد کو اور اقرار کرایا ان سے ان کی جانوں پر کیا میں نہیں ہوں تمہارا رب؟ بولے ہاں ہے۔ ہم اقرار کرتے ہیں (یہ اس لئے ہوا) کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہنے لگو کہ ہم تو اس سے بے خبر تھے۔

بقدر ضرورت انہیں سمجھ عطا کر کے واقعہ عالم ارواح کا بیان ہو رہا ہے۔ اس سے پہلی آیات میں بنی اسرائیل کے میثاقِ توحید کا ذکر ہے۔ اور اس سے پہلے بھی بنی اسرائیل کو بار بار ان کا میثاق توحید یاد دلایا جا چکا ہے۔ اس پر سوال ہو سکتا تھا کہ اسرائیلی میثاق، دنیا کی غیر اسرائیلی آبادی کے لئے کیونکر حجت بن سکتا ہے؟

اب بیان اس کا ہو رہا ہے کہ توحید کا عہد تو ساری نسلِ انسانی سے لیا جا چکا ہے۔ اور توحید شناسی، توحید پرستی انسان کی فطرت میں راسخ کی جا چکی اور بشر کی سرشت میں رچی جا چکی ہے۔ فطرت اگر مسخ نہیں ہو چکی ہے، تو ایک خالق و رازق و مربی کا اعتراف ہر فطرتِ سلیم کا جزو ہے۔

چکھ لیتا ہے جو ذائقۂ بادۂ توحید
رہتا ہے بس مرگ بھی مستانۂ توحید

ایک روایت میں ہے کہ ہر مولود مذہب اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جیسا کہ مویشی بھلے چنگے پیدا ہوتے ہیں کیا کوئی کان کٹا پیدا ہوتا ہے؟ لیکن ان کے کان کاٹ کر ان کو بگاڑ دیتے ہیں۔ ا

حضرت انس بن مالک ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز ایک دوزخی سے پوچھا جائے گا کہ بتاؤ تو اگر زمین اور اس پر جو کچھ ہے، تمہیں اس کا

Marfat.com

مالک بنا دیا جائے، اور تمہیں کہا جائے کہ یہ سب کچھ فدیہ میں دے کر کیا تم نجات حاصل کرو گے؟ تو وہ کہے گا یقیناً ایسا کروں گا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تو تم سے اس سے بہت ہی کم کا مطالبہ کیا تھا۔ میں نے آدم کی پشت ہی میں تم سے عہد لے لیا تھا کہ کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرانا، لیکن تم شرک کر بیٹھے۔ (ابن کثیر)

جس کی سزا جحیم میں نارِ الیم ہے
وہ شرک ہے وہ شرک جو ظلمِ عظیم ہے

اے انسانو! تمہیں کیا ہو گیا تم اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اقرار نہیں کرتے؟

حالانکہ اسی موجدِ حقیقی نے تمہارے وجود میں اپنی قدرت وصفت کی بے شمار نشانیاں تمہیں دکھائی ہیں۔

مالکم لاترجون للہِ وقارا وقد خلقکم اطوارا (نوح ۱۳، ۱۴)

تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کے لئے کسی وقار کی توقع نہیں رکھتے؟ حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح سے بنایا ہے۔

انسان اپنی پیدائش پر غور کرے، تو اسے علم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے وجود میں اپنی قدرت وحکمت کے کس قدر حیرت انگیز کرشمے دکھائے ہیں۔ اور اس کی نشوونما میں کس قدر عجائبات کارفرما ہیں۔ اس کے وجود کا ایک ایک مرحلہ لگے بندھے، قانون کے تحت کس طرح طے پایا ہے۔ کیا یہ نظام ایک اندھی، بہری، بے علم و بے ارادہ فطرت چلا رہی ہے؟ یا کہ ایک مدبر وحکم وقادرِ مطلق کا کام ہے؟

غذا

انسان جو غذا کھاتا ہے اس میں انسانی تخم موجود نہیں ہوتا، کہ اس سے دوسرا انسان بن جائے۔ یہ غذا جسم میں پہنچ کر بحکم خدا کہیں ہڈی، کہیں گوشت، کہیں بال بنتی ہے، اور ایک خاص مقام پر جا کر اس نطفے میں تبدیل ہو جاتی ہے، جس میں کہ انسان بننے کی استعداد

Marfat.com

ہوتی ہے۔ اور پھر نطفہ ۹ ماہ چند روز رحم کے اندر پرورش پا کر ایک جیتا جاگتا، خوبصورت انسان بن کر انسانوں کے سامنے آجاتا ہے۔

کیا یہ تخلیقِ انسان، انسان کا اپنا فعل ہے؟ یا پسِ پردہ کسی زبردست طاقت کا؟ پھر کوئی اندھا، بہرا، گونگا پیدا ہوتا ہے، کوئی صحیح وسالم......کوئی لڑکا پیدا ہوتا ہے، تو کوئی لڑکی ......لڑکے لڑکیوں کا تناسب بھی برابر رہتا ہے......

یہ نظم وضبط کون چلا رہا ہے؟ دنیا کے چھوٹے چھوٹے رئیسوں اور سرداروں کے بارے میں تو تم یہ سمجھتے ہو کہ ان کے وقار کے خلاف کوئی حرکت خطرناک ہے، مگر خداوند عالم کے متعلق تم یہ توقع نہیں رکھتے کہ وہ بھی کوئی باوقار ہستی ہوگا۔

اس کے خلاف تم بغاوت کرتے ہو......اس کی خدائی میں دوسروں کو شریک ٹھراتے ہو، اس کے احکام کی نافرمانیاں کرتے ہو...... اس سے تمھیں یہ اندیشہ لاحق نہیں ہوتا، کہ وہ اس کی سزا دے گا......رب کائنات کی عظمت وجلال کے دن کا ظہور کوئی دور اور ناممکن نہیں ہے......فرمایا:-

اگر تم اپنی ہی خلقت کے تمام مراحل پر غور کرو، تو نہایت آسانی سے سمجھ سکتے ہو، کہ جس خدا نے تمھارے جسم کے اندر اپنی قدرت کی یہ نشانیاں دکھائی ہیں، اس کے لئے کیا مشکل ہے کہ تمھارے مر کھپ جانے کے بعد، از سر نو تمھیں اٹھا کھڑا کرے، اور تم اپنی آنکھوں سے اس کا جلال دیکھ لو، کہ سرکشوں اور باغیوں کو وہ کس طرح کیفر کردار کو پہنچاتا ہے؟ تم اس کو العیاذ باللہ بالکل بے حس، بے کس، بے بس اور بے حمیت خیال کئے بیٹھے ہو، کہ اس کی دنیا میں جو چاہو دھاندلی مچاتے پھرو، لیکن اس کی غیرت وحمیت کبھی جوش میں نہیں آئے گی۔ بعینہ یہی مضمون

ما غرک بربک الکریم (الانفطار ۶)

(اے انسان) تجھ کو تیرے رب کریم کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے؟

یعنی انسان جب اپنے دائیں بائیں نعمتوں کے انبار دیکھتا ہے، اور یہ بھی دیکھتا ہے کہ وہ جو چاہتا ہے، کر گزرتا ہے۔ لیکن اس کی پکڑ نہیں ہو رہی ہے، تو وہ آہستہ آہستہ

Marfat.com

ڈھیٹ ہوکر خدا کی پکڑ سے بالکل مطمئن ہو جاتا ہے۔ حالانکہ وہ سوچتا تو آسانی سے سمجھ سکتا تھا کہ خدا نے اس کے لئے اپنی کریمی کی یہ شانیں دکھائی ہیں۔ وہ اس لئے نہیں دکھائی ہیں کہ وہ اسکی دنیا میں دھاندلی مچائے۔

بلکہ ان کی نعمتوں کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے رب کا شکر گزار اور اس امر کا منتظر رہے، کہ ایک دن ان کی نعمتوں باب میں اس سے پرسش ہونی ہے۔ اور اس دن ناشکروں اور نافرمانوں کو اس کی پکڑ سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔

جس میں خوف خدا نہیں ہوتا ۔۔۔ دل وہ حق آشنا نہیں ہوتا
ڈھیل تب تک ہے ظالموں کے لئے ۔۔۔ حشر جب تک بپا نہیں ہوتا
راہ حق میں جو مٹ گیا عاجز ۔۔۔ زندہ ہے وہ فنا نہیں ہوتا

مردہ زمین سے غلہ کا نکالنا اللہ کی نشانی ہے

ومن ایٰتہ یریکم البرق خوفا و طمعاو ینزل من السمآء مآء فیحی بہ الارض بعد موتھا ان فی ذلک لاٰیٰت لقوم یعقلون ومن ایٰتہ ان تقوم السماء والارض بامرہٖ ثم اذادعا کم دعوۃ من الارض اذآ انتم تخرجون (آیت ۲۴.۲۵)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی عظمت پر دلالت کرنے والی، ایک اور نشانی بیان کی جارہی ہے، کہ آسمانوں پر اس کے حکم سے بجلی کوندتی ہے، جسے دیکھ کر کبھی تمھیں وحشت لگنے لگتی ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کڑک کسی کو ہلاک کر دے؟ کہیں بجلی گرے؟ وغیرہ۔ وہی ہے، جو آسمان سے پانی اتارتا ہے اور اس زمین کو جو خشک پڑی ہوئی ہے، جس پر نام نشان کو کوئی ہریالی نہ تھی مثل مردے کے بے کار تھی، اس بارش سے وہ زندہ کر دیتا ہے۔

زمین لہلہانے لگتی ہے...... ہری بھری ہو جاتی ہے...... اور طرح طرح کی پیداوار اگا دیتی ہے...... عقل مندوں کے لئے عظمت الٰہی کی ایک جیتی جاگتی تصویر ہے...... وہ اس نشان کو دیکھ کر یقین کر لیتے ہیں...... کہ اس زمین کو زندگی کرنے والا اللہ ہماری موت کے

Marfat.com

بعد، ہمیں بھی از سرِ نو زندہ کر دینے پر قادر ہے......

اس کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ زمین و آسمان اسی کے حکم سے قائم ہیں...... وہ آسمان کو زمین پر گرنے نہیں دیتا...... اور آسمان و زمین کو تھامے ہوئے ہے...... اور انہیں زوال سے بچائے ہوئے ہے...... اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ تمھیں ڈرانے کے لئے تجلیاں دکھاتا ہے...... اور آسمان سے بارش برساتا ہے...... اور اس سے مردہ زمین کو زندہ کر دیتا ہے...... اس میں بھی عقلمندوں کے لئے، بہت سی نشانیاں ہیں...... اس کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آسمان و زمین اسی کے حکم سے قائم ہیں...... پھر جب وہ تمھیں آواز دے گا، صرف ایک بار کی آواز کے ساتھ ہی...... تم سب زمین سے نکل آو گے۔

ہر ہر اختیار کا مالک صرف اللہ ہے

قل اللھم مالک الملک توتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شی قدیر تولج اللیل فی النھار و تولج النھار فی اللیل و تخرج الحیی من المیت من الحیی وترزق ممن تشاء بغیر حساب

(آل عمران: ۲۶.۲۸)

کہو خدایا ملک کے مالک تو جسے چاہے حکومت دے اور جس سے چاہے چھین لے جسے چاہے عزت بخشے اور جسے چاہے ذلیل کر دے بھلائی تیرے اختیار میں ہے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے رات کو دن میں پروتا ہوا لے آتا ہے اور دن کو رات میں بے جان میں سے جان دار کو نکالتا ہے اور رجاندار ٹیں سے بے جان کو نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

شہہ رگ سے زیادہ قریب ذات

اللہ تعالیٰ کی جستجو اور اسے پالینے کے لئے، انسان نے نہ معلوم کیا کیا جتن کئے ہیں؟ اور کیسی کیسی کٹھن عبادتیں، اور ریاضتیں کی ہیں؟ کسی نے خدا کو صحراؤں میں تلاش کیا،

Marfat.com

کسی نے خدا کو پہاڑوں کی تاریک غاروں میں تلاش کیا، کسی نے خدا کو وحشت ناک جنگلوں میں تلاش کیا، کسی نے خدا کو مندروں میں تلاش کیا، کسی نے خدا کو ایک ٹانگ پر کھڑے رہ کر تلاش کیا، مگر خدا کہتا ہے:-

مجھے غاروں، کوھساروں، اور ویرانوں میں تلاش کرنے والو! میں تو
تمھارے بہت قریب ہوں " و نحن اقرب الیه من حبل الورید
واذا سالک عبادی عنی فانی قریب "

اور پھر مجھے پالینے کے لئے تمھیں جانکاہ ریاضتیں اٹھانے کی ضرورت نہیں، بلکہ اس کا صرف ایک طریقہ ہے، میں جس کو بھی ملوں گا، اسی راستے سے ملوں گا اس کے علاوہ میرے ملنے کے تمام راستے اور تمام دروازے بند دیئے گئے ہیں۔ اور بات یہ ہے دوستو! جس نے خدا کو پالیا اس نے سب کچھ پالیا شاعر کہتا ہے:-

اگر اک تو نہیں میرا تو کوئی شئے نہیں میری
جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری

اور مولانا محمد علی جوہر فرماتے ہیں:-

تو کیا ڈر ہے جو ہو ساری خدائی بھی مخالف
کافی ہے اگر ایک خدا میرے لئے ہے

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

اور خدا جب ملے گا، جب انسان اپنی ذات کو پہچانے گا۔ کیوں کہ کہا گیا ہے...... من عرف نفسه فقد عرف ربه ...... حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے حکایت کے انداز میں بڑی قیمتی بات سمجھائی ہے وہ لکھتے ہیں:-

ایک جوہری کے ساتھ ایک چور ہمسفر ہو گیا۔ چور نے کیا دیکھا کہ جوہری کے پاس قیمتی ہیرا ہے۔ دل ہی دل میں کہنے لگا کہ جب رات کو کہیں یہ جوہری سویا، تو میں اس کے اسباب سے، یہ ہیرا نکال کر فرار ہو جاؤں گا۔ جوہری اپنے ہمسفر چور کی نیت سے آگاہ

Marfat.com

ہو چکا تھا۔ جب رات آئی، تو سونے سے پہلے جوہری نے اپنا ہیرا چور کے اسباب میں رکھ دیا اور بے فکر ہو کر سو گیا۔

چور رات بھر جوہری کے اسباب میں ہیرا تلاش کرتا رہا، مگر حیران تھا کہ نہ جانے جوہری نے ہیرا کہاں چھپا دیا ہے؟ مسلسل کئی راتیں اسی طرح مایوسی کے عالم میں گزر گئیں۔ آخر چور نے جوہری سے کہا دن کے وقت تو ہیرا تمھارے پاس ہوتا ہے، رات کو کہاں جاتا ہے؟ مجھے متواتر تین راتیں جاگتے ہوئے گزر گئیں، مگر رات کو ہیرا کہیں نہیں ملتا جوہری نے کہا تم میرے اسباب میں ہیرا تلاش کرتے ہو، کاش! کبھی اپنے اسباب میں بھی ڈھونڈنے کی کوشش کرتے تو تمھیں مل جاتا۔ تو بات یہ ہے دوستو! کہ خدا کو ادھر ادھر تلاش کرنے کی ضرورت نہیں اپنے من میں جھانک کر دیکھ لو، انشاءاللہ خدا مل جائے گا۔

اپنے من میں ڈوب کر پاجا سراغ زندگی
تو نہیں بنتا ہے میرا تو نہ بن اپنا تو بن

اللہ ایک ہے

قل هو الله احد ہ الله الصمد	کہو وہ اللہ ہے یکتا اللہ سب سے بے نیاز ہے اور
ہ لم یلد ولم یولد ہ ولم یکن له	سب اس کے محتاج ہیں نہ اس کی کوئی اولاد ہے
کفوا احد ہ (اخلاص)	اور نہ وہ کسی کی اولاد اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے

سابقہ تشریحات سے یہ بات روشن ہوگئی، اللہ احد کہنے کے بعد اللہ الصمد اور اسکے مابعد والے جملوں کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ اللہ احد میں یہ تمام معنی موجود ہیں۔ جو لوگ توحید کے منکر تھے، یا انہوں نے ماسوا اللہ کو اپنا مقصود قرار دے رکھا تھا، یا اللہ کی اولاد (جیسے نصاریٰ مسیح کو، اور یہود عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا اور مشرکین مکہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں قرار دیتے تھے) ان سب کی صریح اور واضح تردید ہو جائے۔

لم یلد میں ان کفار کی واضح تردید ہے، جو اللہ کے لئے ولد ثابت کرتے تھے۔ (جیسے نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام کو اور یہود عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے اور مشرکین مکہ

Marfat.com

فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں قرار دیتے تھے۔) فرمایا کہ اللہ کسی کا والد نہیں۔

انگریز نے ہندوستان آ کر عیسائیت کی مروجہ تبلیغ شروع کرائی، اور اس کے لئے یورپ سے پوپ اور پادری بلائے۔ ہمارے اکابر نے ڈٹ کر ان کا مقابلہ کیا۔ اور ان کو ہندوستان سے بھگا دیا۔

عیسائیت کی تبلیغ کے سلسلہ میں ایک مرتبہ دہرہ دون میں ان کا جلسہ ہوا پادری نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہا اور اس کو بہت شدومد سے بیان کیا۔ اتفاق سے کوئی عالم اسوقت وہاں موجود نہ تھا۔ ایک بھٹیارہ جو روٹی پکا رہا تھا، سنتا رہا اور انتظار کرتا رہا کہ کوئی جواب دے۔ لیکن جب کوئی جواب دینے والا سامنے نہ آیا، تو وہ بھٹیارہ اپنے ہاتھ جھاڑ کر، انگریز کے سامنے آ کھڑا ہوا، اور کہا:۔

> پادری صاحب! مجھے کچھ آپ سے پوچھنا ہے، لیکن میں جاہل آدمی ہوں۔ بھٹیارہ ہوں، روٹی پکاتے ہوئے اٹھ کر آیا ہوں۔ جواب ایسا دینا کہ میری سمجھ میں آ جائے۔ یعنی جواب علمی انداز کا نہ ہو۔

پادری نے وعدہ کیا۔

بھٹیارہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کی کتنی عمر ہے؟

پادری نے کہا: وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔

بھٹیارہ نے کہا: میں اجل اور ابد کو نہیں جانتا۔ مجھے تو یہ بتا دو کہ وہ کتنے برس کا ہے؟

پادری نے کہا: اچھا تو یہ سمجھ لے کہ ایک لاکھ برس کا ہے۔

بھٹیارہ نے کہا: اب میری سمجھ میں آ گیا۔ اب یہ بتا دو کہ اس کی کتنی اولاد ہے؟

پادری نے کہا: اس کا بس ایک بیٹا ہے، عیسیٰ (علیہ السلام)

بھٹیارہ نے کہا: مجھے دیکھو، میں صرف ساٹھ سال کا ہوں اور میرے دس بیٹے ایسے موجود ہیں کہ اگر تیرے ان میں سے کوئی ایک تھپڑ مار دے تو منہ پھر جائے۔ اب تو بتا کہ تیرا خدا زیادہ طاقتور ہے یا میں۔

پادری لاجواب ہو کر بھاگ گیا۔ یہ واقعہ کسی نے حضرت مولانا یعقوب نانوتویؒ سے آ کر

Marfat.com

بیان کیا۔ مولانا نے فرمایا سبحان اللہ! اللہ کی شان بڑی عجیب ہے۔ وہ کسی سے بھی کام لے لیتا ہے اتنی اونچی دلیل اس نے ایک بھٹیارہ کے دماغ میں ڈال دی۔

اس کو علمی انداز میں اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو ابوت کی صفت باری تعالیٰ کے لئے اچھی صفت ہے، یا بری۔ اگر اچھی ہے تو جس طرح اللہ کی اور صفات بے انتہا ہیں، اسی طرح یہ بھی ایسی ہی ہوتی اور اللہ کی اولاد ایک نہیں بلکہ بے انتہا ہوتی۔ اور اگر یہ بری صفت ہے، تو اللہ کے لئے ایک بیٹا بھی عیب ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عیب سے منزہ اور پاک ہے۔

ولم یولد ...... اور نہ وہ کسی کا جنا ہوا ہے۔ کیونکہ ہر مولود حادث ہوتا ہے اور اللہ حدوث سے پاک ہے۔ حدث الوہیت، احدیت اور صمدیت کے بھی منافی ہے۔ نیز مذکورہ خرابیاں (ترکیب، مجانست وغیرہ) بھی لازم آتی ہیں۔ علاوہ ازیں عدم کے بعد موجود ہونا لازم آتا ہے اور یہ سب باتیں ناممکن ہیں۔ اس جملہ میں ان لوگوں کا جواب ہے، جنہوں نے اللہ کے نسب نامہ کا سوال کیا تھا۔ یعنی اس کو مخلوق پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ جو توالد و تناسل سے وجود میں آتی ہے۔ نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کی اولاد۔

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے والے مشرکین و منکرین توحید اور کفار کی دنیا میں بہت سی قسمیں ہیں۔ اس سورۂ اخلاص نے ان سب کی تردید کی ہے، اور توحید خالص کا سبق دیا ہے۔ کفار کا ایک گروہ تو اللہ کے وجود ہی کا منکر ہے۔ اور بعض وجود باری تعالیٰ کے تو قائل ہیں وجوب وجود کے منکر ہیں۔ بعض دونوں کا مانتے ہیں، مگر صفات کمالیہ کے منکر ہیں۔ بعض یہ سب کچھ مانتے ہیں، مگر پھر عبادت میں غیر اللہ کو شریک ٹھہراتے ہیں۔

عیسائیوں کا ایک فاسد عقیدہ تثلیث ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اقانیم ثلثہ سے مل کر ایک خدا ہے، اور تینوں اقنوم برابر (کے خدا) ہیں۔ گو اس میں ان کے تین فرقے ہیں کہ وہ اقانیم کون کون سے ہیں؟ ایک فرقہ یعقوبیہ، دوسرا نسطوریہ، تیسرا ملکانیہ۔

مگر اس میں وہ سب متفق ہیں کہ تینوں اقنوم برابر کے ہیں۔ خواہ وہ باپ (اللہ) بیٹا (عیسیٰ) روح القدس (جبرئیل) ہوں، یا اور کوئی اس عقیدۂ فاسدہ کی تردید۔ گو لفظ احد

Marfat.com

اور اسکے بعد کے تینوں جملوں سے ہو چکی تھی۔ مگر صراحۃً اس کی تردید جملہ ولم یکن لہ کفوا احد سے فرمائی گئی۔

ھو اللہ احد ان تینوں الفاظ میں بندوں کے مراتب کی طرف اشارہ ہے۔ بندگان خدا کی تین قسمیں ہیں۔

ا.......... مقربین جن کو عالم مشاہدہ کا مقام حاصل ہے۔ جنکی ہمہ وقت حالت یہ ہے، جدھر دیکھتا ہوں، ادھر تو ہی تو ہے۔

بخدا غیر خدا در جہاں چیزے نیست
بے نشاں ازست کز و نام ونشاں چیزے نیست

اور یہ ممکن ہے، کیونکہ مثلاً اگر کوئی شخص سرخ چشمہ آنکھوں پر لگا لے، تو سب چیزیں سرخ اور اگر سبز چشمہ لگا لے، تو سب چیزیں سبز نظر آنے لگتی ہیں۔ اس طرح جن حضرات کو مشاہدہ جمال کا مقام حاصل ہو گیا، اور ان کی آنکھوں پر توحید مستولی ہو گیا، تو کائنات میں جدھر بھی نظر پڑیگی وہی نظر آئے گا جو ان کی نگاہوں میں سما چکا ہے

چو سلطان عزت علم بر کشد   جہاں سر بجیب دعم در کشد

یہ مقربین حضرات انبیاء علیہم السلام، صدیقین و شہداء اور اولیاء میں سے ہوتے ہیں ان کی نگاہ سے کائنات کی ہستی مٹ جاتی ہے اور ان کو لاموجود الا ھو کی حقیقت حاصل ہو جاتی ہے۔ ان کے لئے لفظ ھو فرمایا گیا۔ جو اشارہ مطلقہ ہے مگر مشار الیہ معین ہے۔

ہر پریشان حال کی مصیبت دور کرنے والا کون؟

امن یجیب المضطر	اے کون ہے، جو مضطر (اور بے قرار) کی فریاد کو سنتا ہے؟ اور (
اذا دعاہ و یکشف	اسکی) مصیبت کو دفع کر دیتا ہے۔ جب وہ (مضطر و بے قرار)
السوء و یجعلکم	اس سے فریاد کرتا ہے اور (کون ہے جس نے) تم
خلفاء الارض ء الہ	(انسانوں) کو زمین میں اپنا نائب بنایا ہے۔ کہ زمین کے

Marfat.com

مـع الـلّٰـه قـلـيـلا مـا تذكرون (نمل ۵۔ ۶۳)

مالک بنے بیٹھے ہو...... بولو کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ (جس نے کرم اور احسانات کئے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ (لیکن) تم نصیحت (تو) کم (ہی) قبول کرتے ہو۔

ٹھنڈی ہوا کون لاتا ہے؟

امن يهديكم فی ظلمت البـر والبـحر ومن يرسل الـريـاح بشـرا بين يدی رحمته ء اله مع اللّٰه تعلیٰ اللّٰه عما يشركون (سوره نمل ۵۔ ۶۳)

اچھا کون ہے جو خشکی اور تری کی تاریکیوں میں (ستاروں اور دیگر طریقوں سے) تمھیں راستہ سجھاتا ہے اور گھٹائیں لانے والی ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کو (موسم بہار کا) مژدہ (جانفزا) دینے کے لئے اپنی (باران) رحمت کے آگے آگے کون بھیجتا ہے (کہو) ہے اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود؟ لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں اللہ کی شان اس سے بہت بلند اور بالا ہے۔

وهـو الـذی انشـا لـكـم السـمع والابصار والافئدة

اور اللہ وہ ہے جس نے تمھارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔

تاکہ حق بات کو کانوں سے سنو آنکھوں سے دیکھو، اور دل سے یقین کرو۔ تعجب سے حق تعالیٰ دریافت فرماتے ہیں۔

خزانوں کی چابیاں اللہ کے پاس ہیں

وان مـن شـئـی الا عندنا خزائنه ومـا نـنـزلـه الا بـقـدر معلوم وارسـلنا الريح لواقح فانزلنا من السـمـاء مـا ء فـاسقينكموه وما انتم له بخزنين وانا لنحن نحی

جتنی بھی چیزیں ہیں سب کے خزانے ہمارے پاس ہیں ہم ہر چیز کو اس کے مقررہ انداز سے اتارتے ہیں ہم بوجھل کرنے والی ہوائیں چلا کر پھر آسمان سے پانی برسا کر تمھیں وہ پلاتے ہیں تم کچھ اس کے ذخیرہ کرنے والے

Marfat.com

ونمیت و نحن الوارثون ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستاخرین وان ربک ھو یحشرھم انه حکیم علیم

نہیں ہو ہم ہی جلاتے اور مارتے ہیں اور ہم ہی بالآخر وارث ہیں تم میں آگے بڑھنے والے اور پیچھے ہٹنے والے بھی ہمارے علم میں ہیں تیرا رب سب لوگوں کو جمع کرے گا یقیناً وہ بڑی حکمتوں والا اور بڑے علم والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے خزانے

تمام چیزوں کا تنہا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ ہر کام اس پر آسان ہے۔ ہر قسم کی چیزوں کے خزانے اس کے پاس موجود ہیں۔ جتنا جب اور جہاں چاہتا ہے، نازل فرماتا ہے۔ اپنی حکمتوں کا عالم وہی ہے، بندوں کی مصلحتوں سے بھی واقف وہی ہے۔ یہ محض اس کی مہربانی ہے۔ ورنہ کون ہے، جو اس پر جبر کر سکے؟

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ہر سال بارش برابر ہی برستی ہے۔ ہاں تقسیم اللہ کے ہاتھ ہے۔ پھر آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔

حکم بن عینیہ سے بھی یہی قول مروی ہے۔ کہتے ہیں کہ بارش کے ساتھ اس قدر فرشتے اترتے ہیں، جن کی گنتی کل انسانوں اور جنات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ ایک ایک قطرے کا خیال رکھتے ہیں۔ کہاں برسا اور اس سے کیا اگا۔

بزاز میں ہے کہ اللہ کے پاس کے خزانے کیا ہیں؟ صرف کلام ہے، جب کہا ہو جا ہو گیا۔ اس کا ایک راوی قوی نہیں۔ ہوا چلا کر ہم بادلوں کو پانی سے بوجھل کر دیتے ہیں۔ اس میں سے پانی برسنے لگتا ہے۔ یہی ہوائیں چل کر درختوں کو باردار کر دیتی ہیں کہ پتے اور کونپلیں پھوٹنے لگتی ہیں۔ اس وصف کو بھی خیال میں رکھیئے، کہ یہاں جمع کا صیغہ لائے ہیں، اور ریح عقیمہ میں وصف وحدت کے ساتھ کیا ہے، تاکہ کثرت سے نتیجہ برآمد ہو۔

بارداری کم از کم دو چیزوں کے بغیر ناممکن ہے۔ ہوا چلتی ہے، وہ آسمان سے پانی اٹھاتی ہے، اور بادلوں کو پر کر دیتی ہے۔ ایک ہوا ہوتی ہے، جو زمین میں پیداوار کی قوت پیدا

Marfat.com

کرتی ہے۔ایک ہوا ہوتی ہے، جو بادلوں کو ادھر سے ادھر اٹھاتی ہے۔ایک ہوا ہوتی ہے، جو انہیں جمع کر کے تہہ بہ تہہ کر دیتی ہے۔ایک ہوا ہوتی ہے، جو انہیں پانی سے بوجھل کر دیتی ہے۔ایک ہوا ہوتی ہے، جو درختوں کو پھل دار ہونے کے قابل کر دیتی ہے۔

موت اور زندگی دینے والی ذات

تبارک الذی بیدہ الملک وھو علی کل شئی قدیر الذی خلق الموت و الحیاۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا وھو العزیز الغفور الذی خلق سبع سموات طباقا ماتری فی خلق الرحمن من تفوت فارجع البصر ھل تری من فطور ثم الرجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وھو حصیر (٦٧ الملک : ١ ۔ ٤)

نہایت بزرگ و برتر ہے وہ جس کے ہاتھ میں (کائنات کی) سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے جس نے موت اور زندگی کو ایجاد کیا تا کہ تم لوگوں کو آزما کر دیکھے تم میں سے کون بہتر عمل کرنے والا ہے اور وہ زبردست بھی ہے اور درگزر فرمانے والا بھی جس نے تہہ بہ تہہ سات آسمان بنائے تم رحمان کی تخلیق میں کس قسم کی بے ربطی نہ پاؤ گے پھر پلٹ کر دیکھو اس میں تمھیں کوئی خلل نظر آتا ہے؟ بار بار نگاہ دوڑاؤ تمھاری نگاہ تھک کر نامراد پلٹ آئے گی۔

اللہ کا تعارف

اللہ کی بیان کردہ مثال کے ذریعہ

افی اللہ شک فاطر السموات والارض (١٤: ابراھیم: ١٠)

کیا خدا کے بارے میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا خالق ہے؟

الم تر کیف ضرب اللہ مثلا کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ

کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ نے کلمہ طیبہ کو کس چیز دے مثال دی ہے؟ اس کی مثال ایسی ہے جیسے

Marfat.com

اصلها ثابة و فرعها فی السماء تؤتی اکلها کل حین باذن ربها ویضرب اللّٰه الامثال للناس لعلهم یتذکرون و مثل کلمة خبیثة اجتثت من فوق الارض مالها من قرار (۱۶: ابراهیم: ۲۶،۲۴)

ایک اچھی ذات کا درخت جس کی جڑ گہری زمین میں جمی ہوئی ہے اور شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں ہر آن وہ اپنے رب کے حکم سے اپنے پھل دے رہا ہے یہ مثالیں اللہ اس لئے دیتا ہے کہ لوگ ان سے سبق لیں اور کلمہ خبیثہ کی مثال ایک بد ذات درخت کی سی ہے جو زمین کی سطح سے اکھاڑ پھینکا جاتا ہے اس کے لئے کوئی استحکام نہیں۔

جب میں نعمتیں برساتا ہوں تو بندہ مجھے بھول جاتا ہے

ولئن اذقنا الانسان منا رحمة ثم نزعنها منه انه لیئوس کفور (هود)

اگر کبھی ہم انسان کو اپنی رحمت سے نوازنے کے بعد پھر اس سے محروم کر دیتے ہیں تو وہ مایوس ہو جاتا ہے اور ناشکری کرنے لگتا ہے۔

اللہ کے احسانات کو یاد کرو

یا ایها الناس اذکرو نعمة اللّٰه علیکم هل من خالق غیر اللّٰه یرزقکم من السماء و الارض لا اله الا هو فانی تؤفکون (۳۵: الفاطر: ۳)

لوگو تم اللہ کے جو احسانات ہیں انہیں یاد رکھو کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق بھی ہے جو تمہیں آسمان سے رزق دیتا ہو؟ کوئی معبود اس کے سوا نہیں آخر تم کہاں سے دھوکا کھا رہے ہو؟

قیامت کے دن بندوں کا اللہ کی حمد کرنا

یوم یدعوکم فتستجیبوا بحمده

جس دن تم کو پکارے گا پھر چلے آؤ گے اسکی تعریف کرتے ہوئے۔

یعنی جس وقت خدا کی طرف سے آواز دی جائے گی، ایک ڈانٹ میں۔ سب

Marfat.com

مردے زمین سے نکل کر میدان حشر میں جمع ہو جائیں گے۔ کسی کو سرتابی کی مجال نہ ہوگی۔ ہر ایک انسان، اس وقت مطیع ومنقاد ہو کر، خدا کی حمد وثنا کرتا ہوا حاضر ہوگا۔ گو کافر کو اس وقت کی اضطراری حمد وثنا سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ بعض روایات میں ہے کہ مومنین کی زبان پر یہ الفاظ ہونگے:۔

" الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن یوم یدعوكم فتستجيبون بحمده"

یہ اس روز ہوگا، جس روز اللہ تم کو پکارے گا، اور تم (بلا اختیار) اس کی حمد بیان کرتے ہوئے، حکم کی تعمیل کرو گے۔ یعنی اسرافیل کی زبانی، جب اللہ تم کو قبروں سے میدان قیامت کی طرف حساب فہمی کے لئے طلب فرمائے گا، تو تم (تعمیل حکم اور عمل سے) دعوت کو قبول کرو گے۔ یا (دعوت اور استجابت سے مراد ہے، قبروں سے اٹھایا جانا اور اٹھنا اس صورت میں) یہ مطلب ہے کہ اللہ تم کو قبروں سے اٹھائے گا، اور تم اٹھو گے۔ یعنی فوراً حساب فہمی کے لئے اٹھ کر میدان قیامت میں آجاؤ گے۔

قبروں سے اٹھتے وقت بندوں کا حمد کرنا

بحمده کا یہ مطلب ہے کہ قبروں سے اٹھتے وقت، تم اللہ کی حمد کرو گے۔ اس وقت اقرار کرو گے، کہ اللہ ہی تمھارا خالق ہے، اور دوبارہ زندہ کر کے اٹھانے والا ہے۔ یا بحمده کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح حمد کرنے والے اطاعت کرتے ہیں، تم بھی قبروں سے اٹھنے کے وقت ایسی ہی اطاعت کرو گے۔

بعض علماء نے تفسیر میں لکھا ہے کہ آیت میں خطاب مومنوں کو ہے۔ قبروں سے اٹھتے وقت، مومن اللہ کی ثنا کریں گے۔ کافر حمد نہیں کریں گے وہ تو قبروں سے اٹھتے وقت، ہائے وائے کریں گے، اور کہیں گے:۔

یویلنا من بعثنا من مرقدنا هذا ما وعد الرحمن وصدق المرسلون	ہائے! ہم کو ہماری خواب گاہ سے کس نے اٹھا دیا یہ وہی ہے جس کا اللہ نے وعدہ کیا تھا اور

Marfat.com

یحسرتی علی ما فرطت فی جنب اللّٰہ	پیغمبروں نے سچ کہا تھا۔ ہائے افسوس! ہم نے اللہ کے معاملہ میں کوتاہی کی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرائیل (علیہ السلام) نے اطلاع دی ہے:۔

لا الہ الا اللّٰہ مومنوں کے لئے مرنے کے وقت اور قبروں میں قبروں سے اٹھنے کے وقت انس ہوگا۔ (یعنی یہ کلمہ وحشت کو دور کرنے اور سکون بخشنے کا ذریعہ ہوگا) اے محمد! (ﷺ) اگر آپ دیکھیں گے، تو تعجب ہوگا کہ یہ (مومن) تو قبروں سے سر جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوں گے، اور لا الہ الا اللّٰہ و الحمد للّٰہ کہتے ہوں گے۔ جس کی وجہ سے ان کے چہرے گورے ہوں گے، اور یہ (کافر) پکاریں گے، ہائے افسوس! میں نے اللہ کے حق میں کوتاہی کی، اور اس وقت ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

اللہ بیٹے اور بیٹیوں سے پاک ہے

سورۂ انعام میں ایک موقع پر یہ بیان کرنے کے بعد کہ "جاہلوں، ناخدا شناسوں نے اللہ تعالیٰ کیلئے شریک، ساجھی اور بیٹیاں اور بیٹے ٹھہرائے" اور ارشاد فرمایا گیا:۔

سبحانہ و تعالیٰ عما یصفون بدیع السموت و الارض انی یکون لہ ولد ولم تکن لہ صاحبۃ و خلق کل شیء وھو بکل شیء علیم ذالکم اللّٰہ ربکم لا الہ الا ھو خالق کل شیء	وہ پاک ہے بالا تر ہے ان باتوں سے جو یہ لوگ اس کی نسبت بیان کرتے ہیں وہ تو آسمانوں کا اور زمین کا موجد ہے (اور خود یہ نادان بھی جانتے ہیں اور مانتے ہیں کہ یہ شان اس کے سوا کسی کی بھی نہیں ہوسکتی مگر یہ ظالم اس کے باوجود اس کے شریک اور بیٹیاں بیٹے ٹھراتے ہیں ہیں) حالانکہ کیسے اس کی کوئی اولاد ہوسکتی ہے جبکہ کوئی اس کی شریک زندگی ہی نہیں ہے (بہر حال اس کی کوئی اولاد اور کوئی اس کا شریک نہیں ہے بلکہ سب اس کی مخلوقات ہیں) اس نے سب کو پیدا کیا اور اسکو ہر چیز کا پورا پورا علم ہے۔ لوگو! یہ پاک و برتر اللہ تمھارا پروردگار ہے اس کے

Marfat.com

فاعبدہ وھو علی کل شیء وکیل (انعام : ۱۳) سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں، وہ سب کا خالق ہے لہٰذا تم اسی کی عبادت اور بندگی کرو، اور وہ ہر چیز کا کفیل اور کارساز ہے۔

نگاہیں اس کا احاطہ نہیں کرسکتیں

اس سب کے بعد تنزیہ کے سلسلے میں آخری بات یہ فرمائی:-

لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر (الانعام ع ۱۳) اس کی شان یہ ہے کہ نگاہیں اس کو نہیں پاسکتیں اور وہ نگاہوں کو پالیتا ہے اور وہ بڑا ہی باریک بین باخبر ہے۔

ان آیتوں میں قریب قریب ان سب باتوں سے اللہ تعالیٰ کا منزہ اور مبرا ہونا بیان فرمادیا گیا ہے۔ جو اس کی شان الوہیت و قدوسیت کے خلاف ہیں، اور جن کے بارے میں خدا ناشناسوں اور مشرکوں نے عام طور سے غلطی کھائی ہے۔

پھر قرآن پاک کے اس تنزیہی بیان کی، آخری بات .....لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار......(انسانوں کی بینائیاں جو ان کو یہاں ملی ہوئی ہیں، اللہ کو نہیں پاسکتیں اور سب بینائیوں کو پا رہا ہے) بلاشبہ بڑی اعلیٰ اور بڑی لطیف اور بڑی جامع تنزیہ ہے۔

اس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ کی ہستی اس قدر لطیف اور وراء الوراء ہے کہ ہر وقت قریب تر اور بالکل ساتھ ہونے کے باوجود کوئی نگاہ اس کو نہیں پاسکتی اور وہ سب کی نگاہوں کو پارہا ہے۔

کوئی شئے اسکے مثل نہیں

اسی طرح سورۂ شوریٰ میں ایک جگہ گنتی کے دو حرفوں میں حق تعالیٰ کی پوری تنزیہ و تقدیس بیان فرمادی گئی ہے ارشاد ہے:-

Marfat.com

لیس کمثلہ شیء (شوریٰ ع : ۲) کوئی شئے بھی (جس کو تم جانتے ہو اور جس کا تصور کر سکتے ہو) اس کے مثل نہیں۔

قرآن مجید کے دو حرفی بیان پر غور کیجئے، واقعہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی تنزیہ و تقدیس کا کوئی پہلو، اس سے باہر نہیں رہا، اور ان ہی دو حرفوں نے ان سب چیزوں سے حق تعالیٰ کا منزہ مبرا ہونا بیان کر دیا، جو اس کی شان الوہیت و قدوسیت کے خلاف ہیں۔

کیونکہ اس باب میں جتنی غلطیاں اور گمراہیاں ہوئی ہیں، یا ہوتی ہیں، ان سب کی جڑ بنیاد یہی ہے، کہ لوگ اللہ تعالیٰ کو اس کے افعال و صفات کو اس عالم کی اپنی دیکھی بھالی اور جانی بوجھی چیزوں پر، اور ان کے افعال و صفات پر قیاس کر لیتے ہیں۔

پس قرآن مجید نے "لیس کمثلہ شیء" فرما کر اس غلط بنیاد ہی کو اکھاڑ دیا، اور بتلا دیا کہ اس کی کوئی مثال اور کوئی نمونہ نہیں۔

وہ موجود ہے، لیکن اس کا وجود اس طرح کا نہیں، جس طرح کا دوسری موجودات کا ہے۔ وہ "الحی" یعنی زندہ ہے۔ لیکن دوسرے زندوں کی زندگی اور اس کی زندگی میں کوئی مشارکت اور مشابہت نہیں۔ وہ علیم ہے، سمیع و بصیر ہے، لیکن اس کا علم اور اس کا سننا اور دیکھنا، ہمارے علم اور ہماری سماعت و بصارت سے وراء الوراء ہے۔

وہ سب کے قریب ہے، سب کے ساتھ ہے، لیکن یہ قریب اور ساتھ ہونا، ایسا نہیں جیسا کہ اس دنیا کی کوئی چیز، کسی کے قریب اور کسی کے ساتھ ہوتی ہے۔ اسی طرح رحمت و محبت اور غضب و انتقام اس کی صفتیں ہیں، لیکن ان کی نوعیت وہ بالکل نہیں، جو ہماری ان صفتوں کی ہے۔

بہر حال قرآن مجید کے اس نہایت مختصر تنزیہی بیان نے، ان سب چیزوں کی نفی کر دی، جو حق تعالیٰ کی شان قدوسیت کے خلاف تشبیہ و تمثیل کی وجہ سے، خدا ناشناس لوگ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

"لیس کمثلہ شیء و ھو السمیع البصیر"

Marfat.com

ماؤں کے پیٹوں میں کیا ہے اللہ کو علم ہے؟

و للّٰـه غيب السموت و الارض وما امر الساعة الا كلمح البصر او هو اقرب ان اللّٰه على كل شىء قدير و اللّٰه اخرجكم من بطون امهتكم لا تعلمون شيئا و جعل لكم السمع و الابصار و الافدة لعلكم تشكرون وربك يخلق ما يشاء ويختار (٢٨: القصص: ٦٨)

آسمان و زمین کا علم صرف اللہ ہی کو ہے قیامت کا امر تو ایسا ہی ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ نے تمھیں تمھاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا ہے کہ اس وقت تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے اسی نے تمھارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے کہ تم شکر گزاری کرو۔ تیرا رب پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے اور (وہ خود ہی اپنے کام کے لئے جسے چاہتا ہے) منتخب کر لیتا ہے۔

اللہ انصاف کو پسند کرتا ہے

شهد اللّٰـه انه لا اله الا هو والملائكة و اولو العلم قائما بالقسط لا اله الا هو العزيز الحكيم (٣: آل عمران: ١٨)

اللہ نے خود اس بات کی شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی خدا نہیں اور (یہی شہادت) فرشتوں اور سب اہل علم نے بھی دی ہے۔ وہ انصاف پر قائم ہے۔ اس زبردست حکیم کے سوا فی الواقع کوئی خدا نہیں ہے۔

اعلموا ان اللّٰه يحيى الارض بعد موتها قد بينا لكم الآيات لعلكم تعقلون (٥٧: الحديد: ١٧)

خوب جان لو کہ اللہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے' ہم نے نشانیاں تم کو صاف صاف دکھا دی ہیں' شاید کہ تم عقل سے کام لو۔

Marfat.com

جنت کے لئے اللہ کی بندگی نہ کرو

ومن الناس من يعبد الله على حرف فان اصابه خير اطمان به وان اصابته فتنة انقلب على وجهه خسر الدنيا و الآخرة ذلك هو خسران المبين (الحج: ۱۱)

اورلوگوں میں کوئی ایسا ہے جو کنارے پر رہ کر اللہ کی بندگی کرتا ہے اگر فائدہ ہوا تو مطمئن ہو گیا۔اور جو کوئی مصیبت آ گئی۔تو الٹا پھر گیا اس کی دنیا بھی گئی اور آخرت بھی گئی یہ ہے صریح خسارہ۔

یہ بت مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے

يايها الناس ضرب مثل فاستمعوا له ان الذين تدعون من دون الله لن يخلقو ذبابا ولو اجتمعوا له وان يسلبهم الذباب شيئا لا يستنقذوه منه ضعف الطالب والمطلوب ما قدر الله حق قدر ان الله لقوى عزيز

(۲۲:الحج:۷۳، ۷۴)

لوگوں کو ایک مثال دی جاتی ہے غور سے سنو جن معبودوں کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ سب ملکر ایک مکھی بھی پیدا کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو اسے چھڑا بھی نہیں سکتے مدد چاہنے والے بھی اور جن سے مدد چاہی جاتی ہے وہ بھی کمزور ان لوگوں نے اللہ کی قدر ہی نہ پہچانی جیسا کہ اس کے پہچاننے کا حق ہے واقعہ یہ ہے کہ قوت اور عزت والا تو اللہ ہی ہے۔

ان الذين تدعون من دون الله لن يخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا له

(۲۲. الحج: ۸)

جن معبودوں کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ سب مل کر ایک مکھی بھی پیدا کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے۔

ومن الناس من يجادل في الله بغير علم و لا هدى و لا كتاب منير (الحج: ۸)

بعض اور لوگ ایسے ہیں، جو کسی علم اور ہدایت اور روشنی بخشنے والی کتاب کے بغیر گردن اکڑائے ہوئے، خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔

Marfat.com

بتوں کی مثال مکڑی کے جالے کی طرح ہے

مثل الذین اتخذوا من دون اللّٰہ اولیاء کمثل العنکبوت اتخذت بیتاوان اوھن البیوت لبیت العنکبوت لو کانو یعلمون ان اللّٰہ یعلم ما یدعون من دونہ شی ء وھو العزیز الحکیم وتلک الامثال نضربھا للناس وما یعقلھا الا العالمون (۲۹:العنکبوت:۱۔۴۳)

جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے سرپرست بنالئے ہیں ان کی مثال مکڑی جیسی ہے جو اپنا ایک گھر بناتی ہے اور سب گھروں سے زیادہ کمزور مکڑی کا گھر ہوتا ہے کاش یہ لوگ علم رکھتے یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر جس چیز کو بھی پکارتے ہیں اللہ اسے خوب جانتا ہے اور وہی زبردست اور حکیم ہے یہ مثالیں ہم لوگوں کو فہمائش کے لئے دیتے ہیں مگر ان کو وہی لوگ سمجھتے ہیں جو علم رکھنے والے ہیں۔

تم اللہ کے مقابلے میں کسی کو معبود نہ کہو

یا ایھا الناس اعبدو اربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون الذی جعل لکم الارض فراشا والسماء بناء وانزل من السماء ماء فاخرج بہ من الثمرات رزقا لکم فلا تجعلو اللّٰہ اندادا و انتم تعلمون (البقرہ ۲۱:۲۲)

لوگو! بندگی اختیار کرو اپنے رب کی جو تمھارا اور تم سے پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں ان سب کا خالق ہے تمھارے بچنے کی توقع اسی صورت سے ہو سکتی ہے وہی تو ہے جس نے تمھارے لئے زمین کا فرش بچھایا آسمان کی چھت بنائی، اوپر سے پانی برسایا اور اس کے ذریعے پانی کی پیداوار نکال کر تمھارے لئے رزق بہم پہنچایا پس جب تم یہ جانتے ہو تو دوسروں کو اللہ کا مدمقابل نہ ٹھہراؤ۔

Marfat.com

اللہ کے ساتھ کفر مت کیا کرو

کیف تکفرون باللّٰہ و کنتم امواتا فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ثم الیہ ترجعون ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا ثم استویٰ الی السماء فسواھن سبع سماوات وھو بکل شیء علیم (البقرۃ: ۲۸:۲۹)

تم اللہ کے ساتھ کفر کا رویہ کیسے اختیار کرتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے اس نے تم کو زندگی عطا کی پھر وہی تمھاری جان سلب کرے گا پھر وہی تمھیں دوبارہ زندگی عطا کرے گا پھر اسی کی طرف تمھیں پلٹ کر جانا ہے وہی تو ہے جس نے تمھارے لئے زمین کی ساری چیزیں پیدا کیں پھر اوپر کی طرف توجہ فرمائی اور سات آسمان استوار کئے اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

تمام بادشاہت اللہ کے ہاتھ میں ہے

یہ بھی قرآن مجید کے ان مضامین میں سے ہے، جن کو اتنی کثرت سے بیان کیا گیا ہے، کہ شمار بھی نہیں کیا جا سکتا ہے صرف نمونہ کے طور پر ذیل کی چند آیتیں پڑھ لیجئے ارشاد ہے

قل اللّٰھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر (آل عمران ع ۳)

کہو! اے اللہ! سارے ملک اور ساری کائنات کے مالک تو ہی جس کو چاہے حکومت و بادشاہت دے اور جس سے چاہے چھین لے جسے تو چاہے عزت دے اور جسے تو چاہے رسوائی اور ذلت دے ہر خیر اور ہر قسم کی بھلائی تیرے ہی قبضہ اور اختیار میں ہے (اور صرف خیر اور بھلائی ہی نہیں بلکہ) ہر چیز (بھلی ہو یا بری) تیری قدرت میں ہے۔

اور سورۂ توبہ میں فرمایا:۔

ان اللّٰہ لہ ملک السموت والارض

بے شک اللہ اور صرف اللہ ہی کی فرمانروائی

Marfat.com

یحی و یمیت وما لکم من دون اللّٰہ من ولی ولا نصیر (توبہ ع ۱۴)

اور بادشاہت ہے آسمان وزمین وہی زندگی دیتا ہے اور وہی مارتا ہے اور اس کے سوا کوئی بھی تمھارا حمائتی اور مددگار نہیں ہے۔

اور سورۂ مائدہ میں فرمایا:۔

لِلّٰہ ملک السموت والارض وما فیھن وھو علی کل شیء قدیر (مائدہ: ۱۶)

آسمان وزمین اوران کے اندر کی ہر چیز کی بادشاہت اور حکومت اللہ ہی کے لئے ہے سب پر اسی کی فرمانروائی ہے اور ہر چیز پر اس کی قدرت ہے۔

اور سورۂ شوریٰ میں اللہ تعالیٰ کی اسی ہمہ گیر بادشاہت اور قدرت کو بیان کرتے ہوئے ارشادفرمایا گیا:۔

لِلّٰہ ملک السموات والارض یخلق ما یشآء یھب لمن یشاء اناثا و یھب لمن یشاء الذکور او یزوجھم ذکرانا و اناثا ویجعل منیشاء عقیما انه علیم قدیر (شوریٰ ع ۵)

اللہ ہی کی حکومت اور اسی کا راج ہے آسمانوں اور زمین میں۔ پیدا کرتا ہے، جو وہ چاہتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے، بیٹے عطا کرتا ہے، یا دونوں۔ ان صنفوں، ذکور واناثا کو جمع کردیتا ہے اور رکھتا ہے جس کو چاہتا ہے بے اولاد۔ وہ سب کچھ جاننے والا اور پوری قدرت والا ہے۔

اور سورۂ مومنون میں فرمایا:۔

فتعلی اللّٰہ الملک الحق لا الٰه الا ھو رب العرش الکریم (مومنون)

پس عالی شان دار برتر ہے وہ ہستی جو حقیقی بادشاہ ہے اس کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں عرش عظیم کا مالک ہے۔

اور سورۂ فاطر میں اللہ تعالیٰ کی شان اور بندوں پر اس کے انعامات تفصیل سے بیان فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا:۔

ذالکم اللّٰہ ربکم له الملک والذین تدعون من دونه ما

یہ ہے اللہ تمھارا پروردگار، صرف اسی کی بادشاہی اور اسی کا اختیار ہے اور اس کے سوا تم جن سے دعائیں

Marfat.com

یملکون من قطمیر ان تدعوھم لا یسمعوا دعاء کم ولو سمعوا مااستجابوا لکم و یوم القیامة یکفرون بشرککم ولا ینبئک مثل خبیر یا ایھا الناس انتم الفقرآء الی اللہ واللہ ھو الغنی الحمید ان یشا یذھبکم ویأت بخلق جدید وما ذالک علی اللہ بعزیز

(فاطر: ۲،۳)

کرتے ہو اور اپنی حاجتوں میں جن کو پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے جیسی حقیر سے حقیر چیز کے بھی مالک اور مختار نہیں۔ اگر تم ان سے دعا کرو تو وہ تمھاری دعا نہ سنیں اور اگر سن بھی لیں تو قبول نہ کر سکیں (یعنی تمھارا کام نہ کر سکیں) اور قیامت کے دن وہ انکار کریں گے۔ تمھارے اس شرک سے اور یہ باتیں نہیں بتلائے گا تم کو کوئی علیم وخبیر کی طرح۔ اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور صرف اللہ ہی ہے، جو غنی اور سب سے مستغنی ہے اور وہی لائق حمد ہے۔ (اسے سب کچھ اختیار ہے) اگر چاہے تو تمھیں ایک دم فنا کر دے اور نئی مخلوق لے آئے اور اللہ کے لئے یہ کچھ مشکل بات نہیں۔

اور سورۂ فرقان میں اللہ تعالیٰ کی لاشریک حکومت و بادشاہی اور اولاد سے بھی اس کی پاکی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا:-

الذی لہ ملک السموت والارض ولم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک.

(فرقان: ع ۱)

وہ اللہ جس کی بادشاہی اور جس کا راج ہے آسمان و زمین میں اور اس نے کسی کو اپنی اولاد نہیں بنایا اور کوئی نہیں اس کا شریک حکومت اور بادشاہت میں۔

وان من شیء الا یسبح بحمدہ

(بنی اسرائیل: ۴۴)

اور کوئی چیز نہیں جو اس کی حمد کی تسبیح نہ پڑھتی ہو

ولہ اسلم من فی السموت والارض (آل عمران: ۸۳)

اور آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کے زیر فرمان ہے۔

لہ ملک السموت والارض (التوبہ: ۱۱۶)

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے۔

Marfat.com

تمام جہانوں پر اللہ تعالیٰ کی بادشاہت ہے

قرآن مجید اور حدیث شریف سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے، تمام جہانوں پر اللہ تعالیٰ جو کہ وحدہ لاشریک ہے، کی حکومت و بادشاہت ہے۔ اس کی بادشاہت میں کوئی شریک نہیں ہے۔ اس لئے کائنات کے مطالعے کے بعد قرآن حدیث کی روشنی سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اس کائنات کا واحد مالک و خالق ہے۔ اس لئے لازمی اور فطری طور پر حکمرانی کا حق صرف اور صرف اسی کو حاصل ہے۔

پروردگار نے آدم کی تخلیق کی اور اپنا نائب مقرر کیا، اور اپنے دیئے ہوئے نظام کو چلانے کے احکامات فرمائے، تاکہ اللہ تعالیٰ کی بادشاہت کو عملاً نافذ کرے۔ اور صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کسی انسانی یا غیر انسانی طاقت کو احکامات دینے یا فیصلے کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ قرآن پاک کی رو سے نظام کائنات پر، اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اپنے زور پر قائم ہے جو کسی کے اعتراف کی محتاج نہیں۔ انسانی زندگی کے اختیاری حصہ پر اللہ کی حاکمیت بزور مسلط نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ انبیاء کے ذریعے دعوت دیتا ہے، کہ وہ اس کی حاکمیت کو قبول کریں اس لئے قرآن پاک میں واضح کر دیا گیا۔

آسمان کو بنانے والا کون؟

بنھا رفع سمکھا فسوھا واغطش	اس نے اس کو بنالیا اونچا کیا اس کا ابھار پھر
لیلھا واخرج ضحھا	اس کو برابر کیا اور اندھیری رات اس کی اور کھول نکالی اس کی دھوپ۔

یعنی آسمان کو خیال کرو کس قدر اونچا' کتنا مضبوط' کیسا صاف، ہموار اور کس درجہ مرتب و منظم ہے۔ کس قدر زبردست انتظام اور باقاعدگی کیساتھ اس کے سورج کی رفتار سے رات اور دن کا سلسلہ قائم کیا ہے۔ رات کی اندھیری میں اس کا سماں کچھ اور ہے، اور دن کے اجالے میں ایک دوسری ہی شان نظر آتی ہے۔ (تفسیر عثمانی)

Marfat.com

فسوھا : پھر اس کو ہموار بلا شگاف کے بنایا۔

واغطش لیلھا : اور آسمان سے پیدا ہونے رات کی اضافت اس لئے کی کہ سورج آسمان پر اور سورج کی حرکت سے رات پیدا ہوتی ہے

و اخرج ضحھا : اور آسمان کے سورج کی روشنی نمودار کی اور ایک دن کو اس سے پیدا کیا۔

والارض بعد ذلک دحھا: اور زمین کو اس کے پیچھے صاف بچھا دیا۔

زمین کا بچھانا

آسمان اور زمین میں پہلے کون پیدا کیا گیا؟ اس کے متعلق ہم پیشتر کسی جگہ کلام کر چکے ہیں، غالباً سورہ "فصلت" میں۔

تنبیہ......... "وحـــــی" کے معنی راغب نے کسی چیز کو اس کے مقر (جائے قرار) سے ہٹا دینے کے لکھے ہیں، تو شاید اس لفظ میں ادھر اشارہ ہو، جو آجکل کی تحقیق ہے کہ زمین اصل میں کسی بڑے جرم سماوی کا حصہ ہے، جو اس سے الگ ہو گیا۔ (واللہ اعلم) (تفسیر عثمانی)

پہاڑوں کو زمین میں گاڑنے والا کون؟ اللہ!

حدیث انس بن مالک میں بروایت احمد بن حنبل اس طرح مذکور ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ رب العزت نے زمین کو پیدا فرمایا، تو زمین لرزنے لگی۔ اللہ نے پہاڑوں کو میخوں کی طرح گاڑ دیا، جس سے زمین ٹھہر گئی۔

فرشتوں کو پہاڑ کی شدت سختی پر تعجب ہوا اور پوچھنے لگے:

اے پروردگار! کیا تیری مخلوق میں پہاڑوں سے بھی زیادہ طاقتور چیز ہے؟

اللہ نے فرمایا: ہاں لوہا ہے۔ تو لوہے کی شدت پر فرشتوں نے پوچھا:

اے رب اس سے بھی زیادہ کوئی طاقتور چیز تیری مخلوق میں شدید ہے؟

فرمایا: ہاں اور آگ پیدا کر کے دکھا دی۔ فرشتوں نے اس پر تعجب کرتے

Marfat.com

ہوئے پوچھا : اے رب! کیا اس سے زیادہ طاقتور چیز ہے؟
جواب میں فرمایا :ہاں اور پانی پیدا کر کے دکھا دیا۔اس پر وہی سوال ہوا:
جواب دیا گیا :ہاں اس سے بڑھ کر طاقتور چیز وہ ہوا ہے۔

فرشتوں نے اس پر تعجب کرتے ہوئے عرض کیا: یا رب! کیا اس سے بڑھ کر کوئی طاقتور چیز ہے؟ جواب دیا:

نعم ابن آدم یتصدق بیمینہ لاتعلم شمالہ ما تنفق بیمینہ — اس سے طاقتور چیز انسان کا وہ صدقہ ہے، جو اس طرح دے کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو کہ دائیں نے کیا دیا۔ (معارف کاندھلوی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بغیر اس کے کہ آسمان کی تخلیق سے پہلے زمین پھیلائی جائے اللہ نے زمین کو پیدا کر دیا۔ پھر براہ راست آسمان کو بنانے کا ارادہ کیا اور دو روز میں سات آسمانوں کو ٹھیک بنا دیا۔ پھر دو روز میں زمین کو بچھایا۔ غرض زمین مع اپنی موجودات کے چار روز میں بنائی گئی۔ یعنی ادنیٰ سے اعلیٰ کیطرف ترقی کو ظاہر کر رہا ہے۔ تفسیر اول چونکہ سلف کے کلام سے ماخوذ ہے، اس لئے اولیٰ ہے۔ (تفسیر مظہری)

اخرج منہا مآء ھا و مرعھا والجبال ارسھا — باہر نکالا زمین سے اس کا پانی اور چارا اور پہاڑوں کو قائم کر دیا۔

مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا تو وہ ہلنے لگی۔ پروردگار نے پہاڑوں کو پیدا کر کے زمین میں گاڑ دیا۔ جس سے وہ ٹھہر گئی فرشتوں کو اس پر سخت تعجب ہوا اور پوچھنے لگے:

خدایا تیری مخلوق میں ان پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت چیز کوئی اور ہے؟

اللہ نے فرمایا: ہاں لوہا!
پوچھا : اس سے بھی زیادہ سخت؟
فرمایا : آگ!
پوچھا : اس سے بھی زیادہ سخت؟

Marfat.com

فرمایا : ہوا!

پوچھا : اس سے بھی زیادہ سخت؟

فرمایا : ہاں ہے، وہ ابن آدم ہے، جو اپنے دائیں ہاتھ سے خرچ کرتا ہے اور اس کے بائیں ہاتھ کو خبر بھی نہیں ہوتی۔

ابن جریر میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ زمین کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا، تو وہ کانپنے لگی اور کہنے لگی:۔

مجھ پر تو آدم اور اس کی اولاد کو پیدا کرنے والا ہے، جو اپنی گندگی مجھ پر ڈالیں گے، اور میری پیٹھ پر تیری نافرمانیاں کریں گے۔

اللہ تعالیٰ نے پہاڑ کو گاڑ کر زمین کو ٹھہرا دیا۔ بہت سے پہاڑ تم دیکھ رہے ہو اور بہت سے تمھاری نگاہوں سے اوجھل ہیں۔ زمین کا پہاڑوں کے بعد سکون حاصل کرنا بالکل ایسا ہی تھا، جیسا اونٹ کو ذبح کرتے ہی اس کا گوشت تھرکتا رہتا ہے، پھر کچھ دیر بعد ٹھہر جاتا ہے۔
(تفسیر ابن کثیر)

متاعا لکم و لانعامکم — کام چلانے کو تمھارے اور تمھارے چوپایوں کے یہ سب تمھارے لئے ہے شکر ادا کرو۔

یعنی یہ انتظام نہ ہوتو تمھارا اور تمھارے جانوروں کا کام کیسے چلے؟ ان تمام اشیاء کا پیدا کرنا تمھاری حاجت روائی اور راحت رسانی کے لئے ہے۔ چاہیئے کہ اس منعم حقیقی کا شکر ادا کرتے رہو، اور سمجھو کہ جس قادر مطلق اور حکیم برحق نے ایسے زبردست انتظامات کئے ہیں، کیا وہ تمھاری بوسیدہ ہڈیوں میں روح نہیں پھونک سکتا؟ لازم ہے کہ آدمی اس کی قدرت کا اقرار کرے اور اس کی نعمتوں کی شکر گزاری میں لگے، ورنہ جب وہ بڑا ہنگامہ قیامت کا آئیگا، اور سب کیا کرایا سامنے ہوگا، سخت پچھتانا پڑے گا۔ (تفسیر عثمانی)

اے لوگو! اللہ نے زمین بچھائی اور پہاڑوں کی میخیں قائم کیں، تم کو اور تمھارے چوپایوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے۔ (تفسیر مظہری)

Marfat.com

کائنات میں حکم صرف اللہ ہی کا چلتا ہے

قرآن مجید بتلاتا ہے کہ زمین وآسمان اور ساری کائنات صرف اللہ تعالیٰ کے زیر حکم ہے۔ جس طرح سب کا خالق ورازق اللہ ہے، اسی طرح سب پر حکم بھی صرف اسی کا چلتا ہے۔

له الخلق والامر (اعراف ع ٦) تخلیق بھی اسی کی اور حکم وفرمان بھی اسی کا

سورۂ قصص میں ارشاد فرمایا:-

له الحکم والیه ترجعون (قصص ع ٧) بس صرف اسی کا حکم چلتا ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

وہی جو کچھ کرنا چاہتا ہے، کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے اختیار میں کچھ بھی نہیں۔ نہ کوئی کسی کو وجود دے سکتا ہے، اور نہ کوئی کسی سے وجود لے سکتا ہے۔ نہ موت وحیات پر کسی کو اختیار ہے، اور نہ کوئی کسی کے نفع نقصان کا مختار ہے۔

اور نادان اور گمراہ لوگ اپنی نادانی اور جہالت سے، جن ہستیوں کے متعلق یہ سمجھتے ہیں، کہ دنیا کے نظام میں ان کا بھی کوئی دخل ہے، اور یہ بھی جسے چاہیں، نفع یا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ قرآن مجید جابجا کہتا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے ان کے بس میں کچھ بھی نہیں۔

اگر وہ سب بھی جمع ہو جائیں، تو اپنے اختیار سے کچھ نہیں کر سکتے حتیٰ کہ ایک مکھی اور ایک چیونٹی بھی نہیں بنا سکتے۔ کسی کی بگڑی کو نہیں بنا سکتے۔ کسی کی مدد اور حمایت نہیں کر سکتے۔ قرآن مجید کا یہ بیان ذرا اسی کے الفاظ میں سنیئے:-

ان اللّٰه له ملک السموت والارض یحیی ویمیت وما لکم من دون اللّٰه من ولی ولا نصیر (شوریٰ ع ۱) زمین وآسمان کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہی زندگی اور موت دیتا ہے اور اللہ کے سوا کوئی تمھارا کارساز اور مددگار نہیں۔

Marfat.com

تمھارے معبود کھجور کے چھلکے کی طرح ہیں

سورۂ فاطر میں فرمایا:-

ذالکم اللّٰہ ربکم له الملک والذین تدعون من دونه ما یملکون من قطمیر۔ (فاطر : ع ۲)

یہی اللہ تمھارا پروردگار اور مالک ہے اسی کی بادشاہی ہے اور اللہ کے سوا جن ہستیوں کو تم پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے (جیسی کسی بے قیمت اور حقیر چیز) کی بھی مالک نہیں

اللہ کے سوا کوئی پکار نہیں سن سکتا

سورۂ سبا میں فرمایا:-

قل ادعوا الذین زعمتم من دون اللّٰہ لا یملکون مثقال ذرة فی السموت ولا فی الارض وما لهم فیهما من شرک وما له منهم من ظهیر (سبا ع ۳)

اے پیغمبر! آپ ان سے کہیئے کہ تم اللہ کے سوا جن کو اپنا کارساز اور حاجت روا سمجھتے ہو، ان کو پکار کر تو دیکھو۔ زمین و آسمان میں ان کا ذرہ برابر بھی اختیار نہیں ہے، اور ان میں کسی قسم کی ان کی شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اس کا مددگار ہے۔

مطلب یہ کہ نہ کوئی چیز ان کی ملکیت میں ہے، نہ ان کا ساجھا ہے اور نہ اللہ کو ان سے اپنے کاموں میں مدد لینے کی ضرورت ہے۔

اللہ کے سوا کوئی تکلیف دور نہیں کر سکتا

قل افرء یتم ما تدعون من دون اللّٰہ ان ارادنی اللّٰہ بضر هل هن کاشفات ضره او ارادنی برحمة هل هن ممسکات رحمته قل

اے پیغمبر! آپ ان سے کہیئے کہ تم بتاؤ جن کو تم اللہ تعالٰی کے سوا پکارتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف دینا چاہے تو کیا وہ اس کو دور کر سکتے ہیں؟ یا اگر اللہ تعالٰی مجھے اپنی رحمت سے

Marfat.com

حسبی اللہ علیہ یتوکل المتوکلون (زمر ع ۴) نوازنا چاہے تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو مجھ سے روک سکتے ہی (ہرگز نہیں) آپ کہہ دیجیئے کہ اللہ مجھے کافی ہے اور بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

سورۂ شوریٰ میں فرمایا:-

ام اتخذوا من دونہ اولیاء فاللّٰہ ھو الولی (شوریٰ ع ۱) کیا انہوں نے اللہ کے سوا کچھ کارساز بنائے ہیں؟ پس اللہ تعالیٰ ہی سب کا کارساز ہے۔

نظامِ عالم کو قائم رکھنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

قرآن کہتا ہے کہ زمین و آسمان کے اس نظام کو بلا شرکت غیرے، صرف اللہ تعالیٰ ہی چلا رہا ہے، اور وہی اس کو تھامے ہوئے ہے۔ اگر وہ ایک لمحہ کے لئے اس کو چھوڑ دے، تو کوئی دوسرا اس کو تھام نہیں سکتا، اور پھر ساری کائنات آن کی آن میں فنا کے گھاٹ اتر جائے گی۔

ان اللّٰہ یمسک السموت والارض ان تزرو لا ولئن زالتا ان امسکھما من احد من بعدہ (فاطر ع ۵) اللہ تعالیٰ ہی تھامے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ ٹل نہ جائیں اور اگر وہ ٹل جائیں تو اس کے سوا کوئی ان کو تھام نہیں سکتا

اللّٰہ نور السموت والارض

اور خدائے ذوالجلال اپنے بندے کے نور قلب کی ایک تمثیل پیش کرتے ہیں۔ جسے عالم لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ ارشاد ہے:-

اللّٰہ نور السموت والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیھا مصباح المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کانھا کوکب دری عزوجل آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال طاقچے کی ہے جس میں چراغ ہو جو شیشے کی قندیل میں رکھا ہو شیشہ اس قدر صاف و شفاف ہو گویا وہ چمکتا ستارہ ہے اور چراغ زیتون کے

Marfat.com

یوقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ یکاد زیتھا یضیئ ولولم تمسسہ نار نور علی نور یھدی اللّٰہ لامثال للناس و اللّٰہ بکل شیء علیم (نور ۲۴۔ع۵)

مبارک درخت سے جو نہ شرقی جانب سے نہ غربی جانب سے روشن کیا جاتا ہے جسکا تیل آگ لگائے بغیر ہی چمک اٹھنے کو تیار ہو وہ نور علی نور عز وجل جسے چاہتا ہے اپنے نور کی جانب راہنمائی فرماتا ہے اور لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور عز وجل ہر شئے سے واقف ہے۔

ابن کعب فرماتے ہیں کہ یہ اس نور کی مثال ہے جو ایک مسلم کے دل میں مرکوز ہوتا ہے۔

عبادت کے لائق صرف اللہ

اس سلسلہ میں سورۂ حشر کی یہ آخری آیتیں اور پڑھ لیجئے:۔

ھو اللّٰہ الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ ھو الرحمن الرحیم ھو اللّٰہ الذی لا الہ الا ھو الملک القدوس السلام المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان اللّٰہ عما یشرکون ھو اللّٰہ الخالق الباری المصور لہ الاسمآء الحسنیٰ یسبح لہ ما فی السموت والارض وھو العزیز الحکیم (الحشر ع۳)

وہ اللہ جس کی شان یہ ہے کہ صرف وہی معبود حق ہے اس کے سوا کوئی ہستی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں وہ سب چھپی اور کھلی چیزوں کا جاننے والا ہے۔ وہ بڑا مہربان نہایت رحم ولا ہے۔ وہ اللہ وہی الہ حق ہے۔ اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ وہی حقیقی بادشاہ ہے۔ وہ ''القدوس'' ہے۔ (عیب و نقص کی ہر نسبت سے پاک ہے) ''السلام'' ہے۔ (سلامتی اس کی ایک ایسی صفت ہے کہ اس کے لئے کوئی خطرہ اور اس کو کوئی زوال نہیں۔ ''المومن'' ہے۔ (بندوں کو امن دینے ولا ہے) ''المھیمن'' (ان کا رکھوالا اور نگہبان) ہے ''العزیز'' ہے۔

Marfat.com

قادر مطلق کے سوا تمام چیزیں فانی ہیں

عالم کائنات کو پیدا کرنے ولا اللہ ہے، جو اپنی ہستی کا محتاج نہیں ہے۔ خود اپنی ذات سے قائم ہے، اور تمام عالم کو اس نے قائم کیا ہے۔ جب کوئی یہ کہے کہ خدا نے تمام موجودات کو مخلوق کیا ہے، تو اس قول سے دو معنی مراد لئے جاتے ہیں۔

ایک یہ کہ تمام موجودات اشکال موجودہ، یعنی صورت چشمیہ بخشی۔ دوسرا یہ کہ جو کچھ موجودات، اس وقت ذی وجود ہیں، قبل مخلوق ہونے کے معدوم تھے۔ خالق نے معدودات کو موجودات کر دیا۔

اللہ تعالیٰ اکیلا عالم کو پیدا کرنے ولا ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ قرآن پاک میں بے شمار دلیلیں آتی ہیں۔ تو ایمان درست کرنے کے لئے یہ دلیل ہی کافی ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:-

''یعنی اگر آسمان وزمین میں بہت سے معبود ہوتے تو انتظام جہاں کا بگڑ جاتا''

پروردگار ہمیشہ سے ہے، اور اسکی ہستی کو ابتداء نہیں ہے، اور اس کی انتہا نہیں ہے، اور وہ صانع عالم حی وقیوم ہے۔ کیونکہ علم وقدرت اور ارادہ حیات کے بدون ممکن نہیں ہے۔ یہاں حیات کے معنی وہ نہیں ہیں، جو علماء طبیعات مراد لیتے ہیں۔ یعنی قوت حس اور قوت تغذیہ۔ اور وہ قوت جو اعتدال نوعی کے تابع ہوتی ہے، اسکے طفیل تمام قوائے حیوانی حاصل رہتے ہیں۔

بلکہ حیات سے مراد بقا اور وجود ایسے حالات کے ساتھ ہے کہ اشیاء کو ادراک کر سکے اور ان پر قدرت پروردگار کے سوا تمام اشیاء فانی ہیں۔ کیونکہ قرآن میں ایک اور ارشاد ہے:-

کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال و الاکرام	زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے اور باقی ہے تمھارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا

(سورہ الرحمن)

اور حدیث شریف میں بھی یہ ذکر ہے کہ تمام دنیا فنا ہو گی۔ سائنس نے تحقیق اور تجربات سے ثابت کیا ہے۔ موجودہ کائنات نے ایک نہ ایک دن فنا ہونا ہے۔ اسلئے باقی جو

Marfat.com

ذات رہے گی، وہ باری تعالیٰ کی ذات ہے۔ جو فنا ہونے سے پاک ہے۔ پھر میدان محشر کے بعد بھی باری تعالیٰ کی ذات قائم رہے گی۔ اور اس ذات کی کوئی انتہا بھی نہیں ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی صفات قدیمہ ثابت ہیں، جو اس کی ذات سے قائم ہیں۔ کیونکہ صفت وہی ہوتی ہے، جو موصوف کے ساتھ بھی ہو۔ اگر موصوف کے ساتھ قائم نہ ہو، تو وہ صفت کیا ہوگی؟ جسم نہ ہونا، جوہر نہ ہونا، عرض نہ ہونا محتاج نہ ہونا، وغیرہ۔ یہ صفات سلبی ہیں ان کی دو قسمیں ہیں، ایک صفات ذات دوسری صفات فعل۔

صرف اللہ تعالیٰ ہی زندہ جاوید ہے باقی سب فانی ہیں

قرآن یہ بھی بتلاتا ہے کہ اصلی اور ذاتی زندگی، جس کو کبھی فنا نہیں، صرف اللہ کی ہے اور اس کے سوا جو ہستیاں ہیں، ان سب کی زندگی مستعار ہے۔ اور سب کو فنا کے گھاٹ سے گزرنا ہے۔ ارشاد ہے:۔

هو الحی لا اله الا هو (مومن ع۷) صرف وہی زندہ جاوید ہے اس کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں۔

سورۂ قصص میں فرمایا:۔

کل شیء هالک الا وجهه اس ذات کے سوا جو کچھ ہے سب فنا ہونے والا ہے۔ (قصص ع۹)

اللہ تعالیٰ تمام عیبوں سے پاک ہے

قادر مطلق بے عیب ذات ہے۔ بے نیاز ہے۔ اس کو کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے۔ بلکہ تمام کائنات کی اشیاء، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اس کی حمد و تسبیح بیان کرتی ہے۔ پروردگار مکمل اکمل ذات ہے۔

قرآن پاک میں جگہ جگہ پر بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات بے عیب ہے۔ سورۂ آل عمران کا شان نزول بھی یہی بیان کیا جاتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے، عبداللہ ابن

Marfat.com

مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آنحضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے، تو یوں کہتے:...... اللہ پر سلام...... جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا: یوں نہ کہو، اللہ تو خود سلام ہے۔ بلکہ یوں کہا کرو:-

التحیات للّٰہ والصلوت والطیبات السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ السلام علینا و علی عباداللّٰہ الصالحین۔

نجران کے عیسائی وفد کی آپ ﷺ کے پاس آمد

مفسرین بیان کرتے ہیں، نجران سے عیسائیوں کا ایک وفد آیا تھا۔ جو ساٹھ سواروں پر مشتمل تھا۔ اس میں چودہ سردار تھے اور تین اس قوم کے اکابر و مقتدا۔

ایک عاقب جس کا نام عبدالمسیح تھا، یہ شخص امیر قوم تھا، اور بغیر اسکی رائے کے نصاریٰ کوئی کام نہیں کرتے تھے۔

دوسرا سردار جس کا نام ایہم تھا، یہ شخص اپنی قوم کا معتمد اعظم اور مالیات کا افسر اعلیٰ تھا۔ خورد و نوش اور رسد کے انتظامات اسی کے حکم سے ہوتے تھے۔

تیسرا ابوحارثہ ابن علقمہ تھا، یہ شخص نصاریٰ کے تمام علماء اور پادریوں کا پیشوائے اعظم تھا۔ سلاطین روم اس کے علم اور اس کی دینی عظمت کے لحاظ سے، اس کا اکرام و ادب کرتے تھے۔

یہ لوگ عمدہ اور قیمتی پوشاکیں پہن کر بڑی شان و شکوہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مناظرہ کرنے کے ارادے سے آئے تھے اور مسجد اقدس میں داخل ہوئے۔ آنحضور ﷺ اس وقت عصر کی نماز ادا فرما رہے تھے۔ ان لوگوں کی نماز کا وقت بھی آ گیا تھا، اور انہوں نے مسجد شریف میں ہی مشرق کی طرف منہ کر کے نماز شروع کر دی۔ فراغت کے بعد آنحضور ﷺ سے گفتگو شروع ہوئی۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا: اسلام قبول کر لو۔

Marfat.com

وہ کہنے لگے :ہم آپ سے پہلے اسلام لا چکے ہیں۔

آپ نے فرمایا :یہ غلط ہے، یہ دعویٰ جھوٹا ہے۔ تمھیں اسلام سے تمھارا یہ دعویٰ روکتا ہے، کہ اللہ کی اولاد ہے، اور تمھاری صلیب پرستی روکتی ہے، اور تمھارا خنزیر کھانا روکتا ہے۔

انہوں نے کہا :اگر عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے نہ ہوں، تو بتایئے ان کا باپ کون ہے؟ اور سب کے سب بولنے لگے۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ باپ بیٹے کے مشابہ ضرور ہوتا ہے۔ انہوں نے اقرار کیا۔

پھر فرمایا :تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب حی لا یموت ہے، اس کے لئے موت محال ہے، اور عیسیٰ علیہ السلام پر موت آنیوالی ہے۔ انہوں نے اس کا بھی اقرار کیا۔

پھر فرمایا :تم جانتے نہیں ہو، کہ ہمارا رب بندوں کا کارساز، اور ان کا نگہبان حقیقی اور روزی دینے والا ہے۔

انہوں نے کہا :ہاں۔

حضور ﷺ نے فرمایا :کیا عیسیٰ علیہ السلام بھی ایسے ہی ہیں؟

انہوں نے کہا :نہیں!

حضور ﷺ نے فرمایا :تم جانتے نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی اللہ تعالیٰ کے آگے پوشیدہ نہیں؟ انہوں نے اقرار کیا۔

حضور ﷺ نے فرمایا :تو کیا عیسیٰ علیہ السلام بغیر تعلیم الٰہی اس میں سے کچھ جانتے ہیں؟

انہوں نے کہا :نہیں!

آپ ﷺ نے فرمایا :کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حمل میں رہے، پیدا ہونے والوں کی طرح پیدا ہوئے، بچوں کی طرح غذا دیئے گئے کھاتے پیتے تھے، عوارض بشری رکھتے تھے۔ انہوں نے اس کا اقرار

Marfat.com

کیا۔

حضور ﷺ نے فرمایا: وہ کیسے الٰہ ہو سکتے ہیں؟ جیسا کہ تمھارا گمان ہے۔

اس پر وہ سب ساکت رہ گئے۔ اور ان سے جواب نہ بن آیا۔

اس پر سورۂ آل عمران کی اسی آیات نازل ہوئیں۔ یعنی خدا تعالیٰ ان تمام باتوں سے پاک ہے، جو کہ بشری تقاضے کے متعلق ہوتی ہیں، کیونکہ کھانے، پینے، کپڑے پہننے، پانی پینے، معاشرتی زندگی، معاشی حالت محتاجی وغیرہ سب عیب ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام عیوب سے پاک ہے۔ وہ حی قائم و دائم ہے...... موت بھی عیب ہے، اللہ تعالیٰ اس سے بھی پاک ہے۔ انسانی جسم سے پیدا ہونا، خدا اس سے بھی پاک ہے۔ بیٹا اور والدین ہونا عیب ہے، اس سے اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ اس کو کسی مشورے کی ضرورت نہیں ہے۔

پھر ایک جگہ قرآن پاک میں ارشاد ہوا:

پاکی ہے تمھارے رب کو، عزت والے رب کو، ان کی باتوں سے اور سلام ہے، پیغمبروں پر اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہاں کا رب ہے۔

جزا و سزا کا مالک اللہ تعالیٰ ہے

یقین جانئے اور اعتقاد کر لیجئے کہ قیامت ضرور آئے گی، اور جتنی نشانیاں اس کی حضور ﷺ نے فرمائی ہیں، سب برحق ہیں۔ اس میں تاویل کرنے کی گنجائش نہیں۔ حشر و نشر کا ہونا ضروری ہے۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کو جو پیدا کیا ہے، وہ تین حال سے خالی نہیں۔ یا ضرر حاصل کرنے کے لئے، یا نفع حاصل کرنے کے لئے، یا دونوں میں سے کسی کے لئے بھی نہیں۔

پہلی شق باطل ہے، اسلئے کہ یہ شان رحیمی کریمی کے خلاف ہے، اور تیسری شق بھی باطل ہے، کیونکہ یہ بات حالت معدومیت کی صورت میں بھی حاصل تھی۔ پس باقی یہ رہا کہ اللہ تعالیٰ نے سب کو نفع کے لئے پیدا کیا، اور ظاہر ہے کہ دنیا میں نفع کم ہے اور نقصان زیادہ

Marfat.com

ہے۔ سو تھوڑے سے نفع کا بہت سے نقصان کے لئے اٹھانا، حکمت کے خلاف ہے۔ اس لئے ضرور ہے کہ دنیا کا نفع مقصود نہ ہوگا۔

اس صورت میں لازم ہے کہ اس حیات کے بعد کوئی اور حیات حاصل ہو۔ تاکہ نفع حاصل کرے، اور یہی حشر و نشر اور قیامت ہے۔

رات صرف اللہ کی ذات لاتی ہے

قل اریتم ان جعل اللّٰه علیکم اللیل سرمدا الی یوم القیامة من اله غیر اللّٰه یا تیکم بضیاء افلا تسمعون قل ار ءیتم ان جعل اللّٰه علیکم النهار سرمدا الی یوم القیامة من اله غیر اللّٰه یا تیکم بلیل تسکنوا فیه افلا تبصرون ومن رحمته جعل لکم اللیل والنهار لتسکنوا فیه ولتبتغوا من فضله و لعلکم تشکرون۔ (القصص: ۷۱۔۷۳)

اے نبی کہو! کبھی تم لوگوں نے غور کیا کہ اگر اللہ قیامت تک تم پر ہمیشہ کے لئے رات طاری کردے تو اللہ کے سوا وہ کون سا معبود ہے جو تمھیں روشنی لادے؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ ان سے پوچھو کیا تم نے کبھی سوچا کہ اگر قیامت تک تم پر ہمیشہ کے دن طاری کردے تو اللہ کے سوا وہ کون سا معبود جو تمھیں رات لادے تاکہ تم اس میں سکون حاصل کرسکو؟ کیا تم کو سوجھتا نہیں؟ یہ اسی کی رحمت ہے کہ اس نے تمھارے لئے رات اور دن بنائے تاکہ تم (رات میں) سکون حاصل کرو اور (دن کو) اپنے رب کا فضل تلاش کرو شاید کہ تم شکر گزار ہو۔

اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے

قادر مطلق اکیلا ہے۔ اس کو کوئی پیدا کرنے والا نہیں۔ اور نہ ہی اس کے ساتھ بادشاہت میں کوئی شریک ہے، اور نہ کوئی نائب۔ خدا اس کے سوا ہے۔ اس کا اندازہ درج ذیل مثال کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ ایک بزرگ سے کسی نے سوال کیا کہ خدا تعالیٰ ہر چیز پر

Marfat.com

قادر ہے وہ دوسرا خدا بنا سکتا ہے، جو اس کا نائب خدا ہو؟ تو بزرگ نے فرمایا کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ جیسا چاہے کر سکتا ہے، اور دوسرا خدا بھی بنا سکتا ہے۔ لیکن دوسرا نائب خدا، مخلوق ہوگا اور خود خدا خالق ہوگا۔

پروردگار کی کوئی صورت اور شکل نہیں ہے، جس طرح انسان کی یا درخت کی شکل ہوتی ہے۔ اور حدیث شریف میں ارشاد ہوا ہے۔ ''خدا تعالیٰ نے آدم کو اپنا ہم شکل بنایا'' تو جواب اس کا یہ ہے کہ صورت اور شکل کی اضافت، خدا تعالیٰ کی طرف اضافت بادنیٰ ملابست کی قسم سے ہے، یعنی تھوڑے سے تعلق کے سبب، ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف منسوب کر دیا۔ اظہار کمال اختصاص کے لئے۔

مراد یہاں پر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی صورتیں ایجاد کی ہیں، ان سب میں آدم علیہ السلام کو، اعلیٰ درجہ کی صورت عطا کی۔ جس طرح پاک قرآن میں ارشاد ہوتا ہے'' آدم علیہ السلام میں (اللہ) نے اپنی روح پھونکی۔'' یعنی اس کی روح کو اپنی صفات کا نمونہ عطا فرمایا۔ یعنی علم و حکمت کو اس میں رکھ دیا۔

اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے، اگر اللہ تعالیٰ کا جسم ہوتا، تو اسکے واسطے مکان بھی ضرور ہوتا، اور یہ باطل ہے۔ دوسرے جسم مرکب ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ ترکیب سے منزہ ہے۔ اس لئے ترکیب کو حدث لازم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے علاوہ معبودوں کو پکارنے والے کی مثال

ومثل الذین کفروا کمثل الذی ینعق بما لا یسمع الا دعاء و ندآء صم بکم عمی فھم لا یعقلون (البقرۃ: ۱۷۱)

یہ لوگ جنہوں نے خدا کے بنائے ہوئے طریقے پر چلنے سے انکار کر دیا ہے، ان کی حالت بالکل ایسی ہے، جیسے چرواہا جانوروں کو پکارتا ہے اور وہ ہانک پکار کی صدا کے سوا کچھ نہیں سنتے۔ یہ بہرے ہیں' گونگے ہیں' اندھے ہیں' اس لئے کوئی بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی۔

Marfat.com

کہو! اللہ ایک ہے

قل هل من شركاء كم من يبدؤ الخلق ثم يعيده قل الله يبدء الخلق ثم يعيده فانى توفكون قل هل من شركاء كم من يهدى الحق قل الله يهدى للحق افمن يهدى الى الحق احق ان يتبع امن لا يهدى الا ان يهدى فما لكم كيف تحكمون وما يتبع اكثر الا ظنا ان الظن لا يغنى من الحق شيئا ان الله عليم بما يفعلون .

(یونس : : ۳۴. ۳۶)

ان سے پوچھو! تمھارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں میں کوئی ہے جو تخلیق کی ابتداء بھی کرتا ہو اور پھر اس کا اعادہ بھی کرے؟ کہو وہ صرف اللہ ہے، جو تخلیق کی ابتداء بھی کرتا ہے اور اس کا اعادہ بھی۔ پھر تم یہ کس الٹی راہ پر چلے جا رہے ہو؟ ان سے پوچھو، تمھارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے، جو حق کی طرف راہنمائی کرتا ہے؟ پھر بتاؤ جو حق کی طرف راہنمائی کرتا ہے، وہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جو خود راہ نہیں پاتا؟ الا یہ کہ اس کی راہنمائی کی جائے؟ آخر تمھیں ہو کیا گیا ہے؟ کیسے الٹے الٹے فیصلے کرتے ہو؟

حقیقت یہ ہے کہ ان میں اکثر لوگ محض قیاس و گمان کے پیچھے چلے جا رہے ہیں حالانکہ حق کی ضرورت کو کچھ بھی پورا نہیں کرتا، جو کچھ یہ کر رہے ہیں۔ اللہ اس کو خوب جانتا ہے

اللہ کے سوا کسی اور کو رب مت بناؤ

قل اغير الله ابغى ربا وهو رب كل شىء (انعام ع ۲۰)

کہو! کیا اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا رب بناؤں حالانکہ وہی ہر چیز کا رب ہے اور اسی کی طرف سے سب کی پروردگاری ہو رہی ہے۔

Marfat.com

اور سورۂ جاثیہ میں ارشاد فرمایا:-

فللٰہ الحمد رب السمٰوت و رب العلمین وله الکبریآء فی السموت والارض وهو العزیز الحکیم

(جاثیہ ع ۴)

پس ساری حمد و ستائش صرف اللہ ہی کے لئے ہے (اور اس کے سوا کسی کے لئے حمد سزاوار نہیں کیونکہ تنہا وہی ہے) جو زمین و آسمان اور ساری کائنات کا رب ہے اور اسی کی پرورش سے فیض یاب ہیں آسمان و زمین میں عظمت و کبریائی بھی صرف اسی کے لئے ہے اور وہ زبردست اور ہر کام اور فیصلہ حکمت سے کرنے والا ہے۔

ہر شریک سے پاک اللہ

سورۂ اسرائیل کے بالکل آخر میں ارشاد فرمایا:-

وقل الحمدللّٰه الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن له شریک فی الملک ولم یکن له ولی من الذل و کبره تکبیرا ۔

(بنی اسرائیل ع ۱۲)

اور کہو ساری حمد و ستائش اللہ ہی کے لئے ہے جو نہ کوئی اولاد رکھتا ہے اور نہ حکومت و فرمانروائی میں اس کا شریک اور ساجھی ہے اور نہ کمزوری و درماندگی کی وجہ سے کوئی اس کا مددگار ہے اور اس کی خوب بڑائی اور کبریائی بیان کرو۔

ایشرکون مالا یخلق شیئا وهم یخلقون (۷: الاعراف : ۱۹)

یہ لوگ ان کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں جو کسی چیز کو پیدا نہیں کرتے، بلکہ خود پیدا کئے جاتے ہیں

کسی اور کے اختیار میں کچھ بھی نہیں

اللہ کی خدائی میں اس کے سوا کسی کو کچھ بھی اختیار نہیں اور کوئی بھی اس کے سوا کسی کو کچھ بھی اختیار نہیں۔ اور کوئی بھی ہستی اس کے سوا ایسی نہیں، جس کے قبضہ اور اختیار میں کچھ ہو اور جو کسی کو کچھ دے سکے، یا اس سے کچھ چھین سکے۔ مثلاً سورۂ احزاب میں فرمایا:-

Marfat.com

قل من ذالذی یعصمکم من اللہ ان اراد بکم سوء او اراد بکم رحمۃ ولا یجدون لھم من دون اللہ ولیا ولا نصیرا (احزاب ع۵)

اے نبی! آپ ان مشرکوں سے کہیئے بتاؤ وہ کون جو تمھیں اللہ سے بچا سکے اگر وہ کسی بری حالت میں تمھیں مبتلا کرنا چاہے یا تمھارے ساتھ کچھ مہربانی کا ارادہ کرے اور نہیں پا سکتے وہ اللہ کے سوا اپنا کوئی حمائتی اور مددگار۔

رحمت برسانے والا صرف اللہ

سورۃ فاطر میں فرمایا:-

ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لھا وما یمسک فلا مرسل لہ من بعدہ وھو العزیز الحکیم (فاطر ع۱)

اللہ اپنے بندوں کے لئے جس رحمت کا دروازہ کھولے اس کو کوئی روک سکنے والا نہیں سوا اس کے اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

سننے کی مشین دینے والا صرف اللہ

قل ارء یتم ان اخذ اللہ سمعکم و ابصارکم وختم علیٰ قلوبکم من الہ غیر اللہ یا تیکم بہ (انعام: ع ۵)

اے نبی آپ ان سے کہیے بتلاؤ اگر اللہ تمھاری شنوائی کی طاقت اور تمھاری بینائیاں چھین لے اور تمھیں اندھا بہرا بنا دے اور تمھارے دلوں پر مہر کر دے (یعنی فکر و فہم کی صلاحیت سلب کر لے اور تمھاری عقلیں مسخ کر دے) تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو یہ چیزیں تمھیں دے سکے۔

اگر اللہ رزق بند کر دے تو؟

امن ھذالذی یرزقکم ان امسک رزقہ (ملک ع۲)

اگر اللہ تعالیٰ اپنا رزق روک لے اور بند کر دے تو وہ کون ہے جو تمھیں رزق دے سکے؟

Marfat.com

کون ہے جو کنویں کی تہہ سے پانی نکالتا ہے؟

قل ارء یتم ان اصبح ماء کم غورا فمن یاتیکم بماء معین (ملک ع ۲)

اے نبی! ان سے کہیے بتلاؤ کہ تمھارا پانی (جو کنوؤں کی تہہ سے نکلتا ہے) اگر غائب ہو جائے (یعنی اللہ تعالیٰ اسے بالکل غائب اور معدوم کر دے) تو کون تمھارے لئے زمین کے سوتے کا پانی لا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے کوئی چیز اس کی قدرت سے باہر نہیں

اللہ تعالیٰ کے علم محیط اور علم کلی کی طرح اس کے کمال قدرت کو بھی قرآن پاک نے طرح طرح سے اور اتنے مقامات پر بیان کیا ہے کہ اس سلسلہ کی آیات کا بھی شمار کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔

ان اللّٰہ علیٰ کل شئی قدیر "اور" واللّٰہ علی کل شئی قدیر ا " قرآن مجید کی وہ آیتیں ہیں، جن کو موقع بموقع پچاسوں جگہ دہرایا گیا اور بہت سے مقامات پر اس کی قدرت کے کمال کو دوسرے عنوانات سے بیان فرمایا گیا۔ ذرا ذیل کی آیات پڑھئے:-

الم تر ان اللّٰہ خلق السموت والارض بالحق ان یشا یذھبکم ویات بخلق جدید وما ذالک علی اللّٰہ بعزیز (ابراھیم ع ۳)

کیا تم نہیں دیکھتے نہیں جانتے کہ اللہ نے بنائے آسمان وزمین ٹھیک ٹھیک جیسا کہ بننے چاہیئے تھے (اور اس میں یہ قدرت ہے کہ) اگر چاہے تو فنا کر دے تم کو اور لے آئے (تمھاری جگہ) نئی مخلوق اور اللہ کے لئے یہ ذرا بھی مشکل نہیں۔

اس کو سورۂ نساء میں یوں فرمایا گیا:-

و للّٰہ ما فی السموت وما فی الارض و کفیٰ باللّٰہ و کیلا ان یشاء یذھبکم

اور آسمان وزمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے اور اللہ کافی ہے کارساز اے لوگو! اگر وہ

Marfat.com

ایھا الناس و یات باخرین و کان اللّٰہ علی ذلک قدیرا (النساء ۱۹)

چاہے تو تم کو فنا کردے اور تمھاری جگہ دوسروں کو لے آئے اور اللہ تعالیٰ کو اس پر پوری قدرت ہے۔

اگر گناہوں سے توبہ نہ کی تو دلوں پر مہر لگادی جائے گی

اور سورۂ انعام میں فرمایا:-

قل ارئیتم ان اخذاللّٰہ سمعکم و ابصارکم و ختم علی قلوبکم من الہ غیر اللّٰہ یاتیکم بہ (انعام ع۵)

اے پیغمبر ان سے کہہ دو کہ بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ تمھارے کان اور تمھاری آنکھیں لے لے اور تمھارے دلوں پر مہر کر دے تو کون خدا ہے؟ اس کے سوا جو تمھیں یہ چیزیں لا دے۔

اور سورۂ یسین میں اس کی قدرت کی کچھ نشانیاں ذکر کرنے کے بعد فرمایا:-

انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شئی ء والیہ ترجعون (یسٓ ع۵)

اس کا معاملہ یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کو کرنا چاہتا ہے تو اس کو بس کہتا ہے کہ "ہو جا" تو وہ ہو جاتی ہے۔ پس پاک ہے، وہ ذات جس کے قبضہ میں تمام چیزوں کا اختیار ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔

کوئی چیز اللہ کے اختیار سے باہر نہیں

اور سورۂ فاطر میں فرمایا:-

وما کان اللّٰہ لیعجزہ من شئی ء فی السموت ولا فی الارض انہ کان علیما قدیرا (فاطر: ع۵)

اور اللہ نہیں ہے، ایسا کہ زمین و آسمان میں کوئی چیز اسکے بس سے باہر جاسکے وہ سب کچھ جاننے والا ہے اور ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

بہر حال قرآن مجید خالق ہستی کے متعلق جو کچھ لوگوں کو بتانا چاہتا ہے، اور اس کی

Marfat.com

جن صفات سے انسانوں کو خاص طور سے روشناس کرانا چاہتا ہے۔ان میں ایک یہ بھی ہے کہ اس کی قدرت وسیع اور بے انتہا ہے، اور وہ جو چاہے کر سکتا ہے، اور اپنے کسی ارادہ کو پورا کرنے میں وہ نہ کسی کی مدد کا محتاج ہے، اور نہ اسے آلات و اسباب کی ضرورت ہے۔ وہ صرف اپنی مشیت کے اشارہ سے اور صرف اپنے ارادہ اور فیصلہ سے سب کچھ کر سکتا ہے۔

تعریف کے لائق صرف اللہ

ذات وصفات اور افعال و اختیارات میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور یکتائی بیان کرنے کے ساتھ قرآن مجید یہ بھی بتلاتا ہے کہ وہ حقوق میں بھی وحدہ لاشریک ہے۔ بندوں پر جو حقوق اس کے ہیں، وہ اس کے سوا کسی نہیں حمد و ستائش اسی کا حق ہے۔ وہی محبت اور خوف کے قابل ہے۔ وہی اس لائق ہے، کہ اس پر توکل اور آسرا کیا جائے۔

اس سے لو لگائی جائے۔ وہی اصلی آقا اور حاکم ہے، کہ اس کا قانون مانا جائے۔ ۔ی بندوں کے لئے شریعت مقرر کرنا، اسی کا حق ہے۔ وہی دعاؤں کا سننے والا ہے، اور قبول کرنے والا ہے۔ لہٰذا اس کی اور صرف اسی کی عبادت کی جائے۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے۔

هو الله لا اله الا هو له الحمد فى الاولىٰ والأخرة (القصص ع ۷)

اور وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں اور دنیا و آخرت میں صرف وہی حمد و ستائش کا سزاوار ہے۔

ایک اور جگہ فرمایا ہے:-

فلله الحمد رب السموت ورب الارض رب العلمين وله الكبرياء فى السموت والارض وهو العزيز الحكيم (جاثیہ ع ۴)

ساری حمد و ستائش اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے، جو آسمان و زمین اور ساری کائنات کا پروردگار ہے، اور صرف اسی کے لئے عظمت و کبریائی اور بڑائی ہے۔ آسمان و زمین میں اور وہی ہے زبردست اور صاحب حکمت۔

Marfat.com

اللہ کی حمد و ثنا کا حق ادا کرنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں

اللہ رب العالمین اپنی عزت، کبریائی، بڑائی، بزرگی، جلالت، اور شان بیان فرما رہا ہے۔ اپنی پاک صفتیں اور اپنے بلند ترین نام اور بے شمار کلمات کا ذکر فرمارہا ہے۔ جنہیں نہ کوئی گن سکے، نہ شمار کر سکے، نہ ان پر کسی کا احاطہ ہو، نہ ان کی حقیقت کو کوئی پا سکے۔ سید البشر خاتم الانبیاء ﷺ فرمایا کرتے تھے:۔

لا احصی ثناء علیک کما اثنیت علی نفسک — اے اللہ میں تیری تعریفوں کا اتنا شمار بھی نہیں کرسکتا جتنی ثنا تو نے اپنی فرمائی ہے۔

پس یہاں جناب باری ارشاد فرماتا ہے کہ اگر تمام روئے زمین کے درخت قلمیں بن جائیں، اور تمام سمندر کے پانی سیاہی بن جائیں، اور اس کے ساتھ ہی سات سمندر اور بھی ملا لئے جائیں، اور اللہ تعالیٰ کی عظمت وصفات جلالت و بزرگی کے کلمات لکھنا شروع کئے جائیں، تو یہ تمام قلم گھس جائیں، ختم ہو جائیں، سب سیاہیاں پوری ہو جائیں، ختم ہو جائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کی تعریفیں ختم نہ ہوں۔

یہ نہ سمجھا جائے کہ سات سے زیادہ سمندر ہوں، تو پھر اللہ کے کلمات لکھنے کے لئے کافی ہو جائیں۔ نہیں! یہ گنتی تو زیادتی دکھانے کے لئے ہے، اور یہ بھی نہ سمجھا جائے کہ سات سمندر موجود ہیں، اور وہ عالم کو گھیرے ہوئے ہیں۔

البتہ بنی اسرائیل کی ان سات سمندروں کی بابت ایسی روایتیں ہیں، لیکن نہ تو انہیں سچ کہا جا سکتا ہے، اور نہ جھٹلایا جا سکتا ہے۔ ہاں جو تفسیر ہم نے کی ہے، اس کی تائید اس آیت سے بھی ہوتی ہے:۔

قل لو کان البحر مدادا

یعنی اگر سمندر سیاہی بن جائیں، اور رب کے کلمات کا لکھنا شروع ہو، تو کلمات الٰہی کے ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جائیں۔ اگرچہ ایسا ہی اور سمندر اس کی مدد میں لائیں۔ پس یہاں بھی مراد صرف اسی جیسا ایک ہی سمندر لانا نہیں، بلکہ ایک ویسا، پھر ایک

Marfat.com

اور بھی ویسا ہی، پھر ویسا ہی، پھر ویسا ہی۔ الغرض خواہ کتنے ہی آجائیں، لیکن اللہ کی باتیں ختم نہیں ہوسکتیں۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ لکھوانا شروع کرے کہ میرا یہ امر اور یہ امر تو تمام قلمیں ٹوٹ جائیں، اور تمام سمندروں کے پانی ختم ہوجائیں۔ مشرکین کہتے تھے کہ یہ کلام اب ختم ہوجائے گا۔ جس کی تردید اس آیت میں ہورہی ہے کہ نہ رب کے عجائبات ختم ہوں، نہ اس کی حکمت کی انتہا، نہ اس کی صفت اور اس کے علم کا آخر۔

تمام بندوں کے علم، اللہ کے علم کے مقابلہ میں ایسے ہیں، جیسے سمندر کے مقابلے میں ایک قطرہ۔ اللہ کی باتیں فنا نہیں ہوتیں، نہ اسے کوئی ادراک کرسکتا ہے۔ ہم جو کچھ اس کی تعریفیں کریں، وہ ان سے سوا ہے۔ (مسلم کتاب الصلوۃ باب مایقال فی الرکوع والسجود)

مردے کو زندہ کرنا صرف اللہ کے ہاتھ میں

ما خلقکم ولا بعثکم الا کنفس واحدۃ

تم سب کا بنانا اور مرے پیچھے چلانا ایسا ہی ہے جیسا ایک جی کا۔

یعنی سارے جہان کا پیدا کرنا اور ایک آدمی کا پیدا کرنا، خدا تعالیٰ کے لئے دونوں برابر ہیں۔ نہ اس میں کچھ وقت، نہ اس میں کچھ تعب۔ ایک "کن" کہنے پر بھی موقوف نہیں۔ یہ ہم کو سمجھانے کا ایک عنوان ہے۔ پس ادھر ارادہ ہوا ادھر وہ چیز موجود۔ (تفسیر عثمانی)

یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم سب کو پیدا کرنا، اور پھر دوبارہ اٹھانا ایسا ہی ہے، جیسا جیسے ایک شخص کو پیدا کرنا اور اٹھانا۔ اس کی ذاتی قدرت سے، جب اس کے ارادہ کا تعلق ہوجائے، تو سب کو پیدا کرنے اور اٹھانے کے لئے بس یہی کافی ہے۔

ایسا نہیں ہے کہ ایک کام میں مشغول ہونے کے وقت دوسرے کام سے غافل ہوجائے۔ آن کی آن میں جس طرح ایک کی تخلیق اس کے ارادے سے ہوسکتی ہے۔ وہ ہر سنی جانے والی آواز کو سنتا اور ہر چیز کو دیکھتا ہے۔ ایک شئے کی شنوائی اور بینائی اس کو دوسری چیزوں کی شنوائی اور بینائی سے مانع نہیں ہوسکتی۔ "یا سمیع یا بصیر" ہونے کا یہ

Marfat.com

مطلب ہے کہ مشرک جو قیامت کا انکار کرتے ہیں، اللہ ان کے اس انکار قولی کو سننے والا، اور ان کے اعمال کو دیکھنے والا ہے۔ (تفسیر مظہری)

ان اللہ سمیع بصیر — بے شک اللہ تعالیٰ سب کو سنتا دیکھتا ہے۔

ایک وقت میں تمام انسانوں، جانوروں کی گفتگو سننے والا

یعنی جس طرح ایک آواز کا سننا، اور بیک وقت تمام جہانوں کی آوازوں کا سننا۔ ایک چیز کا دیکھنا، اور بیک وقت تمام جہان کی چیزوں کو دیکھنا، اس کے لئے برابر ہے۔ ایسے ہی ایک آدمی کا مارنا، جلانا اور سارے جہان کا مارنا، جلانا اس کی قدرت کے سامنے یکساں ہے۔ پھر دوبارہ جلانے کے بعد بیک وقت، تمام اولین و آخرین کا، اگلے پچھلے اعمال کا رتی رتی حساب چکا دینے میں بھی، اسے کوئی دقت نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ ہمارے تمام اقوال کو سنتا اور تمام افعال کو دیکھتا ہے۔ کوئی چھپی کھلی بات وہاں پوشیدہ نہیں۔ (تفسیر عثمانی)

اللہ کے سوا تمام معبود مکڑی کے جالے کی طرح ہیں

مثل الذین اتخذوا من دون اللہ اولیاء کمثل العنکبوت اتخذت بیتا و ان اوھن البیوت لبیت العنکبوت لو کانوا یعلمون ان اللہ یعلم ما یدعون من دونہ من شیء وھو العزیز الحکیم و تلک الامثال نضربھا للناس وما یعقلھا الا العالمون

(العنکبوت: ۴۱ ـ ۴۳)

جن لوگوں نے خدا کے سوا (اوروں کو) کارساز بنا رکھا ہے ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک (طرح کا) گھر بناتی ہے اور کچھ شک نہیں کہ تمام گھروں سے کمزور گھر مکڑی کا گھر ہے۔ کاش یہ (اس بات کو) جانتے۔ یہ جس چیز کو خدا کے سوا پکارتے ہیں (خواہ) وہ کچھ ہی ہو خدا اسے جانتا ہے۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے۔ اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے (سمجھانے کے لئے) بیان کرتے ہیں۔ اور اسے تو اہل دانش ہی سمجھتے ہیں۔

Marfat.com

۱...... پس تسبیح کرو اللہ کی جب کہ تم شام کرتے ہو اور جب صبح کرتے ہو، آسمانوں اور زمین میں۔ اسی کے لئے حمد ہے۔ (اور تسبیح کرو اس کی) تیسرے پہر اور جب کہ تم پر ظہر کا وقت آتا ہے۔ وہ زندہ کو مردے میں سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ میں سے نکال لاتا ہے اور زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے۔ اسی طرح تم لوگ بھی (حالت موت سے) نکال لئے جاؤ گے۔

۲...... اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر یکا یک تم بشر ہو کر (زمین میں تم) پھیلتے چلے جارہے ہو۔

۳...... اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے، کہ اس نے تمھارے لئے تمھاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں۔ تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو۔ اور تمھارے درمیان محبت اور رحمت پیدا فرمائی۔ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں۔

۴...... اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمھاری زبانوں اور تمھارے رنگوں کا اختلاف ہے۔ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں، دانشمند لوگوں کے لئے۔

۵...... اور اس کی نشانیوں میں سے تمھارا رات اور دن کو سونا اور تمھارا اس کے فضل کو تلاش کرنا ہے یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو (غور سے) سنتے ہیں۔

۶...... اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ تمھیں بجلی کی چمک دکھاتا ہے۔ خوف کے ساتھ بھی، اور طمع کے ساتھ بھی، اور آسمان سے پانی برساتا ہے۔ پھر اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے۔ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں، ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

Marfat.com

خدائے تعالیٰ کائنات کی ہر شے پر قادر ہے

کائنات کی کوئی چیز ایسی نہیں جو قدرت الٰہی کے علم میں نہ ہو، اور وہ تمام اشیاء پر حاوی ہے۔ اس میں تین باتیں قابل تسلیم ہیں۔

۱.........علم اللہ تعالیٰ کی ذات سے منسوب ہے۔

۲.........معلومات کی ذات اور ان کی فہمیت معلومیت کی مقتضی ہیں۔ پس جب ان باتوں کو مان لیا جائے، تو یہ بھی مان لینا پڑے گا کہ جب اللہ تعالیٰ بعض معلومات کا عالم ہے، تو کل کا بھی عالم ہوگا۔ کیونکہ اس کے نزدیک سب ایک سے ہیں۔

اور وہ صفات علم، قدرت، اور حیات اور قوت، سننا، دیکھنا اور ارادہ کرنا، اور چاہنا، اور پیدا کرنا، اور روزی دینا، اور کلام کرنا، اور قدرت قوت کے ایک ہی معنی ہیں۔ جب قدرت کا تعلق مقدرات کے ساتھ ہوتا ہے، تو یہ صفت اپنی تاثیر ان میں دکھاتی ہے۔

کائنات کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے

پروردگار کائنات کی تمام اشیاء کو پیدا کرنے والا ہے۔ اور ہر چیز خدا تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے، اور خدا تعالیٰ کی حمد بیان کرتی ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ارشاد خیر الانام ﷺ ہے، جس کا مفہوم یہ ہے "حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھانا تناول فرما رہے تھے، لقمہ منہ کی طرف لے گئے۔ آنحضور ﷺ ساتھ تشریف فرما تھے، تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ! ﷺ لقمہ بھی خدا تعالیٰ کی تسبیح بیان کر رہا ہے۔ جب اس کو منہ کی طرف لے جاتا ہوں، تو حمد کر رہا ہوتا ہے۔ آنحضور ﷺ نے بھی اس بات کی تصدیق بیان فرمائی۔

اس لئے اللہ تعالیٰ انسان کو پیدا کرنے والا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اسے ایک پانی کے قطرے سے پیدا فرمایا۔ اسکے بعد وجدان کی حالت میں بچپن میں اس کی حفاظت فرمائی۔ یعنی بچہ ہوتے ہوئے، کبھی وہ آگ اٹھا کر کھانے کی کوشش کرتا ہے، کبھی چاقو چھری اٹھاتا ہے، اور کبھی جانوروں کے پاؤں کے نیچے آتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں سے اس کی

Marfat.com

حفاظت فرمائی۔اب خدا تعالیٰ کا بندے پر حق ہے، کہ وہ اس کے احکام کو بجالائے، اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی سنت پر عمل کرے، اور حدود اللہ اور فرمان رسول ﷺ سے آگے نہ بڑھے۔جن چیزوں سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے، رک جائے۔اور جس کو کرنے کا حکم دیا ہے، اس کو کرے۔قرآن پاک میں اس کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے:

جو رسول ﷺ تمھیں دیں، اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔

اس لئے بندے پر لازم آتا ہے کہ وہ مخلوقات پر احسان کرے۔متقی ہو، صبر شکر سے کام لے اور عدل وانصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے۔خدمت خلق کرے، عفو درگزر سے کام لے، مسجد مکتب کا احترام کرے، حقوق وفرائض کا احترام کرے، مساوات واخوت کی مثالیں قائم کرے، اور حکم خداوندی کی تعمیل کرے، وغیرہ وغیرہ۔

محبت کے لائق صرف اللہ

یعنی اپنے بے انتہا احسانات وکمالات کے لحاظ سے وہی اس کا مستحق ہے کہ بندے سب سے زیادہ محبت اس سے کریں، اور سب سے زیادہ اسی کو چاہیں، اور اپنے حاکمانہ جلال وجبروت کے لحاظ سے وہی اس کا مستحق ہے، کہ اس کے بندے سب سے زیادہ اسی سے ڈریں۔جن نادانوں اور گمراہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا، کچھ ہستیاں ایسی بنا رکھی ہیں، جن سے وہ بندگی اور نیاز مندی کا تعلق رکھتے ہیں، اور ان سے اللہ کے برابر محبت کرتے ہیں، ان کے متعلق قرآن مجید کا بیان ہے:-

ومن الناس من یتخذ من دون اللّٰہ انداد یحبونھم کحب اللّٰہ والذین امنو اشد حبا للّٰہ (بقرہ ع ۲۰)

اور کچھ لوگ ایسے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو اس کا ہم سر اور مد مقابل بناتے ہیں اور وہ ان سے ایسی محبت کرتے ہیں، جیسی محبت اللہ سے کرنی چاہئے اور جو اہل ایمان ہیں، وہ سب سے زیادہ محبت اللہ ہی سے رکھتے ہیں۔

اور خوف کے متعلق ارشاد ہے:-

Marfat.com

فاللہ احق ان تخشوہ ان کنتم مومنین (توبۃ ع ۲)

اگر تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ ہی اس کا زیادہ حق دار ہے کہ تم اس سے ڈرو اور اس کا خوف کرو۔

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے:۔

فلا تخشو الناس واخشون (سورہ مائدہ ع۷)

تم انسانوں سے خوف نہ کھاؤ بلکہ مجھ سے اور صرف مجھ سے ڈرو۔

وہی توکل اور آسرا لگانے کے قابل ہے

ھو مولٰنا و علی اللہ فلیتوکل المومنون (توبہ ع ۷)

وہ اللہ ہمارا کارساز ہے' آقا ہے' اور بس اسی پر ایمان والوں کو بھروسہ کرنا چاہیئے

سورۂ حج میں فرمایا:۔

واعتصموا باللہ هو مولکم فنعم المولیٰ و نعم النصیر (حج ع ۸)

اور بس اللہ کا سہارا مضبوطی سے پکڑ لو وہی تمھارا کارساز ہے اور جس کا کارساز اللہ ہو تو کیا ہی اچھا کارساز اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

سورۂ مزمل میں فرمایا:۔

رب المشرق و المغرب لا الہ الا هو فاتخذہ وکیلا (مزمل ع ۱)

وہ مشرق و مغرب کا مالک ہے' وہی معبود برحق ہے اس کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں لہٰذا اسی کو اپنا کارساز بنالو اور حاجت اور ضرورت میں اسی کی طرف رجوع کرو۔

وہی حاکم، اسی کا حکم واجب العمل ہے

افغیر اللہ ابتغی حکما و هو الذی انزل الیکم الکتاب مفصلا (انعام ع ۱۴)

کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور فیصلہ دینے والا حکم تلاش کروں حالانکہ اس نے تمھاری طرف کتاب مفصل نازل کردی ہے

Marfat.com

جو نادان اللہ کے سوا بعض دوسری ہستیوں کی بتائی ہوئی باتوں کو "شریعت" بنا لیتے ہیں اور ان کی پیروی ضروری سمجھتے ہیں ان کے بارے میں قرآن کہتا ہے

ام لھم شرکاء شرعوا لھم من الدین مالم یا ذن به اللّٰه (شوریٰ ع ۳)	کیا ان کے لئے اور شریک ہیں' جنہوں نے اللہ کے واسطے وہ دین اور قانون مقرر کیا ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا۔

جان لو! اللہ دیکھ رہا ہے

ذلکم اللّٰه ربکم لا اله الا ھو خالق کل شئ فاعبدوہ وھو علی کل شیء وکیل لا تدرکه الا بصار وھو یدرک الابصارو ھو اللطیف الخبیر (الانعام، ۱۰۳، ۱۰۴)	یہ ہے اللہ تمہارا رب کوئی خدا اس کے سوا نہیں ہے ہر چیز کا خالق لہٰذا تم اسی کی بندگی کرو وہ ہر چیز کا کفیل ہے نگاہیں اس کو نہیں پا سکتیں اور وہ نگاہوں کو پا لیتا ہے وہ نہایت بارک بین اور باخبر ہے۔

اللہ کی پکار سنو میرے بندو!......جس دن تمھیں پیدا کیا تھا......اس دن سے لے کر آج تک میں تمھیں دیکھتا رہا...... تمھاری سنتا رہا، کچھ بھی نہ کہا......رات کے سجدے بھی کئے ......رات کے رقص بھی دیکھے......رات کی پاکدامنیاں بھی دیکھیں......رات کے زنا بھی دیکھے......حلال بھی دیکھا......حرام بھی دیکھا......

سچ اور جھوٹ دیکھا......حق اور باطل دیکھا......عفت و پاکدامنی کو دیکھا......زنا اور فحاشی کو دیکھا......حیا اور بے حیائی کو دیکھا......ظلم وعدل کو دیکھا...... ہر چیز کو دیکھتا رہا دخل نہ دیا......آج تیار ہو جاؤ......یو مئذ تعرضون لا تخفی منکم خافیة ......آج تیار ہو جاؤ...... سنفرغ لکم ایھا الثقلین ......میں آ رہا ہوں تمھارے لئے، میں فارغ ہو رہا ہوں......تمھارے لئے کیا سمجھ رکھا ہے؟؟؟؟

Marfat.com

تفسیر لا تدرکه الابصار ......از ابن عباس رضی اللہ عنہ

مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس کے اس قول کا بھی یہی مطلب ہے، جو انہوں نے ارشاد خداوندی لا تدرکه الابصار ......آنکھیں ذات خداوندی کا ادراک نہیں کر سکتیں کی تفسیر میں بیان فرمایا ہے۔ یہ خدائے ذوالجلال کی عظمت وجلال اور شان و شوکت اور رعب و دبدبہ کہ وہ تجلی فرمائے، تو اس کے سامنے کوئی چیز نہ ٹھہر سکے، تو آنکھ بیچاری کو کیا تاب و طاقت کہ ذات خداوندی کا ادراک تک بھی نہ کر سکے۔

اور یہ آپ کی باریک بینی دقت نظری اور بدیع فہمی کی زندہ اور بین دلیل ہے، اور ہو بھی کیوں نہ؟ جبکہ ان کے لئے پیغمبر خدا ﷺ دست بدعا ہوں کہ خدایا! ابن عباس کو قرآن کا بہت بڑا ماہر کر دیجیو۔

غرضیکہ باری تعالیٰ قیامت کو انہی آنکھوں سے نظر آئیں گے۔ مگر آنکھوں کے لئے ذات خداوندی کا ادراک کرنا محال بلکہ ناممکن ہے۔ اگرچہ اس کی رویت ممکن چیز ہے۔ بہر صورت ادراک روایت سے ماورا، ایک دیگر چیز ہے۔

دیکھئے سورج جس سے ہم عزوجل کو تشبیہ نہیں دے سکتے، کیونکہ للہ المثل الاعلی (خدا تعالیٰ کے لئے اعلیٰ مثالیں ہیں) مگر غور کیجئے! ہم اسے دیکھتے ہیں، لیکن اس کی اصل حالت، بلکہ اس حالت سے قریب ترین حالات تک کے ادراک سے قاصر ہیں۔

اسی لئے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب کسی نے عزوجل کی رویت کے متعلق سوال کرتے ہوئے اعتراض کیا کہ عزوجل فرماتے ہیں لا تدرکه الابصار (اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا) تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کیا ہی خوب جواب ارشاد فرمایا:-

اللہ سب کچھ سنتا ہے

نظریہ امواج اثیری کے تحت اثیری لہروں کی بدولت ہزارہا میل دور کی باتیں، بغیر کسی تار یا واسطے کے سنی جا سکتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ کائنات کی ہر شئے کی طرح یہ اثیر بھی اللہ

Marfat.com

کی قدرت میں ہے۔ یوں ہر آہٹ، آواز یا حرکت اگر اثیر میں جنبش پیدا کر سکتی ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ اللہ سب کچھ سنتا ہے، اور اس کی سماعت و بصیرت سے کچھ نہاں نہیں۔ یہ تو ہیں ماہرین اثیر کے تاثرات۔ اب دیکھتے ہیں اللہ کی کتاب کیا فرماتی ہے:-

ان اللّٰه سميع بصير (مجادله . ۱) بے شک اللہ سب دیکھتا اور سنتا ہے۔

بلكه تعلم ماتوسوس به نفسه ......(مدير البيان)

''اللہ انسان کے وسوسے تک سے باخبر ہے۔''

امپیریل کالج آف سائنس، لنڈن کے پروفیسر مسٹر ولیم (Mr William) انسانی کان کی ساخت اور کام پر مطالعہ کرتے ہوئے حیرت سے چیخ اٹھے تھے:-

" He who planted ears, shall he not hear ?"

''جس نے کان پیدا کیے، کیا وہ سنتا نہ ہوگا؟''

ثابت یہ ہوا کہ تحقیقات و علوم کے بڑھنے کے ساتھ قرآن کی حقانیت مزید سے مزید تر واضح ہوتی جا رہی ہے۔ کیونکہ اللہ نے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ ایسی شہادتیں مہیا کرے گا، جو ثابت کر دیں گی کہ یہ کتاب اسی ذات کی تنزیل ہے۔

صرف اللہ ہی غیب جاننے والا ہے

اسی طرح قرآن مجید یہ بھی بتلاتا ہے کہ یہ شان صرف اللہ ہی کے لئے ہے کہ وہ ہر چیز کو جانتا ہے، اور غیب و شہود سب یکساں طور پر اس کے سامنے ہے۔ کسی کی کوئی بات اس سے پوشیدہ نہیں ارشاد ہے:۔

يعلم مابين ايديهم وما خلفهم ولا يحيطون بشيء من علمه الا بما شآء (البقره ع ۳۴)

اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو بندوں کے سامنے حاضر ہے اور اس سب کو بھی جانتا ہے جو ان کے پیچھے اور ان سے غائب ہے اور مخلوقات اور بندوں کا حال یہ ہے وہ اس کے لئے نہایت علم میں سے ایک چیز کو بھی پوری طرح نہیں جان سکتے الا یہ کہ کسی چیز کا علم وہ خود ہی ان کو دینا چاہے۔

Marfat.com

ایک جگہ ارشاد ہے:۔

له غيب السموت والارض ابصر به واسمع (کهف ع ۳)	آسمان وزمین کے چھپے بھیدوں کا اسی کو علم ہے کیسا عجیب دیکھنے والا اور سننے والا ہے۔

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے:۔

قل لا يعلم من في السموت والارض الغيب الا الله (نمل: ع ۵)	اے پیغمبر! آپ ان لوگوں کو کہہ دیجئے اور بتا دیجئے کہ آسمان وزمین میں جو مخلوقات ہیں' وہ غیب کا علم نہیں رکھتے بجز اللہ کے بس صرف وہی عالم الغیب ہے۔

ایک اور موقع پر فرمایا:۔

و عنده مفاتح الغيب لا يعلمها الا هو (انعام ع ۷)	اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں غیب کی کنجیاں اس کے سوا کوئی ان کی خبر نہیں رکھتا۔

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس کوئی ایسا آلہ اور ذریعہ نہیں، جس سے غیب کے مخفی بھیدوں کا علم حاصل ہو سکے۔

تمھارے دلوں کیا ہے اللہ جانتا ہے

والله يعلم ماتسرون وما تعلنون والذين يدعون من دون الله لا يخلقون شيئا و هم يخلقون اموات غير احياء وما يشعرون ايان يبعثون الهكم اله و احد فالذين لا يومنون با الآخرة قلوبهم منكرة وهم مستكبرون لا جرم ان الله يعلم ما يسرون وما	جو کچھ تم چھپاؤ اور ظاہر کرو اللہ سب کچھ جانتا ہے جن جن کو یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کیئے ہوئے ہیں مردے ہیں زندہ نہیں انہیں تو یہ بھی شعور نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔ تم سب کا معبود صرف اللہ اکیلا ہے آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دل منکر ہیں اور وہ خود تکبر سے بھرے ہوئے ہیں بے شک وشبہ اللہ تعالیٰ ہر اس چیز کو جسے چھپائیں اور جسے ظاہر کریں بخوبی جانتا ہے

Marfat.com

یعلمون انہ لا یحب المستکبرین واذا قیل لھم ما ذآ انزل ربکم قالوآ اساطیر الاولین لیحملوآ اوزارھم کاملۃ یوم القیمۃ ومن اوزار الذین یضلونھم بغیر علم الا سآء ما یزرون

وہ غرور کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا ان سے جب دریافت کیا جائے کہ تمھارے پروردگار نے کیا نازل فرمایا ہے تو جواب دیتے ہیں اگلوں کی کہانیاں ہیں اسی کا نتیجہ ہوگا کہ قیامت کے دن یہ لوگ اپنے پورے بوجھ کے ساتھ ان کے بوجھ کے بھی حصے دار ہوں گے جنہیں بے علمی سے گمراہ کرتے رہے دیکھو تو کیسا برا بوجھ اٹھا رہے ہیں؟

چھپا کھلا سب اس کے سامنے

چھپا کھلا سب کچھ اللہ جانتا ہے۔ دونوں اس پر یکساں ہیں۔ ہر عامل کو اس کے عمل کا بدلہ قیامت کے دن دے گا۔ نیکوں کو جزا اور بدوں کو سزا۔ جن معبودان باطل سے لوگ اپنی حاجتیں طلب کرتے ہیں، وہ کسی چیز کے خالق نہیں، بلکہ وہ خود مخلوق ہیں۔ جیسے کہ خلیل الرحمٰن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا تھا:-

اتعبدون ما تنحتون واللہ خلقکم وما تعملون

تم انہیں پوجتے ہو جنہیں خود بناتے ہو درحقیقت تمھارا اور تمھارے کاموں کا خالق صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے۔

بلکہ تمھارے معبود جو اللہ کے سوا جمادات' بے روح چیزیں سنتے دیکھتے اور شعور نہیں رکھتے، انہیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ قیامت کب ہوگی؟ تو ان سے نفع کی امید اور ثواب کی توقع کیسے رکھتے ہو؟ یہ امید تو اللہ سے ہونی چاہیئے، جو ہر چیز کا عالم اور تمام کائنات کا خالق ہے۔

اللہ ہی معبود برحق ہے۔ اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، وہ واحد ہے، احد ہے، فرد ہے، صمد ہے، کافروں کے دل بھلی بات سے انکار کرتے ہیں۔ وہ اس حق کلمے کو سن کر سخت حیرت زدہ ہو جاتے ہیں۔ اللہ واحد کا ذکر سن کر ان کے دل مرجھا جاتے ہیں۔ ہاں

Marfat.com

اوروں کا ذکر ہو، تو کھل جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی عبادت سے مغرور ہیں۔ نہ ان کے دل میں ایمان، نہ عبادت کے عادی۔ ایسے لوگ ذلت کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے۔ یقیناً خدائے تعالیٰ ہر چھپے کھلے کا عالم ہے۔ ہر عمل کی جزا اور سزا دے گا۔ وہ مغرور لوگوں سے بے زار ہے۔

روح اللہ کے حکم سے آتی ہے

ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا — "یہ لوگ تم سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں کہو" یہ روح میرے رب کے حکم سے آتی ہے مگر تم لوگوں نے علم سے کم ہی بہرہ پایا ہے (بنی اسرائیل: ۸۵)

پیٹ میں کیا ہے صرف اللہ کو علم ہے

اللّٰہ یعلم ما تحمل کل انثی — اللہ جانتا ہے جو پیٹ میں رکھتی ہے ہر مادہ کہ نذکر ہے یا مونث؟ پورا یا ادھورا؟ اچھا ہے یا برا و غیر ذلک من الاحوال (تفسیر عثمانی)

حمل کی کم از کم مدت

باتفاق علماء حمل کی مدت کم سے کم چھ ماہ ہے۔ ایک شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا چھٹے مہینے عورت کے بچہ پیدا ہو گیا۔ حضرت عثمان ؓ نے عورت کا سنگسار کرنے کو حکم دے دیا۔ حضرت ابن عباس ؓ مانع ہوئے، اور فرمایا کتاب اللہ کی روشنی میں اگر تم سے اس مسئلہ میں مناظرہ کروں، تو تمھارے پاس جواب نہ ہوگا۔

اللہ نے فرمایا و حملہ و فصلہ ثلثون شہر اس کا حالت حمل میں رہنا اور دودھ پینا تیس ماہ ہے۔ دوسری آیت میں آیا ہے: و فصلہ فی عامین اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں ہوتا ہے۔ دونوں آیتوں کے ملانے سے مدت حمل (کم سے کم) چھ ماہ رہتی ہے۔ حضرت عثمان نے یہ سن کر تعزیری سزا منسوخ کر دی۔

Marfat.com

ابن ہمام نے لکھا ہے کہ حضرت عثمان نے سزا ساقط کر دی اور کسی نے مخالفت نہیں کی، تو یہ اجماع سکوتی ہو گیا کہ حمل کی مدت کم سے کم چھ ماہ ہے۔ کبھی چھ ماہ کا بچہ پیدا ہوتا اور زندہ بھی رہتا ہے۔

زیادہ سے زیادہ مدت

امام ابوحنیفہ کے نزدیک زیادہ سے زیادہ مدت حمل دو سال ہے۔ دار قطنی اور بیہقی نے سنن میں ابن المبارک کے طریق سے، از داؤد بن عبدالرحمٰن از ابن جریج از جمیلہ بنت سعد ایک حدیث بیان کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:-

تکلے کے سایہ کی بقدر بھی کوئی عورت حمل میں دو سال سے آگے نہیں بڑھتی۔ دوسری روایت ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے، حمل دو سال سے زیادہ نہیں ہوتا، خواہ زیادتی تکلے کے سایہ کے برابر ہو۔

ابن ہمام نے کہا ظاہر ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں جو مدت آئی ہے، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قیاس نہیں ہے۔ ایسے مسائل میں قیاس کو دخل نہیں، صرف سماعی ہے۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ایسا ہی سنا ہوگا) لہٰذا مرفوع کے حکم میں ہے (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے)

ایک شبہ

شبہ کیا جا سکتا ہے کہ ایک عورت کا شوہر چند سال گھر سے غائب رہا۔ جب وہ واپس آیا، تو بیوی کو حاملہ پایا۔ حضرت عمر نے اس عورت کو سنگسار کرا دینے کا ارادہ کیا۔ حضرت معاذ نے فرمایا:-

امیر المومنین! اگر اس عورت پر آپ کو (شرعی) دست رس ہو بھی، تب بھی اس کے پیٹ کے بچہ پر آپ کو کوئی دسترس نہیں ہو سکتا۔ (یعنی آپ اس کو قتل نہیں کر سکتے، جب بچہ پیدا ہو جائے، تو عورت کو سنگسار کرا سکتے ہیں)

غرض بچہ پیدا ہوا، اور ایسا ہوا کہ اس کے دو اگلے دانت بھی نکل آئے تھے۔ اس شخص نے بچہ

Marfat.com

کو دیکھا، تو بولا قسم ہے رب کعبہ کی! یہ میرا بچہ ہے۔ حضرت عمر نے عورت کی سزا منسوخ کر دی۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دو سال سے زائد مدت حمل حضرت عمر نے تسلیم کر لی۔

(تفسیر مظہری)

یہ سزا کی منسوخی اس وجہ سے ہوئی کہ مرد نے اس بچہ کو اپنا بیٹا ہونا تسلیم کر لیا اور دعویٰ کیا کہ وہ اسی کا بیٹا ہے اور جس کا فراش ہوتا ہے، بچہ اسی کا شرعاً مانا جاتا ہے۔ خواہ وہ بچہ زنا کا ہی ہو، مگر مانا جائے گا، شوہر ہی کا۔ اسی لئے حضرت عمر نے سزا موقوف کر دی۔

عجیب تر

امام شافعی نے فرمایا یمن میں مجھ سے ایک شیخ نے بیان کیا تھا کہ اس کی بیوی کے پانچ بطن ہوئے اور ہر بطن میں پانچ پانچ بچے ہوئے۔ میں کہتا ہوں، ہندوستان میں ایک خبر مشہور ہوئی تھی، کہ یورپ کی طرف قاضی قدوہ کی بیوی کے ایک بطن میں، ایک جھلی میں سو بچے ہوئے اور سب زندہ رہے۔

حمل کا یقینی علم

وہ عالم الغیب ہے۔ تمام کائنات ومخلوقات کے ذرہ ذرہ سے واقف اور ہر ذرہ کے بدلتے ہوئے حالات سے باخبر ہے۔ اس کے ساتھ ہی تخلیق انسانی کے ہر دور اور ہر تغیر اور ہر صفت سے، پوری طرح واقف ہونے کا ذکر ہے کہ حمل کا یقینی اور صحیح علم صرف اسی کو ہوتا ہے۔ کہ لڑکا ہے یا لڑکی؟ دونوں؟ یا کچھ بھی نہیں؟ صرف پانی؟ یا ہوا ہے؟

قرائن اور تخمینہ سے کوئی حکیم یا ڈاکٹر جو کچھ اس معاملہ میں رائے دیتا ہے، اس کی حیثیت ایک گمان اور اندازہ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ بسا اوقات واقعہ اس کے خلاف نکلتا ہے ایکسرے کا جدید آلہ بھی اس حقیقت کے کھولنے سے قاصر ہے۔ (معارف القرآن)

صحیحین کی حدیث میں فرمان رسول ﷺ ہے کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش، چالیس دن تک اس کی ماں کے پیٹ میں جمع ہوتی رہتی ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں تک وہ

Marfat.com

بصورت خون بستہ رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں تک وہ گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ خالق کل ایک فرشتے کو بھیجتا ہے۔ جسے چار باتوں کے لکھ لینے کا حکم ہوتا ہے۔ اس کا رزق، عمر، اور نیک و بد ہونا لکھ لیتا ہے۔

حدیث میں ہے، وہ پوچھتا ہے خدایا! مرد ہوگا یا عورت؟ شقی ہوگا یا سعید؟ روزی کیا ہے؟ عمر کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ بتلاتا ہے اور وہ لکھ لیتا ہے۔

حدیث میں ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں: غیب کی پانچ کنجیاں ہیں، جنہیں بجز اللہ تعالیٰ علیم وخبیر کے اور کوئی نہیں جانتا۔

۱.........کل کی بات اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔

۲.........پیٹ کیا بڑھتے ہیں، کیا گھٹتے ہیں؟ کوئی نہیں جانتا۔

۳.........بارش کب برسے گی؟ اس کا علم بھی کسی کو نہیں۔

۴.........کون شخص کہاں مرے گا؟ اسے بھی اسکے سوا کوئی نہیں جانتا

۵.........قیامت کب قائم ہوگی؟ اس کا علم بھی اللہ ہی کو ہے۔

پیٹ کیا گھٹاتے ہیں؟ اس سے مراد حمل کا ساقط ہونا ہے اور رحم میں کیا بڑھ رہا ہے کیسے پورا ہو رہا ہے؟ یہ بھی اللہ کو بخوبی علم رہتا ہے۔ دیکھ لو کوئی عورت دس مہینے لیتی ہے، کوئی نو کسی کا حمل گھٹتا ہے، کسی کا بڑھتا ہے۔ نو ماہ سے گھٹنا، اور نو ماہ سے بڑھ جانا اللہ کے علم میں ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

وما تغیض الارحام وما تزداد — اور جو سکڑتے ہیں پیٹ اور بڑھتے ہیں اور ہر

وکل شیء عندہ بمقدار — چیز کا اس کے یہاں اندازہ ہے۔

اللہ کے ہاں ہر چیز حکمت کے تحت ہے

یعنی حاملہ کے پیٹ میں ایک بچہ ہے، یا زیادہ؟ پورا بن چکا ہے، یا ناتمام؟ تھوڑی مدت میں پیدا ہوگا۔ یا زیادہ میں؟ غرض پیٹ کے گھٹنے بڑھنے کے تمام اسرار و اسباب اور اوقات واحوال کو پوری طرح جانتا ہے۔ اور اپنے علم محیط کے موافق ہر چیز کو ہر حالت میں

Marfat.com

اس کے اندازہ اور استعداد کے موافق رکھتا ہے۔

اسی طرح اس نے جو آیات انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کے لئے اتاری ہیں، ان میں خالص اندازہ اور مصالح وحکم ملحوظ رہی ہیں۔ جس وقت جس قدر بنی آدم کی استعداد و صلاحیت کے مطابق نشانات ظاہر کرنا مصلحت تھا، اس میں کمی نہیں ہوئی۔ باقی قبول کرنے اور منتفع ہونے کے لحاظ سے، لوگوں کا اختلاف ایسا ہی ہے، جیسے حوامل کے پیٹ سے پیدا ہونے والوں کے احوال تفاوت۔ استعداد تربیت کی بناء پر مختلف ہوتے ہیں۔ (تفسیر عثمانی)

علم الغیب والشھادۃ الکبیر المتعال — جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا سب سے بڑا برتر

علم الٰہی لامحدود ہے

یہ علم الٰہی کی لامحدود وسعت واحاطہ کا بیان ہوا۔ یعنی دنیا کی کوئی کھلی چھپی چیز، اس سے پوشیدہ نہیں، اور تمام عالم اس کے زیر تصرف ہے۔ (تفسیر عثمانی)

سواء منکم من اسر القول ومن جھر بہ ومن ھو مستخف بالیل وسارب بالنھار — برابر ہے تم میں جو آہستہ بات کہے اور جو کہے پکار کر اور جو چھپ رہا ہے رات میں اور جو گلیوں میں پھرتا ہے دن کو۔

تمہارے اعمال بھی معلوم ہیں

گویا کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ فرماتے ہیں کہ تمہارے ہر قول وفعل کو ہمارا علم محیط ہے۔ جو بات تم دل میں چھپاؤ، یا آہستہ کہو اور جو اعلانیہ پکار کہو۔ نیز جو کام رات کی اندھیرے میں پوشیدہ رہ کر کرو، اور جو دن دیہاڑے برسر بازار کرو، دونوں کی حیثیت علم الٰہی کے اعتبار سے یکساں ہے۔

بعض مفسرین نے آیت کو تین قسم کے آدمیوں پر مشتمل بتلایا ہے، من اسر القول (جو بات کو چھپائے) من جھر بہ (جو ظاہر کرے) من ھو مستخف بالیل وساب بالنھار (جو اپنا کام رات کو چھپائے۔ مثلاً شب کو چوری کرنا اور دن کو ظاہر

Marfat.com

کرے۔مثلاً دن میں نمازیں پڑھنا) اللہ تعالیٰ کو سب یکساں طور پر معلوم ہیں۔

لہ معقبت من بین یدیہ و من خلفہ یحفظونہ من امر اللہ — اس کے پہرے والے ہیں بندہ کے آگے سے اور پیچھے سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں اللہ کے حکم سے ہر آدمی کے ساتھ فرشتے مقرر ہیں۔

یعنی ہر بندہ کے ساتھ خدا کے فرشتے مامور ہیں۔جن میں بعض اس کے سب اگلے پچھلے اعمال لکھتے ہیں، اور بعضے خدا کے حکم کے موافق، ان بلاؤں کے دفع کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں، جن سے حق تعالیٰ بچانا چاہتا ہے۔

جس طرح اس عالم میں خدا کی عام عادت ہے کہ جو چیز پیدا کرنا چاہے، اس کے ظاہری اسباب مہیا کر دیتا ہے۔ایسے ہی اس نے کچھ باطنی اسباب و ذرائع پیدا کیے ہیں، جن کو ہماری آنکھیں نہیں دیکھتیں۔لیکن مشیت الٰہی کی تنفیذ ان کے واسطہ سے ہوتی ہے۔

(تفسیر عثمانی)

انسان پر کتنے فرشتے مقرر ہیں؟

ازالۃ الخلفاء میں کنانہ عدوی کی روایت سے آیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خدمت گرامی میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے بتائیے کہ بندے کے ساتھ کتنے فرشتے مقرر ہوتے ہیں؟ فرمایا: ایک فرشتہ تیرے دائیں ہاتھ کی طرف، جو تیری نیکیوں پر مامور ہے۔اور وہ بائیں ہاتھ والے فرشتے کا سردار ہے۔ جب تو کوئی ایک نیکی کرتا ہے، تو وہ دس نیکیاں لکھتا ہے، اور جب تو کوئی ایک بدی کرتا ہے، تو بائیں ہاتھ والے فرشتے کہتا ہے، میں اس کو لکھ لوں، تو دائیں ہاتھ والا کہتا ہے: (ابھی ٹھہرو!) شاید توبہ استغفار کر لے۔ جب تین بار ایسا کہہ چکتا ہے، تو دائیں ہاتھ والا فرشتے سے کہتا ہے، اچھا اب لکھ لو۔ اللہ اس سے ہم کو بچائے یہ برا ساتھی ہے۔ نہ اس کو اللہ کا پاس لحاظ ہے، نہ اللہ سے شرم۔

اللہ فرماتا ہے لہ معقبت من بین یدیہ و من خلفھم یحفظونہ من امر اللہ اور ایک فرشتہ تیری پیشانی پر مسلط ہے۔ جب تو اللہ کے لئے اس کو نیچے رکھتا ہے،

Marfat.com

تو وہ تجھے سر بلند کرتا ہے، اور اگر تو غرور کرتا ہے، تو وہ تجھے شکستہ کر دیتا ہے۔ (ذلیل کر دیتا ہے)

اور دہ فرشتے تیرے لبوں پر مومور ہیں، ان کا کام صرف یہ ہے کہ نبی پر جو درود پڑھے اس کی نگہداشت کریں، اور ایک فرشتہ تیرے منہ کا محافظ ہے، کہ سانپ (وغیرہ) کو منہ میں داخل ہونے نہیں دیتا۔ اور دو فرشتے تیری دونوں آنکھوں پر مامور ہیں۔ یہ ہر آدمی کے دس فرشتے ہوئے۔ رات کے فرشتے دن کے فرشتوں پر اترتے ہیں، کیونکہ رات کے فرشتے دن کے فرشتوں سے الگ ہیں۔ پس ہر آدمی کے لئے بیس فرشتے ہیں اور ابلیس دن میں ہے اور اس کی اولاد رات کو آتی ہے۔ (از مفسر قدس سرہ)

فرشتوں کی ڈیوٹیاں اور کارگزاری

بغوی نے صحیح سند سے حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے، آگے پیچھے آتے جاتے رہتے ہیں۔ فجر اور عصر کی نماز میں دونوں کا اجتماع ہوتا ہے۔

رات بھر تم میں جو فرشتے رہتے ہیں، (فجر کو) جب وہ چڑھ جاتے ہیں، تو ان کا رب باوجود یہ کہ خود بخوبی واقف ہوتا ہے، پھر بھی فرشتوں سے پوچھتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں ان کو ہم نے نماز پڑھتے چھوڑا، اور جب ہم پہنچے تھے، تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

مجاہد نے کہا ہے کہ ہر بندے پر ایک فرشتہ موکل (مقرر) ہے، جو سوتے جاگتے میں اس کی حفاظت کرتا ہے، اور ہر جن وانس اور کیڑے مکوڑے سے اسکی نگہداشت کرتا ہے۔ جو (ضرر رساں) چیز بھی بندے پر آنا چاہتی ہے، فرشتہ اس سے کہتا ہے، پرے ہٹ جا۔

ہاں اللہ ہی کا حکم کسی چیز کا آپہنچنے کا ہوتا ہے، تو وہ چیز پہنچ جاتی ہے۔ کعب احبار نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو تم پر مامور نہ کر دیتا، جو کھانے پینے اور برہنگی کے وقت

Marfat.com

تمھارے قریب رہتے ہیں، تو جنات تم کو جھپٹ لیتے۔

یا یحفظونہ سے مراد ہے، آدمی کے اعمال کی نگرانی کرتے ہیں۔ اس مطلب پر معقبات سے مراد ہوں گے۔ وہ فرشتے جو دائیں بائیں ہاتھ پر بیٹھے، نیکیاں اور بدیاں لکھتے رہتے ہیں۔

حفاظت کے فرشتے

ابوداؤد کی ایک حدیث میں ہے، بروایت علی مرتضیٰ ؓ کہ ہر انسان کے ساتھ کچھ حفاظت کرنے والے فرشتے مقرر ہیں، جو اس کی حفاظت کرتے ہیں، کہ اس کے اوپر کوئی دیوار وغیرہ نہ گر جائے۔ یا کسی گڑھے وغیرہ یا کسی غار میں نہ گر جائے، یا کوئی جانور یا انسان اس کو تکلیف نہ پہنچائے۔ البتہ جب حکم الٰہی کسی انسان کو بلا و مصیبت میں مبتلا کرنے کے لئے نافذ ہو جاتی ہے، تو محافظ فرشتے وہاں سے ہٹ جاتے ہیں۔ (روح المعانی)

مٹی سے خون، خون سے ہڈی، ہڈی پر گوشت کس نے چڑھایا؟

اللہ کے علم سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ تمام جاندار مادہ حیوان ہوں یا انسان، ان کے پیٹ کے بچوں کا، ان کے حمل کا اللہ کو علم ہے کہ پیٹ میں کیا ہے؟ اسے اللہ بخوبی جانتا ہے۔ مرد ہے یا عورت؟ اچھا ہے یا برا؟ نیک ہے یا بد؟ عمر والا ہے یا بے عمر کا؟ چنانچہ ارشاد ہے:-

"ھو اعلم بکم" الخ وہ بخوبی جانتا ہے، جبکہ تمھیں زمین سے پیدا کرتا ہے اور جبکہ تم ماں کے پیٹ میں چھپے ہوئے ہوتے ہو۔

اور فرمان ہے مخلقکم فی بطون امھتکم ...... وہ تمھیں تمھاری ماں کے پیٹ سے پیدا کرتا ہے۔ ایک کے بعد دوسری پیدائش میں، تین تین اندھیروں میں۔ ارشاد ہے "ولقد خلقنا الانسان من سللة ...... ہم نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفے کو نطفے سے خون بستہ کیا، خون بستہ کو، لوتھڑا گوشت کا کیا۔ لوتھڑے کو ہڈی کی شکل میں کیا۔ پھر

Marfat.com

ہڈی کو گوشت چڑھایا پھر آخری اور پیدائش میں کیا ۔پس بہترین خالق بابرکت ہے۔

بخاری ومسلم کی حدیث میں فرمان رسول ﷺ ہے کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش چالیس دن تک اس کی ماں کے پیٹ میں جمع ہوتی رہتی ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں تک وہ بصورت خون بستہ رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں تک وہ گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ خالق کل ایک فرشتے کو بھیجتا ہے۔ جسے چار باتوں کے لکھ لینے کا حکم ہوتا ہے۔ اس کا رزق، اس کی عمر، عمل، اور نیک و بد ہونا، لکھ لیتا ہے۔

اور حدیث میں ہے وہ پوچھتا ہے کہ اے اللہ مرد ہوگا یا عورت؟ شقی ہوگا یا سعید؟ روزی کیا ہے؟ عمر کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ بتلاتا ہے اور وہ لکھ لیتا ہے۔

غیب کی چار باتیں

حضور ﷺ فرماتے ہیں: غیب کی کنجیاں پانچ ہیں، جنھیں بجز اللہ تعالیٰ علیم وخبیر کے اور کوئی نہیں جانتا۔

۱.........کل کی بات اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔

۲.........کون شخص کہاں مرے گا؟ اسے بھی اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

۳.........قیامت کب قائم ہوگی؟ اس کا علم بھی اللہ ہی کو ہے

۴......... پیٹ میں کیا گھٹتا ہے؟ اس سے مراد حمل کا ساقط ہونا ہے اور رحم میں کیا بڑھ رہا ہے؟ کیسے پورا ہو رہا ہے؟ یہ بھی اللہ کو بخوبی علم رہتا ہے۔

دیکھ لو کوئی عورت دس مہینے لیتی ہے اور کوئی نو ماہ لیتی ہے۔ کسی کا حمل گھٹتا ہے، اور کسی کا بڑھتا ہے۔نو ماہ سے گھٹنا نو سے بڑھ جانا اللہ کے علم میں ہے۔

حضرت ضحاک کا بیان ہے کہ میں دو سال ماں کے پیٹ میں رہا۔ جب پیدا ہوا تو میرے اگلے دو دانت نکل آئے تھے۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمان ہے کہ حمل کی انتہائی، مدت دو سال ہے۔ کمی سے مراد بعض کے نزدیک ایام حمل میں خون کا آنا اور زیادتی سے مراد نو ماہ سے زیادہ حمل کا ٹھرا رہنا ہے۔

Marfat.com

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نو سے پہلے، جب عورت خون کو دیکھے، تو نو سے زیادہ ہوتے ہیں۔ مثل ایام حیض کے خون کے گرنے سے بچہ اچھا ہو جاتا ہے اور نہ گرے، تو بچہ پورا پاٹھا اور بڑا ہوتا ہے۔

ماں کے پیٹ میں غذا پہنچائی

حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں بالکل بے غم بے کھٹکے اور با آرام ہوتا ہے۔ اس کی ماں کے حیض کا خون اس کی غذا ہوتا ہے۔ جو بے طلب با آرام سے پہنچتا رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان دنوں ماں کو حیض نہیں آتا۔

پھر جب بچہ پیدا ہوتا ہے، زمین پر آتے ہی روتا چلاتا ہے۔ اس انجان جگہ سے اسے وحشت ہوتی ہے۔ جب اس کی ناف کٹ جاتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی روزی ماں کے سینے میں پہنچا دیتا ہے۔ اور اب بھی بے طلب، بے جستجو، بے رنج و غم، بے فکری کیساتھ اسے روزی ملتی رہتی ہے۔

پھر ذرا بڑا ہوتا ہے، اپنے ہاتھوں کھانے پینے لگتا ہے۔ لیکن بالغ ہوتے ہی روزی کے لئے ہائے ہائے کرنے لگتا ہے۔ موت اور قتل تک سے روزی حاصل ہونے کا امکان ہو، تو پس و پیش نہیں کرتا۔

افسوس اے ابن آدم! تجھ پر حیرت ہے۔ جس نے تجھے تیری ماں کے پیٹ میں روزی دی، جس نے تجھے بچے سے بالغ بنانے تک روزی دی، اب تو بالغ اور عقلمند ہو کر یہ کہنے لگا کہ ہائے کہاں سے کھاؤں گا؟ موت ہو یا قتل؟ پھر آپ نے یہی آیت پڑھی ہر چیز اس کے پاس اندازے کے ساتھ موجود ہے، رزق اجل سب مقرر شدہ ہے۔

جو کچھ ہے وہ اللہ ہی کا ہے

حضور اکرم ﷺ کی ایک صاحبزادی صاحبہ نے آپ کے پاس ایک آدمی بھیجا ...

Marfat.com

میرا بچہ آخری حالت میں ہے، آپ ﷺ کا تشریف لانا میرے لئے خوشی کا باعث ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ! ان سے کہہ دو کہ جو اللہ لے لے، وہ اسی کا ہے۔ جو دے رکھے، وہ بھی اسی کا ہے۔ ہر چیز کا صحیح اندازہ اس کے پاس ہے۔ ان سے کہہ دو کہ صبر کریں اور اللہ سے ثواب کی امید رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہر اس چیز کو جانتا ہے، جو بندوں سے پوشیدہ ہے اور اسے بھی جو بندوں پر ظاہر ہے۔ اس سے کچھ بھی مخفی نہیں۔ وہ سب سے بڑا، وہ ہر ایک سے بلند ہے۔ ہر چیز اس کے علم میں ہے۔ ساری مخلوق اس کے سامنے عاجز ہے۔ تمام سر اس کے سامنے جھکے ہوئے ہیں۔ تمام بندے اس کے سامنے عاجز، لاچار اور محض بے بس ہیں۔

اللہ کی قوت سماعت کامل

سوآء منکم من اسر القول ومن جهر به ومن هو مستخف باليل وسارب بالنهار له معقبت من بين يديه ومن خلفه يحفظونه من امر الله ان الله ليغير ما بقوم حتىٰ يغيروا ما بانفسهم واذآ اراد الله بقوم سوٓءا فلا مرد له وما لهم من دونه من وال

تم میں سے کسی کا اپنی بات کو چھپا کر کہنا اور با آواز بلند اسے کہنا اور جو رات کو چھپا ہوا ہو اور جو دن میں چل رہا ہو سب اللہ پر برابر یکساں ہے اس کے پہریدار انسان کے آگے پیچھے مقرر ہیں جو بحکم اللہ اس کی نگہبانی کرتے رہتے ہیں کسی قوم کی حالت اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اسے نہ بدلیں جو ان کے دلوں میں ہے اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کا سزا کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ بدلا نہیں کرتا اور بجز اس کے کوئی بھی ان کا کارساز نہیں ہوتا۔

ہر چھپا ہوا اللہ کی نظر میں

اللہ کا علم تمام مخلوق کو گھیرے ہوئے ہے۔ کوئی چیز اس کے عمل سے باہر نہیں۔ پست اور بلند ہر آواز وہ سنتا ہے۔ چھپا کھلا سب جانتا ہے۔ تم چھپاؤ، کھولو، اس سے مخفی نہیں

Marfat.com

حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں:-

وہ اللہ پاک ہے، جس کے سننے نے تمام آوازوں کو گھیرا ہوا ہے۔ قسم ہے اللہ کی !اپنے خاوند کی شکایت لے کر آنے والی عورت نے، رسول اللہ ﷺ سے اس طرح کانا پھوسی کی، کہ میں پاس ہی گھر میں بیٹھی ہوئی تھی، لیکن میں بھی پوری طرح نہ سن سکی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آیتیں "قد سمع اللّٰہ الخ" اتاریں۔ یعنی اس عورت کی یہ تمام سرگوشی اللہ تعالیٰ سن رہا تھا۔ وہ سمیع وبصیر ہے۔ جو اپنے گھر کے تہہ خانے میں راتوں کے اندھیرے میں چھپا ہوا ہو، وہ اور جو دن کے وقت کھلم کھلا آیا، آبادراستوں چلا جارہا ہو، وہ علم الٰہی میں برابر ہیں۔ جیسے آیت الا حین یستغشون ثیابھم الخ میں فرمایا۔

(سورئہ مجادلہ :ق، بخاری کتاب التوحید ، باب قول اللّٰہ تعالیٰ (وکان اللّٰہ سمیعا بصیرا)

قیامت کا علم اللہ کے پاس ہے

ان اللّٰہ عندہ علم اساعۃ وینزل	بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کی خبر اور اتارتا
الغیث ویعلم ما فی الارحام	ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ہے ماں کے پیٹ
وما تدری نفس ماذاتکسب	میں اور کسی جی کو معلوم نہیں کہ کل کو کیا کرے گا اور
غدا وماتدری نفس بای ارض	کسی جی کو خبر نہیں کہ کس زمین میں مرے گا تحقیق
تموت ان اللّٰہ علیم خبیر	اللہ سب کچھ جاننے والا ہے خبر دار ہے

قیامت کب آئے گی؟

ابن جریر اور ابن حاتم نے مجاہد کی مرسل روایت نقل کی ہے کہ صحرا نشین لوگوں میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بغوی نے اس شخص کا نام حارث بن عمرو بن حارث محارب بن حفصہ بتایا ہے، اور اس نے رسول اللہ ﷺ سے قیام کے متعلق دریافت کیا یعنی یہ پوچھا کہ قیامت کب ہو گی؟

اس شخص نے یہ بھی کہا کہ میری بیوی حاملہ ہے، بتایئے کیا پیدا ہو گا؟ (لڑکا یا لڑکی) اور ہمارا ملک خشک سالی میں مبتلا ہے، بتایئے بارش کب ہو گی؟ اور جس زمین پر میں پیدا ہوا

Marfat.com

تھا، یہ تو مجھے معلوم ہے، لیکن کس جگہ مروں گا؟ یہ آپ بتائیے، اس پر آیات نازل ہوئیں۔

غیب کے پانچ خزانے

حضرت ابن عمر راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غیب کے پانچ خزانے ہیں جن سے سوائے خدا کے کوئی واقف نہیں۔

☆ ......سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ رحم کے اندر کیا ہے؟

☆ ......سوائے خدا کے کوئی واقف نہیں کہ قیامت کب برپا ہوگی؟

☆ ......سوائے خدا کے کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کی موت کس سرزمین پر آئے گی؟

☆ ......اور سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی؟ (رواہ احمد البخاری)

بغوی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے اس آیت کی تفسیر میں حدیث مذکور الفاظ ذیل کے ساتھ بیان کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غیب کے خزانے (یا کنجیاں) پانچ ہیں۔ پھر حضور ﷺ نے آیت ان اللہ عندہ علم اساعۃ ...... بای ارض تموت تک تلاوت فرمائی۔

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے سوال جبرائیل علیہ السلام والی حدیث میں آیا ہے، یہ پانچ چیزوں میں سے ہے۔ یعنی قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں سے ہے، جو آیت ان اللہ عندہ علم الساعۃ الخ میں مذکور ہیں۔

حضرت سلیمان کے درباری کی موت کا عجیب واقعہ

ابن شیبہ نے المصنف میں خیثمہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ملک الموت حضرت سلیمان کے پاس آئے اور حضرت سلیمان کے پاس جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے، ان میں سے ایک شخص کی طرف گھور کر دیکھنے لگے۔

اس شخص نے پوچھا : یہ کون ہے؟

سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: ملک الموت ہے۔

Marfat.com

اس شخص نے کہا : ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مجھے مارنا چاہتا ہے۔ آپ ہوا کو حکم دیجئے کہ وہ مجھے اٹھا کر ہندوستان پہنچا دے۔

حضرت سلیمان نے ہوا کو حکم دے دیا (ہوا نے اس شخص کو ہندوستان پہنچا دیا)

ملک الموت نے کہا ''میں تعجب سے اس شخص کو برابر دیکھ رہا تھا، کیونکہ یہ آپ کے ساتھ موجود تھا اور مجھے حکم دیا گیا کہ ہندوستان میں اس کی روح قبض کروں۔ (واللہ اعلم)

خلیفہ منصور کا خواب

ایک حکایت ہے کہ خلیفہ منصور (عباسی خلیفہ) نے خواب میں ملک الموت کو دیکھا منصور نے اس سے اپنی عمر کی مدت دریافت کی۔ ملک الموت نے اپنی پانچ انگلیاں دکھا دیں اہل تعبیر سے تعبیر دریافت کی، تو کسی نے پانچ برس، کسی نے کہا پانچ مہینے، کسی نے پانچ دن۔ امام ابو حنیفہ سے دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: یہ اشارہ ہے، اس آیت کی طرف کہ یہ پانچوں سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔

دنیا و آخرت میں تعریف اللہ ہی کی ہے

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم	شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے
الحمد للّٰہ الذی لہ ما فی السمٰوت وما فی الارض ولہ الحمد فی الآخرۃ وھو الحکیم الخبیر	سب خوبی اللہ کی ہے جس کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمان اور زمین میں اور اسی کی تعریف ہے آخرت میں اور وہی ہے حکمتوں والا سب کچھ جاننے والا۔

یعنی سب خوبیاں اور تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں، جو اکیلا بلا شرکت غیرے تمام آسمانی و زمینی چیزوں کا مالک و خالق اور نہایت حکمت و خبرداری سے ان کی تدبیر کرتا ہے۔ اس نے یہ سلسلہ بے کار پیدا نہیں کیا۔ ایسے حکیم و دانا کی نسبت یہ گمان نہیں ہو سکتا۔ ضرور ہے کہ یہ نظام آخر میں کسی اعلیٰ نتیجہ پر منتہی ہو۔

Marfat.com

اس کو آخرت کہتے ہیں، اور جس طرح دنیا میں وہ اکیلا تمام تعریفوں کا مستحق ہے، آخرت میں بھی صرف اسی کی تعریف ہوگی۔ بلکہ یہاں تو بظاہر اور کسی کی بھی تعریف ہو جاتی تھی۔ کیونکہ مخلوق کا فعل خالق کے فعل کا پردہ اور اس کا کمال اس کے کمال حقیقی کا پرتو ہے، لیکن وہاں سب وسائط اور پردے اٹھ جائیں گے۔ جو کچھ ہوگا، سب دیکھیں گے، کہ اسی کی طرف سے ہو رہا ہے۔ اس لئے صورۃً و حقیقتاً ہر حیثیت سے تنہا اسی محمود مطلق کی تعریف رہ جائے گی۔ (تفسیر عثمانی)

یہ سب چہل پہل اللہ کی رحمت سے ہے

وھو الرحیم الغفور ''اور وہی ہے رحم والا بخشنے والا'' یعنی یہ سب بستی اور چہل پہل، اس کی رحمت اور بخشش سے ہے۔ ورنہ بندوں کی ناشکری اور حق ناشناسی پر اگر ہاتھوں ہاتھ گرفت ہونے لگے، تو ساری رونق ایک لمحہ میں ختم کر دی جائے۔

ذرہ ذرہ اس کے سامنے ظاہر ہے

علم الغیب لا یعزب عنہ مثقال ذرۃ	اس عالم الغیب کی غائب نہیں ہو سکتا اس
فی السموت ولا فی الارض ولا	سے کچھ ذرہ بھر آسمانوں میں اور نہ زمین میں
اصغر من ذلک ولا اکبر الا فی	اور کوئی چیز نہیں اس سے چھوٹی اور نہ اس سے
کتب مبین	بڑی جو نہیں ہے کھلی کتاب میں۔

یعنی اس عالم الغیب کی قسم! جس کے علم محیط سے آسمان و زمین کا کوئی ذرہ یا ذرہ سے چھوٹی بڑی کوئی چیز بھی غائب نہیں۔ شاید اس لئے فرمایا کہ قیامت کے وقت کا تعین، ہم نہیں کر سکتے۔ اس کا علم اسی کو ہے، جس کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں۔ ہم کو جتنی خبر دی گئی، بلاکم و کاست پہنچا دی، اور اس کا جواب بھی ہو گیا۔

جو کہتے تھے'' ء اذا ضللنا فی الارض ''یعنی جب ہمارے ذرات منتشر ہو کر مٹی میں مل گئے، پھر دوبارہ کیسے اکھٹے کیئے جائیں گے؟ تو بتلا دیا کہ کوئی ذرہ اس کے علم

Marfat.com

سے غائب نہیں، اور پہلے بتلایا جاچکا کہ آسمان وزمین کی ہر چیز پر قبضہ اسی کا ہے۔ لہٰذا اس کو کیا مشکل ہے کہ تمھارے منتشر ذرات کو ایک دم میں اکٹھا کردے۔

کھلی کتاب سے ''لوح محفوظ'' مراد ہے جس میں ہر چیز اللہ کے علم کے مطابق ثبت ہے۔ (تفسیر عثمانی)

بیک وقت ہزاروں اموات

رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا، یا رسول اللہ ﷺ دو لشکر لڑتے ہیں، ایک ہی وقت میں مارے جاتے ہیں۔ پھر مشرق و مغرب اور اس کے درمیان کچھ لوگ مرتے ہیں۔ کچھ بچے پیٹ سے گرتے ہیں، ملک الموت تو ایک ہے، سب کی روحیں کیسے قبض کرتا ہے؟ فرمایا:

ملک الموت ساری دنیا کو گھیرے ہوئے ہے۔ جیسے میرے سامنے طشت ہے۔ اسی طرح ساری دنیا اللہ نے ملک الموت کے سامنے کردی ہے۔ کیا اس سے کوئی چیز چھپ سکتی ہے؟ (مفہوم حدیث)

اے انسانو! مادہ کے پیٹ میں نر ہے یا مادہ اللہ تعالیٰ اس سے بخوبی واقف ہے:۔

اللّٰہ یعلم ما تحمل کل انثیٰ وما تغیض الارحام وما تزداد وکل شیء عندہ بمقدار (الرعد ۸)	مادہ جو کچھ اپنے شکم میں رکھتی ہے اللہ اسے بخوبی جانتا ہے اس پیٹ کا گھٹنا بڑھنا ہر چیز اسی کے پاس انداز سے ہے۔
وتغیض الارحام وما تزداد و کل شیء عندہ بمقدار	اور جو سکڑتے ہیں پیٹ اور بڑھتے ہیں اور ہر چیز کی اس کی پاس ہے گنتی۔

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

رحم مادر میں نطفہ چالیس دن تک اپنی اصلی حالت میں رہتا ہے...... پھر جما ہوا خون بن جاتا ہے...... پھر گوشت کا لوتھڑا...... پھر پتلا بن جاتا ہے پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے...... اور اللہ کے حکم سے ایک فرشتہ آتا

Marfat.com

ہے...... اور امر رزق...... جس طرح کے عمل...... یہ پُتلا پیدا ہونے کے بعد کرے گا...... یہ سب کچھ وہ فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ (احسن التفاسیر ۳۔۲۱۷)

اللہ کے حکم سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں...... یخلقکم فی بطون امھتکم...... وہ تمھیں تمھاری ماؤں کے پیٹوں سے پیدا کرتا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے...... کوئی عورت دس مہینے لیتی ہے...... کوئی نو، کسی کا حمل گھٹتا ہے...... کسی کا بڑھتا ہے۔ نو ماہ سے گھٹ جانا، نو ماہ سے بڑھ جانا، اللہ کے علم میں ہے۔

حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں دو سال ماں کے پیٹ میں رہا۔ جب پیدا ہوا، تو میرا اگلے دو دانت نکل آئے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول ہے کہ حمل کی انتہائی مدت دو سال ہے۔

غیب سے ماں میں دودھ پیدا کرنے والی ذات

حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں بالکل بے غم، بے کھٹکے اور با آرام ہوتا ہے۔ اس کی ماں کے حیض کا خون اس کی غذا ہوتی ہے، جو بے طلب با آرام سے پہنچتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان دنوں ماں کو حیض نہیں آتا۔ صرف بچہ جب پیدا ہوتا ہے، تو زمین پر ٹکتے ہی چلتا ہے۔ اس انجان جگہ سے اسے وحشت ہوتی ہے۔

جب اس کی نالی کٹ جاتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی روزی ماں کے سینے میں پہنچا دیتا ہے۔ اور اب بھی بے طلب و بے جستجو، بے رنج و غم اور بے فکری کے ساتھ اسے روزی ملتی رہتی ہے۔ پھر ذرا بڑا ہوتا ہے، اپنے ہاتھوں کھانے پینے لگتا ہے۔ لیکن بالغ ہوتے ہی روزی کے لئے ہائے ہائے کرنے لگتا ہے۔

موت اور قتل تک سے روزی حاصل ہونے کا امکان ہو، تو پس و پیش نہیں کرتا۔ افسوس اے ابن آدم! تجھ پر حیرت ہے، جس نے تجھے تیری ماں کے پیٹ میں روزی دی، جس نے تجھے بچے سے بالغ بنانے تک روزی دی، اب تو بالغ اور عقلمند ہو کر کہنے لگا کہ ہائے کہاں سے کھاؤں گا؟ (ابن کثیر تفسیر سورۂ رعد آیت نمبر ۸)

Marfat.com

منکرین خدا یہ بتائیں
کیڑا پتھر میں کیسے پلتا ہے (عاجز)

جو کچھ تمھارے سینوں میں ہے اللہ سب جانتا ہے

قل ان تخفوا ما فی صدرکم او تبدوہ یعلمہ اللہ ویعلم ما فی السموت وما فی الارض واللہ علیٰ کل شیء قدیر. (آل عمران ۲۹)

آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ تمھارے سینوں میں ہے تم اسے خواہ پوشیدہ رکھو یا ظاہر کرو اللہ اس کو جانتا ہے اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اس (سب) کو جانتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

اس دن ہر نیکی وگناہ سامنے آجائے گا

جب علم اس قدر محیط اور قدرت اس درجہ عام و تام ہے، تو مجرم کے لئے اخفاءِ جرم یا سزا سے بھاگ جانے کی کوئی صورت نہیں۔ ممکن ہے آدمی اپنی نیت اور اپنے دل کی بات لوگوں سے چھپالے، لیکن وہ خدا کو جو علیم بذات الصدور ہے، فریب نہیں دے سکتا۔ اس کے بعد فرمایا:-

یوم تجد کل نفس ما عملت من خیر امحضرا وما عملت من سوٓء تود لو ان بینہا و بینہٓ امدا بعیدا ویحذر کم اللہ نفسہ واللہ رؤف بالعبادہ (آل عمران ۳۰)

جس دن موجود پائے گا ہر شخص جو کچھ کہ کی ہے اس نے نیکی اپنے سامنے اور جو کچھ کی ہے اس نے برائی آرزو کرے گا کہ مجھ میں اور اس میں فرق پڑ جائے دور کا اور اللہ ڈراتا ہے تم کو اپنے سے اور اللہ بہت مہربان ہے بندوں پر

قیامت کے دن ہر نیکی، بدی آدمی کے سامنے ہوگی۔ عمر بھر کا اعمال نامہ ہاتھ میں پکڑا دیا جائے گا۔ اس وقت مجرمین آرزو کریں گے، کاش! یہ دن ہم سے دور ہی رہتا، یا ہم میں اور ان برے اعمال میں بڑی دور کا فاصلہ ہوتا کہ ان کے قریب بھی نہ جاتے۔

Marfat.com

گزاردی راہ غفلت میں زندگی عاجز
اب اس کے واسطے آنسو بہائے جاتے ہیں

زمین کے خزانے اللہ کے علم میں ہیں

وھو اللّٰہ فی السمٰوت و فی الارض یعلم سرکم وجھرکم ویعلم ما تکسبون (الانعام، ۳)

اور وہی ہے اللہ آسمانوں میں اور زمین مین جانتا ہے تمھارا چھپا اور کھلا اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

انسان کو متنبہ کیا جا رہا ہے کہ خبردار آسمانوں اور زمیں میں ہماری ہی حکومت ہے، اور ہم بلاواسطہ تمھارے کھلے چھپے، اعلانیہ، پوشیدہ اعمال سے بخوبی خبردار ہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ تم یوں ہی مہمل چھوڑ دیئے جاؤ، اور تمھارے اعمال کے مطابق جزا اور سزا نہ دی جائے۔

زور سے پکارو یا آہستہ اللہ سب سنتا ہے

واسرو قولکم اوجھروا بہ انہ علیم بذات الصدور الا یعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر (سورہ ملک۔ ۱۳،۱۴)

اور تم لوگ (خواہ) چھپا کر کہو یا پکار کر کہو وہ دلوں تک کی باتوں سے خوب آگاہ ہے کیا وہی آگاہ نہ ہوگا جس نے (انسان کو) پیدا کیا ہے؟ وہ تو (بڑا ہی) باریک دان ہے

تمھارا کوئی بھی قول جلی ہو یا خفی، اعلانیہ ہو یا پوشیدہ اللہ تعالیٰ سب کو جانتا ہے۔ وہ تو سینوں کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔ اس کے سامنے ظاہر و پوشیدہ کا کیا سوال؟ جب وہ تمھارا خالق ہے، تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ مخلوق سے لاپرواہ ہو۔ وہ جو چاہیں عمل کریں، اسے کچھ خبر نہ ہو۔

وہ اس درجہ باریک بین ہے، کہ اس کا علم ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ان مشرک جاہلی قوموں کی حماقت پر تعریض ہے، جو ایک طرف خدا بھی مانے جاتے ہیں دوسری طرف اس کے علم ناقص اس جزئیات پر غیر حاوی بھی تسلیم کرتے ہیں۔

Marfat.com

اللطیف :لطیف سے مراد ہے، بڑی بڑی نازک و دقیق حکمتوں اور تدبیروں والا
''جزا دینے والے کو اعمال کا علم اور عامل پر قدرت ہونا ضروری ہے۔ چونکہ انسان خود بخود پیدا نہیں ہوا، بلکہ اسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ وہی اس کا خالق حقیقی اور یہ اس کی مخلوق ہے، لہٰذا اسے اپنی مخلوق کو اس کے اعمال ے مطابق جزا سزا دینے کا پورا پورا اختیار ہے۔

ہو دن کی روشنی کہ اندھیرا ہو رات کا
کوئی عمل بشر کا خدا سے نہاں نہیں

اللہ تعالیٰ اپنے اسی علم محیط و کامل کے مطابق معاملہ کرے گا۔

لا تکسب کل نفس الا علیها — انسان جیسا کرے گا، ویسا بھرے گا۔
(الانعام ۱۶۴)

ان اللّٰہ عالم غیب السموت والارض انه علیم بذات الصدور (فاطر . ۳۸) — بے شک اللہ جاننے والا ہے آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کا بے شک وہی جاننے والا ہے دلوں کی باتوں کا۔

جو تم چھپاتے ہو اللہ جانتا ہے

اللہ تعالیٰ کا کمال علم، کمال قدرت، اسرار و خفاء، جزئیات دقائق پر مکمل احاطہ اس بات کی ناقابل تردید شہادت ہے کہ وہ انسان کے سینے کے سے رازوں سے بھی بخوبی واقف ہے۔

انـه یعلم الجھر من القول و یعلم ما تکتمون (انبیاء ۱۱۰) — بے شک اللہ پکار کر کہی ہوئی بات کو بھی جانتا ہے اور اسے بھی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو

اللہ تعالیٰ تمھارے پکار کر کہے ہوئے اقوال سے بھی خبردار ہے اور جو تم چھپاتے ہو اسے اس کا بھی پورا ہورا علم ہے۔ اس سے کسی چیز کی کوئی بھی مصلحت مخفی نہیں۔ چنانچہ کسی کلام کا محفوظ رکھنا جب مصلحت ہوتا ہے تو حق تعالیٰ اسے محفوظ رکھتا ہے۔ اور جب اسے بھلا دینا ہی مصلحت ہوتا ہے، تو وہ اسے بھلا بھی دیتا ہے۔

خدا کی ذات ہی عاجز علیم و عالم ہے
نہیں یہ علم جس انسان کو وہ ظالم ہے

Marfat.com

کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں

قرآن کریم بتلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر چھوٹی بڑی اور کھلی چھپی چیز کا علم ہے۔ وہ سب دیکھتا اور سنتا ہے۔ وہ ہر ایک کے قریب اور ہر ایک کے ساتھ ہے۔ سورۂ آل عمران میں ارشاد ہے:-

ان اللّٰــه لا یخفــیٰ علیه شیء فی الارض ولا فی السماء (آل عمران ع۔۱)

اللہ تعالیٰ (علیم کل ہے) زمین اور آسمان کی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔

نیز سورۂ انعام میں اللہ تعالیٰ کی اسی صفت کو ایک آیت میں اس طرح بیان فرمایا گیا ہے:-

عــالـم الـغیـب والشهـادة وهو الحکیم الخبیر (الانعام ع۹)

وہ غیب اور شہادت سب کا جاننے والا ہے اور (اس علم کے ساتھ) حکمت بھی رکھتا ہے اور ہر چیز اور ہر بات سے ہر وقت باخبر رہنے والا ہے

جو گناہ تم چھپ کر کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے

ۂ قصص میں یہی مضمون اس طرح بیان کیا گیا ہے:-

وربک یــعــلــم مــا تــکــن صــدورهــم ومــا یعلنون وهو اللــه لا الــه الا هو له الحمد فــی الاولــیٰ والآخــرة و لــه الحکم والیه ترجعون.

(القصص ع ۷)

اور تمھارا رب جانتا ہے ان رازوں کو بھی جو وہ اپنے سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں اور ان باتوں اور ان کاموں کو بھی جو وہ اعلانیہ کرتے ہیں اور وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں، اسی کے لئے ساری حمد و ستائش ہے دنیا و آخرت میں اسی کے ہاتھ میں حکم ہے اور تم سب کو اسی کے پاس لوٹ کے جانا ہے۔

اور سورۂ یونس میں ارشاد فرمایا:-

Marfat.com

ولا تعلمون من عملی الا کنا علیکم شھودا ذ تفیضون فیہ وما یعزب عن ربک من مثقال ذرۃ فی الارض وما فی السماء (یونس ع ۷)

اورتم کوئی کام نہیں کرتے ہو، گر یہ کہ ہم تمھارے اس وقت موجود ہوتے ہیں جب تم اس میں لگے ہوتے ہو (یعنی تم جو کچھ بھی کرتے ہو ہماری آنکھوں کے سامنے کرتے ہو اور تم اگرچہ نہیں دیکھتے مگر ہم وہیں موجود ہوتے ہیں اور سب کچھ دیکھتے ہیں) اور زمین وآسمان میں کوئی ذرا برابر چیز بھی تمھارے رب سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔

اللہ اپنے بندوں سے قریب ہے

بندوں سے اپنا قرب بیان فرمانے کے لئے سورۂ بقرہ میں ارشاد ہوا:-

و اذا سالک عبادی عنی فانی قریب (البقرۃ ع ۲۲)

اور اے پیغمبر ﷺ جب میرے بندے تم سے میری بابت دریافت کریں تو (انہیں بتاؤ کہ) میں ان سے قریب ہی ہوں۔

اور سورۂ ق میں فرمایا گیا:-

ولقد خلقنا الانسان و نعلم ما توسوس بہ نفسہ و نحن اقرب الیہ من حبل الورید (ق ع ۲)

اور ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے جی میں جو بھی وساوس اور خیالات آتے ہیں ہم ان کو بھی جانتے ہیں اور ہم اس کی شہ رگ سے زیادہ قریب ہیں۔

اور سورۂ مجادلہ میں بندوں کے ساتھ اپنے اس قرب ومعیت کا بیان اس طرح فرمایا:-

ما یکون من نجوی ثلثہ الا ھو رابعھم ولا خمسہ الا ھو سا دسھم ولا ادنیٰ من ذالک ولا اکثر الا ھو معھم این ما کانو (سورہ مجادلہ ع ۲)

کہیں نہیں ہوتا تین کا خفیہ مشورہ مگر اللہ ان کا چوتھا وہاں ہوتا ہے اور نہ پانچ کا مگر اللہ ان کا چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم کا نہ زیادہ کا مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہوں۔

Marfat.com

اللہ ہر وقت ہمارے ساتھ ہے

سورۂ نساء میں ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جو آدمیوں سے شرم کرتے ہیں لیکن اللہ سے شرم نہیں کرتے فرمایا گیا:۔

یستخفون من الناس ولا یستخفون من اللہ وھو معھم (النساء ع ۱۶)

وہ شرماتے ہیں لوگوں سے اور نہیں شرماتے ہیں اللہ سے حالانکہ وہ ہر حال میں اور ہر وقت ان کے ساتھ ہے۔

ان آیات کے علاوہ قرآن پاک میں اتنے مقامات پر ان کا شمار کرنا بھی آسان نہیں اللہ تعالیٰ کی اسی علم کلی صفت کو علیم، خبیر، بصیر، سمیع، شھید، محیط، کے الفاظ سے بیان کیا ہے۔ ان تمام آیات کا حاصل بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے، ذرہ ذرہ کو اس کا علم محیط ہے۔ کوئی چیز اور کسی کا کوئی عمل اور کوئی حال اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔

قیامت کے ۵۰ ہزار سال کے دن کا مالک

اب میں قرآن عظیم کی روشنی میں کائنات کی وسعتوں اور اللہ تعالیٰ کے لامحدود علم و معلومات اور اس کی لامحدود قدرت کاملہ اور حکمت پر مختصراً تبصرا کرنا چاہتا ہوں۔

قرآن نے بتایا ہے کہ اللہ نے سات آسمان اور سات زمین پیدا کیئے ہیں۔ پھر احادیث اور مفسرین قرآن کے اقوال میں یہ ذکر بھی موجود ہے کہ ایک زمین سے دوسری زمین تک پانسو برس کی مسافت ہے۔

اور اسی طرح ہر آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو سال کی مسافت ہے۔ اور ہر زمین اور ہر آسمان کی موٹائی بھی پانسو سال کی مسافت کے برابر ہے۔ اس حساب سے زمین اسفل سے ساتویں آسمان تک چودہ ہزار سال کی مسافت ہوئی۔

پھر ساتویں آسمان سے عرش تک چھبیس ہزار سال کی مسافت ہوئی۔ اس حساب سے زمین اسفل سے عرش تک پچاس ہزار سال کی مسافت ہوئی۔ پھر صحابہ کرام اور مفسرین

Marfat.com

کے اقوال میں بھی یہ آتا ہے کہ عرش کے نیچے سے اوپر تک پچاس ہزار سال کا فاصلہ ہے۔
اس سلسلے میں سورۂ معارج کی یہ آیت کریمہ ملاحظہ ہو:-

تعرج الاملآئكة والروح اليه في يوم كان مقداره خمسين الف سنة	چڑھتے ہیں اس (اللہ) کی طرف سے فرشتے اور جبرائیل امین ایک ایسے دن میں جن کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے

تفسیر ابن جریر نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت مجاہد کا قول نقل کیا ہے جو درج ذیل ہے

حدثنا ابن حسيد عن ليث عن مجاهد في يوم كان مقداره خمسين الف سنةقال منهى 'امره من اسفل الارض الىٰ منتهىٰ امره من فوق السموت مقدار خمسين الف سنة ويوم كان مقداره الف سنة (تفسير ابن جرير سوره معارج ص ٣٩)	حضرت مجاہد نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں کہا ہے کہ اسکے حکم کی انتہا نیچے کی زمین سے آسمان کے اوپر تک پچاس ہزار سال کی ہے اور ایک دن ایک ہزار سال کا ہے یہاں واضح رہے کہ حدیث میں ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو برس مسافت کا جو ذکر آیا ہے وہ متعین نہیں ہے کہ اس سے کون متحرک اور کون سی حرکت مراد ہے۔

مولانا شاہ عبدالعزیز نے بھی اپنی تقریر فتح العزیز کے صفحہ ۱۲۵ پر یہی بات لکھی ہے
چنانچہ فرماتے ہیں:-

راہ پانچ صد سالہ کی در روایات وارد است
تعین نیست کہ راہ کرام متحرک بکدام حرکت مراد است

علمائے محققین نے صاف کہا ہے کہ پانسو سال کا عدد تحدید اور حصر کے لئے نہیں ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ آسمانوں کے فاصلے اس سے بھی بہت زیادہ اور وسیع ہیں۔
چنانچہ صاحب تفسیر حقانی نے جلد دوم میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ اکابر سے جو کچھ آسمانوں کے باہمی فاصلہ کی نسبت مروی ہے اور یہ کہ فلاں آسمان چاند کا اور فلاں

Marfat.com

آسمان زبرجد کا اور فلاں اس کا اور فلاں اس کا،

اب اگر اس روایت کی تمام عبارت کو اس کے ظاہری اور حقیقی مفہوم پر محمول کیا جائے، تو اس ساری عبارت کے یہ معنیٰ ہوتے ہیں، کہ فرشتے اور جبرئیل امین (علیہ السلام) نیچے کی زمین سے آسمانوں کے اوپر تک ایک دن میں چڑھتے ہیں، جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔ اب کل مدت کتنی ہوئی؟ تو اس کا طریقہ یہی ہوسکتا ہے کہ پہلے پچاس ہزار سال کے دن معلوم کئے جائیں اور پھر دن کے مجموعے کو ہزار سے ضرب دی جائے، تو جو حاصل ضرب نکلے وہی مجموعی مسافت ہوگی۔

زمین کے نیچے سے آسمانوں کے اوپر تک، اس سے بہت بڑی مدت بنتی ہے، لیکن پھر بھی اس سے تفہیم اور سمجھانا ہی مراد ہے۔ کیونکہ اجرام فلکی اور آسمانوں کے حقیقی فاصلے اس سے بھی بہت زیادہ ہیں کہ انسان اس کے تصور سے بھی عاجز اور درماندہ ہے۔ ادھر سائنس کو بھی اعتراف ہے کہ جو اجرام فلکی بیس کھرب میل نوری سال کے فاصلے پر ہیں وہ ان کو بڑی دوربینوں کے ذریعے بھی نظر نہیں آسکتے۔

مطلب یہ کہ بعض اجرام فلکی تک کھربوں میل نوری سال کا فاصلہ ہے اور ساتوں آسمان اجرام کے فلکی کے اوپر ہی ہیں۔ اس لئے عمدۃ المفسرین مولانا عبدالحق حقانی دہلوی نے اپنی شہرہ آفاق تفسیر حقانی میں وضاحت فرمادی کہ جن روایتوں میں آسمانوں کے فاصلوں اور ان کی بناوٹ کا ذکر ہے، اگر وہ بسند صحیح ثابت ہے، تو تشبیہ اور مجاز پر محمول ہے، نہ کہ حقیقت پر مطلب یہ ہوا کہ آسمانوں کے فاصلے لامحدود ہیں۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ ساتوں آسمانوں کے اوپر کرسی ہے اور وہ آسمانوں اور زمین کے مقابلے میں اتنی بڑی ہے کہ ساتوں آسمان اور زمین اس کے اندر ایک حلقہ (کڑا۔ یا چھلا) معلوم ہوتے ہیں۔

لیکن پھر بھی کرسی عرش کے مقابلے میں ایسی چھوٹی ہے۔ "لحلقة ملقاة فی فلات" یعنی جیسے بیابان لق ودق میں ایک حلقہ (کڑا) پڑا ہوتا ہے۔ اب خود خیال کریں کہ عرش کے مقابلے میں کرسی اور پھر کرسی کے نیچے جو ساتوں آسمان وغیرہ ہیں، ان کی کیا مقدار ہوگی؟

Marfat.com

تفسیر ابن کثیر نے سورۂ مومنون میں کعب احبار سے ایک روایت نقل کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ تمام آسمان عرش کے مقابلے میں ایسے ہیں، جیسے یہ قندیل (فانوس) آسمان وزمین کے درمیان ہو۔ مجاہد کا قول ہے کہ آسمان وزمین بمقابلہ عرش خداوندی ایسے ہیں، جیسے چھلا کسی چٹیل وسیع میدان میں پڑا ہو۔

اور ابن عباس فرماتے ہیں عرش کی قدر وقیمت کوئی بھی بجز اللہ تعالیٰ کے صحیح اندازہ نہیں کرسکتا۔ (ابن کثیر سورۂ مومنون) مفسرین نے یہ بھی لکھا ہے:-

و من السماء سابعة الی الحجب السبعة صحادی من نور — ساتوں آسمان کے اوپر نور کے صحرا ہیں اور ان کے بعد سات حجاب (پردے) ہیں اور پھر ان کے بعد کرسی ہے۔

آپ نے سات آسمانوں اور زمینوں کے بارے میں پڑھا ہے۔ اب اس پر غور کریں کہ جنت آسمان کے اوپر ہے اور وہ تمام آسمانوں اور زمینوں سے وسیع ہے۔ جن پر یہ آیت کریمہ دال ہے۔ (وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ) یعنی جنت حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ جن کی چوڑائی زمین وآسمان کے برابر ہے۔

مفسر حقانی نے اس آیت کریمہ کے ذیل میں لکھا ہے:-

> یہ تمام آسمان وزمین اس (جنت) کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ اس لئے کہ اس کی چوڑان اتنا ہے، پھر طول کا کیا ٹھکانا ہے؟ پھر وہ آسمان اور زمین میں کیونکر سما سکے؟ (حوالہ حقانی جلد دوم ص ۱۳۸)

تفسیر روح المعانی میں اس آیت کے ذیل میں لکھا ہے...... کفایة عن غایة السعة بما هو فی تهورا لسامعین ...... اس میں جنت کی انتہائی وسعت کی طرف اشارہ ہے، جتنا تصور اس کی وسعت کے بارے میں سننے والے کر سکتے ہیں۔ ایک حدیث میں کائنات کی لامحدود وسعتوں کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا ہے

> دس عرش اعظم کے نیچے ایک ہزار قندیلیں لٹکتی ہیں، اور یہ ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب کچھ صرف ایک قندیل میں سمائے ہوئے ہے۔ باقی قندیلوں میں کیا ہے اس کا کسی کو علم ہو سکتا ہے؟

Marfat.com

دنیا کا علم، قطرہ! اللہ کا علم، سمندر

بخاری شریف میں ہے:۔

وَقَعَ عُصْفُوْرٌ علیٰ حرْفِ السَّفِيْنَةِ غَمَسَ مَنقاره فی البحر فقال الخضر لموسیٰ ما علمک ولمی وعلم الخلائق فی علم الله تعالیٰ الا مقدار ما غَمَسَ هٰذا العُصْفُور منقاره (الحدیث)

کشتی کے کنارے پر ایک چڑیا نے بیٹھ کر اپنی چونچ دریا میں تر کی، تو حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ میرا اور تمھارا اور تمام مخلوق کا علم جناب باری تعالیٰ کے علم کے سامنے ایسا ہی ہے جیسا کہ دریا کے مقابلے میں اس چڑیا کا چونچ تر کرنا۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کیمیا سعادت میں لکھتے ہیں:۔

ہیچ سلیم دل نہ بود کہ ایں قدر نہ داند کہ علم فرشتگان و آدمیان در جنب علم حق تعالیٰ نہ چیز است وہمہ را الفتہ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا

یعنی تمام فرشتون اور تمام انسانوں کا اللہ جل شانہ کے علم کے مقابلے میں ناچیز اور علامہ شہاب الدین خفاجی حواشی بیضاوی میں طیبی سے نقل فرماتے ہیں:۔

ان معلومات الله تعالیٰ لا نهايه لهـا و غيب السموت والارض وما يبدونه وما يكتمونه قطرة منها

مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کے علم اور معلومات کے لئے کوئی نہایت نہیں ہے اور آسمانوں اور زمین کے تمام غیوب واثرات اللہ جل شانہ کے دریا علم کا ایک قطرہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں

ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب اور جتنا علم مناسب سمجھا، وحی کے ذریعہ سے انبیاء کرام علیہم السلام کو عطا فرمایا ہے۔ اور یہ وہ علم ہے جسے قرآن " اظہار

Marfat.com

غیب " اوراطلاع غیب کہتا ہے۔

وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشآء — مگر اللہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ تم کو غیب پر مطلع کر دے غیب کی باتوں کی اطلاع دینے کے لئے تو وہ اپنے رسولوں میں جس کو چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے۔

یہ علم جو انبیاء علیہم السلام کو عطا کیا گیا ہے، اظہار غیب اور اطلاع غیب ہے۔ مگر اس اطلاع واظہار کے یہ معنی نہیں ہیں کہ کائنات کی کوئی چیز انبیائے کرام علیہم السلام کی نگاہوں سے چھپی نہیں رہتی اور ان کو ہر بات کا علم ہو جاتا ہے۔ اس عقیدہ کی خود قرآن نفی کرتا ہے۔

فقال احطت بما لم تحط بہ وجئتک من سبا بنبا یقین — کہا کہ میں لے آیا ایک چیز کی خبر کہ جس کی تجھ کو (اور پہلے) خبر نہ تھی اور تیرے پاس سبا سے خبر لے کر آیا ہوں۔ (النمل)

ہد ہد سیدنا سلیمان علیہ السلام سے یہ کہہ رہا ہے کہ میں ایسی چیز کی خبر لایا ہوں ،جس کی آپ کو خبر نہ تھی ،اور ملک سبا کے حالات کا علم نہ رکھنے سے سیدنا سلیمان علیہ السلام کی منزلت میں ذرہ برابر کمی نہیں آجاتی ۔اس لئے کہ سارے جہاں کے حالات کا علم رکھنا ،نبوت کا لازماہر گز نہیں ہے۔

فلما را ایدیھم لا تصل الیہ نکرھم واو جس منھم خیفۃ قالو الا تخف انا ارسلنا الیٰ قوم لوط — پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ نہیں آتے کھانے پر تو کھٹکا اور دل میں ان سے ڈر ہوا وہ بولے کہ مت ڈر ہم قوم لوط کی طرف بھیجے ہوئے آئے ہیں۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی شان ومنزلت کا کوئی ٹھکانہ نہیں کہ نبی آخر الزمان علیہ الصلوۃ والسلام خود ملت ابراہیمی پر تھی ۔ان کا یہ عالم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرشتوں کو نہیں پہچان سکتے اور دل میں خوف محسوس کرنے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ فرشتے بتاتے ہیں کہ آپ خوف نہ کیجئے ،ہمیں تو لوط کی بدکار قوم کی طرف اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔

صحیحین میں یہ بھی ایک واقعہ ملتا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام آدمی کی شکل میں آئے

Marfat.com

اور رسول اللہ ﷺ سے سوال و جوابات کرتے رہے۔ جب وہ اٹھ کر چلے گئے، تو نبی ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ جبرئیل تھے۔ اگر سیدنا نوح علیہ السلام کو اپنے نافرمان بیٹے کے انجام کی خبر ہوتی، تو آپ اس کے بچانے کی تمنا نہ کرتے، جس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو تنبیہ فرمائی۔

سیدنا یعقوب علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر تھے۔ مگر برسوں تک اپنے پیارے اور چہیتے بیٹے یوسف کی خبر نہ معلوم کر سکے، کہ ان کا نورنظر کہاں ہے؟ اور کس حال میں ہے؟ یہاں تک کہ اس کے غم میں پتلیاں سفید ہو گئیں۔

سب سے بڑھ کر خود سیدنا آدم علیہ السلام کا واقعہ ان کے غیب پر مطلع ہونے کی نفی کرتا ہے۔ اگر آپ کو مستقبل کا علم ہوتا اور شیطان کے دل کی بات جان لیتے، تو شیطان لعین کے دھوکے میں نہ آتے۔

غیب اللہ تعالیٰ کی صفت خاص ہے۔ اس میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو عالم الغیب فرمایا ہے، اور کسی تشبہ اور ابہام کے بغیر دو ٹوک الفاظ میں کہا ہے:-

قل لا یعلم من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ وما یشعرون ایان یبعثون

کہہ کہ وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں غیب کو نہیں جانتے مگر اللہ! اور خبر نہیں رکھتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔

"غیب" کی عمومی نفی کے بعد اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی زبان وحی ترجمان سے خود آپ ﷺ کے عالم غیب ہونے کی نفی کرائی:-

قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر ومامسنی السوء ان انا الا نذیر و بشیر یومنون

کہہ کہ میں اپنی جان کے کسی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا، مگر جو کچھ اللہ چاہے اور اگر میں جانتا غیب تو بے شک بہت سی لے لیتا بھلائی اور نہ چھوتی مجھے کوئی برائی، میں تو فقط ڈرانے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں۔

Marfat.com

علم الغیب اور واقعہ رسول ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے بے شمار واقعات اس کی شہادت دیتے ہیں کہ آپ ﷺ ''عالم الغیب'' نہ تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جو تہمت لگائی گئی تھی، تو کتنے دن تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم مضطرب رہے؟ یہاں تک کہ وحی الٰہی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاکبازی کا اعلان کر کے اس تہمت کا قلع قمع کر دیا۔ اور وحی کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کو چین آیا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہوتے تو اس افواہ سے مضطرب ہونے کی کی ضرورت کیا تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرما سکتے تھے کہ میں نبی ہوں اور نبی پر تمام مشرق و مغرب کے احوال و مقامات منکشف ہوتے ہیں۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ عائشہ اس تہمت سے پاک اور بری ہیں، جو صحابہ رضی للہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کی ہوئی ''وحی'' پر ایمان لاتے تھے۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی علم یا ''عطائے غیب'' سے بتائی ہوئی، حقیقت پر بھی یقین کر لیتے۔

مکہ سے چند میل کے فاصلے پر حدیبیہ میں سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی افوہ سن کر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے بیعت لینا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت واقع نہیں ہوئی تھی، یہ محض افواہ تھی۔ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہوتے، تو افواہ کے سنتے ہی فرما دیتے کہ یہ خبر غلط ہے۔ عثمان مکہ میں زندہ ہیں۔ صحابہ کرام کی اتنی بڑی جماعت میں کسی کو اصل واقعہ کا ''کشف'' نہیں ہوتا اور وہ بھی اصل حقیقت سے بے خبر اور لاعلم رہتے ہیں۔

مشکوٰۃ کے باب ''اعلان النکاح'' میں ہے کہ ایک شادی میں کچھ چھوکریاں دف بجا رہی تھیں اور شہدائے بدر کا ذکر کر رہی تھیں۔ ان میں سے ایک کہنے لگی: وفینا نبی یعلم ما فی غد ...... ''ہم میں ایک نبی ہے جو کل کی بات جانتا ہے۔'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر تنبیہ کے انداز میں فرمایا:-

Marfat.com

دعی هذا وقولی بالذی کنت تقولین — یہ بات چھوڑ دے اور وہی کہہ جو (پہلے) کہتی تھی!

آپ ﷺ کی زبانی علم غیب کی تردید

اخرج البخاری عن ام العلاء الانصاریه قالت قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم واللّٰه لا ادری وانا رسول اللّٰه

بخاری نے ذکر کیا ہے کہ نقل کیا ام العلاء انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اللہ کی کہ میں نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں، کہ کیا معاملہ ہوگا میرے ساتھ اور (کیا معاملہ ہوگا) تمھارے ساتھ؟

اور قرآن پاک میں تو یہاں تک فرما دیا گیا ہے:-

وممن حولکم من الاعراب منفقون ومن اهل المدینة مردوا علی النفاق لا تعلمهم ونحن نعلمهم

تمھارے آس پاس کے بادیہ نشینوں میں منافق ہیں اور بعض اہل مدینہ بھی نفاق پر اڑے ہوئے ہیں۔ انہیں تو نہیں جانتا، ہم انہیں جانتے ہیں!

رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ یہ خطاب فرما کر کہ ''ان (منافقین) کو تو نہیں جانتا، ہم انہیں جانتے ہیں'' کیا رسول اللہ ﷺ کی شان کو گھٹانا چاہتا ہے؟ (معاذ اللہ) بات یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں کے احوال کا جاننا اور مستقبل کے تمام واقعات کی خبر رکھنا یہ نبوت و رسالت کے فرائض میں داخل ہی نہیں ہے۔

خود قرآن کہتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ کے واقعات شہادت دیتے ہیں کہ آپ ﷺ عالم الغیب نہ تھے۔ یہ ایک ایسی ثابت شدہ حقیقت ہے، جس میں دو رائیں ہو ہی نہیں سکتیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں ہے، نہ ہو سکتا ہے اور نہ ہونا چاہیئے۔ یہ شان تو اللہ تعالیٰ کی ہے۔ کائنات کا کوئی ذرہ اس سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ اور ماضی حال، مستقبل کی تمام جزئیات کا اسے علم ہے۔ یہ زمانوں کی تقسیم تو حادث اور فانی انسانوں کے لئے ہے۔ اللہ کے لئے ہر زمانہ حال ہی حال ہے۔

Marfat.com

انبیاء اور توحید خدا

ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجا یہ پیغام دے کر کہ صرف اللہ کی عبادت کرو!!!

ولقد بعثنا فی کل امة الرسولا ان اعبدو االلّٰه وجتنبو الطاغوت (النحل ۳۶)

ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیج دیا اور اس کے ذریعے سب کو خبردار کر دیا صرف ایک اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت کی بندگی سے بچو۔

طاغوت سے مراد شیطان، معبود باطل، بدی اور شرارت کا سرغنہ حد سے تجاوز کرنے والا اور وہ ہر ذی روح اور غیر ذی روح ہے، جس کی عبادت کی جائے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں کوئی نہ کوئی رسول بھیجا، اور یہ حکم دیکر بھیجا کہ سورج، چاند، آگ، دریا، شجر، حجر، دیوی اور دیوتا وغیرہ کوئی بھی بندگی کے لائق نہیں۔

عبادت کا حق صرف اس ذات مقدس کے لئے مختص ہے، جو ان سب چیزوں کا خالق اور پروردگار ہے۔ جس کے دست قدرت میں ان چیزوں کی نشونما اور حرکات و سکنات اور بقاو فنا ہے۔ عبادت کا مستحق صرف وہی یکتا ہے اور بیمثل اللہ تعالیٰ ہے، جس کا نہ کوئی شریک ہے، نہ راز داں۔

جس سے بڑھ کر نہیں دنیا میں کوئی جرم
طاغوت ہے وہ شرک کی دیتا ہے جو تعلیم

نوح علیہ السلام اور ترغیب توحید

حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم کو اللہ کی عبادت کا حکم فرما رہے ہیں:۔

لقد ارسلنا نوحا الیٰ قومه فقال یقوم اعبدو اللّٰه ما لکم من اله غیره انی اخاف علیکم عذاب یوم عظیم (الاعراف ۵۹)

بالیقین ہم نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا سو انہوں نے کہا اے میری قوم والو تم صرف اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں مجھے تمھارے لئے ایک بڑے سخت دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔

Marfat.com

فانجینۃ والذین معہ فی الفلک واغرقنا الذین کذبوا بایتنآ انھم کانو ا قوما عمین (الاعراف ۶۴)

ہم نے نوح علیہ السلام کو بچالیا اور ان لوگوں کو بھی جو ان کے ساتھ کشتی میں تھے اور ہم نے ان لوگوں کو ڈبو دیا جنہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلا دیا تھا بے شک وہ لوگ اندھے ہو رہے تھے۔

ھود علیہ السلام اور ترغیب توحید

حضرت ھود علیہ السلام اپنی امت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم فرما رہے ہیں:

والیٰ عاد اخاھم ھودا قال یقوم اعبدوا اللہ مالکم من الہ غیرہ افلا تتقون (الاعراف ۶۵)

اور آپ کی طرف ہم نے ان کے بھائی ھود علیہ السلام کو بھیجا انہوں نے کہا اے میری قوم والو اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں سو کیا تم ڈرتے نہیں؟

حضرت صالح علیہ السلام اور ترغیب توحید

اپنی قوم کو سمجھا رہے ہیں کہ صرف اس اللہ کی عبادت کرو، جس کے سوا تمھارا کوئی الہ نہیں ہے:

والیٰ ثمود اخاھم صلحا قال یقوم اعبدو االلہ مالکم من الہ غیر (الاعراف ۷۳)

اور ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو (بھیجا) (صالح نے) کہا اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کرو کہ اس کے سوا (اور) تمھارا خدا نہیں ہے۔

قوم کے مورث اعلیٰ کا نام ثمود تھا، اور مشہور نسب نامہ یہ ہے۔ ثمود بن جیشر بن ارم بن سام بن نوح۔ عاد جسطرح مغربی وشمالی عرب کے مالک تھے، ثمود اس قوم کے مقابل مغربی وشمالی عرب پر قابض تھے۔ ان کے دارالحکومت کا نام حجر تھا۔

یہ شہر حجاز سے شام کو جانے والے قدیم راستہ پر واقع تھا۔ اب عموماً اس شہر کو مدائن صالح کہتے ہیں۔ یہ شمالی عرب کی ایک زبردست قوم تھی۔ فن تعمیر میں عاد کی طرح اس کو بھی

Marfat.com

کمال حاصل تھا۔ پہاڑوں کو کاٹ کر مکان بنانا، پتھروں کی عمارتیں اور مقبرے تیار کرنا، اس قوم کا خاص پیشہ تھا۔ یہ یادگاریں اب تک باقی ہیں، اور اہل بصیرت کے لئے درس عبرت ہیں۔ ان پر ارامی اور ثمودی خط میں کتبے منقوش ہیں (ارض القرآن از سید سلیمان ندوی جلد اول صفحہ ۱۸۸) صالح علیہ السلام کا مزار مبارک جزیرۂ نمائے سینا کے مشرقی کنارہ پر آج بھی زیارت گاہ خلائق ہے۔ (ماجدی)

ابراہیم علیہ السلام اور ترغیب توحید

اللہ تعالیٰ ہی نے مجھ کو پیدا کیا ہے، وہی میرا رہنما ہے، وہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور میں جب بیمار ہوتا ہوں، وہی مجھے شفاء دیتا ہے۔ وہی مجھے موت دے گا اور زندہ کرے گا اسی سے آس لگائے ہوئے ہوں، کہ قیامت کے دن میری غلطیاں معاف فرما دے گا۔

قال افرءیتم ما کنتم تعبدون انتم وآبائوکم الاقدمون فانهم عدو لی الا رب العلمین الذی خلقنی فهو یهدین والذی هو یطعمنی ویسقین واذا مرضت فهو یشفین والذی یمیتنی ثم یحیین والذی اطمع ان یغفرلی خطیئتی یوم الدین

(الشعراء ۷۵۔ ۸۲)

(ابراہیم نے) کہا بھلا تم نے ان کی (اصل حالت کو) دیکھا بھی ہے جن کی تم عبادت کرتے ہو تم خود اور تمھارے پرانے بڑے بھی یہ تو میری نظر میں دشمن ہیں۔ مگر ہاں پروردگار عالم وہ ہے جس نے مجھ کو پیدا کیا پھر وہی میری رہنمائی کرتا ہے اور وہی جو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو وہی مجھے شفاء دیتا ہے اور وہی مجھے موت دے گا پھر زندہ کرے گا اور وہی جس سے میں آس لگائے ہوں کہ وہ میری غلط کاری کو قیامت کے دن معاف کرے گا۔

Marfat.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نظام کائنات میں غور و تدبر

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو مظاہر قدرت دکھا کر ایمان و یقین کا اعلیٰ رتبہ عطا فرمایا تاکہ آپ اپنی امت کو دعوت توحید پر زور طریقے اور دلائل کی روشنی میں دیں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وکذلک نری ابراھیم ملکوت السموت والارض ولیکون من الموقنین فلما جن علیہ الیل راکوکبا قال ھذا ربی فلما افل قال لا احب الافلین فلما راالقمر بازغا قال ھذا ربی فلما افل قال لئن لم یھدنی ربی لا کونن من القوم الضآلین فلما را الشمس بازغۃقال ھذا ربی ھذا اکبر فلما افلت قال یقوم انی بریٓ مما تشرکون انی وجھت وجھی للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین وحاجہ قومہ قال اتحاجونیّ فی اللہ وقد ھدن ولا اخاف م تشرکون بہ الا ان یشآء ربی شیئا وسع ربی کل شیء علما افلا تتذکرون وکیف اخاف ما

اور ہم نے اسی طرح ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کے عجائبات دکھلائے تاکہ وہ خوب یقین کرنے والوں میں ہوں جائیں (یعنی) جب رات نے ان کو (پردہ تاریکی سے) ڈھانپ لیا تو انہیں (آسمان میں) ایک ستارہ نظر آیا وہ کہنے لگے یہ میرا پروردگار ہے جب وہ غائب ہوگیا تو کہنے لگے مجھے غائب ہوجانے والے پسند نہیں پھر جب چاند کو دیکھا کہ چمک رہا ہے تو کہنے لگے یہ میرا پروردگار ہے لیکن جب وہ بھی چھپ گیا تو بول اٹھے کہ اگر میرا پروردگار مجھے سیدھا راستہ نہیں دکھائے گا تو میں ان لوگوں میں ہوجاؤں گا جو بھٹک رہے ہیں پھر سورج کو دیکھا کہ جگمگا رہا ہے تو کہنے لگے یہ میرا پروردگار ہے یہ سب سے بڑا ہے مگر جب وہ بھی غروب ہوگیا تو کہنے لگے لوگو جن چیزوں کو تم (اللہ کا) شریک بناتے ہو میں ان سے بیزار ہوں میں تے سب سے یکسو ہوکر اپنے

Marfat.com

اشـر کتـم ولا تـخـافـون انـکـم
اشـر کتـم بـالـلـه مـالـم ینزل بـه
علیکم سلطنا فا ی الفریقین احق
بـالامـن ان کـنـتـم تعلمون الذین
امـنـو ولـم یـلبسـو ایمانهم بظلم
اولـئـک لهم الامن وهـم مهتدون
وتـلـک حـجـتـنـا اتینها ابراهیم
عـلی قومه نرفع درجت من نشآء
ان ربـک حـکـیـم علیم (الانعام
آیت ۷۵ تا ۸۳)

آپ کی اسی ذات کی متوجہ طرف متوجہ کیا
جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور
میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور ان کی قوم
ان سے بحث کرنے لگی تو انہوں نے کہا کہ تم
مجھ سے اللہ کے بارے میں (کیا) بحث
کرتے ہو اس نے تو مجھے سیدھا راستہ دکھایا
ہے اور جن چیزوں کو تم اس کا شریک بناتے
ہو میں ان سے نہیں ڈرتا ہاں جو میرا پروردگار
کچھ چاہے میرا پروردگار اپنے علم سے ہر چیز کا
احاطہ کیئے ہوئے ہے کیا تم خیال نہیں
کرتے بھلا میں ان چیزوں سے

جن کو تم (اللہ کا) شریک بناتے ہو کیوں کر ڈروں جبکہ تم اس سے نہیں ڈرتے کہ اللہ کے ساتھ شریک بناتے ہو جس کی کوئی اس نے سند نازل نہیں کی اب دونوں فریقوں میں سے کونسا فریق امن (اور جمعیت خاطر) کا مستحق ہے۔

اگر سمجھ رکھتے ہو (تو بتاؤ) جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو (شرک سے) ظلم سے مخلوط نہیں کیا ان کے لئے امن (اور جمعیت خاطر) ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں اور یہ ہماری دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم کو ان کی قوم کے مقابلے میں عطا کی تھی ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کر دیتے ہیں بے شک تمہارا پروردگار دانا اور خوب علم والا ہے۔

اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی قوم کے درمیان مناظرے کا ذکر کیا ہے۔ آپ نے یہ واضح فرمایا کہ روشن ستاروں کی صورت میں نظر آنے والے اجرام فلکی معبود ہونے کے لائق نہیں۔ اللہ کے ساتھ ان کی عبادت نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ وہ مخلوق ہیں جنہیں دیکھ بھال کی ضرورت ہے۔ وہ خالق کے بنائے ہوئے اور اس کے حکم کے تابع ہیں۔ کبھی طلوع ہوتے تو کبھی غروب ہو کر نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ وہ ازلی اور ابدی ہے۔ اس کے ساتھ اور کوئی معبود نہیں۔

سب سے پہلے آپ نے یہ واضح کیا کہ ستارے یہ صلاحیت نہیں رکھتے۔ اس کے بعد آپ نے چاند کا ذکر فرمایا۔ جو ستاروں سے زیادہ روشن اور زیادہ خوبصورت ہے، اور آخر میں سورج کا ذکر فرمایا، جو نظر آنے والے اجرام فلکی میں سب سے زیادہ روشن اور خوبصورت ہے۔ اور واضح کیا کہ یہ بھی کسی کے حکم کا تابع اور مسخر ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

ومن ایته الیل والنهار واالشمس والقمر لا تسجدو اللشمس ولا للقمر واسجدو اللّٰه الذی خلقهن ان کنتم ایاه تعبدون (حم سجده ۳۷۔۴۱)

اور رات اور دن اور سورج اور چاند اس کی نشانیوں میں سے ہیں تم لوگ نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو بلکہ اللہ ہی کو سجدہ کرو جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے اگر تم کو اس کی عبادت منظور ہو

اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

فلما راالشمس بازغة قال هذا ربی هذا اکبر فلما افلت قال یقوم انی بریء مما تشرکون انی وجهت وجهی للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین وحاجه قومه قال اتحاجونی فی الله وقد هدن ولا اخاف ما تشرکون به الا ایشاء ربی شیئا (الانعام ۷۸۔۸۰)

پھر جب سورج کو دیکھا کہ جگمگا رہا ہے، تو کہنے لگے کہ میرا پروردگار یہ ہے یہ سب سے بڑا ہے مگر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہنے لگے لوگو جن چیزوں کو تم (اللہ کا) شریک بناتے ہو میں ان سے بیزار ہوں میں نے سب سے یکسو ہو کر اپنے آپ کو اسی ذات کی طرف متوجہ کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور ان کی قوم ان سے بحث کرنے لگی تو انہوں نے کہا مجھے تم اللہ کے بارے میں کیا بحث کرتے ہو اس نے مجھے سیدھا راستہ دکھایا ہے اور جن چیزوں کو تم اس کا شریک بناتے ہو میں ان سے نہیں ڈرتا ہاں جو میرا پروردگار کچھ چاہے

مطلب یہ ہے کہ میں ان نام نہاد معبودوں سے نہیں ڈرتا، جنہیں تم اللہ کے سوا

Marfat.com

پوجتے ہو۔ یہ کسی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے اور نہ سمجھ رکھتے ہیں۔ بلکہ وہ یا تو ستاروں کی طرح ربوبیت کے محتاج اور حکم کے پابند ہیں۔ یا ہاتھوں سے گھڑ کر اور تراش کر بنائی ہوئی مورتیں ہیں۔ ابرہیم علیہ السلام اپنے باپ آذر کو نصیحت فرما رہے ہیں۔ ان کا باپ بت پرست بھی تھا اور بت گر بھی تھا۔ یعنی بت بناتا بھی تھا۔

عقل سے سوچئے تو بت پرستی کی لاحاصلی آپ پر بالکل روشن ہو جائے۔ یہ بت نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں اور نہ آپ کے کچھ بھی کام آسکتے ہیں اور پھر آپ کے اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے آپ انہیں خود بنا کر خود ان کی پرستش کرتے ہیں۔ عراق قدیم یا کلدانیہ کا شرک بدترین قسم کا شرک تھا۔ دیوی دیوتاؤں کے نام پانچ ہزار کی تعداد میں اب تک کتبوں میں مل چکے ہیں۔ مالا یسمع .... شیئا مطلب یہ کہ جو ہستی واجب الوجود نہیں، وہ لائق عبادت تو کسی حال میں نہیں۔ چہ جائیکہ ایسی ہستیاں، جو سماعت، بصارت وغیرہ سے بھی

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا قوم سے خطاب

و ابراھیم اذقال لقومه اعبدو اللّٰه و اتقوه ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون انما تعبدون من دون اللّٰه اوثانا و تخلقون افکا ان الذین تعبدون من دون اللّٰه لا یملکون لکم رزقا فابتغوا عند اللّٰه الرزق واعبدوه واشکروا له الیه ترجعون

(العنکبوت ۱۶۔۱۷)

اور ابراہیم علیہ السلام (کو بھی ہم نے پیغمبر بنا کر بھیجا) جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی پرستش کرو اور اس سے ڈرو یہ بہتر ہوگا تمہارے حق میں اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو تو اللہ کو چھوڑ کر بعض بتوں کو پوج رہے ہو اور جھوٹ تراش رہے ہو جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پوج رہے ہو وہ تمہیں رزق دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے سو تم لوگ رزق اللہ کے ہاں سے تلاش کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر ادا کرو اور اسی کے پاس تم سب نے لوٹ کر جانا ہے

Marfat.com

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا اپنے والد کو بت پرستی سے منع کرنا

و اذ قال ابراھیم لا بیه ازر
اتتخذ اصناما الھه انی
ارک و قومک فی ضلا
ل مبین و کذلک نری
ابراھیم ملکوت السموت
والارض ولیکون من
الموقنین فلما جن علیه
الیل را کو کبا قال ھذا
ربی فلما افل قال لا احب
الافلین فلما راالقمر بازغا
قال ھذا ربی فلما افل قال
لئن لم یھدنی ربی لا کونن
من القوم الضالین فلما
راالشمس بازغةقال ھذا
ربی ھذا اکبر فلما افلت
قال یقوم انی بری ء مما
تشرکون انی وجھت
وجھی للذی فطر السموت
والا رض حنیفا وما انا من

"اور (وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ کیا تم بتوں کو معبود قرار دیتے ہو؟ بیشک میں تو تمھیں اور ع تمھاری قوم کو کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا دیکھتا ہوں اور اسی طرح ابراہیم علیہ السلام کو ہم نے دکھادی آسمانوں اور زمین کی حکومت تاکہ وہ کامل یقین کرنے والوں میں سے ہو جائیں پس جب رات ابراہیم علیہ السلام پر چھا گئی انہوں نے ایک تارے کو دیکھا بولے یہی میرا پروردگار ہے لیکن جب وہ غروب ہو گیا تو بولے میں غروب ہو جانے والوں سے محبت نہیں رکھتا پھر جب چاند کو دیکھا چمکتے ہوئے تو بولے یہی میرا پروردگار ہے مگر جب وہ بھی چھپ گیا تو بولے کہ اگر میرا پروردگار مجھے ہدایت نہ کرتا تو میں بھی گمراہ لوگوں میں سے ہو جاؤں پھر جب سورج کو چمکتے ہوئے دیکھا تو بولے یہی میرا پروردگار ہے یہی سب سے بڑا ہے لیکن جب وہ بھی غروب ہو گیا تو بولے اے لوگو! میں اس شرک سے بری (اور بےزار) ہوں جو تم کیا کرتے ہو میں نے تو اپنا رخ یکسو ہو کر اسی کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور ان کی قوم لگی ان

Marfat.com

المشركين وحاجه قومه	سے جھگڑنے وہ بولے کہ کیا یہ جھگڑا مجھ سے اللہ
قال اتحاجوني فلله وقد	کے باب میں کرتے ہو درآنحالیکہ وہ مجھے ہدایت
هدن ولآ اخاف ما	کر چکا ہے میں ان سے نہیں ڈرتا جنھیں تم اللہ کا
تشركون به الا ان يشاء	شریک ٹھرا رہے ہو ہاں البتہ اگر میرا پروردگار ہی
ربي شئا وسع ربي كل	کوئی امر چاہے میرا پروردگار ہر چیز کو علم سے
شيء علما افلا تتذكرون	گھیرے ہوئے ہے تو کیا تم خیال نہیں کرتے اور
وكيف اخف ما اشركتم	میں اسے کیوں ڈرنے لگا جس کو تم نے شریک ٹھرا
ولا تخافون انكم اشركتم	رکھا ہے درآنحالیکہ تم تو اس سے ڈرتے نہیں کہ تم
بالله مالم ينزل به عليكم	نے اللہ کا شریک ٹھرایا ہے جن کے باب میں اس
سلطانا فاى الفريقين احق	نے تم پر کوئی بھی دلیل نہیں اتاری ہے سو دونوں
بالامن ان كنتم تعلمون	گروہوں میں سے امن کا زیادہ کون حقدار ہے؟
الذين امنوا ولم يلبسوا	اگر تم جانتے ہو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں
ايمانهم بظلم اولئك لهم	نے اپنے ایمان کو شرک سے مخلوط نہیں کیا ایسوں
الامن وهم مهتدون	ہی کے لئے امن ہے اور وہی ہدایت یاب ہیں یہ
وتلك حجتنا اتينها	تھی ہماری دلیل جو ہم نے حضرت ابراہیم علیہ
ابراهيم على قومه نرفع	السلام کو ان کی قوم کے مقابلے پر دی تھی ہم جس
درجت من نشاء ان ربك	کیدرجے چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں بے شک
حكيم عليم (الانعام ۸۴-۷۴)	آپ کا پروردگار بڑا حکمت والا ہے بڑا علم والا ہے

عیسیٰ علیہ السلام اور ترغیب توحید

جو میرا بھی پروردگار اور تمہارا بھی صرف اسی کی عبادت کرو سیدھی راہ یہی ہے۔

ولما جآء عيسىٰ بالبينت	اور جب عیسیٰ علیہ السلام کھلی نشانیاں لے کر آئے تو
قال قد جئتكم بالحكمة	انہوں نے فرمایا میں تمھارے پاس

Marfat.com

ولابینلکم بعض الذی تختلفون فیہ فاتقو اللہ واطیعون ان اللہ ھو ربی وربکم فاعبدوہ ھذا صراط مستقیم (الزخرف ۶۳۔۶۴)

حکمت کی باتیں لے کر آیا ہوں اس لئے تا کہ تم پر واضح کردوں وہ بعض باتیں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو سو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو بے شک اللہ ہی میرا پروردگار ہے اور تمھارا بھی پروردگار ہے اسی کی عبادت کرو یہی سیدھی راہ ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے مین یہود مختلف فرقوں میں شدید باہمی اختلافات کے ساتھ بٹے ہوئے تھے، اور عقائد واحکام کے باب میں سخت خانہ جنگی برپا تھی۔ یہ اشارے صاف اسی طرح ہیں، اور قرآن کے اعجاز پر ایک دلیل مزید ہے۔ عرب کے ایک غریب امّی کو ایک بالکل دوسری قوم اور دوسرے ملک کے اور وہ بھی ساڑھے پانچ سو سال قبل کے شدید باہمی اختلافات کی خبر از خود ہو ہی کیا سکتی تھی۔

جئتکم بالحکمت مارف وحقائق کا درس پیغمبر سے بڑھ کر اور کون لاتا ہے؟ انھیں علوم حقیقی کو الحکمۃ کے جامع لفظ سے تعبیر کیا گیا۔ قل ان ھدی اللہ ھو الھدی وامرنا لنسلم لرب العلمین ''آپ کہہ دیجئے کہ صحیح راستہ تو وہ ہے، جو اللہ کا بتایا ہوا ہے اور ہمیں تو یہی حکم ملا ہے کہ اس کے پورے فرمانبردار ہو جائیں۔ یہی راستہ جنت الفردوس کی طرف جاتا ہے۔

جھکے پیش حق ہی یہ تیری جبیں
یہی راہ ہے راہ خلد بریں

صرف اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے

تم اسے تسلیم کرلو تمھاری بہتری اسی میں ہے۔

قل انما یوحی الی انما الھکم الہ واحد فھل انتم مسلمون (الانبیاء ۱۰۸)

آپ کہہ دیجئے کہ میرے پاس تو صرف یہ وحی آئی ہے کہ تمھارا خدا ایک ہی خدا ہے سو اب بھی تم مانتے ہو؟

Marfat.com

باب نمبر ۴

اللہ کا تعارف؟

احادیث کی روشنی میں!!!

خدا کے بارے میں ایک سوال

وَعَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ قَالَ قُلْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیْنَ کَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ خَلْقَہٗ قَالَ کَانَ فِیْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَہٗ ھَوَاءٌ وَمَا فَوْقَہٗ ھَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَہٗ عَلَی الْمَآءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ قَالَ یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ الْعَمَآءُ اَیْ لَیْسَ مَعَہٗ شَیْءٌ

اور حضرت ابو رزین بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ہمارا پروردگار اپنی مخلوقات سے پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا عماء میں تھا۔ اس کے نیچے ہوا تھی، اور نہ اس کے اوپر۔ اس نے اپنا عرش پانی پر پیدا کیا۔ اس روایت کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے اور کہا یزید ابن ہارون نے وضاحت کی کہ "عماء" سے مراد یہ ہے کہ "اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں تھی۔

نہ اس کے نیچے ہوا تھی، اور نہ اس کے اوپر۔ ان الفاظ کے ذریعے اس مفہوم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ مخلوقات سے پہلے صرف اللہ ہی اللہ تھا۔ اس کے ساتھ کوئی اور چیز موجود نہیں تھی۔ اس اعتبار سے اس جملہ کا اصل وہی ہے، جو اس حدیث کا مضمون ہے۔

کان اللہ ولم یکن معہ شی ء (صرف اللہ کی ذات موجود تھی اس کے ساتھ کسی چیز کا وجود نہیں تھا) اور بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ ماقبل یعنی ابر سے متعارف ابر مراد نہیں ہے، جس کے اوپر نیچے ہوا ہوتی ہے اور جب متعارف ابر مراد نہیں ہے، کیونکہ اس کا ہوا کے بغیر ہونا محال ہے، تو یہ وہم نہ ہونا چاہیئے کہ عماء کے ذریعے خدا کی طرف کسی مکان اور مقام کی نسبت کی گئی ہے۔

Marfat.com

اس نے اپنا عرش پانی پر پیدا کیا۔ اس جملہ کے بارے میں ایک شارح نے یہ لکھا ہے کہ سائل نے جو سوال کیا تھا، اس کا اصل مقصد یہ دریافت کرنا تھا کہ...... این کان عرش ربنا ...... یعنی مخلوقات جیسے زمین وآسمان وغیرہ کو پیدا کرنے سے پہلے، ہمارے پروردگار کا عرش کہاں تھا؟ اس کا جواب آپ ﷺ نے یہ دیا کہ عرش الٰہی پانی کے اوپر تھا۔ اس کی تحقیق پیچھے گزر چکی ہے۔

آسمانوں کا ذکر

و عن العباس ابن عبد المطلب زعم انه كان جالسا في البطحاء في عصابة و رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس فيهم فمرت سحابة فنظروا اليها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تسمون هذه قالوا السحاب قال والمزن قال والعنان قالوا والعنان قال هل تدرون ما بعد ما بين السماء في الارض قالو لا ندری قال ان بعد ما بينهما اما واحدة واما واما ثنتان و

اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ بن عبد المطلب کہتے ہیں کہ وہ (ایک دن) بطحاء مکہ (مکہ میں ایک جگہ) میں لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور رسول کریم ﷺ بھی ان میں تشریف فرما تھے کہ اچانک ابر کا ایک ٹکڑا گزرا، لوگ اس کی طرف دیکھنے لگے۔ رسول کریم ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم اس (ابر) کو کیا کہتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ سحاب۔ آنحضرت نے فرمایا اور اس کو مزن بھی کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں مزن بھی کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس کو عنان بھی کہتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں عنان بھی کہتے ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو؟ آسمان اور زمین کے درمیان کا فاصلہ یا تو اکہتر یا بہتر سال یا تہتر سال کی مسافت کے بقدر ہے اور اس (پہلے) آسمان کے اوپر جو (دوسرا) آسمان ہے، ان دونوں کے درمیان کا فاصلہ بھی اتنا ہی ہے۔

Marfat.com

سبعون سنة والسماء التی فوقها کذلک حتیٰ عدی سبع سموت ثم فوق السماء السابعة بحر بین اعلاه واسفله کما بین سماء الیٰ سماء ثم فوق ذلک ثمانية اوعال بین اظلافهن وورکهن مثل ما بین سماء الیٰ سماء ثم علیٰ ظهورهن العرش بین اسفله واعلاه ما بین سماء الیٰ سماء ثم الله فوق ذلک

(رواہ الترمذی . ابو داؤد)

اسی طرح آپ ﷺ نے ساتوں آسمانوں کا ذکر کیا(کہ ہر آسمان اپنے نیچے کے آسمان سے اوپر ستر سال کی مسافت کے بعد کے بقدر فاصلہ پر ہے۔ پھر ساتویں آسمان کے اوپر پانی کا بہت بڑا سمندر ہے۔اس سمندر کی تہہ اور اس سے اوپر کی سطح کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے، جتنا کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان کے درمیان ہے اور اس سمندر کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں، جو پہاڑی بکروں کے مانند ہیں۔ان کے کھروں اور کولہوں کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے، جتنا کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان کے درمیان ہے اور پھر ان فرشتوں کی پشت پر عرش الٰہی ہے، جس کے نیچے کے حصے اور اوپر کے حصے تک بھی اتنا ہی فاصلہ ہے۔ جتنا کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا فاصلہ ہے اور اس عرش کے اوپر اللہ تعالیٰ ہے۔

"ساتویں آسمان کے اوپر پانی کا ایک بڑا سمندر ہے۔" بعض دوسری روایتوں میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا عرش پیدا کرنے کے ساتھ ہی اس عرش کے نیچے ایک بڑا سمندر پیدا کیا۔اور وہ سمندر موجود و جاری ہے اور اس عرش کے اوپر اللہ تعالیٰ ہے۔

واضح رہے کہ اس جملہ کی مراد حق تعالیٰ کے مرتبہ کی بلندی اس کی عظمت وشوکت اور اس کی سلطنت وحکومت کی مافوقیت کو بیان کرنا ہے۔ نہ کہ مکان و جہت اور استقرار و تمکن کے اعتبار سے اس کی ذات کا عرش پر ہونا مراد ہے۔گویا آپ ﷺ نے پروردگار کی عظمت و برتری کو انسانی ذہن میں اتارنے کے لئے، بطور تمثیل یہ جملہ ارشاد فرمایا۔اور

Marfat.com

مطلب یہ تھا کہ وہ بڑا ہی عالی مرتبہ اور عظیم البرہان ہے۔ اس کی ذات ہر شئے سے بلند و بالا ہے، اور تمام موجودات اس کے حکم اور اسی کی قدرت کے تحت ہیں۔

عرش الٰہی کہاں ہے؟

ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا کہ (ہمارے ہاں خشک سالی کی وجہ سے) انسانی جانیں قحط کا شکار ہو رہی ہیں بال بچوں کو بھکری کا سامنا ہے۔ مال و جائداد کی بربادی ہو رہی ہے اور مویشی ہلاک ہو رہے ہیں۔ لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے بارش مانگیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور آپ ﷺ کو وسیلہ بناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو آپ ﷺ کے ہاں شفیع مقرر کرتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے یہ سن کر فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات پاک و منزہ ہے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک و منزہ ہے۔ آپ ﷺ بار بار تسبیح کے یہی الفاظ فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے صحابہ کے اور جبیر ابن مطعم بیان کر چہروں کا رنگ بدل گیا۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے شخص تجھ پر افسوس ہے درحقیقت خدا کو کسی کے ہاں شفیع مقرر نہیں کیا جاتا اور نہ اس کو وسیلہ بنایا جاتا ہے، بلاشبہ خدا کی ذات اور اسکی حیثیت اس سے بالاتر ہے کہ اس کو کسی کا وسیلہ و ذریعہ بنایا جائے۔

تجھ پر افسوس کہ تجھے معلوم نہیں کہ خدا کی عظمت و جلالت کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اس کا عرش اس کے آسمانوں کی طرح محیط ہے یہ کہہ کر آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ہتھیلی کے اوپر قبہ کی صورت میں دکھایا۔ (یعنی آپ ﷺ نے ہاتھ کو گنبد کی صورت میں بنا کر دکھایا کہ جس طرح یہ گنبد نما ہاتھ ہتھیلی کو گھیرے ہوئے ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کا عرش زمین تو زمین تمام آسمانوں تک کو اپنے نیچے گھیرے ہوئے ہے) اور وہ عرش اس قدر وسیع و عریض ہونے کے باوجود اس طرح چر چر کرتا ہے جس طرح اونٹ کا پالان یا گھوڑے کی زین (بھاری بھرکم) سوار کے نیچے چر چر کرتی ہے۔ (ابوداؤد)

Marfat.com

وہ فرشتے جو عرش الٰہی کو اٹھائے ہوئے ہیں

وعن جابر بن عبد اللّٰہ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اذن لی ان احدث عن ملک من ملٰئکۃ اللّٰہ من حملۃ العرش ان ما بین شحمۃ اذنیہ الیٰ عاتقیہ مسیرۃ سبعما ئہ عام" (رواہ ابو داؤد)

اور حضرت جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مجھ کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) یہ اجازت مل گئی ہے کہ میں خدا کے ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا حال بیان کروں جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہے۔ ان فرشتے کے کان کی لو سے اس کے کندھے تک کا درمیانی فاصلہ سات سو سال کی مسافت کے برابر ہے۔

آسمان کا ذکر حضور ﷺ کی زبانی

وعنہ قال بینما نبی اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم جالس واصحابہ اذ اتیٰ علیھم سحاب فقال نبی اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ھل تدرون ما ھٰذا قالو ا اللّٰہ و رسولہ اعلم قال ھٰذہ العنان ھٰذہ روایا الارض یسو قھا اللّٰہ الیٰ قوم لا یشکرونہ ولا یدعونہ ثم قال ھل تدرون ما فوقکم

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم اور اصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیٹھے ہوئے تھے کہ ابر کا ایک ٹکڑا گزرا آپ ﷺ نے اس ٹکڑے کی جانب اشارہ کر کے (صحابہ سے پوچھا کہ جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ نے (اپنی عادت کے مطابق) جواب دیا: کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یہ عنان (یعنی ابر) ہے اور یہ ابر زمین کے رویا ہیں جن کو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی طرف ہانکتا ہے جو نہ اس کا شکرادا کرتے ہیں اور نہ اس کو پکارتے ہیں۔ پھر فرمایا جانتے ہو تمھارے اوپر (جو آسمان ہے وہ) کیا چیز ہے؟ صحابہ ﷺ

Marfat.com

قالو اللّٰہ و رسوله اعلم قال
فانها الرقیع سقف محفوظ
و موج مکفوف ثم قال هل
تدرون ما بینکم و بینها قالو
اللّٰه و رسوله اعلم قال
بینکم و بینها خمسمائةعام
ثم قال هل تدرون ما فوق
ذلک قالو اللّٰه و رسوله
اعلم قال سماء ان بعد ما
بینهما خمسمائة سنة ثم
قال کذلک حتیٰ عدسبع
سموت ما بین کل سما
ئین ما بین السماء والارض
ثم قال هل تدرون ما فوق
ذلک قالو اللّٰه و رسوله
اعلم قال ان فوق ذلک
العرش و بینه و بین السما
ء بعد ما بین السمائین ثم
قال هل تدرون ما الذی
تحتکم قالو اللّٰه و رسوله
اعلم قال انها الارض ثم
قال هل تدرون ما تحت
ذلک قالو اللّٰه و

نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمھارے اوپر جو چیز رفیع ہے جو ایک محفوظ چھت اور نہ گرنے والی موج ہے۔ پھر فرمایا جانتے ہو تمھارے اور آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمھارے اور آسمان کے درمیان پانچ سو برس کی (مسافت کے بقدر) فاصلہ ہے پھر فرمایا جانتے ہو کہ آسمان کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس آسمان کے بعد پھر اوپر نیچے دو آسمان ہیں۔ اور دونوں آسمانوں کے درمیان بھی پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے یکے بعد دیگرے ہر آسمان کا ذکر کیا یہاں تک کہ ساتوں آسمانوں کے بارے میں بتایا کہ ان میں ہر ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا فاصلہ وہی ہے جو زمین سے آسمان تک کا ہے۔ (یعنی پانچ سو سال کی مسافت کے بقدر۔ پھر فرمایا کہ جانتے ہو پھر اس (آخری آسمان) کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس ساتویں اور آخری آسمان کے اوپر عرش ہے اور اس عرش اور

Marfat.com

رسوله اعلم قال ان تحتها ارضا اخریٰ بينهما مسيرة خمسمائة سنة حتیٰ عدسبع ارضين بين كل ارضين نسيرة خمسمائة سنة ثم قال والذی نفس محمد بيده لو انكم دليتم بحبل الی الارض السفلی لهبط علی الله ثم قراهو الاول ولاخر والظاهر والباطن وهو بكل شیء عليم رواه احمد و ترمذی وقال الترمذی قرائة رسول الله صلی الله عليه وسلم الاية تدل علی انه اراد لهبط علی علم الله وقدرته وسلطانه و علم الله وقدرته و سلطانه فی كل مكان وهو علی العرش كما وصف نفسه فی كتابه

آسمان کے درمیان وہی فاصلہ ہے جو دو آسمانوں کے درمیان ہے۔ پھر فرمایا جانتے ہو تمھارے نیچے کیا ہے صحابہ ﷺ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے اوپر کی زمین ہے پھر فرمایا جانتے ہو اس کے نیچے کیا ہے صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول وہی بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے نیچے ایک اور زمین ہے اور دونوں زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کے بقدر فاصلہ ہے اسی طرح آپ نے سات زمینیں گنائیں اور بتایا کہ ان میں سے ہر ایک زمین سے دوسری زمین تک کا درمیانی فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت کے بقدر ہے اور پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر تم سب سے نیچے والی زمین پر رسی لٹکاؤ تو اللہ تعالیٰ ہی پر اترے گی اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے (اپنے اس ارشاد کی دلیل کے طور پر) یہ آیت پڑھی ھو الاول ولآخر والظاھر و الباطن وھو بکل شیء علیم " یعنی وہی (اللہ) اول (قدیم) ہے۔ (کہ اس کے لئے کوئی ابتدا نہیں ہے) اور آخر (باقی) ہے (کہ اس کے لئے کوئی انتہا اور اختتام نہیں ہے) اور (اپنی صفات کے اعتبار سے ظاہر) ہے اور (اپنی ذات کے اعتبار سے) باطن ہے اور (دونوں جہاں کی)

Marfat.com

تمام (کلی و جزوی) چیزوں کو جاننے والا ہے (کہ اس کا علم نہایت کامل اور اکمل ہے اور ایک ایک چیز کے ہر گوشہ پر محیط ہے) اس روایت کو احمد اور ترمذی نے نقل کیا ہے نیز ترمذی نے کہا ہے کہ رسول کریم ﷺ کا اپنے ارشاد کے بعد اس آیت کو پڑھنا اس پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم اس کی قدرت اور اس کی حکومت ہر جگہ ہے اور وہ بذات خود (یعنی اس کی تجلی) عرش پر ہے جیسا کہ خود اس کی اپنی کتاب میں اپنا وصف بیان کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ احاطہ، وصف اور ادراک سے بعید ہے

(حدیث) بواسطہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت ﷺ:-

لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار — آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں وہ آنکھوں کا ادراک کر سکتا ہے۔

کی تفسیر میں منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

لو ان الجن ولا نس والشياطين والملئكة منذ خلقوا الى ان فنوا صفوا صفاواحدا ما احطوا با للّٰه عزوجل ابدا — اگر جن، انسان، شیاطین اور فرشتے جب سے پیدا ہوئے یہاں تک فنا ہو جائیں (یعنی قیامت آجائے) تمام کے تمام ایک صف میں کھڑے ہو جائیں تو وہ بھی کبھی اللہ عزوجل کا احاطہ نہ کر سکیں

سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا گیا؟

عن عبادة بن الصامت انى سمعت رسول الله ﷺ يقول ان اول ما خلق اللّٰه القلم فقال اكتب فقال ما اكتب قال اكتب — حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نیسب سے پہلے قلم کو پیدا کیا پھر اسے کہا لکھ اس

Marfat.com

القدر ما كان وما هو كائن الى الابد تخريج . (ترمذی کتاب القد باب ما جاء فى الرضا بالقضاء)

نے کہا میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ بھی آئندہ ہونے والا ہے اس کی تقدیر لکھو۔

جان لے جو مصیبت پہنچتی ہے وہ پہنچ کر رہے گی

قال عبادة ابن صامت لابنه يا بيني انك لن تجد طعم حقيقة الايمان حتىٰ تعلم ان ما اصابك لم يكن ليخطئك وما اخطأك لم يكن ليصيبك سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اول ماخلق الله القلم فقال له اكتب قال رب وما ذا اكتب قال اكتب مقادير كل شيء حتىٰ تقوم الساعة يا بني اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من مات على غير هذا فليس مني

(ابو دائود . كتاب السنة. باب فى القدر)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے میرے بیٹے! بے شک تو ایمان کا حقیقی ذائقہ ہرگز محسوس نہیں کر سکتا ،حتیٰ کہ تو جان لے کہ جو کچھ تجھے پہنچنے والا ہے، وہ تجھ سے دور نہیں ہو سکتا اور جو تجھ سے دور ہو چکا ہے، وہ تجھے پہنچ نہیں سکتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا بے شک سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا اور اسے کہا لکھ، اس نے کہا: اے رب میں کیا لکھوں اللہ رب العزت نے کہا قیامت تک ہونے والی ہر چیز کی تقدیر لکھ دے۔ اے بیٹے! میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: جو اس بات پر ایمان کے بغیر فوت ہو گیا وہ مجھ سے نہیں۔

تقدیر کو مت جھٹلاؤ

ان الوليد بن عبادة بن الصامت قال اوصاني ابى رحمه الله تعالىٰ

ولید بن عبادہ بن صامت نے کہا مجھے میرے والد نے وصیت کی اور کہا اے بیٹے میں

Marfat.com

فقال بنيي اوصيك ان تؤمن بالقدر خيره و شره فانك ان لم تؤمن ادخلك الله تبارك وتعالیٰ النار قال سمعت النبی ﷺ يقول اول ما خلق الله تبارك و تعالیٰ القلم ثم قال له اكتب قال وما اكتب قال فاكتب ما يكون وما هو كائن الى ان تقوم الساعة تخريج . (مسند احمد ۵ . ۳۱۷)

تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ پس بے شک اگر تو (اس پر) ایمان نہ لایا تو اللہ تعالیٰ تجھے آگ میں داخل کردیں گے انہوں نے کہا میں نے نبی ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم پیدا کیا پھر اسے کہا لکھ اس نے کہا میں کیا لکھوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر وہ کام لکھ دو جو ہو رہا ہے اور جو بھی قیامت تک ہوگا۔

زمین اللہ کی مٹھی میں تو اللہ کتنا بڑا؟

عن ابی سلمة ان ابا هريرة قال سمعت رسول الله ﷺ يقول يقبض الله الارض ويطوی السموات بيمينه ثم يقول ان الملك اين ملوك الارض (بخاری کتاب التفسیر باب قوله و تعالی ولارض جميعا قبضته ۴۸۱۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں بند کر لیں گے اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ سے لپیٹ لیں گے پھر فرمائیں گے میں ہی حقیقی بادشاہ ہوں زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟

عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ان الله يقبض يوم القيمة الارض و تكون السموات بيمنه ثم يقول انا ملك (بخاری کتاب التوحيد باب قوله التعالیٰ لما خلقت بيدی ۷۴۱۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ زمین یا زمینوں کو مٹھی میں بند کرلے گا اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے پھر فرمائے گا میں حقیقی بادشاہ ہوں

Marfat.com

آسمان اللہ کی ایک انگلی پر

عن عبد اللّٰه رضی اللّٰه تعالیٰ عنه وقال جاء حبر من اللجبار الی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقال یا محمد انا نجد ان اللّٰه یجعل السموات علی ابع والارضین علی اصبع والشجر علی اصبع والماء والثری علی اصبع وسائر الخلا ئق علی اصبع فیقول انا الملک فضحک النبی صلی اللّٰه علیه وسلم حتیٰ بدت نواجذه تصدیقا لقول الحبر ثم قرأ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وما قدرو اللّٰه حق قدره والارض جمیعا قبضته یوم القیمة والسموات مطویات بیمنه سبحانه وتعالیٰ عما یشرکون

(بخاری 'کتاب التفسیر باب قول اللہ تعالیٰ یعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم ۴۸۱۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا یہودیوں کا ایک عالم رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا یا محمد ﷺ بے شک ہم پاتے ہیں (تورات میں ہے کہ) بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور گیلی مٹی (تحت السریٰ) کو ایک انگلی پر اور دیگر ساری مخلوقات کو ایک انگلی پر کرے گا اور فرمائے گا میں ہی حقیقی بادشاہ ہوں۔ پس نبی کریم ﷺ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہوگئی یہ عالم کی بات کی تصدیق کے طور پر تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے پڑھا "اور انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسے اس کی قدر کا حق تھا اور زمین ساری کی ساری قیامت کے روز اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے وہ پاک اور بلند ہے اس سے جو یہ شرک کرتے ہیں"

Marfat.com

اگر آج اللہ تعالیٰ کا انکار کیا تو کل؟؟؟

حضرت ابو ہریرہ رضی تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے پوچھا اللہ کے رسول ﷺ ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا کیا سورج کے دیکھنے میں جبکہ اس کے آگے بادل نہ ہوں تمھیں کوئی تکلیف محسوس ہوتی ہے؟

لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نہیں فرمایا بے شک تم قیامت کے روز اللہ کو اسی طرح دیکھو گے اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کریں گے اور فرمائیں گے:-

جو جس چیز کی عبادت کرتا تھا اس کے پیچھے لگ جائے۔

پس جو سورج کی پوجا کرتے تھے سورج کے پیچھے لگیں گے اور جو چاند کی پوجا کرتے تھے وہ چاند کے پیچھے لگیں گے، اور جو طاغوتوں کی پوجا کرتے رہے، وہ طاغوت کے پیچھے لگیں گے۔

یہ امت باقی رہ جائے گی اس میں اس کے منافق بھی ہوں گے۔ پس ان کے پاس اللہ تعالیٰ اس صورت کے علاوہ صورت میں آئیں گے، جسے یہ پہچانتے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:-

میں تمھارا رب ہوں۔

یہ کہیں گے:-

ہم تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں ہم اس جگہ رہیں گے حتیٰ کہ ہمارا رب تشریف لائے اور جب ہمارا رب تشریف لائے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئیں گے جسے یہ پہچانتے ہیں اور کہیں گے میں تمھارا رب ہوں یہ کہیں گے تو ہمارا رب ہے اور اس کی پیروی کریں گے اور جھنم پر پل قائم کیا جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے میں پار کروں گا اور اس دن رسولوں کی دعا

Marfat.com

یہ ہوگی یا اللہ سلامت رکھ سلامتی سے پار کرا دے۔

اور اس پل پر سعدان کے کانٹوں کی مانند کنڈیاں لگیں ہوں گی کیا تم سعدان کے کانٹے جانتے ہو لوگوں نے کہا اللہ کے رسول ضرور۔ فرمایا وہ سعدان کے کانٹوں کی مانند ہوں گی مگر ان کی بڑائی اور جسامت کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

وہ لوگوں کو ان کے عملوں کے لحاظ سے اچک لیں گی۔ پس بعض اپنے برے عملوں کے سبب ہلاک ہو جائیں گے اور بعض پچھاڑ دیئے جائیں گے (زخمی کر دیئے جائیں گے) پھر نجات پائیں گے۔

حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں فیصلہ کر کے فارغ ہو جائیں گے اور جسے آگ سے نکالنے کا ارادہ کریں گے ان کو نکالنے کا رادہ فرمائیں گے جو لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) کی گواہی دیتے تھے فرشتوں کو حکم کریں گے کہ انہیں نکالیں فرشتے ان کو سجدوں کی نشانوں کی علامت سے پہچانیں گے اور اللہ تعالیٰ نے آگ پر بنی آدم کے سجدوں کے نشانوں کی جگہ کو جلانا حرام کر دیا۔

فرشتے انہیں نکالیں گے یہ جل کر سیاہ ہو چکے ہوں گے ان پر پانی ڈالا جائے گا جسے ماء الحیاۃ کہا جاتا ہے۔ وہ ایسے اگیں گے، جیسے سیلاب کے کنارے پر دانہ اگتا ہے ایک آدمی جس نے اپنا چہرہ آگ کی طرف کیا ہوگا، باقی رہ جائے گا۔ یہ کہے گا:۔

میرے پروردگار آگ کی بو نے مجھے ہلاک کر دیا ہے۔ اور اس کے شعلوں نے مجے جلا دیا ہے پس میرا منہ آگ سے پھیر دے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہی رہے گا۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اگر میں تجھے دے دوں (جو تو نے مانگا ہے) تو شاید تو اس کے علاوہ مانگے۔

وہ کہے گا: نہیں تیری عزت کی قسم! میں اس کے علاوہ تجھ سے سوال نہیں کروں گا۔

اللہ اسکا چہرہ آگ سے پھیر دیں گے پھر اس کے بعد

Marfat.com

وہ کہے گا : میرے رب مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تو نے وعدہ نہیں کیا تھا؟ کہ اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگے گا۔ ابن آدم افسوس ہے تو کتنا زیادہ دھوکے باز ہے یہ دعا کرتا ہی رہے گا۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اگر میں تجھے یہ دوں تو شاید تو اس کے علاوہ بھی مجھ سے سوال کرے گا۔

یہ کہے گا : نہیں تیری عزت کی قسم میں اس کے علاوہ تجھ سے کوئی سوال نہیں کروں گا۔

پس اللہ تعالیٰ اس سے عہد اور پختہ وعدہ کرے گا اس کے علاوہ کوئی سوال نہیں کرے گا اللہ اسے جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا۔ پس جنت میں موجود نعمتوں کو دیکھے گا تو جتنی دیر اللہ نے چاہا چپ رہے گا۔

پھر کہے گا : میرے رب مجھے جنت میں داخل کر دے۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تو نے وعدہ نہیں کیا تھا کہ مجھ سے اس کے علاوہ کوئی سوال نہیں کرے گا، ابن آدم افسوس ہے تو کتنا زیادہ دھوکے باز ہے

یہ کہے گا : میرے رب مجھے اپنی مخلوق کا سب سے بدبخت انسان نہ بنا

اور دعا کرتا ہی رہے گا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ہنس پڑیں گے۔ پس جب اللہ تعالیٰ اس سے ہنسیں گے، تو اسے جنت میں داخل ہونے کی جازت دے دیں گے۔ جب جنت میں داخل ہو جائے گا، تو کہا جائے گا: فلاں آرزو کر۔ وہ تمنا کرے گا، پھر کہا جائیگا: فلاں خواہش کر، وہ خواہشیں کرے گا۔ حتیٰ کہ اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں تیرے لئے یہ ہے۔

اور اس کی مثال اور اس کے ساتھ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے (اس حدیث کی مجلس میں) اس نے ابوہریرہ پر حدیث میں کوئی چیز تبدیل نہیں کی اور انکار نہیں کیا حتیٰ کہ

Marfat.com

جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں پہنچے کہ تیرے لئے یہ ہے اور اس کی مثل اور اس کیساتھ ہے، تو ابوسعید نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے تیرے لئے یہ ہے اور اس کی دس مثل اور اس کے ساتھ ہے۔

تطبیق اس طرح ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب ایک مرتبہ حدیث بیان کی، تو مثلہ معہ کے لفظ بیان کئے۔ (اس کے ایک مثل) جسے ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سن کر یاد رکھا، پھر بعد میں آپ ﷺ نے دوبارہ کسی مجلس میں یہ حدیث بیان کی اور ساتھ اللہ کے فضل کا ذکر کیا (یعنی عشرۃ امثالہ) اس کے دس مثل ہیں۔ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سن کر یاد کرلیا (تونسوی)

اس سے بڑا ظالم کون ہے؟ جو میری طرح پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے!

عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال النبی صلی الله عليه وسلم يقول قال الله عز وجل ومن اظلم ممن ذهب يخلق كخلق فليخلقوا ذرة او ليخلقوا حبة او شعيرة

(بخاری کتاب التوحید باب قول الله تعالیٰ والله خلقكم وما تعملون (٧٥٥٩) بهيقى (٢٦٨/٧)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا فرماتے تھے اللہ عز وجل نے فرمایا اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا، جو میرے پیدا کرنے کی طرح پیدا کرنے لگتا ہے؟ پس انھیں کہ چھوٹی سی چیونٹی یا ذرہ خاک پیدا کر کے دکھائیں یا دانہ پیدا کریں یا جو کا دانہ پیدا کر کے دکھائیں۔

Marfat.com

جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ ہلنے لگی

عن انس بن مالک عن النبی ﷺ قال لما خلق اللہ الارض جعلت تمید فخلق الجبال فعاد بھا علیھا فاستقرت فعجبت الملائکۃ من شدۃ الجبال قالوا یا رب ھل من خلقک شیء اشد من الجبال قال نعم الحدید قالوا یا رب فھل من خلقک شیء اشد من الحدید قال نعم النار فقالوا یا رب فھل من خلقک شیء اشد من النار قال نعم الماء قالوا یا رب فھل من خلقک شیء اشد من الماء قال نعم الریح قالوا یا رب فھل من خلقک شیء اشد من الریح قال نعم ابن آدم تصدق بصدقۃ بیمینہ یخفیھا من شمالہ

(ترمذی کتاب تفسیر القرآن: باب ومن سورۃ المعوذتین)

یہ روایت ضعیف ہے شیخ البانی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی)

جب اللہ نے زمین کو پیدا کیا تو وہ ہلنے لگی تو اللہ نے اس پر پہاڑ کو جما دیا۔ فرشتوں نے پوچھا اے اللہ پہاڑ سے زیادہ بھی سخت کوئی چیز ہے؟ فرمایا لوہا۔ اس کے بعد آگ، اس کے بعد پانی، اس کے بعد ہوا جو کہ پانی کو بھی اڑا کر لے جاتی ہے۔ فرشتوں نے پوچھا اس سے بھی وزنی عجیب کوئی چیز ہے؟ فرمایا وہ صدقہ جو چھپا کر دیا جائے۔

فوائد: - اگر چہ اس روایت میں ضعف ہے۔ لیکن چھپا کر صدقہ کرنے کی فضیلت اس حدیث سے ثابت ہے، جس میں مذکور ہے کہ

سبعۃ یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ ... رجل تصدق اخفی حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ

(بخاری کتاب الاذان باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ)

سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سائے کا سایہ عطا کریں گے جس دن کسی چیز کا سایہ نہیں ہوگا مگر صرف اسی کا سایہ ہوگا (ان میں سے ایک آدمی یہ ہے) وہ آدمی جو صدقہ کرتا ہے اور اسے چھپاتا ہے حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی علم نہیں ہوتا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔

Marfat.com

کبھی یہ نہ سوچنا کہ اللہ کو کس نے پیدا کیا؟

عن انس بن مالک عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال قال اللّٰه عز وجل ان امتک لا یزالون یقولون ما کذا حتی یقولوا هذا اللّٰه خلق الخلق فمن خلق اللّٰه

مسلم کتاب الایمان باب بیان الوسوسۃ فی الایمان ۱۳۶ ابو عوانۃ ۱/ ۸۲ تحفۃ الاشراف (۱۵۸۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے فرمایا بے شک آپ کی امت کہتی رہے گی یہ کیا ہے حتیٰ کہ کہیں گے یہ اللہ ہے جس نے پوری مخلوق پیدا کی پس اللہ کو کس نے پیدا کیا؟

عن انس عن النبی ﷺ بهذا الحدیث غیر ان اسحق لم یذکر قال قال اللّٰه ان امتک

(مسلم کتاب الایمان باب بیان الوسوسۃ فی الایمان ۱۳۶)

صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک اور روایت بھی مروی ہے لیکن اس میں یہ لفظ نہیں ہے بے شک آپ ﷺ کی امت۔

عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لا یزال الناس یتساءلون حتی یقال هذا خلق اللّٰه الخلق فمن خلق اللّٰه فمن وجد من ذالک شیئا فلیقل امنت باللّٰه

(مسلم کتاب الایمان باب الوسوسۃ فی الایمان ۱۳۴، بخاری ۳۲۷۶ ابو داؤد ۴۷۲۱، ابو عوانۃ ۱/ ۸۱، حمیدی ۱۱۵۳، تحفۃ الاشراف ۱۴۱۶۰، احمد ۷۳۸۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ ہمیشہ تسلسل سے سوال کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ سوال کیا جاتا ہے کہ ہے یہ اللہ جس نے مخلوق پیدا کی پس اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا پس جو شخص ایسا خیال اور وسوسہ پائے تو اسے "امنت باللّٰه" (میں اللہ پر ایمان لایا) کہنا چاہیئے۔

Marfat.com

اللہ کے بارے میں شیطانی وسوسے سے بچو

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي الشيطان احدكم فيقول من خلق كذا و كذا حتىٰ يقول له من خلق ربك فاذا بلغ ذلك فليستعذ بالله ولينته

(مسلم' كتاب الايمان' باب البيان الوسوسة في الايمان ۱۳۴' ابو عوانة ۱/ ۸۱' بزار ۵۰' ابن حبان ۱۵۰')

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان تمھارے ایک کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے اسے کس نے پیدا کیا اس چیز کو کس نے پیدا کیا حتیٰ کہ یہ سوال کرتا ہے کہ رب کو کس نے پیدا کیا پس جب یہ وسوسہ اور شیطانی خیال یہاں تک پہنچے تو اس آدمی کو تعوذ پڑھنا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے اور اس خیال باطل سے باز آجائے۔

اللہ کی نعمتیں

حضرت بن عباس ﷺ، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق فرماتے ہیں:-

پس اس نے (اس آسمان) کے لئے اور زمین کے لئے کہا خوشی سے یا ناپسندیدگی سے حاضر ہو جاؤ تو انہوں نے کہا ہم مطیع ہو کر آئے اس نے آسمان کے لئے کہا اپنا سورج اپنا چاند اور اپنے ستارے نکالو اور زمین سے کہا کہ اپنی نہروں کو پھاڑ دو اور اپنے پھلوں کو نکالو تو انہوں نے کہا ہم مطیع ہو کر آئے۔

فوائد:- معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جمادات سے بھی ہمکلام ہوتے ہیں اور وہ بھی اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پکارا اور انہوں نے جواب بھی دیا۔

Marfat.com

بڑائی اللہ کی چادر ہے

صحیح مسلم میں ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عزت اس کا لباس، کبریائی اس کی چادر ہے۔ (خدا فرماتا ہے) تو جو کوئی عزت اور کبریائی میں میرا حریف بنے گا، میں اسے سزا دوں گا۔

دوسری جگہ ہے کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب سے برا وہ ہے، جو اپنا نام بادشاہوں کا بادشاہ اور شہنشاہ رکھتا ہے۔ خدا کے سوا کوئی بادشاہ اور مالک نہیں۔ (العزیز الجبار المتکبر، حشر ۳) اسکی شان ہے۔

البتہ اللہ تعالیٰ اپنی عزت جلال اور قوت و جبروت کا فیضان بعض بندوں اور امتوں پر نازل کرتا ہے اور ان کو طاقت اور قوت اور بادشاہی عطا کرتا ہے۔ مگر اس نوازش پر بھی نیک بندوں اور صالح امتوں کا فرض یہی ہے کہ عین اس وقت جب ان کے دست و بازو سے قوت حق اور ربانی جاہ جلال کا اظہار ہو رہا ہو، ان کی پیشانیاں فرط عبودیت سے اس کے آگے جھکی ہوں، اور سر نیاز اظہار بندگی کے لئے اس کے سامنے خم ہوں، کہ عزت وجلال خاص خدا کی شان تھی، جس کا فیضان رسول اللہ ﷺ پر ہوا اور رسول ﷺ کی وساطت سے مومنوں پر ہوا۔ یہ ترتیب خود قرآن میں ملحوظ رکھی گئی ہے۔ (وللہ العزتہ ولرسولہ وللمومنین، منافقون) اور عزت خدا کے لئے ہے اور اس کے رسول کے لئے اور مومنوں کے لئے۔

حاکم میں ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تین کپڑے ہیں۔ وہ اپنی عزت وجلال کا ازار باندھتا ہے، اور اپنی رحمت کا جامع پہنتا ہے، اور اپنی کبریائی کی چادر اوڑھتا ہے۔ تو جو شخص اس عزت کے سوا، جو خدا کی طرف سے اس کو عنایت ہوئی ہو معزز بنا چاہتا ہے، تو وہی شخص ہے، جس کو قیامت میں یہ کہا جائے گا، اس کا مزہ چکھ۔ تو معزز اور شریف بنتا تھا۔ (قرآن) اور جو انسانوں پر رحم کرتا ہے، خدا اس پر رحم کرتا ہے۔ کیونکہ اس نے وہ جامع پہنا جس کا پہننا اس کو روا تھا۔ جو کبریائی کرتا ہو، تو اس نے خدا کی

Marfat.com

اس چادر کو اتارنا چاہا، جو خدا ہی کے لئے تھی۔ خدا کی صفات کمال میں سے وحدانیت اور بقائے ازلی وابدی کے سوا کہ ان سے تمام مخلوقات اور ممکنات طبعاً محروم ہیں۔ بقیہ اوصاف سے فیضان سے انسان مشرف ہوتا ہے صفات تنزیہی، مثلاً قدرت، سمع، بصر کلام وغیرہ ہیں۔ صفات تنزیہی سے بھی مخلوق تمام تر محروم ہیں۔ ان کی تنزیہی ہے کہ وہ خدا کے عصیان نافرمانی اور گناہ گاری کے عیب سے بری اور پاک ہوں۔ صفات جمالی واصلی اوصاف ہیں، جن کے فیضان کا دروازہ ہر صاحب توفیق کے لئے حسب استعداد کھلا ہوا ہے۔ ان سے صفات جمالی کا سب سے بڑا مظہر عفوو درگزر ہے عیسائیوں کی عام دعا ایک فقرہ ہے:۔ خدا وند! تو ہمارے گناہوں کو معاف کر جس طرح ہم اپنے قرض داروں کو معاف کرتے ہیں۔

اللہ کو اپنی تعریف کرنا پسند ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے ایک شخص کو ایک لشکر کا سردار بنا کر بھیجا۔ وہ نماز میں (ہر رکعت میں) اپنی قرأت ''قل ھو اللہ احد'' پر ختم کرتا۔ جب لشکر کے لوگ لوٹ کر مدینہ واپس آئے، تو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس سے پوچھو ایسا کیوں کرتا ہے؟

لوگوں نے پوچھا تو کہنے لگے اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی صفتیں موجود ہیں، مجھ کو اس کا پڑھنا اچھا لگتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

مجھے میرے رب نے بتایا کہ اس سے کہو اللہ تجھ سے محبت رکھتا ہے۔

(بخاری، کتاب التوحید)

اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ آپ سے محبت کریں تو اللہ کی بڑائی ومحبت کا لوگوں میں خوب تذکرہ کریں، ایک ایک کے دل میں اپنے پالنے والے کی محبت بٹھا دیں تو اللہ آپ کو اپنا محبوب بنالیں گے۔ پرودگار کے ننانوے نام تو بہت مشہور ہیں، جو ترمذی کی حدیث میں وارد ہیں۔ ان سب ناموں سے کسی بھی نام سے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

اللہ باقی سب فانی

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس پروردگار کی عزت کی پناہ مانگتا ہوں، جس کے سوا کوئی سچا نہیں ہے۔ پروردگار فانی نہیں ہے، بقایا جنات اور انسان سب فانی ہیں۔ (بخاری)

انسان اللہ کے سامنے چیونٹیوں کی مانند ہیں

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اخذ اللہ المیثاق من ظہر ادم بنعمان یعنی عرفة فاخرج من صلبه کل ذریة ذراھا فنثرھم بین یدیه کالذر ثم کلمھم قبلا قال الست بربکم قالوا بلی شھدنا ان تقولوا یوم القیامة انا کنا عن ھذا غافلین او تقولوا انما اشرک ابائونا من قبل وکنا ذریة من بعدھم افتھلکنا بما فعل المبطلون

(تخریج: مسند احمد ۱/ ۲۷۲)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نعمان یعنی وادی عرفہ میں حضرت آدم علیہ السلام کی حیثیت سے تمام انسانوں کو (جن کو پیدا کرنا تھا) نکالا اور ان کو اپنے سامنے چیونٹیوں کی مانند پھیلا دیا پھر ان سے آمنے سامنے وعدہ لیا اور کہا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور کہا کیوں نہیں ہم نے گواہی دی (یہ وعدہ ہم نے اس لئے لیا) کہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ دو کہ ہم تو اس سے واقف نہ تھے (یا تم یہ نہ کہہ دو) کہ ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں نے شرک کیا تھا اور ہم نے ان کے پیچھے چل کر ان کی پیروی کی کیا تو ہمیں باطل پرست لوگوں کے افعال کی وجہ سے عذاب میں گرفتار کرتا ہے؟

Marfat.com

کیا حضور اکرم ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا؟

حضرت محمد ﷺ نبی آخرالزمان جن کے بعد کوئی بھی نبی نہیں آیا اور نہ ہی قیامت تک آئے گا۔ پروردگار کی خاص رحمتیں آپ ﷺ پر ہیں۔ حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دیدار خداوندی کی تمنا کی اور دعا کے جواب میں پروردگار نے ارشاد فرمایا "لن ترانی" کہ اے موسیٰ تم مجھے ہرگز دیکھ نہیں سکو گے۔

لیکن آنحضور ﷺ کو قادر مطلق نے علی الاعلان دیدار کرادیا۔ ارشاد رب العزت ہے "مازاغ البصرا وما طغی" (سورہ نجم ۱۷) اور نہ آنکھ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی۔" نبی کریم ﷺ نے قادر مطلق کو دیکھا اور دیکھتے وقت سرکار دو عالم ﷺ کی نہ آنکھ جھپکی، نہ دل میں گھبراہٹ ہوئی، اور نہ جھجک محسوس ہوئی۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں میں نے اپنے رب العزت عزوجل کو سب سے بہتر صورت میں دیکھا (مشکوٰۃ شریف ۶۹)

اللہ کی عظمت کا غلط اندازہ

حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ یہودیوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفت میں ایسی باتیں کیں، جن کو نہ تو وہ جانتے تھے، اور نہ سمجھتے تھے۔ اس پر اللہ جل شانہ نے یہ آیت نازل فرمائی:-

وما قدرو اللہ حق قدرہ والارض جمیع قبضۃ یوم القیامۃ والسموت مطویات بیمینہ سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون

افسوس ہے کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی کچھ عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہیئے تھی حالانکہ ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن اور تمام آسمان لپٹے ہوں گے اس کے داہنے ہاتھ میں وہ پاک اور برتر ہے ان کے شرک سے

عرش کی پیدائش

حضرت ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

Marfat.com

عرش کو پیدا کرنے سے پہلے ہمارے رب تبارک وتعالیٰ کہاں تھے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید بادل میں تھے۔ نہ تو اس کے اوپر ہوا تھی، اور نہ اس کے نیچے۔ پھر اس نے پانی پر عرش کو پیدا کیا۔

قلم کی پیدائش

حضرت جبیرؒ بن نفیر فرماتے ہیں: اللہ عزوجل کا عرش پانی پر تھا۔ اس نے قلم کو پیدا کیا تو اس نے سب کچھ (اللہ کے حکم سے) لکھا، جو کچھ وہ قیامت تک پیدا کرنا چاہتا تھا۔ یا جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا۔ پھر اس کتاب نے مخلوقات میں سے کسی چیز کے پیدا ہونے سے قبل، ایک ہزار سال تک اللہ کی تسبیح وتمجید بیان کی۔

اللہ کا حسب ونسب! جان دو عالم ﷺ کی زبانی

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ خیبر کے یہودی آنحضرت ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے، اور کہا کہ اے ابوالقاسم!

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور حجاب سے پیدا کیا، آدم کو چکنی مٹی سے، ابلیس کو آگ کے شعلے سے، آسمان کو دھوئیں سے، زمین کو پانی کے جھاگ سے۔ اب آپ ہمیں اپنے رب کے متعلق بتائیں (وہ کس چیز سے بنا ہوا ہے؟)

آنحضرت ﷺ نے ان کو کوئی جواب نہ دیا۔ آپ (ﷺ) کے پاس حضرت جبرائیل نازل ہوئے اور عرض کیا:۔

یا محمد ﷺ (قل هو الله احد) آپ یہ فرمائیں:۔

وہ اللہ ایک ہے، اس کی کوئی اولاد اور رشتے داری نہیں ہے، اس کو کسی قبیلہ کی طرف منسوب نہیں کیا جائے۔ (اللّٰه الصمد) اللہ بے نیاز ہے۔ اس کا پیٹ نہیں ہے، نہ وہ کھاتا ہے، نہ پیتا ہے۔ (لم يلد و

Marfat.com

لم یو لد) نہ اس کی کوئی اولاد ہے، اور نہ اس کا کوئی والد ہے۔ جس کی طرف اللہ کا نسب بیان کیا جائے۔ (ولم یکن لہ کفوا احد) اس کی مخلوق میں سے اس کا کوئی ہمسر نہیں، جو اس کی برابری کر سکے۔ آسمان اور زمین کو وہی تھامے ہوئے ہے، اگر وہ زائل ہونے لگے تو یہ سورۃ ایسی ہے جس میں نہ تو جنت کا ذکر ہے، نہ تو دوزخ کا۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ خالص اسی کی صورت ہے۔

اللہ کا لباس کیا ہے؟

ایک یہودی عالم حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہا:-

مجھے بتاؤ رب العالمین کا لباس کیا ہے؟

انہوں نے فرمایا : اگر میں تمھیں جواب دے دوں، تو تم مسلمان ہو جاؤ گے؟

اس نے کہا : ہاں! انہوں نے فرمایا:-

اللہ کی چادر کبریائی ہے۔

اس نے کہا : آپ نے سچ کہا۔

آپ کی قمیض رحمت ہے۔

اس نے کہا : آپ نے سچ فرمایا۔

آپ نے فرمایا : اس کا تہبند عزت کا ہے۔

اس نے کہا : آپ نے سچ کہا، تو آپ نے فرمایا اب ایمان لاؤ۔

آسمان کی نورانیت اللہ کے چہرہ نور سے ہے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، تمھارے رب وتبارک وتعا کے ہاں نہ رات ہے اور نہ دن ہے۔ آسمانوں کا نور بھی اس کے چہرہ مبارک کے نور سے ہے۔

Marfat.com

اللہ سے مانگنا ہو تو پہلے اس کی تعریف کرو

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:-

اللھم انک لست بالہ استحد ثناہ ولا برب یبید ذکرہ ولا کان معک الہ ندعوہ و نتضرع الیہ	اے اللہ! آپ ایسے معبود نہیں ہیں جسے ہم نے گھڑ کیا ہو، اور نہ ایسے پروردگار ہیں جس کا ذکر مٹ جائے اور نہ آپ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے جس کو ہم پکاریں اور اس کے سامنے عاجزی دکھائیں

حضرت ابن عمر اور حضرت ابو [illegible] خدری رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب [illegible] اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

[illegible] الناس یسالون عن کل [illegible] یقولوا ھذا اللہ کان قبل [illegible] فماذا کان قبل اللہ فان [illegible] ذلک فقولوا ھو الاول [illegible] کل شئی فلیس بعدہ شئی [illegible] الظاھر فوق کل شئی وھو [illegible] دون کل شئی وھو بکل [illegible]	لوگ ہر چیز کے بارے میں سوال کرتے [illegible] ہیں گے حتیٰ کہ یہ بھی کہنے لگیں گے، یہ اللہ کی ذات ہے جو ہر چیز سے پہلے موجود تھی پھر یہ بتاؤ کہ اللہ سے پہلے کیا چیز تھی؟ اگر لوگ [illegible] سے یہ سوال کرنے لگیں تو تم یہ کہنا وہی اول ہر چیز سے پہلے تھا اس کے بعد (قیامت کے وقوع کے وقت) بھی کوئی چیز باقی نہ رہے گی (سب فانی ہو جائے گی) وہ ہر چیز پر ظاہر ہے اور وہ ہر چیز کے ماوراء باطن [illegible] ہے اور وہ ہر شئے کو خوب جانتا ہے

[illegible] حسن (العظمہ ۸۹) ۲. کتاب [illegible] ۱۱۳، مجمع الزوائد ۱/ ۸۵

اگر اللہ اپنا حجاب ہٹا دے تو سب جل جائیں

حضرت ابوعبیدہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں

Marfat.com

کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر ہمیں چار چیزوں کے متعلق آگاہ فرمایا:۔

ان اللہ عزوجل لا ینام ولا ینبغی له ان ینام یخفض القسط ویرفعه ، یرفع الیه عمل اللیل قبل النهار و عمل النهار قبل اللیل حجابه النور ، لو کشفه لا حرقت سجات وجهه کل شئی ادرکه

اللہ عزوجل سوتا نہیں اور نہ اس کو سونا مناسب ہے ، عدل کو جھکاتا بھی ہے اور بلند بھی کرتا ہے، اسی کی طرف رات کے عمل دن ہونے سے پہلے پیش کیئے جاتے ہیں اور دن کے عمل رات ہونے سے پہلے پیش کیئے جاتے ہیں، اس کا حجاب نور کا ہے اگر وہ اس کو ہٹا دے تو اس کی ذات کی شعائیں ہر چیز کو جلا ڈالیں جو اس کو دیکھ لیں۔

اگر وہ حجاب کو ہٹا لے تو پھر اور کوئی چیز دیکھنے والے کے سامنے حجاب نہیں بن سکتی۔ (العظمہ ابوالشیخ ۱۱۹)

اللہ کے بارے میں یہودیوں کا سوال، کیا اللہ سوتا ہے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل نے سوال کیا :اے موسیٰ علیہ السلام! کیا آپ کا رب نماز پڑھتا ہے؟

آپ (علیہ السلام) نے فرمایا :خدا سے ڈرو۔

انہوں نے پوچھا :کیا آپ کا رب رنگ لگاتا ہے؟

آپ (علیہ السلام) نے فرمایا :اللہ سے ڈرو،

(اللہ کی شان کے خلاف ایسے سوال مت کرو) تو اللہ تعالیٰ نے پکار کر فرمایا:۔

اے موسیٰ (علیہ السلام)! ان لوگوں نے آپ سے یہ پوچھا ہے کہ تیرا رب نماز پڑھتا ہے؟ آپ کہو ہاں میں بھی اور میرے فرشتے بھی میرے انبیاء اور رسولوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

چنانچہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت (ان اللہ و ملائکته یصلون علی النبی اخر) آخر تک نازل فرمائی اور انہوں نے آپ سے پوچھا کہ تیرا رب سوتا بھی

Marfat.com

ہے؟ (اس کے جواب کے لئے میرا حکم یہ ہے کہ) آپ شیشے کے دو برتن اپنے ہاتھوں میں لے لیں اور ساری رات کھڑے ہو جائیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا۔ جب رات کی تہائی گزری، تو آپ کو اونگھ آئی اور اپنے گھٹنے کے بل گر پڑے۔ پھر سنبھل کے چست ہو کر کھڑے ہو گئے۔ حتیٰ کہ جب رات کا آخری حصہ آیا، تو پھر اونگھ گئے۔ حتیٰ کہ وہ دونوں برتن گر گئے اور ٹوٹ گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

اے موسیٰ! اگر میں سو جاؤں تو سب آسمان سب زمینوں پر گر جائیں اور اس طرح سے ہلاک ہو جائیں جس طرح سے تیرے ہاتھوں سے یہ دونوں برتن ٹوٹ گئے۔

اس کے متعلق اللہ عزوجل نے اپنے نبی ﷺ پر یہ آیت الکرسی نازل فرمائی، اور انہوں نے آپ سے یہ سوال کیا ہے کہ کیا آپ کا رب رنگ لگاتا ہے؟ تو آپ کہہ دیجئے کہ ہاں میں مختلف رنگ لگاتا ہوں۔ سرخ بھی، اور سفید بھی، سیاہ بھی۔ سب رنگ میرے رنگوں میں ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی (حضرت محمد ﷺ) پر (یہ آیت) نازل فرمائی:- (صبغة اللّٰه ومن احسن من اللّٰه صبغة) ہم دین کی اس حالت میں رہیں گے، جس میں ہم کو) اللہ تعالیٰ نے رنگ دیا ہے (اور رنگ کی طرح ہمارے رگ وریشہ میں بھر دیا ہے) اور (دوسرا) کون ہے جس کے رنگ دینے کی حالت اللہ تعالیٰ (کے رنگ دینے کی حالت) سے خوب تر ہو (جب اور کوئی دوسرا ایسا نہیں تو ہم نے اور کسی کا دین بھی اختیار نہیں کیا) اور (اس لئے) ہم اس کی غلامی اختیار کیئے ہوئے ہیں۔

لوحِ محفوظ موتی ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے لوحِ محفوظ کو سفید موتی سے پیدا کیا۔ اس کے دونوں پلے یاقوت احمر یا زبرجد کے ہیں، اس کا قلم نور کا ہے۔ اس کی لکھائی نور کی ہے، روزانہ تین سو ساٹھ مرتبہ نظر ڈالتا ہے، اس میں پیدائش کا فیصلہ بھی

Marfat.com

کرتا ہے رزق کا بھی اور زندہ بھی کرتا ہے اور موت بھی دیتا ہے۔ عزت بھی دیتا ہے اور ذلت بھی اور جو چاہے کرتا ہے۔

انسان فرشتوں کی نگرانی میں

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اے آدم زاد! اللہ کی قسم! تیرے پروردگار کی طرف سے کچھ (ملائکہ) تیری نگرانی کر رہے ہیں۔ تو ان کا لحاظ کر اور ظاہر و پوشیدہ حالتوں میں اللہ (کی اطاعت اور خوشنودی) کو ترجیح دے۔ کیونکہ چھپنے والی کوئی بھی چیز اس کے سامنے چھپی نہیں رہتی، اور تاریکی اس کے نزدیک روشن ہے اور راز اس [illegible] عیاں ہے۔

اللہ کی کرم نوازی!

حضرت عتبہ ابوالولید فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے یوں کہتے ہوئے سنا "یا کریم العفو" تو ان سے جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا آپ کو معلوم ہے کہ اس کا "کرم عفو" کیا ہے؟ فرمایا معلوم نہیں۔ فرمایا کہ (کریم العفو وہ ہے) جو گناہ کو معاف کردے اور اس کو نیکی میں بدل دے۔

اللہ بندے سے کتنا قریب ہے

ایک دیہاتی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ ہمارا پروردگار قریب ہے؟ ہم اس سے (آہستہ سے) مناجات کیا کریں گے؟ اگر وہ دور ہے تو ہم (بلند آواز سے پکارا کریں گے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

واذا سالک عبادی عنی فانی قریب

اور جب میرے بندے آپ ﷺ سے میرے متعلق سوال کریں (کہ وہ قریب ہے یا دور) تو (آپ ان کو بتادیں کہ) میں قریب ہوں۔

Marfat.com

میرا مرنا اور جینا آپ کے لئے

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ آنحضور ﷺ جب اپنے بچھونے پر سونے کے لئے تشریف لے جاتے، تو فرماتے:-

یا اللہ تیرا ہی نام لے کر زندہ ہوں، اور تیرے ہی نام پر مرتا ہوں۔(یعنی نیند موت کی مانند ہے) اور جب صبح ہوتی تو فرماتے شکر ہے اس پروردگار کا جس نے مرنے کے بعد زندہ کیا اور اس کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔(یعنی حشر کے دن) (بخاری شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں اور وہ جب مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں۔اگر اپنے دل میں مجھے یاد کرے تو میں بھی اس کا ذکر خفیہ کرتا ہوں۔ جو مجھے جماعت میں یاد کرے تو میں فرشتوں کی محفل میں اس کو یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک ہو، تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے نزدیک ہو جائے، تو میں ایک بام اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔اور اگر میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے، تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف جاتا ہوں۔ (بخاری شریف)

حالانکہ پروردگار کے چلنے، دوڑنے سے پاک ہے۔مطلب یہ کہ مولا کریم اپنے بندے پر رحمت بن کر چھا جاتا ہے۔

بندے کا ارادہ بھی اللہ کے علم میں ہوتا ہے

صحیحین وغیرہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے جو حدیث قدسی ہے جس کے ایک ٹکڑے کا حاصل یہ ہے:-

Marfat.com

جس وقت کوئی شخص کسی نیک کام کرنے کی نیت کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فقط اس کے دل کے نیک ارادہ پر کراماً کاتبین کو ایک نیکی کے لکھنے کا حکم دیتا ہے۔ اور جب وہ شخص اس نیک ارادہ کے موافق نیک کام کر لیتا ہے، تو جیسا وہ کام ہو دس سے لے کر سات سو تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے علم غیب کی رو سے بہ نسبت ان فرشتوں کے انسان سے زیادہ نزدیک ہے کہ انسان کے دل کا ارادہ ان فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کے بتلانے اور جتلانے سے معلوم ہوتا ہے۔

گناہ کے بعد 3 گھڑی میں توبہ کی برکت

مستدرک حاکم میں ام عصمہؓ سے روایت ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کوئی شخص گناہ کر کے جلدی سے دو تین گھڑی میں توبہ استغفار کر لے، تو اس کے اعمال نامہ میں وہ گناہ نہیں لکھا جاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بدی لکھنے والا فرشتہ بدی کے لکھنے میں تھوڑی دیر توقف کیا کرتا ہے اور گنہگار کی توبہ استغفار کا منتظر رہتا ہے۔ حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

Marfat.com

باب نمبر۵

اللہ کا تعارف حضور ﷺ کی زبانی

میرے بھائیو!

جس سے محبت ہوتی ہے آدمی اسی کے گن گاتا ہے۔آپ ﷺ کو اللہ سے سچی محبت تھی۔ بلکہ عشق ومحبت کا سب سے آخری درجہ آپ کو محبت الٰہی کا حاصل تھا۔آپ دن رات اللہ کی تعریف کے گن گاتے تھے۔جن میں سے چند کلمات پیش خدمت ہیں۔یہ وہ کلمات ہیں جو کہ زبان نبوت سے ادا ہوئے ہیں،اس وجہ سے ان کا نور کائنات کی ہر چیز سے زیادہ ہے۔لہٰذا اگر ہمیں اللہ سے سچی محبت ہے تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بہ کثرت ان کلمات کو ادا کریں۔کیونکہ دنیا کا قاعدہ جس کی تعریف کی جاتی ہے وہ خوش ہوتا ہے۔

درحقیقت ساری دنیا کے انسان اگر اللہ کی تعریف کرنے لگ جائیں تو اس کی بڑائی میں ذرہ اضافہ نہیں ہوگا کیونکہ اللہ تو ہے ہی بڑا۔مگر چونکہ اللہ کی تعریف جانِ دوعالم کی سنت ہے،لہٰذا اگر ہم اس سنت کو زندہ کریں اور اللہ کی تعریف کے گن گائیں گے،تو امید ہے اللہ ہم نالائقوں سے بھی خوش ہوجائے گا۔ مجھے بڑے افسوس سے یہ لکھنا پڑ رہا ہے۔ آپ غور کریں آج کتنے خطیب ہیں جو اپنے بیانوں میں اللہ کی تعریف کے گن گاتے ہیں۔ اگر آج کسی سے کہا جائے کہ پانچ منٹ اللہ کی بڑائی بیان کرو تو چار منٹ بھی مشکل سے اللہ کی عظمت کو بیان کر سکے گا۔حالانکہ جس ذات کے ہم پر کھربوں احسانات ہیں آج ہمیں اس کی تعریف بھی کرنا نہیں آتی۔

میرے بھائیو!اللہ کی محبت کا اس کے احسانات کا یہ حق ہے کہ ہم آن ہر گھڑی ہم لوگوں کے دلوں میں اللہ کی عظمت کو بٹھائیں تاکہ اللہ ہم سے راضی ہوجائے اور ہمیں اپنا بنالے۔اب آیئے ہم اپنے اللہ کی تعریف بزبان نبوت پڑھتے ہیں۔

Marfat.com

اللہ کی تعریف آپ ﷺ کے زبانی

۱............

اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَةِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ. اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

(ابو داؤد ،مسلم)

اے جبرائیل، میکائیل واسرافیل کے رب آسمانوں وزمین کے پیدا کرنے والے، اختلافی امور میں آپ ہی اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے والے ہیں۔ پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے آپ جسے چاہتے ہیں سیدھا راستہ دکھاتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب رات تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کے بعد یہ دعا فرماتے:۔

۲............

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ حَقٌّ وَّلِقَآؤُکَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ. اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَآاَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ

اے اللہ! تیرے ہی لئے تعریف ،تو ہی آسمانوں وزمین کا نور ہے۔ تیرے ہی لئے تعریف آسمان وزمین اور اس کے درمیان کی جومخلوق ہے اس کا رب ہے آپ حق، آپ کا قول حق، وعدہ حق، ملنا حق، جنت ،جہنم قیامت حق۔ اے اللہ! آپ ہی کے لئے اسلام لایا آپ پر ایمان لایا۔ آپ ہی کی طرف رجوع آپ ہی پر بھروسہ کیا۔ اور تیری مدد سے جھگڑتا ہوں اور تیری طرف اپنا مقدمہ لاتا ہوں۔ آپ ہی کی طرف ٹھکانہ،

Marfat.com

اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِیْ لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (الدعا، مسلم)

اے اللہ! ہمیں معاف فرما اگلے پچھلے، چھپے ظاہر گناہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۳............ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک طویل حدیث میں ہے کہ جب آپ نے (تہجد کی نماز سے) سلام پھیرا تو یہ دعا پڑھنے لگے:-

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّمِنْ بَیْنَ یَدَیَّ نُوْرًا وَّمِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا. وَّمِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا. وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا یَّارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ (الدعا ۱۳۵/۱، ۶، مشکوٰۃ، ملسم)

اے اللہ! میرے دل میں نور، میرے کان میں نور، میری آنکھ میں نور، میرے سامنے نور، میرے پیچھے نور، میرے دائیں نور، بائیں نور، اوپر نور، نیچے نور اور خوب زیادہ نور عطا فرمادے اے دو جہاں کے رب۔

۴............ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص نیند سے بیدار ہو تو یہ دعا پڑھے:-

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ النَّوْمَ وَالْیَقْظَةَ، اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ بَعَثَنِیْ سَالِمًا سَوِیًّا، اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ابن سنی)

تعریف اس اللہ تعالیٰ کی جس نے نیند اور بیداری کو پیدا کیا تعریف اس کی جس نے صحیح سالم اٹھایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہی مردوں کو زندہ کرے گا وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بندے نے سچ کہا۔

۵............ حضرت جابرؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے یہ دعا پڑھی:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ اِلَیَّ نَفْسِیْ وَلَمْ یُمِتْهَا فِیْ مَنَامِهَا اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَکَهُمَا

تعریف اس خدا کی جس نے میری جان واپس کی اور نیند میں موت نہ دی۔ تعریف اس خدا کی جس نے آسمان وزمین کو گرنے سے روک رکھا ہے۔ گر جائے تو اسے روکنے

Marfat.com

مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا. اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُ وْفٌ رَّحِیْمٌ (حاکم، حصن ،ابن حبان)

والا نہیں۔ یقیناً وہ بردباد اور معاف کرنے والا ہے۔تعریف اس خدا کی جس نے آسمان کو روک رکھا ہے کہ زمین پر گرے (ہاں) مگر اس کی اجازت سے۔ یقیناً اللہ تمام لوگوں پر رحم کرنے والا مہربان ہے۔

٦............ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نماز کے بعد سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے :-

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ. (بخاری ،ابو داؤد)

کوئی معبود نہیں سوائے یکتا خد کے۔اس کا کوئی شریک نہیں۔اسی کے لئے حکومت اسی کے لئے تعریف وہ ہر شے پر قادر ہے۔اے اللہ! جسے آپ دیں کوئی روکنے والا نہیں اور جسے نہ دینا چاہیں کوئی دے نہیں سکتا۔تیری گرفت اور پکڑ سے کسی مالدار کو مال نہیں فائدہ دے سکتا۔

٧............ حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یہ پڑھتے :-

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ . وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ (ابو داؤد ،مسلم)

نہیں کوئی معبود سوائے یکتا خدا کے۔اس کا کوئی شریک نہیں وہی حکومت اور تعریف کے لائق اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔کوئی طاقت وقوت نہیں سوائے اللہ کے۔کوئی قابل عبادت نہیں سوائے اللہ کے، اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرتے، اسی کا انعام،اسی کا فضل،اسی کے لئے اچھی تعریف،کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے،اسی کے دین کو خالص اختیار کرتے ہیں۔اگرچہ کافر اسے پسند نہ کریں۔

Marfat.com

۸.......... حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ صبح وشام یہ دعا پڑھتے تھے:-

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُکِرَ وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَاَنْصَرُ مَنِ ابْتُغِیَ وَاَرْءَفُ مَنْ مَّلَکَ وَاَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰی اَنْتَ الْمَلِکُ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَالْفَرْدُ لَا نِدَّلَکَ وَلَا تَھْلِکُ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَکَ لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاذْنِکَ وَلَنْ تُعْصٰی اِلَّا بِعِلْمِکَ تُطَاعُ فَتَشْکُرَ وَتُعْصٰی فَتَغْفِرَ اَقْرَبُ شَھِیْدٍ وَّاَدْنٰی حَفِیْظٍ حُلْتَ دُوْنَ الثُّغُوْرِ وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِیْ وَتَبْتَ الْاٰثَارَ وَنَسَخْتَ الْاٰجَالَ. اَلْقُلُوْبُ لَکَ مُفْضِیَۃٌ وَّالسِّرُّ عِنْدَکَ عَلَانِیَۃٌ اَلْحَلَالُ مَآ اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَاحَرَّمْتَ وَالدِّیْنُ مَاشَرَعْتَ وَالْاَمْرُ مَا قَضَیْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُکَ وَالْعَبْدُ عَبْدُکَ وَاَنْتَ اللّٰہُ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ

اے اللہ جن کی یاد کی جاتی ہے تو ان میں سب سے زیادہ مستحق ہے۔ جن کی عبادت کی جاتی ہے تو ان میں سب سے زیادہ عبادت کے حق دار ہے، جس سے مدد مانگی جاتی ہے تو ان میں سب سے بڑھ کر نرمی مدد کرنے والا ہے۔ جو مالک کہلاتے ہیں تو ان سب سے بڑھ کر نرمیکرنے والا ہے۔ اور جن سے مانگا جاتا ہے تو ان میں سب سے زیادہ سخی ہے۔ اے اللہ تو ہی بادشاہ ہے تیرا کوئی نہیں تو یکتا ہے، تیرا کوئی نہیں۔ تیری ذات کے سوا جو چیز بھی ہے ختم ہونے والی ہے۔ تیرے حکم کے بغیر تیری فرماں برداری نہیں کی جاسکتی اور تیرے علم کے بغیر نافرمانی نہیں ہوسکتی۔ تیری اطاعت کی جائے تو تو خوش ہوتا ہے۔ نافرمانی کی جائے تو بخش دیتا ہے۔ ہر حاضر سے نزدیک تر ہے۔ ہر شے سے زیادہ قریب ہے تو حائل ہوا جانوں اور برائی کی خواہشات کے درمیان۔ پکڑ رکھے ہیں تو نے پیشانیوں کے بال لکھ دیا ہے تو نے لوگوں کے علموں کو۔ لکھ دیا ہے تو نے لوگوں کی عمریں، مخلوق کے دل تیرے لئے کشادہ ہیں۔ راز تیرے نزدیک ظاہر ہیں۔

Marfat.com

اَسْئَلُکَ بِنُوْرِ وَجْهِکَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَبِکُلِّ حَقٍّ هُوَ لَکَ وَبِحَقِّ السَّآئِلِیْنَ عَلَیْکَ اَنْ تَقْبَلَنِیْ فِیْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ اَوْ فِیْ هٰذِهِ الْعَشِیَّةِ وَاَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِکَ (الدعاء بسند ضعیف)

حلال وہ ہے جو تو نے حلال کیا ہے۔ حرام وہ ہے جو تو نے حرام کیا ہے۔ مذہب وہ ہے جو آپ نے شروع کیا ہے۔ حکم وہی ہے جو آپ نے فیصلہ کیا ہے۔ مخلوق ساری تیری مخلوق ہے۔ بندے سارے تیرے بندے ہیں تو اللہ ہے شفیق مہربان ہے آپ کی ذات کے نور کے وسیلہ حق آپ سے ہے۔ سائلین کے وسیلہ سے جو آپ نے رکھا ہے قبول فرمائیے۔ ہمیں اس صبح میں یا اس شام میں اور یہ کہ جہنم سے بچا دیجئے اپنی قدرت سے۔

9............ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ شام کو یہ دعا پڑھتے تھے:-

اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَخَیْرِ مَاقَبْلَهَا وَخَیْرِ مَابَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَعَذَابٍ فِی الدُّنْیَا وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ (مسلم، الدعاء)

میں نے پوری دنیا کے اللہ کے واسطے شام کی، تمام تعریف اللہ ہی کے لئے کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لئے بادشاہت، اسی کے لئے تعریف، وہ ہر شے پر قادر، اے اللہ میں سوال کرتا ہوں اس رات کی بھلائی کا اور اس سے پہلے کی بھلائی کا اور اس کے بعد کی بھلائی کا۔ اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں سستی سے، سخت بڑھاپے سے، بزدلی سے بخل سے اور دنیا کی تکلیفوں سے اور قبر کے عذاب سے۔

Marfat.com

۱۰............ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی صبح یا شام کو یہ دعا پڑھے پھر وہ مرجائے تو جنت میں داخل ہوجائے گا۔

رَبِّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ مَاشَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا۔ (لقط ابن سنی ۴۳)

میرا رب وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بلند عظمت والا ہے۔ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا وہ عرش عظیم کا رب ہے جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے، جونہیں چاہتا نہیں ہوتا۔ میں جانتا ہوں اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ اور یہ کہ اس نے ہر شے کا علماً احاطہ کیا ہے۔

۱۱............

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ مَاشَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

اے اللہ! آپ میرے رب ہیں کوئی معبود نہیں سوائے آپ کے آپ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں آپ بزرگ عرش کے رب ہیں، جو چاہتے ہیں ہوتا ہے جونہیں چاہتے نہیں ہوتا کوئی طاقت وقوت نہیں سوائے اللہ کے میں جانتا ہوں یقیناً اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ نے علم کے اعتبار سے ہر شے کا احاطہ کیا ہے اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور ہر زمین پر چلنے والے کی برائی سے جس کی پیشانی آپ کے قبضہ میں ہے۔ بے شک میرا رب سیدھی راہ پر ہے۔

Marfat.com

۱۲.......... حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے مجھے یہ دعا بتائی اور حکم دیا کہ ہر گھر کے افراد صبح کو یہ پڑھا کریں۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ وَمِنْکَ وَبِکَ وَاِلَیْکَ اَللّٰھُمَّ مَاقُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْنَذَرْتُ مِنْ نَّذْرٍ اَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ فَمَشِیَّتُکَ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمَا شِئْتَ کَانَ وَمَالَمْ تَشَأْ لَمْ یَکُنْ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. اَللّٰھُمَّ مَا صَلَّیْتُ مِنْ صَلٰوةٍ فَعَلٰی مَنْ صَلَّیْتَ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَّعْنَةٍ فَعَلٰی مَنْ لَّعَنْتَ اَنْتَ وَلِیِّ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الرِّضَا بِالْقَدَرِ وَبَرْدَا الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظْرِ اِلٰی وَجْھِکَ وَشَوْقًا اِلٰی لِقَآئِکَ مِنْ غَیْرِ ضَرَّآءِ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْاَعْتَدِیَ اَوْ یُعْتَدٰی عَلَیَّ اَوْاَکْتَسِبَ خَطِیْئَةً مُحِیْطَةً اَوْاَذْنَبَ ذَنْبًا لَّا تَغْفِرُہٗ اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ	اے اللہ میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں اور میں مستعد ہوں تیری فرمانبرداری کے لئے بھلائی تیرے قبضہ میں ہے۔ اور وہ سب تیرے ہی لئے ہے۔ اے اللہ جو کچھ بات میں نے منہ سے نکالی یا کوئی قسم کھائی یا کوئی منت مانی تو ان سب پر تیرا ارادہ مقدم ہے۔ جو تو نے چاہا ہو گیا جو نہ چاہا نہ ہوا۔ نہ کسی کو کوئی قوت نہ طاقت سوائے تیرے تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جو دعا میں نے کی ہو تو یہ دعا اس کو لگے جس کو تو نے دعا کا مستحق سمجھا ہو اور جس پر میں نے لعنت کی ہو تو یہ لعنت اس کو لگے جس کو آپ مستحق سمجھیں۔ آپ ہی دنیا اور آخرت کے کارساز ہیں۔ اسلام کی حالت میں وفات دیجئے اور صالحین کے ساتھ شامل فرمایئے۔ اے اللہ میں آپ سے تقدیر پر راضی رہنے کا موت کے بعد خوشگوار زندگی کا اور اپنے رخ کی طرف نظر کی لذت کا، اور اپنی ملاقات کا شوق عطاء فرما کہ کسی ضرر پہنچانے والے کے ضرر اور گمراہ کرنے والے کے فتنہ سے محفوظ ہو۔ اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں کہ

Marfat.com

اَلسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اِنِّیْ اَعْهَدُ اِلَیْكَ فِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَاُشْهِدُكَ وَكَفٰی بِكَ شَهِیْدًا اَنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَّلِقَآئَكَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّارَیْبَ فِیْهَا وَاَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ اِنْ تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تَكِلْنِیْ اِلٰی ضَیْعَةٍ وَّعَوْرَةٍ وَّذَنْبٍ وَّخَطِیْئَةٍ فَاِنِّیْ لَآ اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ. (الدعاء ،طبرانی ،حاکم بسند حسن)

ظالم بنو یا مظلوم ہوں۔ میں زیادتی کروں یا مجھ پر زیادتی کی جائے یا اکارت کرنے والے گناہ کو کماؤں یا ایسا گناہ کروں جسے آپ معاف نہ فرمائیں۔اے زمین وآسمان کے پیدا کرنے والے غیب وحاضر کے جاننے والے جلال واکرام کے مالک،اس دنیا کی زندگی میں تجھ سے عہدو پیمان کرتا ہوں اور تجھ کو گواہ بناتا ہوں اور تیری گواہی کافی ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا شریک نہیں تیرے لئے بادشاہت ہے تیرے لئے ہی تعریف ہے اور تو ہر شے پر قادر ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ حق ہے تیری ملاقات حق ہے اور قیامت آکر رہے گی اس میں کوئی شک نہیں اور قبروں میں مدفون لوگوں کو اٹھائے گا میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اگر تو نے مجھے اپنے نفس کے حوالہ کیا تو مجھے اعتماد نہیں کہ (بچ جاؤں) مگر تیری رحمت سے، پس میرے گناہوں کو معاف فرما۔سوائے تیرے گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا۔میری توبہ قبول فرما کہ آپ ہی تو توبہ قبول کرنے والے ہیں۔

معجم طبرانی کے نسخہ میں ضیعۃ کے بجائے ضعف ہے۔جس کا ترجمہ کمزوری اور ضعف ہے۔

Marfat.com

۱۳.......... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا:-

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا مَعَ خُلُوْدِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا اَلَّا مُنْتَھٰی لَهٗ دُوْنَ عِلْمِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا اَلَّا مُنْتَھٰی لَهٗ دُوْنَ مَشِیْئَتِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَآ اَجْرَ لِقَآئِلِهٖ اِلَّا رِضَاکَ

(کنز العمال، بھیقی)

اے اللہ تیری خوب تعریف ہے تیرے دوام کے ساتھ تیری خوب تعریف ہے، جس کی کوئی انتہا نہیں سوا تیرے علم کے تیری خوب تعریف ہے جس کی تیری مشیت کے علاوہ انتہا نہیں تیری خوب تعریف ہے کہ اس کے کہنے والے کے لئے سوائے تیری خوشنودی کے کوئی اجر نہیں۔

۱۴.......... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے دعا سکھلائی اور فرمایا: جب سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو پڑھو:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْکَافِیْ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْاَعْلٰی حَسْبِیَ اللّٰهُ وَکَفٰی مَاشَآءَ اللّٰهُ قَضٰی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَیْسَ مِنَ اللّٰهِ مَلْجَاٌ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّکُمْ مَّامِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا

(درمنثور ص ۲۰۸ جلد ۴ ابن سنی)

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جو کافی ہے پاکی خدا کی جو بلند و بالا ہے کافی ہے مجھے اللہ جو چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے، سنتا ہے اس کی جو اس سے دعا کرے، نہ اللہ کے علاوہ کوئی جائے پناہ ہے نہ اس کے علاوہ کوئی حفاظت کی جگہ بھروسہ کیا اللہ پر جو میرا اور تمہارا رب ہے کوئی مخلوق نہیں مگر اس کی پیشانی اس کے قبضہ میں ہے۔ میرے رب کا راستہ سیدھا ہے تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے کوئی لڑکا اختیار نہ کیا اور اس کی سلطنت میں کوئی شریک نہیں اور نہ ذلت کے وقت کوئی مددگار، اس کی خوب بڑائی بیان کرو۔

Marfat.com

پھر آپ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان بھی اسے سوتے وقت پڑھے پھر شیطانوں اور ضرررساں سانپ بچھو کیڑوں کے درمیان سو جائے تو اسے نقصان نہ ہوگا۔

۱۵............ حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص رات کو بیدار ہوا اور یہ دعا پڑھے پھر مغفرت کی دعا مانگے یا اور دعا کرے تو قبول ہوتی ہے اور وضو کر کے نماز پڑھے تو قبول کی جاتی ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (الدعاء ، بخاری ، ابوداؤد)

نہیں کوئی معبو سوائے خدائے واحد کے جس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت اور تعریف ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ پاک ہے اللہ اور تمام تعریف اللہ کے لئے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بڑا ہے اور نہ کسی کو قوت اور طاقت سوائے اللہ کے۔

۱۶............ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب تم کسی جابر وقاہر ظالم (بادشاہ یا کسی آدمی) سے خوف محسوس کرو تو یہ دعا کرو:۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا، اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّآ اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْمُمْسِكِ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ اَنْ يَّقَعْنَ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِلٰهِيْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَآءُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ (مجمع ۱۰/۱۳۷)

اللہ بڑا ہے، اللہ بڑا ہے تمام مخلوق سے۔ اللہ اس پر غالب ہے جس سے میں خوف اور ڈر محسوس کر رہا ہوں۔ اس خدا کی پناہ جو ساتوں آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روکے ہے۔ ہاں! مگر یہ اس کی اجازت سے۔ تیرے فلاں بندے کے شر سے اور اس کی فوج اور اس کے ہم نواؤں سے اور اس کی جماعت سے خواہ انسانوں میں سے ہو یا جنات میں سے، اس کے شر سے اے خدا مجھے بچالے۔ بلند ہے تیری تعریف، غالب ہے تجھ سے پناہ ڈھونڈنے والا ، بابرکت ہے تیرا نام، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

Marfat.com

۱۷..........حضرت علیؓ نے فرمایا کہ بخت نصر نے حضرت دانیال نبی کو جب قید خانہ میں ڈال کر بھوکا شیر ان پر چھوڑ دیا تو شیر نے ان کو کچھ نقصان نہیں پہنچایا اور وہ ان دعاؤں کی وجہ سے شیر سے محفوظ رہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَایَنْسٰی مَنْ ذَکَرَهٗ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ ثِقَتُنَا حِیْنَ تَنْقَطِعُ عَنَّا الْحِیَلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ رَجَآئُنَا حِیْنَ تَسُوْءُ ظُنُوْنُنَا بِاَعْمَالِنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یَکْشِفُ ضُرَّنَا عِنْدَ کَرْبِنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یَجْزِیْ بِالْاِحْسَانِ اِحْسَانًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یَجْزِیْ بِالصَّبْرِ نَجَاةً

(کنز ۱۷ ۴/۲ بسند حسن، ابن ابی الدنیا)

تعریف اس اللہ کی جو بھولتا نہیں اپنے یاد کرنے والے کو، تعریف اس اللہ کی جو دعا کرنے والوں کو نامراد نہیں کرتا۔ تعریف اس اللہ کی کہ جو اس پر بھروسہ کرتا ہے اسے غیر کے حوالے نہیں کرتا۔ تعریف اس اللہ کی جس پر ہمارا اعتماد ہے جبکہ سارے حیلہ ختم ہو جائیں گے۔ تعریف اس اللہ کی جو ہماری امید ہے۔ جب کہ ہمارے گمان ہمارے اعمال کی وجہ سے بدتر ہو جاتے ہیں۔ تعریف اس اللہ کی جو غم کے وقت پریشانیوں کو دور کر دیتا ہے۔ تعریف اس اللہ کی جو احسان کا بدلہ احسان سے دیتا ہے۔ تعریف اس اللہ کی جو صبر کا بدلہ نجات سے دیتا ہے۔

۱۸..........حضرت ابن مسعودؓ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بادشاہ سے خوف محسوس کرے تو یہ دعا پڑھے اور فلاں کے مقام پر جس سے خوف محسوس کرے نام لے:۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ کُنْ لِّیْ جَارًا مِنْ شَرِّ فُلَانِ ابْنِ، فُلَانٍ وَّشَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَاَتْبَاعِهِمْ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَآءُکَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ

اے اللہ جو ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا رب ہے، فلاں بن فلاں کے شر سے میرے لئے باعث پناہ ہو جایئے۔ انسانوں جنوں اور ہمنواؤں کے شر سے کہ ان میں سے کوئی مجھ پر حملہ کرے۔ تیری پناہ دیا ہوا شخص غالب ہے، تیری تعریف بڑی ہے۔

Marfat.com

(الدعاء ۱۲۹۲، مجمع الزوائد ۱۰/۱۳۷) تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

۱۹............ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی سے خوف محسوس کرو تو یہ پڑھو:۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ، السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَرَبَّ الْعَرْشِ، الْعَظِيْمِ وَرَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ كُنْلِيْ جَارًا مِنْ فُلَانٍ وَّاَشْيَاعِهٖ اَنْ يَّفْرُطُوْ عَلَيَّ وَاَنْ يَّطْغُوْا عَلَيَّ اَبَدًا عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآءُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ(كنز العمال)

اے ساتوں آسمان اور جو ان میں ہے اس کے رب! اور اس بزرگ عرش کے رب! جبرئیل اور میکائی، اسرافیل کے رب! مجھے پناہ دے، فلاں سے اور اس کی جماعت سے کہ وہ مجھ پر ظلم وزیادتی کبھی کریں۔ تجھ سے پناہ لینے والا غالب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں نہ کسی کو کوئی قوت ہے نہ کوئی طاقت ہے سوائے تیرے۔

۲۰............

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَآ اَوْلَانَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ

اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اسی کے لئے تعریف ہے۔ اللہ بڑا ہے جیسا کہ ہمیں بتایا تعریف اللہ کی اس پر جو اس نے ہمیں بخشا۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت ہے اسی کے کے لئے تعریف زندہ کرتا ہے مارتا ہے اسی کے قبضہ میں بھلائی ہے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اس کا وعدہ پورا ہوا بندہ کی مدد کی۔ کافروں کی جماعت نامراد ہوئی۔ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کے سوا کسی کی

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّاتَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ (اذکار)

عبادت نہیں کرتے اس کے دین میں خلوص کے ساتھ خواہ کافروں کو پسند نہ ہو۔ اے اللہ آپ نے فرمایا ہے دعا کرو میں قبول کروں گا اور آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ جس طرح آپ نے سلام کی ہدایت دی ہے میں سوال کرتا ہوں کہ مجھے محروم نہ کرنا یہاں تک کہ میں اسلام پر وفات پا جاؤں۔

۲۱......... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ طواف کعبہ کے دوران یہ پڑھتے تھے:-

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(ابن عبد الرزاق، ھدایۃ السالک)

نہیں کوئی معبود سوائے خدا کے جو یکتا ہے اور اس کا شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے اسی کی تعریف ہے اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا کی اچھائی اور آخرت کی اچھائی عطا فرما اور عذاب دوزخ سے بچا۔

۲ .... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کی دعاؤں میں سے آپ ﷺ کی یہ دعا ہے:-

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَسْمَعُ کَلَامِیْ وَتَرٰی مَکَنِیْ وَتَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ لَایَخْفٰی عَلَیْکَ شَیْءٌ مِّنْ اَمْرِیَ اَنَا الْبَآئِسُ الْفَقِیْرُ الْمُسْتَغِیْثُ. اَلْمُسْتَجِیْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِہٖ. اَسْئَلُکَ مَسْئَلَۃَ الْمِسْکِیْنِ وَاَبْتَھِلُ اِلَیْکَ اِبْتِھَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِیْلِ

اے اللہ! تو میری بات سن رہا ہے اور میری جگہ دیکھ رہا ہے۔ میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے، میری کوئی بات تجھ سے چھپی نہیں اور میں سختی میں مبتلا ہوں۔ فریاد کنندہ پناہ کا طالب ہوں۔ خوف زدہ ہوں لرز رہا ہوں اپنے گناہوں کا پورا پورا اقرار کرتا ہوں۔ تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ جس طرح مسکین سوال کرتا ہے۔ میں گڑگڑاتا ہوں تیرے سامنے ذلیل مجرم

Marfat.com

وَادْعُوکَ دُعَآءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ مَنْ خَشَعَتْ لَکَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَکَ عَيْنَاهُ وَذَلَّ لَکَ جَدُّهٗ وَرَغِمَ اَنْفُهٗ لَکَ. اَللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْنِيْ بِدُعَآئِکَ شَقِيًّا وَّکُنْ بِيْ رَءُ وْفًا رَّحِيْمًا يَاخَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَيَاخَيْرَ الْمُعْطِيْنَ (سبل الهدیٰ ،الدعاء)

کی طرح اور تجھ کر پکارتا ہوں۔ جیسا کہ ایک مصیبت زدہ ڈرنے والا پکارتا ہےاوراس کی طرح پکارتا ہوں جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہوئی ہواور جس کے آنسو جاری ہوں اور جس کا سارا جسم تیرے سامنے ذلیل پڑا ہواوراس کی ناک خاک آلود ہو۔اے اللہ! آپ مجھے مانگنے میں محروم نہ فرمااورمیرے لئے بڑامہربان اوررحیم ہوجا۔اے ان سب سے بہتر جن سے سوال کیا جاتا ہےاور ان سب سے بڑھ کر دینے والے ہیں۔

۲۳............ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو شخص عرفہ کے دن زوال کے بعدان دس کلموں کو ہزار بار پڑھ لےتو ضرور خداوندقدوس اس کی دعا کوقبول فرماتے ہیں مگروہ قطعی رحمی اور گناہ کی دعا نہ مانگے:۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُهٗ	پاک ہے وہ ذات جس کا عرش آسمان پر ہے۔
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُهٗ	پاک ہے وہ ذات جس کا تخت زمین پر ہے۔
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِيْلُهٗ	پاک ہےوہ جس کا سمندر میں راستہ ہے۔
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُهٗ	پاک ہےوہ جس کی آگ میں حکومت ہے۔
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ	پاک ہےوہ جس کی رحمت جنت میں ہے۔
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقُبُوْرِ قَضَآئُهٗ	پاک ہےوہ کہ برزخ میں جس کا فیصلہ نافذ ہے
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْهَوَآءِ رُوْحُهٗ	پاک ہےوہ ہواپر جس کا حکم ہے۔
سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ	پاک ہےوہ جس نے آسمان کو بلند کیا۔
سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ	پاک ہےوہ جس نے زمین کورکھا، پاک ہےوہ
سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا مَنْجَاَ مِنْهُ اِلَّا اِلَيْهِ	جس کےعلاوہ کوئی جائے پناہ نہیں۔

(الدعاء ۱۲۰)

Marfat.com

۲۴............ حضرت علی ﷺ سے مروی ہے کہ عرفات کے میدان میں اکثر آپ ﷺ کی یہ دعا ہوتی تھی:-

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِيْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَاتَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ (ھدایة السالک، اذکار)

اے اللہ! تیری ہی تعریف ہے اس کے مانند جو آپ کہہ رہے ہیں اور بہتر اس سے جو ہم کہہ رہے ہیں۔ اے اللہ تیرے ہی لئے میری نماز ہے اور میری قربانی ہے اور میرا جینا ہے اور میرا مرنا ہے اور تیری طرف میرا انجام اور تیری ہی طرف میری وراثت ہے۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور سینہ کے وسوسے سے اور کام کی پراگندگی سے اور اے اللہ تیری پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی سے جسے ہوا لے کر آتی ہے۔

۲۵............ حضرت عمرو بن شعیب کی روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمان سے اس دعا کو لے کر مسکراتے ہوئے نہایت ہی حسین شکل میں تشریف لائے کہ اس جیسی شکل میں اس سے قبل نہیں دیکھے گئے۔

آئے تو کہا : السلام علیک یا محمد (ﷺ)

آپ نے فرمایا : وعلیک السلام یا جبریل (علیہ السلام)

جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ایک ہدیہ دے کر بھیجا ہے۔

آپ ﷺ نے پوچھا : کیا ہدیہ ہے؟

جبرائیل نے کہا : عرش کے خزانوں کا ایک (دعائیہ) کلمہ ہے، جس سے اللہ نے آپ کا اکرام کیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا : وہ کون سے کلمات ہیں؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا:-

Marfat.com

يَامَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ يَامَنْ لَّا يُؤَاخِذُ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَا يَهْتِكُ السِّتْرَ يَاعَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا حُسْنَ التَّجَاوُزِ وَيَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَابَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَاصَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰى يَا مُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى يَاكَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَارَبَّنَا وَيَا سَيِّدَنَا وَيَامَوْلَانَا وَيَاغَايَةَ رَغْبَتِنَآ اَسْئَلُكَ يَآ اَللّٰهُ اَنْ لَّا تَشْوِىَ خَلْقِىْ بِالنَّارِ

(حاکم)

اے وہ ذات جس نے اچھائی کو ظاہر کیا اور برائی کو چھپایا، اے وہ جو جرموں پر (فوراً) مواخذہ نہیں کرتا اور عیوب کی پردہ دری نہیں کرتا اے بہتر درگزر کرنے والے اے وسیع مغفرت والے اے رحمت کے دونوں ہاتھ کشادہ کرنے والے اے ہر شکایتوں کے منتہی اے بڑے درگزر کرنے والے، اے بڑے احسان کرنے والے، اے استحقاق سے قبل انعام کرنے والے، اے میرے پالنے والے اے میرے آقا اے میرے مولیٰ اے ہماری رغبت کے انتہا تجھ ہی سے میں اس بات کی بھیک مانگتا ہوں کہ میرے بدن کو جہنم کی آگ سے نہ جلا۔

Marfat.com

باب نمبر۶

توحید کیا ہے؟

الحمد للّٰہ رب العٰلمین و العاقبة للمتقین ولا عدوان الا علی الظّٰلمین و الصلوٰۃ و السلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ اٰلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد

توحید باری تعالیٰ ہی ایسا مسئلہ ہے، جسے سمجھانے کے لئے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت ہوئی جیسا کہ فرمایا:-

ھٰذا بلٰغ للناس ولینذروا بہ ولیعلموا انما ھو الٰہ واحد ولیذکر اولوا الالباب (ابراھیم ۱۴/۵۲)

یہ پیغام ہے سب انسانوں کے لئے اور یہ بھیجا گیا ہے اس لئے کہ ان کو اس کے ذریعہ سے خبردار کردیا جائے اور وہ جان لیں کہ حقیقت میں خدا بس ایک ہی ہے اور جو عقل رکھتے ہیں وہ ہوش میں آجائیں۔

بلکہ قرآن کریم کی ہر آیت سے صراحۃً یا کنایۃً توحید ہی کا اثبات ہوتا ہے۔ یہی بات ہم سے قبل شیخ الاسلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ کلمہ طیبہ میں کہی ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:-

کتٰب احکمت اٰیٰتہ ثم فصلت من لدن حکیم خبیر الا تعبدوا الا اللّٰہ انی لکم منہ نذیر وبشیر (ھود ۱۱/۱)

یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں پختہ اور مفصل ارشاد ہوئی ہیں۔ ایک دانا اور باخبر ہستی کی طرف سے کہ تم نہ بندگی کرو مگر صرف اللہ کی میں اس کی طرف سے خبردار کرنے والا بھی ہوں اور بشارت دینے والا بھی۔

انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی جو بڑی بڑی تکلیفوں اور مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑا اس کا سبب

Marfat.com

بھی دعوتِ توحید تھی۔

انا کفینک المستھزء ین الذین یجعلون مع اللہ الٰھا اخر فسوف یعلمون (الحجر ۱۵/۹۵)

تمہاری طرف سے ہم ان مذاق اڑانے والوں کی خبر لینے کے لئے کافی ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو بھی خدا قرار دیتے ہیں۔ عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا۔

فرعون کے درباری اور دعوت توحید

وقال رجل مؤمنٌ من ال فرعون یکتم ایمٰنہ أتقتلون رجلا أن یقول ربی اللہ وقد جآء کم بالبینٰت من ربکم (المومن ۴۸/۲۸)

اس موقع پر آل فرعون میں سے ایک مومن شخص جو اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا بول اٹھا کیا تم ایک شخص کو صرف اس بنا پر قتل کرو گے کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے؟ حالانکہ وہ تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف بینات لے آیا۔

جادوگروں کو دعوت توحید

ارشاد خداوندی ہے:-

وقال الکٰفرون ھٰذا سٰحر کذاب اجعل الالھۃ اِلٰھۃ اِلٰھا وّاحدا ان ھٰذا لشئیٌ عجاب وانطلق الملا منھم ان امشوا واصبروا علیٰٓ ء الھتکم ان ھٰذا لشئیٌ یراد ماسمعنا بِھٰذا فی الملّۃ الاخرۃ ان ھٰذآ الا اختلق (ص ۳۸/۴،۳)

منکرین کہنے لگے کہ یہ ساحر ہے، سخت جھوٹا ہے۔ کیا اس نے سارے خداؤں کی جگہ بس ایک ہی خدا بنا ڈالا؟ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ سرداران قوم یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ چلو اور ڈٹے رہو اپنے معبودوں کی عبادت پر۔ یہ بات تو کسی اور غرض سے کہی جارہی ہے۔ یہ بات ہم نے زمانہ قریب کی ملت میں کسی سے نہیں سنی۔ یہ کچھ نہیں ہے مگر ایک من گھڑت بات۔

Marfat.com

مشرکین کو دعوت توحید

مکی دور میں مشرکین کی طرف سے آنحضرت ﷺ کو کئی قسم کی اذیتیں برداشت کرنا پڑیں۔ مثلاً بدزبانی، استہزاء، مار پیٹ اور ترک موالات، پھر شعب ابی طالب میں قید کے دن گزارنا، آخر مجبور ہو کر ہجرت کرنا پڑی اور مکہ معظّمہ کو خطاب کر کے فرمایا:۔

واللّٰہ انک لخیر ارض اللّٰہ واحب ارض اللّٰہ الیٰ اللّٰہ ولو لا انی اخرجت منک ماخرجت (ترمذی کتاب المناقب، باب فی فضل مکہ ،ابن ماجہ کتاب المناسک باب فی فضل مکہ)	بخدا تو اللہ کی بہترین سرزمین ہے اور اللہ کی ہر سو پھیلی ہوئی تمام زمین میں سے اس کی محبوب ترین زمین ہے اگر مجھے تجھ سے نکال نہ دیا جاتا تو میں بالکل نہ نکلتا۔

ان سب تکلیفوں کی محرک اول دعوتِ توحید تھی۔ اور جب کہیں آپ ﷺ نے کوئی مبلغ بھیجا تو اس کو بھی اسی مسئلہ کی طرف دعوت دینے کے لئے حکم فرمایا۔ چنانچہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجتے وقت ارشاد فرماتے ہیں:۔

اول ما تدعوھم الیٰ ان یوجدو اللّٰہ تعالیٰ (بخاری، کتاب التوحید	تم ان کو سب سے پہلی دعوت یہ دو کہ وہ اللہ کی توحید کا اقرار کریں۔ کیونکہ تمام اعمال کے قبول ہونے یا نہ ہونے کی بنیاد یہی ہے۔

شرک تمام اعمال کو ضائع کر دیتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک لئن اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخٰسرین (الزمر ۳۹/۶۵)	تمہاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاء کی طرف یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم خسارے میں رہو گے۔

Marfat.com

بلکہ توحید ہی سے عمل صالح کی طرف رغبت ہوتی ہے۔ کیونکہ ایک اللہ پر ایمان رکھنے سے دوسروں کا خوف دل سے نکل جاتا ہے، اور جن سے امیدیں وابستہ تھیں، وہ ختم ہو جاتی ہیں۔ پھر یہ دو وجہیں، رجاء، خوف، عمل صالح کے لئے دل میں رغبت اور میلان پیدا کرتی ہیں۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کو صحیح طور پر نہیں جانتے، جس طرح کہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے رسول مقبول ﷺ کی زبانی اپنی شان بیان فرمائی ہے، وہ دراصل اللہ تعالیٰ اور اس کے غیر میں کوئی فرق اور امتیاز نہیں کر سکتے ہیں۔

تکلیف کے وقت اللہ کے غیر سے مدد مت مانگو

اسی طرح غیر اللہ کو مددگار یا مشکل کشا جاننے والے، یا ان کے توسل سے نجات یا حاجت روائی یا امراض سے شفا حاصل کرنے کا عقیدہ رکھنے والے اللہ تعالیٰ سے بالکل بے خوف ہوتے ہیں۔ ان کو اپنے بناوٹی معبودوں یا وسیلوں کا خیال رہتا ہے، وہ ان ہی کی بد دعا سے ڈرتے، اور ان کی سفارش کے امیدوار رہتے ہیں۔ اسی طرح ان کے لئے گناہوں اور برائیوں کا دروازہ کھلا رہتا ہے، اور ان کے پاؤں راہِ حق سے پھسلتے رہتے ہیں۔ توحید ہی ایک ایسی چیز ہے، جس کی بدولت ایک مومن نیکی، عمل صالح، اخلاق حسنہ، ایمان داری اور راست بازی پر قائم رہ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ام الا تعبدوآ الآ اياه ذالک الدين القيم ولکن اکثر الناس لايعلمون (يوسف ۱۲/۴۰)

اس کا حکم ہے کہ خود اس کے سوا تم کسی کی بندگی نہ کرو، یہی ٹھیٹھ سیدھا طریق زندگی ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

ابراہیم علیہ السلام کا قوم کو توحید کی دعوت

اور اسی سے امت کے درمیان اتحاد و اتفاق قائم رہتا ہے۔ توحید ہی کی بدولت آپس میں بگڑے ہوئے دل ملیں گے، بغض، حسد اور کینہ سے صاف ہوں گے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

قد کانت لکم اسوة حسنة فی

تم لوگوں کے لئے ابراہیم اور اس کے ساتھیوں

Marfat.com

ابرٰھیم والذین معه اذ قالوا لقومهم انا برءٰوا منکم ومما تعبدون من دون اللّٰه کفرنا بکم وبدا ......وبینکم العداۃ والبغضآء ابدا حتیٰ تومنوا باللّٰه وحده (الممتحنه)

میں ایک اچھا نمونہ ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے صاف کہہ دیا ہم تم سے اور تمہارے ان معبودوں سے، جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پوجتے ہو قطعی بیزار ہیں۔ ہم نے تم سے کفر کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے عداوت ہوگئی اور بیر پڑ گیا جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ۔

شرک کرنے والے کا آپ ﷺ سے کوئی تعلق نہیں

توحید کی طرف دعوت دینا رسول اللہ ﷺ کے متبعین کا شیوہ ہے جو کہ دعوت و تبلیغ میں ان کے سچے جانشین ہیں۔ جیسا کہ ارشاد ہے:-

قل هٰذه سبیلیٓ ادعوٓا الی اللّٰه علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی وسبحٰن اللّٰه ومآ انا من المشرکین (یوسف ۱۲/۱۰۸)

آپ ان سے صاف کہہ دیجئے کہ میرا راستہ تو یہ ہے کہ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں خود بھی پوری روشنی میں اپنا راستہ دیکھ رہا ہوں۔ اور میرے ساتھی بھی اور اللہ پاک ہے اور شرک کرنے والوں سے میرا کوئی واسطہ نہیں۔

توحید کی حقانیت جب لوگوں کے دلوں میں بیٹھنے لگی، تو ہر آنے والی مصیبت ان کے لئے سہل ہونے لگی۔ بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا گرم پتھروں اور کوئلوں پر احد احد پکارنا، خبیب جہنی رضی اللہ عنہ کا شہادت سے قبل دو رکعت پڑھنے کی اجازت طلب کرنا، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا بوقت وفات شہادت کی حسرت میں رونا، حالانکہ ان کے جسم کا ہر حصہ اللہ کی راہ میں دشمن کے وار کا نشانہ بن چکا تھا۔ اسی طرح غزوہ تبوک میں مالی و معاشی مشکلات پر صبر و استقامت سے رہنا، نیز صحابیات کا اپنے بیٹوں کی شہادت پر صبر کرنا بلکہ خوش ہونا اور اس قسم کے بے شمار واقعات جو تاریخ اسلام کے شاہ کار ہیں۔

Marfat.com

وہی شخص ایمان کی نعمت پاسکتا ہے جو تین صفات کا حامل ہو۔ان میں سے ایک صفت یہ ہے:-

وان یکرہ ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منه کما یکرہ ان یقذف فی النار (مسلم، کتاب الایمان باب بیان خصال الخ)	جب اللہ نے اس کو کفر کی حالت سے نکال دیا تو وہ اس میں دوبارہ جانے کو اسی طرح برا سمجھے جس طرح کہ آگ میں ڈالے جانے کو برا سمجھتا ہے۔

عیسائی تو کھلم کھلا تین خداؤں، یعنی تثلیث کے قائل ہیں۔یہودی اگر عموماً توحید کے قائل تھے، مگر ایک فرقہ ان میں ایسا گزرا ہے، جو حضرت عزیز علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانتا تھا۔ چنانچہ قرآن میں ارشاد خداوندی ہے:-

وقالت الیھود عزیر ن ابن اللّٰه	یہود نے کہا عزیر اللہ کا بیٹا ہے۔

ہندوؤں میں اوتاروں کا عقیدہ ہے، آریہ لوگ تین چیزوں کو قدیم مانتے ہیں، خدا مادہ اور روح۔مجوسیوں کا عقیدہ ہے کہ الوہیت یعنی خدائی دو طاقتوں میں منقسم ہے۔خیر کا خالق یزداں اور شر کا خالق اہرمن ہے۔یزدان بناتا ہے اور اہرمن بگاڑتا ہے۔ہر ایک خدا دوسرے کا محتاج ہے۔صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو شرک فی الذات، شرک فی الصفات اور شرک فی العبادت سے منزہ اور بالکل پاک ہے۔

Marfat.com

فصل دوم

توحید اور اس کی قسمیں

توحید کا لغوی معنی ہے علیحدہ کرنا اور شرعاً اللہ تبارک وتعالیٰ کو عبادت کے ساتھ علیحدہ کرنا کہ انسان اکیلے اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت کرے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔توحید کی تین قسمیں ہیں۔

☆......توحید الربوبیة ☆......توحید الالوهیة و العبادة

☆......توحید الاسماء و الصفات

توحید الربوبیة

ا............ یہ ہے کہ انسان اللہ تبارک وتعالیٰ کو اس کے افعال کے ساتھ اکیلا جانے۔جیسا کہ پیدا کرنا، رزق عطاء کرنا، زندہ کرنا، مارنا، مالک ہونا، تدبیر کرنا وغیرہ۔ مطلب یہ ہے کہ بندہ اس پر ایمان لائے کہ اکیلا اللہ سبحانہ وتعالیٰ خالق، رازق، مالک متصرف اور ہر چیز کا مدبر ہے اور اس کے فیصلے کو کوئی روکنے والا نہیں ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ کی ربوبیت پر بہت دلیلیں ہیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:-

ان ربکم اللّٰہ الذی خلق السمٰوات و الارض فی ستة ایام ثم استویٰ علی العرش یغشی اللیل النھار یطلبہ حثیثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہٖ الا لہ الخلق والامر تبارک اللّٰہ رب العالمین

بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے چھ دنوں میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا پھر وہ عرش پر قائم ہوا۔چھپا دیتا ہے رات سے دن کو ایسے طور پر کہ وہ رات اس دن کو جلدی سے لے آتی ہے اور سورج اور چاند اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ایسے طور پر کہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں۔یادرکھ اللہ

Marfat.com

(سورۃ الاعراف آیت ۱۵۴) ہی کے لئے خاص ہے خالق اور حاکم ہونا بڑی خوبیوں کا بھرا ہوا ہے اللہ تعالیٰ جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

توحید کی اس قسم کا پہلے مشرکوں نے بھی اقرار کیا تھا، لیکن اس اقرار نے ان کو اسلام میں داخل نہیں کیا۔ کیونکہ انہوں نے اس توحید کے لازم کا اقرار نہیں کیا، اور توحید الوہیت ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا:۔

ولئن سئلتهم من خلق السمٰوات والارض ليقولن خلقهن العزيز العليم (سورة الزخرف ۹)

اور اگر آپ ان (کفار) سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ ضرور کہیں گے ان کو غالب جاننے والے نے پیدا کیا۔

ولئن سئلتهم من خلقهم ليقولن اللّٰه فانى يوفكون (سورة الزخرف ۸۷)

اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ انہیں کس نے پیدا کیا تو یقیناً یہ جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے تو پھر کہاں الٹے جاتے ہیں؟

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ربوبیت پر دلائل بہت سے ہیں، جن کو شمار نہیں کیا سکتا۔ دلائل عقلی ہوں، یا نقلی، پس مخلوق خالق کے وجود پر دلیل ہے۔ اور ہر بنی ہوئی چیز کے بنانے والے کا ہونا ضروری ہے۔ اللہ ذوالجلال نے فرمایا:۔

ام خلقوا من غير شئى ام هم الخالقون (سورة الطور ۳۵)

کیا یہ بغیر کسی پیدا کرنے والے کے خود بخود پیدا ہوگئے ہیں یا خود یہ پیدا کرنے والے ہیں۔

وجى الارض آيات للموقنين وجى انفسكم افلا تبصرون وفى السمآء رزقكم وماتوعدون (سورة الذاريات آيت ۲۰، ۲۱، ۲۲)

یقین والوں کے لئے تو زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں اور خود تمہاری ذات مین بھی کیا تم دیکھتے نہیں اور تمہاری روزی اور جو تم سے وعدہ کیا گیا ہے سب آسمانوں میں ہے۔

Marfat.com

اس کے علاوہ بھی بہت سی اللہ تعالیٰ کی قدرت پر قرآن کریم کی آیات دلالت کرتی ہیں۔

وفی کل شئی له اية تدل علی انه واحد	ہر چیز میں نشانی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

توحید الالوهية والعباده

۲............ یہ ہے کہ انسان اللہ تبارک وتعالیٰ کو اکیلا کرے۔ بندے کے ان افعال کے ساتھ جن کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ نماز، روزہ، ذبح، نذر، فریاد رسی وغیرہ۔ اب اس کا مطلب یہ ہے کہ ان تمام عبادات کی قسموں کو ایک اللہ رب العزت کے لئے خاص کرنا ہے۔ اب اللہ تبارک وتعالیٰ کے علاوہ کسی کو پکارا نہیں جائے گا۔ نہ کسی مقرب فرشتے کو اور نہ کسی نبی مرسل کو۔ پس جس نے ان عبادت میں سے کسی بھی عبادت کو غیر اللہ کے لئے خاص کر دیا تو وہ مشرک اور کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:۔

قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی لِلّٰه رب العالمین لاشریک له وبذالک امرت وانا اول المسلمین (سورة الانعام ۱۶۲)	آپ فرما دیجئے کہ بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب خالص اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو سارے جہاں کا مالک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم ملا ہے اور میں پہلا مسلمان ہوں۔
ومن یدع مع اللّٰه الٰها آخر لابرھان لهٗ به فانما حسابه عند ربه انه لا یفلح الکافرون (سورة المومنون ۱۱۷)	جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں پس اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے۔ بے شک کافر لوگ نجات سے محروم ہیں۔

توحید الوهیت میں ہی تو رسولوں اور پہلی امت کے مشرکوں کا جھگڑا ہوتا رہا۔

Marfat.com

اس لئے کہ پہلے مشرکین اللہ تعالیٰ کے خالق، رازق اور مدبر ہونے کا اقرار کرتے رہے۔ لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں، دوسرے معبدان باطلہ کو شریک کرتے رہے، اور وہ یہ خیال فاسد کرتے تھے کہ جن کی ہم عبادت کرتے ہیں، یہ ہم کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کردیں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہی کے قول کو نقل کیا ہے:۔

وقالوا مانعدهم الا ليقربونا الىٰ الله زلفىٰ (سورة الزمر ۳) اور کہتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ بزرگ ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب کردیں۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء ورسل علیہم السلام کو توحید خالص کی طرف دعوت دینے کے لئے بھیجا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:۔

وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحى اليه انه لا اله الا انا فاعبدون (سورة الانبياء ۲۵) تجھ سے پہلے بھی جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف وحی نازل کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تم میری ہی عبادت کرو۔

جب ہم جائزہ لیتے ہیں پہلے مشرکوں کا اور ہمارے موجودہ زمانے کے مشرکوں کا تو ہم آج کے مشرکوں کو بنسبت پہلے زمانہ کے مشرکوں سے زیادہ سخت کفر وشرک میں پاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زمانہ اول کے مشرکین تو حالت رخاء میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ شرک کرتے تھے، مگر وہ مصیبت اور پریشانی کے وقت خالص اللہ تبارک وتعالیٰ کو پکارتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف پناہ لیتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

فاذا ركبوا فى افلك دعوا الله مخلصين له الدين فلما نجاهم الىٰ البر اذا هم يشركون (سورة العنكبوت ۶۵) یہ لوگ جب کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ ہی کو پکارتے ہیں، اسی کے لئے عبادت کو خالص کرکے پھر جب وہ ان کو خشکی کی طرف بچالاتا ہے تو اسی وقت شرک کرنے لگتے ہیں۔

اب رہ گئے آج کے مشرک، تو یہ ہر حالت میں غیر اللہ کو پکارتے ہیں۔ چاہے امن وسکون کی حالت ہو، یا تنگی اور مصیبت کی حالت ہو۔ آپ ان میں سے کسی کو بت کے سامنے یا کسی کو قبر کے سامنے پائیں گے، اور اس قبر والے سے مصیبتوں اور پریشانیوں کے دور

Marfat.com

کرنے کی فریادرسی کر رہا ہوگا۔اور اس سے مدد یا اولاد مانگ رہا ہوگا۔اور جانور ذبح کرنے کی منتیں مان رہا ہوگا۔جیسا کہ قبر پرستوں کا حال ہوتا ہے۔

بس ان کا کام صرف قبروں پر چلا کشی کرنا اور بڑے بڑے مزاروں کا طواف کرنا اور قبر والوں سے اپنی حاجتوں اور ضرورتوں کے پورا کرنے کی امیدیں کرنا ہے۔اسی وجہ سے جن کے ذہنوں میں خناسیت بھری ہوئی ہوتی ہے۔کہتے ہیں جن معاملات اور دنیاوی کام آپ کو پریشان اور عاجز کر دیں،تو ان قبر والوں کے پاس جا کر فریادرسی کروا اور ان سے مدد مانگو۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

ومن اضل ممن یدعو من دون اللّٰہ من لا یستجیب لہ الیٰ یوم القیامۃ وھم عن دعائھم غافلون (سورۃ الاحقاف ۵)

اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا کو قبول نہ کر سکیں بلکہ وہ ان کے پکارنے سے محض بے خبر ہوں۔

واذا حشر الناس کانوا لھم اعداء وکانوا بعبادتھم کافرین (سورۃ الاحقاف ٦)

اور جب لوگوں کو جمع کیا جائے گا تو یہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی پرستش سے صاف انکار کر جائیں گے۔

یہ لوگ قبروں میں مرے ہوئے ہیں۔اپنے لئے کسی چیز کے مالک نہیں ہیں۔چہ جائیکہ یہ دوسروں کے مالک ہوں؟ جیسا کہ کہا جاتا ہے چیز کو گم کرنے والا دوسرے کو کچھ نہیں دے گا۔پس جب وہ اپنے لئے کسی نفع ونقصان کے مالک نہیں ہیں،تو وہ دوسروں کے لئے بطریق اولیٰ کسی نفع ونقصان کے مالک نہیں ہوں گے۔بلکہ نفع ونقصان کا مالک سوائے اللہ تبارک وتعالیٰ کے کوئی بھی نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

وان یمسسک اللّٰہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو وان یمسسک بخیر فھو علیٰ کل شئی قدیر (سورۃ الانعام ١٧)

اور اگر تم کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچا دے تو اس کو دور کرنے والا سوائے اللہ کے کوئی نہیں اور اگر تجھ کو اللہ تعالیٰ کوئی نفع پہنچا دے تو وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

Marfat.com

توحید اسماء اور صفات

۳............ اسماء اور صفات کی توحید یہ ہے کہ آدمی اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسماء اور صفات پر اس طرح ایمان لائے، جس طرح کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ میں وارد ہے۔ اور وہ ان اسماء اور صفات میں نہ تحریف کرے، اور نہ الفاظ بلا معنیٰ سمجھے، اور نہ کیفیت بیان کرے، اور نہ تاویل کرے، اور نہ کسی مخلوق کے ساتھ تشبیہ دے، اور نہ ہی مثال بیان کرے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

لیس کمثلہ شئی وھو السمیع البصیر (سورۃ شوریٰ ۱۱) — اس کی طرح کوئی چیز نہیں وہ سنتا اور دیکھتا ہے۔

پس مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اسی طرح صفت بیان کرے، جس طرح اس نے اپنی ذات کی صفت بیان کی ہے۔ یا اس کے رسول اللہ ﷺ نے بیان کی ہے۔ بغیر کسی زیادتی اور نقصان کے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو اس کے اسماء اور صفات میں الحاد کے مختلف اشکال میں سے کسی بھی شکل کے مرتکب ہو رہے ہیں، سخت وعید سنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وللّٰہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بھا وذروا الذین یلحدون فی اسمائہ سیجزون ما کانوا یعملون (سورۃ الاعراف ۱۸۰) — اور اچھے اچھے نام اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ سو ان ناموں سے اللہ ہی کو موسوم کرو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو اپنے کے کئے کی ضرور سزا ملے گی۔

جس نے اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات میں سے کسی کا انکار کر دیا تو وہ کافر ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے:۔

وھم یکفرون بالرحمٰن قل ھو ربی لا الہ الا ھو علیہ توکلت — اور یہ اللہ رحمٰن کے منکر ہیں تو کہہ دے کہ میرا پالنے والا تو وہی ہے اس کے سوا درحقیت کوئی

Marfat.com

والیہ متاب (سورۃ الرعد ۳۰) بھی لائق عبادت نہیں۔اس کے اوپر میرا بھروسہ ہے اور اس کی جانب میرا رجوع ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے صفات کمال میں سے جس کو ثابت کیا ہے اہل سنت والجماعت اسی کو ثابت کرتے ہیں اور اس سے تمام صفات نقص کی نفی کرتے ہیں اور وہ اثبات اور نفی کرنے میں قرآن وسنت پر اعتماد کرتے ہیں۔

اسماءالٰہیہ میں گمراہ ہونے والوں کی گمراہی کا سبب

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہ اللہ میں سے سلف صالحین کا منشاء اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات پر ایمان لانا رہا ہے۔جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسماء کو ثابت کرنا اور تمام صفات کا انکار کرنا یا تأویل کرنا معتزلہ کا مذہب ہے۔پھر ان میں سے کئی فرقے پھیل گئے اور ہمارے آج کے زمانہ تک تاویل اور تعطیل میں کم وزیادتی کرنے والوں کے درمیان ہیں۔اور انہوں نے تاویل اور تعطیل کے سلسلہ میں ایک باطل اصول پر بنیاد ڈالی۔جس کو انہوں نے اپنی طرف سے گھڑا ہے۔

انہوں نے کہا ہے کہ یہ صفات اجسام کی صفات ہیں۔اب ان کے ثابت کرنے سے اللہ تعالیٰ کا جسم ہونا لازم آئے گا۔یہ ہے ان کی عقلوں کے گمراہ ہونے کا منشاء اور سبب انہوں نے ماسوائے مخلوق کی صفات کی خصوصیتوں کے اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفات کو سمجھا ہی نہیں۔انہوں نے ابتداً اپنی فاسد رائے سے اللہ تعالیٰ کو ناقصات،معدومات اور جمادات کے ساتھ تشبیہ دی اور دوسری دفعہ انکار کر دیا اور تیسری دفعہ ہر ناقص اور معدوم کے ساتھ تشبیہ دی۔اور جس پر قرآن وسنت دلالت کرتے ہیں،بالکل چھوڑ دیا۔

امت کے سلف صالحین اور ائمہ کرام رحمہم اللہ،اللہ تعالیٰ کے لئے وہی صفات ثابت کرتے ہیں،جن صفات کو اللہ تعالیٰ نے اور رسول اللہ ﷺ نے ثابت کیا ہے۔یہ حضرت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے مثالیں بیان کرتے ہیں نہ صفات کا انکار کرتے ہیں۔کیونکہ صفات میں کلام کرنا ذات میں کلام کرنے کی فرع ہے۔جیسا کہ فرقہ معطلہ اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

لئے ذات جو کہ ذوات کے مشابہ نہیں ہے، ثابت کرتے ہیں۔

اہل سنت والجماعت بھی یہی کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے وہی ثابت کرتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے یا نبی کریم ﷺ نے بیان کیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفات مخلوق کی صفات کے مشابہ نہیں ہیں۔ وہ قرآن وسنت پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ اختلاف نہیں کرتے۔ جیسا کہ فرقہ معطلہ نے اختلاف کیا ہے اور اپنے مذہب کی بنیاد اس فاسد اصول پر جو عقل اور نقل کے خلاف ہے رکھی ہے۔

گذشتہ بحث سے ہم نے توحید اور اس کی قسموں کو پہچان لیا، تو اب توحید کی ضد کو پہچاننا ضروری ہے اور وہ شرک ہے۔ جیسا کہ مقولہ مشہور ہے کہ اشیاء اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم چند نقطوں میں شرک کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

☆……شرک کی تعریف اور اس کی قسموں کا بیان اور ہر قسم کا حکم۔

☆……اس باب کی اہمیت۔

☆……دنیا میں شرک کے واقع ہونے کا سبب۔

قرآن اور تعلیم توحید

اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق جو قرآنی بیانات یہاں تک نقل کئے گئے، ان سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادہ اور علیم کل ہے۔ سب کے ساتھ اور سب کے قریب ہے۔ قادر مطلق ہے۔ سب کا خالق ورازق اور سب کا کارساز و پروردگار ہے۔ اور وہی ساری کائنات کا مالک وحاکم اور قیوم ہے۔ اور یہاں جو کچھ ہوتا ہے، اسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی ہستی نہیں، جو بلا اس کے حکم کے یہاں کچھ کر سکے۔

ہر قسم کی عظمت وکبریائی اسی کے لئے ہے، اور وہ بڑی رحمت والا اور نہایت مہربان ہے اور ساتھ ہی وہ بڑا بے نیاز ہے۔ سب اس کے محتاج ہیں، اور وہ کسی کا محتاج نہیں اور اس کو کسی کی پرواہ نہیں۔ وہ صاحب عدالت بھی ہے۔ یعنی ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ دینے والا ہے۔ ان صفات کمال سے موصوف ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ہر اس بات اور ہر اس چیز سے

Marfat.com

بری بھی ہے، جس میں نقص وعیب کا کوئی پہلو اور کوئی شائبہ ہو، اور جو اس کی شان قدوسیت کے خلاف ہو۔

ظاہر ہے یہ معلوم ہو جانے کے بعد کہ کوئی ہستی ایسی ہے، جس میں یہ ساری صفتیں اور سارے کمالات جمع ہیں، آپ سے آپ یہ بات طے ہو جاتی ہے کہ بس وہی عبادت اور بندگی کے لائق ہے، اور وہی اس قابل ہے کہ اس کی پرستش کی جائے، اور محبت وعظمت کے ساتھ اس کے فرمان کے سامنے سر تسلیم خم کیا جائے، اور اس کو اپنا مولا اور اپنے کو اس کا بندہ سمجھ کر اس کے حکموں پر چلا جائے۔

اس سے آس لگائی جائے، اپنی ضرورتوں کے لئے اسی سے دعا کی جائے، مصائب ومشکلات میں اسی سے امید باندھی جائے اور اسی پر بھروسہ کیا جائے، اسی کی رضا جوئی میں جیا جائے اور مرا جائے، اسی کی حمد ثنا اور اسی کی تسبیح وتقدیس کی جائے اور اسی کی یاد کو اپنا وظیفہ بنایا جائے۔

اسی کے لئے قرآن مجید میں بیان صفات کے ساتھ ساتھ اکثر مقامات پر ایک ثابت شدہ حقیقت اور لازمی نتیجہ کے طور پر توحید کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ قارئین نے بیان صفات کے سلسلہ کی مندرجہ قبل آیات کو پڑھتے ہوئے، خود بھی جا بجا محسوس کیا ہوگا۔ اس لحاظ سے توحید کے مستقل بیان کی اب زیادہ ضرورت باقی نہیں رہی۔

لیکن چونکہ توحید قرآن پاک کا خاص الخاص موضوع دعوت ہے، اور اس میں دوسرے تمام مسئلوں سے زیادہ زور اسی مسئلہ پر دیا گیا ہے، اور قرآن سے پہلے آنے والی اللہ کی کتابوں اور اللہ کے رسولوں کی تعلیم ودعوت کا مرکزی نقطہ بھی، چونکہ توحید ہی کا مسئلہ رہا ہے، اس لئے ہم توحید کے بارے میں قرآن مجید کے بیان کو کسی قدر تفصیل سے اور مستقلاً بھی پیش کرنا چاہتے ہیں۔

قرآن مجید میں توحید کی تعلیم اتنی وضاحت اور اتنی تفصیل سے دی گئی ہے کہ مسئلہ کا کوئی گوشہ ایسا نہیں رہا ہے، جو پوری طرح روشنی میں نہ آ گیا ہو، اور ہونا بھی یہی چاہیے تھا کیونکہ امتوں اور قوموں نے توحید ہی کے بارے میں ہمیشہ سخت ٹھوکریں کھائیں ہیں، بلکہ

Marfat.com

یہ کہنا بالکل صحیح ہوگا کہ جتنی غلطیوں اور گمراہیوں میں قومیں توحید کے بارے میں مبتلا ہوئیں، اتنی کسی دوسرے مسئلہ میں نہیں ہوئیں۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ کے تمام پیغمبروں اور مذاہب کے سب سچے داعیوں نے اپنی اپنی قوموں کو ہمیشہ توحید کی تعلیم دی تھی۔ بلکہ قرآن مجید کا تو بیان ہے کہ دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں، جس کو اللہ کے پیغمبروں اور ہادیوں نے توحید کا پیغام نہ پہنچایا ہو۔

ولقد بعثنا فی کل امة رسولا ان اعبدوا اللّٰه واجتنبو الطاغوت (النحل ع ۵)'

اور بھیجا ہم نے ہر قوم میں اپنا پیغام بر (اس دعوت اور اس پیام کے ساتھ) صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو (جو سچا معبود ہے) اور ہر جھوٹے خدا سے بچو۔

اور ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا:-

وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیه انه لا اله الا انا فاعبدون (الانبیاء ع ۳)

اور جو پیغمبر بھی ہم نے تم سے پہلے بھیجے ان کی طرف یہی وحی کی اور ان کو یہی پیام دیا کہ میرے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں لہٰذا صرف میری ہی بندگی اور عبادت کرو۔

الغرض یہ واقعہ ہے کہ ہر قوم میں آنے والے اللہ کے پیغمبر اور ہادی نے ہمیشہ توحید ہی کی تعلیم دی۔ لیکن کچھ مدت گزرنے کے بعد اکثر قومیں کسی نہ کسی قسم کے شرک میں مبتلا ہو گئیں اور اب بھی یہی ہے کہ بہت سے لوگ اللہ کو مانتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں، لیکن کسی نہ کسی قسم کے شرک میں مبتلا ہیں، قرآن ہی کا بیان ہے۔

وما یومن اکثرهم باللّٰه الا وهم مشرکون (یوسف ع ۱۲)

اور اکثر لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان بھی رکھتے ہیں اور اسی کے ساتھ وہ شرک میں بھی مبتلا ہیں۔

بہرحال ہمیشہ سے شرک انسانوں کی بڑی خطرناک اور عام بیماری رہی ہے۔ اسی لئے قرآن مجید، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری کتاب ہدایت ہے، اور جس کے بعد انسانوں کے لئے کوئی آسمانی ہدایت نامہ آنے والا نہیں ہے، توحید کے مسئلہ کو زیادہ سے

Marfat.com

زیادہ روشن اور واضح کیا گیا ہے۔

بلکہ ان تمام دروازوں کو بھی بند کرنے کی پوری پوری کوشش کی گئی ہے، جن سے اگلی امتوں میں شرک آیا، یا اس کے آنے کا امکان ہوسکتا تھا۔ قرآن مجید نے صرف یہ کہہ کر توحید کا درس ختم نہیں کر دیا کہ ''خدا ایک ہے، اس کے سوا کسی کی عبادت اور بندگی نہ کی جائے۔'' بلکہ توحید فی الذات کے علاوہ اس نے ایک ایک خدائی صفت کا ذکر کر کے بتلایا کہ یہ صفت صرف اللہ تعالیٰ ہی میں ہے، اور وہ اپنی ذات کی طرح صفات میں بھی وحدہ لا شریک ہے، اور پھر اپنی خدائی حقوق میں بھی وہ اسی طرح وحدہ لاشریک ہے۔

اس نے توحید کے ان پہلوؤں کو اتنا واضح کیا کہ کسی قسم کے اعتقادی یا عملی، جلی یا خفی شرک کے لئے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی۔ ہم قرآن مجید کی دعوت توحید کے سلسلہ کی چند آیات کو یہاں چند عنوانوں کے تحت ایک خاص ترتیب سے مرتب کے پیش کرتے ہیں۔

شرک کی تعریف اور اس کی قسمیں

شرک کہتے ہیں کہ انسان اس چیز میں جس کا اللہ تعالیٰ کو حق ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر اللہ کو برابر کرے اور اس میں شریک کرے۔ مطلب یہ ہے کہ عبادت کی تمام اقسام میں سے کسی قسم کو غیر اللہ کے لئے پھیر دینا اس کی دو قسمیں ہیں:۔

☆......شرک اکبر ☆......شرک اصغر

شرک اکبر

عبادت کی تمام اقسام میں سے کسی قسم کو غیر اللہ کی طرف پھیرنا شرک اکبر کہلاتا ہے۔ جیسا کہ کوئی غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرے، یا نذر مانے یا غیر اللہ کو پکارے، یا اس سے فریاد رسی کرے۔ یہ ایسا ہے کہ جیسے اس نے بتوں کو پکارا ہے اور اولیاء اور صالحین کی قبروں پر جا کر فریاد رسی کرتا ہے۔ اور وہ اس چیز کو مد نظر رکھتا ہے کہ یہ مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ کے قریب کر دیں گے۔

Marfat.com

اب جو آدمی اس مہلک مرض میں مبتلاء ہے، وہ کافر اور مشرک ہے۔ دائرہ اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور اللہ تعالیٰ اس کا کوئی بھی عمل قبول نہیں کرے گا۔ اگر وہ اپنے اس شرک پر بغیر توبہ کئے مرگیا وہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہے گا۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:-

من مات وهو يدعو من دون الله نداً دخل النار (بخاری کتاب التفسیر ج ۱۸۶/۸)	جو اس حالت میں مرگیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اوروں کو پکارتا تھا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

کیونکہ شرک تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے۔ جو حالت شرک پر مرگیا تو اللہ تعالیٰ اسے کبھی بھی نہیں بخشے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:-

ان اللّٰـه لايغفر ان يشرك به ويغفر مادون ذلك لمن يشاء ومن يشرك باللّٰـه فقد ضل ضلاله بعيداً (سورة النساء ۱۱۶)	اسے اللہ تعالیٰ قطعاً نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جائے۔ ہاں شرک کے سوا کے گناہ جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جاپڑا۔
انهٔ من يشرك باللّٰه فقد حرم الله عليه الجنة وماواه النار وما للظالمين من انصار (سورة المائده ۸۲)	یقین مانو کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردیتا ہے۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور گناہ گاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر بیان کردیا کہ جو اس کے ساتھ شریک کرے گا اس کا کوئی عمل قابل قبول نہیں ہوگا۔

وقدمنا الىٰ ما عملوا من عمل فجعلناه هباءً منثوراً (سورة الفرقان ۲۳)	انہوں نے جو جو اعمال کئے تھے ہم نے ان کی طرف متوجہ ہوکر انہیں پراگندہ ذروں کی طرح کردیا۔

Marfat.com

شرک اصغر

۲............ چھوٹا سا شرک بھی گناہ کبیرہ میں سے ہے۔ مگر وہ شرک اکبر سے کم تر ہے۔ شرک اصغر میں مبتلا شخص ہمیشہ کے لئے جہنم میں نہیں رہے گا، بلکہ وہ دیگر گناہوں کی طرح جو شرک اکبر سے کم ہیں، اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تحت ہوگا۔ (اگر چاہے تو معاف کردے یا جہنم میں اولاً ڈال کر اور گناہوں سے پاک کر کے جنت میں داخل کردے) شرک اصغر کی چند مثالیں بیان کی جاتی ہیں۔

ا......ریاکاری کہ انسان اس نیت سے عمل کرے کہ لوگ اس عمل کی بناء پر اسکی تعریف کرنے لگیں۔ بس وہ لوگوں سے صرف اپنی تعریف کروانا چاہتا ہے۔ اور یہ بہت ہی خطرناک گناہ ہے۔ کیونکہ یہ دل کا عمل ہے اس پر ماسوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی مطلع نہیں ہوتا۔ اس ریاکاری کی وجہ سے تمام اعمال غارت ہو جاتے ہیں۔ اور نبی کریم ﷺ نے اس سے ڈرایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:-

اخوف مااخاف علیکم الشرک الاصغر	میں تم پر شرک اصغر سے بہت خوف کرتا ہوں۔

(مسند احمد ۴۲۸/۵، سنن ابی داؤد ۲۱۲/۴)

نبی کریم ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ریاکاری ہے۔ اور یہ ریاکاری اخلاص (جو کہ عمل کے صحیح ہونے کی شرطوں میں سے ایک شرط ہے) کے منافی ہے۔

۲......شرک اصغر کی مثالوں میں سے یہ بھی ہے کہ کوئی کہہ دے کہ اگر اللہ تعالیٰ اور فلاں شخص نہ ہوتا، تو میرے ساتھ اسی طرح ہو جاتا۔ یا یوں کہہ دے جو اللہ تعالیٰ اور فلاں شخص چاہے۔ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی سے کہتے سنا، جو اللہ تعالیٰ چاہے اور جو آپ ﷺ چاہیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا:-

Marfat.com

اجعلتنی للہ عدلا بلا ماشاء اللہ وحدہ کیا تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کے برابر کر دیا ہے بلکہ (آپ یہ کہیں کہ) جو اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے۔ (مسند احمد ۱/۲۸۳، ۲۴۸)

۳.....شرک اصغر کی مثالوں میں سے غیر اللہ کی قسم اٹھانا بھی ہے۔ جیسا کہ کوئی نبی کریم ﷺ کی قسم اٹھائے، یا امانت کی، یا زندگی کی، یا کسی اور مخلوق کی۔ اس بارے میں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:-

من حلف بغیر اللہ کفر او اشرک جس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی تو اس نے کفر کیا یا آپ نے فرمایا اس نے شرک کیا۔ (ترمذی ج ۴/۱۱۰)

شرک اصغر کی ان کے علاوہ بھی مثالیں ہیں۔ جن کو یہاں پر ذکر کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ سمجھنے کے لئے اتنی ہی کافی ہیں۔

اب ہمیں چاہیے کہ ہم شرک اکبر اور شرک اصغر سے متنبہ ہو جائیں۔ کیونکہ یہ دونوں گناہ کبیرہ میں سے ہیں اور ان گناہوں سے بچنے کے لئے ہم قرآن وسنت کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔ اور توحید کو ثابت کریں۔ شرک اور تمام قسم کی بدعتوں سے جو مسلمانوں کے عقائد میں ان کی بے شعوری کی وجہ سے داخل ہو چکی ہیں خلاصی اور چھٹکارا حاصل کر لیں۔

سب سے بڑا گناہ شرک

شرک سب سے بڑا گناہ ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہے۔ اور اس کا خطرہ بہت بڑا ہے اور یہ چیونٹی کے چلنے سے بھی باریک اور خفیف ہوتا ہے۔ اسی لئے ہر مسلمان پر اس کی پہچان واجب ہے۔ تاکہ وہ اس سے محفوظ رہے۔ اور اپنے معاملہ میں صاف ستھری راہ پر ہو جائے۔ اور اس میں واقع ہونے سے محفوظ ہو جائے۔ یہاں پر اس کے اسباب بہت زیادہ ہیں جو ہم کو اس باب کے پڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ ہم ان اسباب کو مختصر ذکر کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱.....رسول اللہ ﷺ (جو اپنی طرف سے نہیں بولتے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو وحی ہوتی ہے) نے خبر دی ہے کہ اس امت میں عنقریب شرک واقع ہوگا۔ اور بتوں کی

Marfat.com

پوجا کرنے والے لوگ پائے جائیں گے۔اور پہلے والے مشرکین کے راستے پر چلیں گے۔ اس کے متعلق تو احادیث کثرت سے ہیں۔لیکن ہم ان شاءاللہ تعالیٰ چند احادیث ذکر کریں گے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا:-

لا یذھب اللیل والنھار حتیٰ تعبد اللات والعزیٰ (صحیح بخاری ۱۲۶/۹ ، صحیح مسلم ۵۸/۸)

زمانہ زیادہ نہیں گزرے گا یہاں تک کہ لات اورعزیٰ کی پرستش کی جائے گی۔

لا تقوم الساعة حتیٰ تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتیٰ تعبد قبائل من امتی الاوثان

(ابو داؤد ج۴ص ۴۵۰)

قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ میری امت کے کئی قبیلے مشرکین سے جاملیں گے اور یہاں تک کہ میری امت کے کئی قبیلے بتوں کی پوجا کرنے لگیں گے۔

لتتبعن سنن من کان قبلکم شبرا بشبر ذرعاً بذراع، حتیٰ لو دخلوا جحر ضب لد خلتموه

(صحیح بخاری ۱۲۶/۹ ، وصحیح مسلم ۵۸/۸)

تم پہلے لوگوں کے طور طریقوں کی ضرور بہ پیروی کروگے بالشت برابر بالشت کے اور بازو بدلے بازو کے۔یہاں تک کہ اگر وہ (ضب) سانڈے بل میں گھسے تو تم بھی گھس کر رہو گے۔

ان احادیث کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث ہیں جن کا اس مقام میں احاطہ کرنا مشکل ہے۔جس چیز کی رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے،وہ آج اس امت میں ثابت اور واضح ہو چکی ہے۔

جیسا کہ ہم اپنے اس زمانہ کے مسلمانوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے دین حق سے منہ موڑ رہے ہیں،اور بزرگوں کی قبروں پر چمٹ رہے ہیں اور وہاں چلہ کشی بھی کر رہے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کو چھوڑ کر ان کے نام پر جانور ذبح کر رہے ہیں اور نذر و نیاز دے رہے ہیں۔

Marfat.com

عبادت صرف اللہ کی

تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں:۔

والٰھکم الٰہ واحد لآ الٰہ الا ھو الرحمن الرحیم (بقرہ ۱۶۳)	اور تمہارا خدا ایک خدا ہے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ بے انتہا رحم کرنے والا بار بار رحم کرنے والا۔

یعنی مظہر کامل رحمانیت کا بھی اور رحمیت کا بھی دونوں صفتیں اسی پر ختم ہیں۔ کوئی اس کا شریک نہ اس صفت میں، نہ اُس صفت میں۔ وہ اپنی ہر صفت میں بے مثال ولایزال وباکمال ہے۔ وہ اپنی الوہیت یعنی خدائی میں تنہا ہے۔ اس کا کوئی ساجھی نہیں۔ نہ اس جیسا کوئی ہے۔ وہ واحد اور احد ہے۔ وہ فرد اور صمد ہے۔ اس کے سوا عبادت کے کوئی لائق نہیں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:...... اسم اعظم...... ان دونوں آیتوں میں ہے۔ ایک یہ آیت دوسری آیت...... الٓمّ اللہ لآالٰہ الا ھو الحیی القیوم (ابن کثیر)

اللہ تعالیٰ کی توحید متعدد اور مختلف حیثیتوں سے ثابت ہے۔

☆ .... مثلاً وہ ایک ہے۔ یعنی کائنات میں کوئی اس کی نظیر وشبیہ نہیں۔ نہ کوئی اس کا ہمسر و برابر ہے۔ اس لئے وہ اس کا مستحق ہے کہ اس کو واحد کہا جائے۔

☆ .... دوسرے یہ کہ وہ ایک ہے۔ استحقاقِ عبادت میں۔ یعنی اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔

☆ .... تیسرے یہ کہ وہ ایک ہے۔ ذی اجزاء نہیں۔ وہ اجزاء واعضا سے پاک ہے۔ نہ اس کا تجزیہ اور تقسیم ہوسکتی ہے۔

☆ .... چوتھے یہ کہ وہ ایک ہے یعنی اپنے وجودِ ازلی ابدی میں ایک ہے۔ وہ اس وقت بھی موجود تھا جب کوئی چیز موجود نہ تھی۔ اور اس وقت بھی موجود رہے گا جب کوئی چیز موجود نہ رہے گی۔ اس لئے وہ اس کا مستحق ہے کہ اس کو واحد کہا جائے۔ لفظِ واحد میں یہ تمام حیثیتیں توحید کی ملحوظ ہیں۔ (معارف القرآن)

Marfat.com

تم اور تمہارے باطل معبود جہنم کا ایندھن ہیں

وہ جہنم میں ہمیشہ چیختے چلاتے پڑے رہیں گے وہاں ان کی کوئی نہیں سنے گا۔

انکم وما تعبدون من دون اللّٰہ حصب جھنم انتم لھا واردون لو کان ھٰؤلآء الھۃ ماوردوھا وکل فیھا خٰلدون لھم فیھا زفیر وھم فیھا لا یسمعون (الانبیاء ۹۸،۱۰۰)

تم اور جو کچھ تم پوجتے ہو اللہ کے سوائے، ایندھن ہے جھنم کا، تم کو اس پر پہنچنا ہے، اگر ہوتے یہ بت معبود تو اس پر نہ پہنچتے اور (یہ) سب کے سب اس میں ہمیشہ پڑے رہیں گے۔ ان کو وہاں چلانا ہے اور وہ اس میں کچھ نہ سنیں گے۔

بیان ہو رہا ہے کہ قیامت کے دن مشرکین سے کہا جائے گا...... انکم وما تعبدون من دون اللّٰہ حصب جھنم...... تم خود اور جن کی تم پرستش کرتے رہے ہو جہنم کا ایندھن ہیں۔ تم سب کو اس میں داخل ہونا ہوگا۔ اور اس میں ہمیشہ کے لئے رہنا ہوگا۔ اس میں وہ اپنے ہی شور و غل چیخ و پکار میں اس قدر مبتلا ہوں گے کہ کسی دوسرے کی کان پڑی آواز نہ سنائی دے گی۔

اہل دوزخ کو دوزخ میں رہنا ہی نہیں ہمیشہ کے لئے رہنا ہوگا۔ جن کے دلوں میں یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عبادت تو حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت عزیر علیہ السلام اور فرشتوں کی بھی کی گئی ہے۔ کیا وہ بھی اپنے پرستاروں کے ساتھ جہنم میں جائیں گے؟ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے خود ہی اگلی آیات میں فرما دیا:-

ان الذین سبقت لھم منا الحسنیٰ اولٰئک عنھا مبعدون لایسمعون حسیسھا وھم فی ما اشتھت انفسھم خٰلدون لایحزنھم الفزع الاکبر

بے شک جن لوگوں کے لئے ہماری طرف سے بھلائی مقدر ہو چکی ہے وہ اس (جھنم) سے دور رکھے جائیں گے۔ اس کی آہٹ بھی نہ سنیں گے۔ اور وہ لوگ اپنے جی چاہی چیزوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ انہیں (یہ) بڑی گھبراہٹ

Marfat.com

وتتلقٰهم الملٰئكة هٰذا يومكم الذی كنتم تعدون (ذرا بھی) غم میں نہ ڈالے گی اور ان کا تو استقبال فرشتے کریں گے۔ یہ ہے آپ کا وہ دن جس کا آپ سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ (الانبیاء ۱۰۱،۱۰۳)

اس لئے کہ وہ جنت میں ہوں گے اور جنت دوزخ سے بالکل الگ اور فاصلہ پر ہوگی۔ جنت کی ایک خاص اور امتیازی خصوصیت بہ کمالِ بلاغت ایک مختصر فقرہ میں بیان کردی گئی۔فرمایا......وهم فی ما اشتهت انفسهم ......یعنی وہ جگہ ایسی ہوگی، جہاں سب کچھ انسان کی اپنی مرضی کے مطابق ہوگا۔

اللہ اللہ مومنوں کا یہ شرف یہ احترام
خلد میں تکمیلِ خواہش کا مکمل انتظام

اللہ تعالیٰ انسان کا حقیقی آقا ہے

انسان اللہ کا پیدائشی غلام ہے۔لہٰذا کسی وقت بھی اس کا اپنے آقا کی عبادت، اس کی اطاعت سے گریز کرنا سرکشی اور جرم عظیم ہے۔تمام لوگ مرد، عورت، بچے، اور بوڑھے اللہ کے بندے ہیں۔ان میں ابرار اور فجار، مومنین اور کفار، اہل جنت اور اہلِ نار سب کا اللہ تعالیٰ ہی پروردگار ہے۔وہی ان کا حاکم وہی انکا سردار اور ان پر مختارِ کل ہے۔

وہ ان کا خالق ہے اور ان کا رازق ہے۔اور انہیں زندگی دینے والا ہے اور ان پر موت لانے والا ہے۔اس کے سوا ان کا نہ کوئی پروردگار ہے، نہ کوئی ان پر صاحبِ اقتدار ہے۔وہ اس کا اعتراف کریں یا انکار۔

Marfat.com

عبادات کی اقسام

عبادت کی دو قسمیں ہیں:۔

سری اور جہری یعنی خفیہ اور ظاہر، سری یہ ہے کہ دل میں اعتقاد ہو۔ رب کائنات ہی ہر قسم کی عبادت کا مستحق ہے۔ ہمارا تذلل ور جوع، خشوع و خضوع، قیام ورکوع سب اسی ذاتِ باری کے لئے ہونا چاہیے۔

اور جہری یہ ہے کہ ہمارا ہر کام اس کے وقوع سے پہلے اسے شروع بھی اسی کے نام اور اسی کی حمد وثنا سے کرنا چاہیے اور اس کا اختتام بھی اسی کے فضل وکرم کا اعتراف کرتے ہوئے ہونا چاہیے۔ اور جب بھی جس وقت بھی اس کا کوئی بھی حکم سنیں اس پر عمل کے لئے برضا ورغبت سرِ تسلیم خم کردیں۔ خواہ اس کا حکم ہماری طبیعت کے موافق ہو یا مخالف۔

عبادت کا مفہوم اطاعت ہے

چنانچہ ربِ کائنات کے فرمان کی اطاعت اس کی عین عبادت ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

واطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول فان تولیتم فانما علی رسولنا البلاغ المبین (التغابن ۱۲)	پھر اگر تم نے روگردانی کی تو ہمارے رسول کے ذمہ تو پہنچا دینا ہے۔

جس نے اللہ تعالیٰ کو اپنا معبود نہیں بنایا تو اللہ تعالیٰ سے اسے محبت نہیں ہوتی۔ ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ومن الناس من یتخذ من دون اللّٰہ اندادًا یحبونھم کحب اللّٰہ (البقرہ ۱۶۵)	اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ اللہ کے علاوہ دوسروں کو بھی شریک بنائے ہوئے ہیں۔ ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی اللہ سے رکھنی چاہیے۔

Marfat.com

اہل ایمان کی سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے ہوتی ہے

جیسا کہ اسی آیت میں آگے فرمایا:-

والذین امنوآ اشد حبا للّٰہ — اور جو ایمان دار ہیں وہ تو اللہ کی محبت سب سے قوی رکھتے ہیں۔

یعنی مومن کی محبت عقلی اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی تمام دوسری محبتوں پر غالب وحاکم رہتی ہے۔ آیت نے ضمناً اس مسئلہ کو بھی واضح کر دیا کہ مومن کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ انس ومحبت ہی کا ہوتا ہے۔

کحب اللّٰہ...... اس فقرہ نے اسے بالکل صاف کر دیا کہ غیر اللہ سے نفسِ محبت ممنوع نہیں۔ بلکہ ماں، باپ، بھائی، بہن، بیٹے، بیٹی، عزیزوں، دوستوں، رفیقوں سے تو محبت درجہ طبعی میں رکھ ہی دی گئی ہے۔ ائمہ دین سے بھی محبت رکھنا مستحب بلکہ کسی حد تک تو واجب بھی ہے۔ البتہ جو محبت حرام ہے وہ محبوب کو درجہ ربوبیت پر جا پہنچانے والی محبت ہے۔

اپنے تمام عزیزوں دوستوں سے محبت اسی قدر چاہیے جس قدر کہ اللہ تعالیٰ کا امر ہے۔ ان سب سے زیادہ اور غالب محبت کا حقدار صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ چونکہ وہی ہمارا آقا وہی خالق وہی پروردگار ہے۔

جو دل غمِ دنیا سے گریزاں نہیں ہوتا — اللہ کی الفت کے وہ شایاں نہیں ہوتا
بے کیف ہے یہ جلوہ گہہ حسن ومحبت — پروانہ اگر شمع پر قرباں نہ ہوتا
عاجزؔ کبھی ایمان کی تکمیل نہ ہوگی
جب تک خواہش نفس قرباں نہیں ہوتا

جس بدبخت نے ربِ کائنات کو اپنا معبودِ حقیقی نہیں بنایا، اور اس کی غایت محبت اس کی محور زندگی نہیں بنی، وہ مقصدِ زیست سے ناآشنا رہا۔ اس نے اپنا سب کچھ کھو دیا۔ آہ وہ سرمائیہ عمر رواں سے بھی تہی دست ہو گیا۔ وہ اپنا اس قدر نقصان کر بیٹھا کہ اس پر جس قدر غم والم اور حسرت وافسوس کیا جائے کم ہے۔

Marfat.com

صرف اللہ تعالیٰ تنہا معبود ہے

اس کی حاکمیت اس کی حکمت تمام کائنات پر غالب ہے۔اس لئے کہ کائنات کا ہرذرہ اسی کی ملکیت ہے۔

ومامن اله الا الله الواحد القهار اورکوئی معبود نہیں بجز اللہ واحداور غالب کے (ص ۶۵)

معبود وہی ایک سب پر غالب ہے۔وہ جس طرح اپنی صفات میں یکتا ہے، عددی حیثیت سے بھی یکتا ہے۔نہ کوئی اس کا ثانی، نہ کوئی مظہر۔القھار۔وہی سب پر حاکم وغالب ہے۔اس پر کوئی بھی حاکم ومتصرف نہیں۔اے هو وحده قد قهر كل شئی وغلبه (ابن کثیر)

القهر الغلبة و التذليل معاً......واقهره سلط عليه (راغب)

اسم قہار کو بعض لوگوں نے اردو کے ''قہار'' بڑے غصہ ور کے معنی میں لیا ہے جو کہ سرتاسر مہمل ہے۔

جس کی ضیا سے ارض سما تابدار ہے
معبود ہے وہی، وہی بس تاجدار ہے

Marfat.com

اللہ کا نور

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

دون اللّٰہ تبارک و تعالیٰ سبعون الف حجاب من نور و ظلمة وما تسمع نفس من حس تلک الحجب الا زھفت نفسه

اللہ تبارک وتعالیٰ کے ارد گرد نور اور تاریکی کے ستر ہزار پردے ہیں جو کوئی بھی ان پردوں کی آواز سن لے اس کی جان نکل جائے۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے آس پاس کے ستر ہزار پردے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضے میں میری جان ہے روز قیامت اللہ عزوجل کے آس پاس ستر ہزار پردے ہوں گے۔ کچھ پردے نور کے ہوں گے اور کچھ پردے تاریکی کے ہوں گے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جانا:-

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ زمین کے کون سے حصے زیادہ برے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ جانتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کیا آپ اللہ تعالیٰ سے اس کے متعلق پوچھ کر نہیں بتائیں گے انہوں نے عرض کیا: اے اولاد آدم! آپ میں کتنی زیادہ جرأت ہے، اللہ تعالیٰ جو کچھ کرتے ہیں اس کے بارے میں سوال کرنے کی کسی میں ہمت نہیں ہے۔

پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کی طرف نازل ہوئے اور فرمایا کہ میں اپنے پروردگار کے اتنا قریب ہوا کہ میں اس سے زیادہ کبھی قریب نہیں ہوا، میں ایسی جگہ تک پہنچا کہ میرے اور باری تعالیٰ کے درمیان نور کے ستر پردے رہ گئے، تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کا القا

Marfat.com

ء کرتے ہوئے فرمایا:-

زمین کا برا حصہ بازار ہے۔

حضرت محمد ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے پوچھنے کے متعلق یہ فرمایا یہ حضور کا مقام قرب ہے۔ اسی کی برکت سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اس سوال کے پوچھنے پر اللہ تعالیٰ سے اتنا قرب حاصل ہوا، جو پہلے کبھی حاصل نہ ہوا تھا۔

ستر کروڑ پردے

ارشاد خداوندی ہے:-

هل ينظرون الا ان يأتيهم الله في ظلل من الغمام والملائكة	یہ لوگ (کفار) صرف اس امر کے منتظر ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے بادل کے سائبانوں میں ان کے پاس (سزا دینے کے لئے) آئیں۔
سورة البقره ۱۲	

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ (روز قیامت) میدان میں لوگوں کے سامنے آئیں گے، تو اللہ تعالیٰ کے اور اس کی مخلوق کے درمیان ستر کروڑ پردے ہوں گے۔

نور کے، پانی کے، تاریکی کے، یہ پانی اور نور اور تاریکی ایسی آواز پیدا کرتے ہوں گے، جن کو سن کر عدم تحمل کی بنا پر لوگوں کے دل پھٹر کتے ہوں گے۔

نور کے ستر پردے

حضرت زرارہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کانپ اٹھے۔

پھر عرض کیا کہ یا محمد (ﷺ)! میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان نور کے ستر پردے ہیں۔ اگر میں ان میں قریبی پردہ کے قریب بھی ہو جاؤں، تو جل جاؤں۔ (العظمہ)

Marfat.com

کرسی کی وسعت کا اندازہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ کرسی جو آسمان اور زمین سے وسیع ہے، دو قدموں کی جگہ ہے۔ عرش کی وسعت کا اندازہ صرف وہی ذات کر سکتی ہے، جس نے اس کو پیدا کیا۔ یہ سب آسمان رحمٰن تبارک وتعالیٰ کی مخلوقات میں اس قبہ کی مثل ہیں، جو کسی وسیع صحرا میں واقع ہو۔

اللہ کی عظمت کا اندازہ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی:۔

> یارسول اللہ! ﷺ لوگوں نے بڑی مشقت اٹھائی، عیال ضائع ہو گیا، مال ہلاک ہو گئے۔ آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کریں (تا کہ ہم سے یہ قحط دور ہو) ہم آپ کو اللہ کے سامنے سفارشی بناتے ہیں، اور اللہ کو آپ کے سامنے سفارشی بناتے ہیں۔

چنانچہ حضور ﷺ بہت دیر تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے رہے۔ حتی کہ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو بھی دیکھا (کہ وہ بھی تسبیح میں مصروف ہو گئے ہیں)

پھر آپ نے (اس دیہاتی سے) فرمایا:۔

> تو تباہ ہو جائے تو جانتا ہے، اللہ کی عظمت کیا ہے؟ اس کا عرش آسمانوں اور زمینوں پر اس طرح قبہ کی مثل ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ چرچرا رہا ہے، جس طرح سے وہ کجاوہ اپنے سوار سمیت چرچراتا ہے۔

(سنن ابی داؤد)

Marfat.com

اللہ کے سب سے زیادہ قریب مخلوق

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

ان اقرب الخلق من الله تعالىٰ جبرئيل وميكائيل و اسرافيل و انهم من الله تبارك وتعالىٰ لمسيرة خمسة آلاف سنه

مخلوق میں اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ قریب حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل اور حضرت اسرافیل ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ سے پانچ ہزار سال کی مسافت پر ہیں۔

فرشتوں اور عرش کے درمیان ستر ہزار نور کے پردے

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ فرشتوں اور عرش کے درمیان نور کے ستر ہزار پردے ہیں
(العظمہ)

Marfat.com

اللہ کا عرش

''عرش'' کے اصطلاحی معنی گو تسلط اور اقتدار کے ہیں، مگر حقیقی اور لغوی معنی تو بہر حال ''تخت'' ہی کے ہیں۔ہم اگر ہزار مرتبہ بھی ''عرش'' کے معنی تسلط اور اقتدار کے کریں، تو بے شک کریں، مگر اس حقیقت کے دہرائے بغیر چارہ نہیں کہ عرش حقیقتاً تخت ہی کا نام ہے۔

علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں:-

ان العرش فی اللغة عبارة عن السریر الذی للملک کما قال اللہ تعالیٰ و لها عرش عظیم. (البدایہ ص۱۲ ج۱)

یعنی از روئے لغت تخت شاہی کا نام ہے جیسے اس آیت کریمہ میں مذکور ہے کہ ملکہ بلقیس کا بہت بڑا تخت بھی ہے۔

مفسرین کرام نے ملکہ بلقیس کے اس تخت کا طول اسی گز اور عرض چالیس گز لکھا ہے۔دوسری جگہ فرمایا:-

ورفع ابویه علی العرش (یوسف ۱۲)

یوسف علیہ السلام نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا

تیسری جگہ فرمایا:-

وتری الملائکه حافین من حول العرش (۷۵ زمر ۳۹)

جس وقت اللہ رب العزت حساب و کتاب کے لئے میدان محشر میں نزول اجلال فرمائیں گے تو آپ دیکھیں گے تمام ملائکہ عرش الٰہی کے ارد گرد حلقہ باندھے اپنے رب کی تسبیح اور تحمید میں لگے ہوں گے۔اور سب لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور یہ انصاف دیکھ کر لوگ پکار اٹھیں گے کہ سب تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جو سارے عالم کا پروردگار ہے۔

چوتھی جگہ ارشاد فرمایا:-

ویحمل عرش ربک فوقهم یو مئذ ثمانیة (۱۷. الحاقة ۶۹)

اور اٹھائیں گے عرش الٰہی کو قیامت کے دن آٹھ فرشتے۔

Marfat.com

البتہ اقتدار اور تخت آپس میں کچھ ایسے لازم و ملزوم واقع ہوئے ہیں کہ ان دونوں کا علیحدہ علیحدہ تصور ہی ممکن نہیں، لہٰذا...... وکان عرشه علی الماء...... کا یہ مفہوم سب سے پہلے اس کا اقتدار پانی پر تھا، یہ بھی درست ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ تخت باری پہلے بچھایا ہی پانی پر گیا۔

لیکن یہاں یہ بات ضرور ملحوظ رہے کہ ''تخت'' اقتدار اور تسلط کا مظہر تو ضرور ہوتا ہے مگر صاحب اقتدار کا اس پر بیٹھنا یا قرار پکڑنا کوئی ضروری نہیں۔ محسوسات میں اس کی زندہ مثال، تخت نشینی یا کرسی اقتدار ہے۔ بہر حال عرش بھی اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک مخلوق ہے۔ جو خلقاً پانی سے تو مؤخر ہے، مگر اپنی وسعت اور پہنائی میں پوری کائنات اور مافیہا سے بھی بہت بڑا ہے۔

چاند کیا چیز ہے سورج کی حقیقت کیا ہے

چاند سورج تو کیا بڑی سے بڑی کہکشاں بھی اس کے مقابلہ میں اتنی حیثیت نہیں رکھتی، جتنی ایک بڑے ریگستان میں چھوٹے سے ذرے کو ہوتی ہے۔ عرش تو عرش رہا، اس کی تو صرف کرسی ہی ساری کائنات کو محیط ہے۔ ارشاد باری ہے:-

وسع کرسیه السموات والارض (البقرہ ۲۵۵)	اس کی کرسی آسمانوں اور زمینوں سے وسیع ہے

کرسی کے معنی بھی یہاں گو اقتدار اور تسلط کے ہیں، مگر اس حقیقت کو تسلیم کئے بغیر یہاں بھی چارہ نہیں کہ ''کرسی'' در حقیقت کہتے ہی ''بیٹھنے کی چوکی'' کو ہیں۔ گو اس کی کیفیت کچھ بھی ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیه جسدا ثم اناب (ص ۳۴، ۳۸)	اور آزمایا ہم نے سلیمان کو اور ڈال دیا ان کی کرسی پر ایک دھڑ پھر وہ رجوع ہوئے۔

بہر حال لوح و قلم اور زمین و آسمان کی با قاعدہ تخلیق کے بعد ''عرش'' ہی وہ مخلوق ہے جس کو سب سے اوپر اور بہت اوپر مقرر فرمایا گیا۔

Marfat.com

ساتوں آسمان کے اوپر پانی ہے

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ساتوں آسمانوں کے اوپر پانی ہے اور پھر حملۃ العرش، یعنی وہ چار فرشتے جو آج کل عرش الٰہی کو اٹھائے ہوئے ہیں۔

ارشاد نبوی ہے "ثم علی ظھورھن العرش او کما قال (مشکوۃ)

دوسری روایت میں آتا ہے:۔

عرشہ فوق سموتہ و فی روایۃ مظل اقبۃ علیہ (ھدایۃ ابن کثیر ص ۱۱ ج ۱)	یعنی اللہ رب العزت کا عرش آسمانوں سے بھی اوپر ہے۔

بخاری شریف کی ایک روایت میں آتا کہ جب اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو تو جنت الفردوس ہی مانگو، کیونکہ آسمانوں سے اوپر اور عرش سے نیچے ہے۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

ان اھل الفردوس یسمعون اطیط العرش وھو تسبیحہ و تعظیمہ . (ھدایہ ص ۱۱ ج ۱)	بے شک اہل فردوس عرش اور حاملین عرش کی تحمید و تقدیس کو سنتے رہتے ہیں۔

بہرحال جدید سائنس معترف ہے کہ فضائے بسیط میں "عرش بریں" ہی نہیں، بلکہ ابھی کھربوں دوسرے ستارے اور باقی پڑے ہیں، جن تک پہنچنے کے لئے اربوں نہیں، بلکہ کھربوں نوری سالوں کا مسلسل سفر درکار ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔

وھو رب العرش العظیم (سورۃ التوبہ . ۱۲۹)	اور وہ (اللہ تعالیٰ) عرش عظیم کا رب ہے۔
وسع کرسیہ السموات والارض (سورہ البقرہ ۲۵۵)	اس (خدا) کی کرسی آسمانوں اور زمین سے وسیع ہے۔

Marfat.com

عرش اور اس کی نہریں اور زبانیں

حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے عرش کو نور سے پیدا فرمایا اور کرسی عرش سے پیوست ۔ پانی تمام کا تمام کرسی کے درمیان ہے ۔ پھر پانی ہوا پر ہے، وہ فرشتے جنہوں نے عرش کو اٹھا رکھا ہے، ان کے کندھے عرش سے لگے ہوئے ہیں ۔

عرش کے گرد چار نہریں ہیں ۔ ایک نہر نور کی ہے، جو چمک رہی ہے اور ایک نہر آگ کی ہے، جو شعلے مار رہی ہے، اور ایک نہر سفید برف کی ہے، جس سے آنکھیں چندھیا رہی ہیں، اور ایک نہر پانی کی ہے ۔ فرشتے ان نہروں میں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح ادا کر رہے ہیں اور عرش کی زبانیں تمام مخلوقات کی زبانوں سے کئی گنا زیادہ تعداد میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور ذکر کرتی ہیں ۔

عرش کے اردگرد عبادت کرنے والے فرشتے اور ان کی اجسام کی طوالت

حضرت وہب بن منبہ حضرت کعب سے روایت کرتے ہیں کہ عرش کے گرد فرشتوں کے آگے پیچھے ستر ہزار صفیں ہیں، جو عرش کے گرد رات دن طواف کر رہے ہیں ۔ ایک صف آگے طواف کرتی ہے، دوسری الٹی طرف اور جب کوئی ایک دوسرے کے سامنے آتی ہے، تو ایک لا الہ الا اللہ کہتی ہے، دوسری اللہ اکبر کہتی ہے ۔

ان کے پیچھے ستر ہزار صفیں (اور) ہیں، جو اپنے ہاتھ اپنی گردنوں پر اور اپنے کندھوں پر رکھے کھڑے ہیں ۔ جب یہ ان فرشتوں کا لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر سنتی ہیں، تو بلند آواز سے یہ کہتی ہیں :۔

سبحانک و بحمدک انت الذی لا الہ الا انت الاکبر
ذخر الخلائق کلھم

ان فرشتوں کے پیچھے اور فرشتوں کی ایک لاکھ صفیں ہیں ۔ جنہوں نے دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ

Marfat.com

پر باندھ کر گلے سے لگا رکھا ہے۔ان کے سروں سے قدموں تک بال اور اون، رووان، پر، جوڑ، بالوں کے گچھے، ہڈی کا ٹکڑا، جلد اور گوشت ایسا نہیں، مگر وہ اللہ کی تسبیح اور حمد ایسے رنگ میں کرتا ہے، جس میں دوسرا نہیں کرتا۔

ان میں سے ہر ایک فرشتہ کے دو ابروؤں کا درمیانی فاصلہ تین سو سال کا ہے
اور ان کے کان کی لو اور ان کے کندھے تک چار سو سال کا فاصلہ ہے،
اور ان میں سے ہر ایک کے دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ پانچ سو سال کا ہے،
اور ان کے دونوں گھٹنوں کے درمیان کا فاصلہ بھی ایسا ہی ہے،
اور ان کے قدم سے ٹخنے تک پانچ سو سال کا فاصلہ ہے
اور ان کے گھٹنوں سے ٹخنوں تک دو سال کا فاصلہ ہے
اور ان کے پسلیوں میں سے دو پسلیوں کا درمیانی فاصلہ دو سو سال کا ہے
اور ان کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سے اس کی کہنی تک دو سو سال کا فاصلہ ہے
اور ان کی کہنی سے اس کے کندھے تک سو سال کا فاصلہ ہے
اور ان کی دونوں کہنیوں سے ان کے کندھے تک تین سو سال کا فاصلہ ہے

اور اس کے لئے کافی ہے، اگر اللہ تبارک وتعالیٰ اسے اجازت دیں، کہ وہ اپنے ایک ہاتھ سے زمین کے تمام پہاڑوں کو اٹھا لے، اور دوسرے سے دنیا کی ساری زمین کو اٹھا لے، تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ (العظمہ ۱۹۳۔۲۴۵)

نوری سال

سائنسدانوں کی اصطلاح میں ایک نوری سال کا اندازہ ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ سے لگایا جا سکتا ہے، منٹ گھنٹہ اور دن پھر مہینہ اور سال کو اسی پر قیاس کر لیجیے۔
(انسائیکلوپیڈیا سائنس)

ماہرین فلکیات کا خیال ہے کہ ایک ''جاتی ہرقل'' ستارہ ہی ہم سے تقریباً ۲۶ ہزار نوری سال کے فاصلے پر ہے اور عرش تو بقول حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بھی

Marfat.com

بہت اوپر واقع ہے۔ البتہ یہ بحث دوسری ہے کہ فوق بمعنی اوپر اور تحت بمعنی نیچے سے مراد فوق و تحت حقیقی ہے یا محض اضافی اور عرفی کمافی قولہ تعالیٰ وفوق کل ذی علم علیم (۷۶، یوسف ۱۲)

''اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے'' اور دوسری جگہ فرمایا:۔

کانتا تحت عبدین من عبادنا الصالحین — وہ دونوں تھیں نیچے، ہمارے دو نیک بندوں کے۔ (۱۰ تحریم ۶۶)

یہ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیویوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے لہٰذا یہاں فوق وتحت سے مراد حقیقی فوق وتحت نہیں بلکہ وہی اضافی اور عرفی فوق وتحت مراد ہے۔ قطع نظر ان تمام ابحاث کے ابن ابی شیبہ نے اپنی تفسیر میں ''صفۃ العرش'' کے ذیل میں بعض سلف کے حوالہ سے ایک راز کی طرف توجہ مبذول کروائی ہے:۔

ان العرش مخلوق من یاقوتۃ حمراء (ھدایہ ص ۱۱ ج ۱) — یعنی عرش کی تخلیق سرخ یاقوت سے ہوئی ہے ...... جو بلاشبہ پانی ہی کی پیداوار ہے۔

Marfat.com

لوح وقلم

عرش وکرسی کومعرض وجود میں لانے کے بعد اللہ رب العزت نے سب سے پہلے لوح اور قلم کو پیدا فرمایا۔ گویا یہ دونوں کائنات کے سب سے بڑے دفتر حکومت ''عرش بریں'' کا وہ سامان ضبط تحریر تھا، جس کے ذریعہ خالق کائنات نے اپنی کائنات کو ایک مکمل نقشے کی صورت عطا فرمائی۔ یہ نقشہ دن رات اور ماہ وسال یا گرمی وسردی تک ہی محدود نہیں تھا، بلکہ ذرہ ذرہ، پتہ پتہ، اور قطرہ قطرہ تک کی تفصیلات بھی مفصل طور پر اسی میں آگئیں۔ ارشاد باری ہے

ولا اصغر من ذالک ولا اکبر الا فی کتاب مبین (٦١ یونس ١٠) ہر چھوٹی بڑی چیز لوح محفوظ میں موجود ہے۔

پھر اس پر مستزاد یہ کہ یہ نقشہ اتنا صحیح اور درست ثابت ہوا، کہ آج تک کبھی کسی کو اس میں ترمیم وتبدیلی کی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوئی، اور نہ ہی قیامت تک کبھی کوئی یہ ضرورت محسوس کرے گا۔ ارشاد باری ہے:۔

لا تبدیل لکلمات اللہ ذالک هو الفوز العظیم (٦٤ یونس ١٠) اللہ کی بولوں میں کوئی ردو بدل نہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

لوح محفوظ

وہ کتاب جس میں امت کی تقدیر لکھی ہے

لوح محفوظ کے لغوی معنی محفوظ تختی کے ہیں اور شریعت کی اصطلاح میں بھی تقریباً یہی معنی لئے گئے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کو ''الکتاب، ام الکتاب، کتاب مبین، کتاب حفیظ، کتاب مسطور، کتاب مکنون، اور لوح محفوظ وغیرہ مبارک ناموں سے یاد فرمایا گیا ہے۔

Marfat.com

حضرت ابن عباسؓ کا رشاد ہے:-

ان اللہ خلق لوحا محفوظا من درۃ بیضاء صفحاتھا من یاقوتۃ حمراء قلمہ نور (ہدایہ ص ۱۴ ج ۱)

بے شک اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ کو سینہ موتی سے اور اسکے صفحات کو یاقوت احمر سے پیدا فرمایا ہے اور قلم اس کا نور کا ہے۔

دوسری جگہ فرمایا:-

ان فی صدر اللوح لا الہ الا اللہ وحدہ دینہ الاسلام و محمد عبدہ ورسولہ (ہدایہ ص ۱۴ ج ۱)

لوح محفوظ کا آغاز توحید باری تعالیٰ حقانیت اسلام اور خاتم المرتبت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عبدیت اور رسالت سے ہو رہا ہے۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:-

ھو فی الھواء فوق السماء السابع (جلالین)

یعنی لوح محفوظ فضا میں ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے۔

محسوسات میں لوح محفوظ کی بہترین مثال انسانی دماغ ہے جو ہزاروں اور لاکھوں وسیع وعریض پروگراموں اور منصوبوں کو اپنے اندر جوں کا توں محفوظ رکھتا ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا نورانی قلم

''قلم'' سے مراد یہاں وہی قلم ہے، جس کو قضاء وقدر کا قلم کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کی عظمت کی قسم کھائی گئی ہے، اور ''قلم'' کے نام سے موسوم مستقل ایک سورت بھی نازل فرمائی گئی ہے، جس سے آپ اس کی عظمت اور اہمیت کا بآسانی اندازہ فرما سکتے ہیں۔

حدیث میں اس کو نور کا قلم قرار دیا گیا ہے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:-

ان اول ما خلق اللہ القلم ثم قال لہ اکتب فجریٰ فی تلک الساعۃ بما ھو کائن الیٰ یوم

یعنی لوح محفوظ کے بعد ساری مخلوق سے پہلے اللہ رب العزت نے قلم کو پیدا فرمایا پھر اس کو کہا کہ لکھ پس قلم اسی وقت چل پڑا اور قیامت تک کے

Marfat.com

القیامۃ (مسند احمد) اندازوں کو تخمینوں اور پروگراموں کو سمیٹ گیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

''یہ اندازے اور تخمینے آسمان و زمین کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے ہی لکھ دیئے گئے تھے۔'' (مسلم شریف)

جدید سائنس میں اس خودکار قلم کی بہترین مثال ''ٹیلی پرنٹر اور ٹیلی ٹائپ رائیٹر ہے، جو آپ کسی بھی اخبار کے دفتر میں دیکھ سکتے ہیں۔ اس کا ایک نام خودکار ٹائپ رائٹر بھی ہے۔

خبر رساں ایجنسیاں تاروں کے ذریعہ اسے خبریں بھیجتی رہتی ہیں، اور وہ کاغذ پر بغیر کسی آدمی کی مدد کے خود بخود ٹائپ کرتا رہتا ہے، جب ایک کاغذ ختم ہو جاتا ہے، تو اسے ایک طرف ڈال دیتا ہے، اور دوسرا کاغذ ٹائپ کرنا شروع کر دیتا ہے۔

مگر اس لکھ دینے کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے لکھ کر کسی کو مجبور اور پابند کر دیا ہے۔ نہیں! بلکہ یہ تو اس کے مضبوط اور مستحکم علم کی ایک دلیل ہے کہ اس نے جو لکھ دیا، وہ اسی طرح ہو کر رہا، اور آئندہ ہو کر رہے گا۔ اس کی بہت مناسب اور بہترین مثال محکمہ موسمیات کی موسمی پیشینگوئیاں ہیں۔

مثلاً یہ کہ کل سورج گہن ہوگا، یا فلاں علاقے میں گرج، چمک یا بارش ہوگی، اور موسم اتنا عرصہ خراب رہے گا، وغیرہ وغیرہ۔ پھر فی الواقع ان کی پیشینگوئی کے مطابق ایسا ہو بھی جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود کسی کو بھی یہ شکوہ اور شکایت کرتے ہوئے نہیں دیکھا گیا کہ سورج کو گہن یا موسم کی خرابی محکمہ موسمیات کے لکھ دینے کی وجہ سے لاحق ہوئی۔

بلکہ اس کے برعکس ہر آدمی سائنس اور علم ہی کی تعریف کرتا ہے کہ دیکھو علم کس قدر ترقی کر گیا۔ جیسے یہاں محکمہ کی پیشینگوئی، سورج اور چاند کو گہن پر اور بادل کو بارش پر مجبور نہیں کرتی، بالکل اسی طرح رب العزت کا پیشگوئی کر دینا بھی کسی کو مجبور نہیں کرتا۔

عبث ہے شکوۂ تقدیر یزداں
تو خود تقدیر یزداں کیوں نہیں ہے

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی عظمت و بڑائی

میرے عزیز! اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی لامحدود ہے اس لیئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا''لیس کمثلہ شئی ''اس کے مثل کوئی شئے نہیں ہے۔

حدیث میں آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور عظمت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

الاول لیس قبلہ شیئا — وہ ایسا اول ہے کہ اس سے پہلے کچھ نہیں۔

والآخرلیس بعدہ شئیا — وہ ایسا آخر ہے کہ جسکے بعد کچھ نہیں۔

وہ ایسا اول جس کی کوئی ابتدا نہیں ......وہ ایسا آخر جس کی کوئی انتہا نہیں......(وہ جسے آنکھ نہ دیکھ سکے، جس کے خیال کی رسائی نہ ہو) اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہے، جس کی تعریف کرنے والے تعریف کرنہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ تعریف اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے کی، لیکن آخر میں آپ ﷺ نے بھی ہتھیار ڈال دیئے، اور فرمایا:-

اللھم لا استطیع ثناء علیک — اے اللہ میں آپ کی تعریف کو بیان نہیں کرسکتا

انت کما اثنیت علی نفسک — اے اللہ آپ کی ذات ایسی ہے جیسے آپ نے اپنے آپ تعریف فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے خود کلام اللہ میں اپنی بڑائی اور عظمت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

لو کان البحر مدادا والبحر یمدہ من بعدہ سبعة البحر ولو ان ما فی الارض من شجرة اقلام — سمندر سیاہی بن جائیں، موجودہ سمندروں کے ساتھ سات سمندران کی سیاہی بن جائیں، اور زمین کے تمام درختوں کے قلم بن جائیں۔

ایشیا، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا غرض ساری دنیا کے درخت قلم بن جائیں۔ حتیٰ کہ ان کی شاخوں کے بھی قلم بنا دیئے جائیں۔ ساتوں زمین و آسمان کے ورق بنا دیئے جائیں۔ ساڑھے پانچ ارب انسان اور اس سے کئی گنا زیادہ جنات اور اللہ کی ساری مخلوق اور فرشتے مل کر ان قلموں سے اللہ کی بڑائی لکھنا شروع کریں، تو ایک وقت آئے گا، یہ قلم ٹوٹ جائیں گے اور سمندر خشک ہوجائیں گے، لیکن اللہ کی عظمت اور بڑائی کا ایک ذرہ بھی نہ لکھ سکیں گے۔

(ر... ...نیریه ص ۵۶۰ المحجرب . ۲ سورنه لقمان ۲۷)

Marfat.com

مشرک قوم کے سامنے مردِ مومن کا اعلان

میں صرف اللہ تعالیٰ کی پرستش کرتا ہوں۔تم بھی اسی کی عبادت کرو۔قوم اس کو شہید کر دیتی ہے اس کے بعد وہ قوم بھی اللہ کے عذاب سے تہس نہس کر دی جاتی ہے۔

ومالی لا اعبد الذی فطرنی والیه ترجعون (یٰسین ۲۲)

اور میرے پاس عذر ہی کیا کہ میں اس کی عبادت نہ کروں۔جس نے مجھے پیدا کیا اور تم (سب) کو اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

مردِ مومن کی تقریر کا حاصل یہ ہے کہ جب پروردگار وہی ایک اور حشر بھی وہی ایک اور سارے دیوی دیوتا بے اختیار محض تو آخر دین توحید چھوڑ کر شرک اختیار کرنے کے معنیٰ ہی کیا؟ یہ تو سرتاسر محض بے عقلی یہی ہوئی۔ الذی فطرنی والیه ترجعون

خالق بھی وہی داورِ حشر بھی وہی
مبدا بھی وہی، منتہیٰ بھی وہی

ہر سادہ و سلیم فطرت والا بعینہ یہی استدلال کرے گا۔سورۂ یٰسین آیت نمبر ۱۳ سے آیت نمبر ۳۰ تک تفسیر دیکھئے۔نہایت عبرت انگیز قصہ ہے۔

شام کے شہر انطاکیہ میں (بقول بعض مفسرین و تاریخ دان) دو رسول منکرین و معاندین کے پاس آئے۔انہوں نے جب قوم کو ان سیاہ کاریوں سے منع کیا،وہ کہنے لگے: ہمیں نصیحت نہ کریں ورنہ ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے۔

ایک مردِ مومن شہر کے کسی دور مقام سے دوڑتا ہوا آیا اس نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! ان رسولوں کی بات مان لو اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔دلیل کے طور پر اپنا معاملہ پیش کیا کہ میں خود اس کی عبادت کرتا ہوں،جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔مشرک قوم اپنے اس ہم قوم کی دشمن ہوگئی اور آخر اسے ہلاک کر ڈالا اس کے بعد اس قوم پر بھی عذاب الٰہی آ گیا۔

ان كانت الا صيحة واحدة فاذا هم خامدون

وہ سزا تو بس ایک چیخ تھی کہ سب اسی دم بجھ کے رہ گئے۔

Marfat.com

یہ ہے اللہ سے کفر اور شرک کا انجام، ابھی آخرت میں عذاب باقی ہے۔

جس قوم نے کی دہر میں اللہ سے بغاوت
باقی نہ رہا اس کا کہیں نام ونشاں تک

جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو بھی شریک ٹھہراتے ہیں، وہ عنقریب اس کا انجام جان لیں گے۔

الذین یجعلون مع اللہ الٰھاً آخر فسوف یعلمون (الحجر ۹۶) جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود بھی قرار دیتے ہیں، انہیں عنقریب (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا۔

یعنی موت، قبر اور قیامت آنے کی دیر ہے۔ اللہ العالمین، رب کائنات کی عبودیت میں اسی کی عاجز، درماندہ بے بس، اور بے اختیار مخلوق میں سے کسی کو شریک کرنا یہ کس قدر جرم ہے کس درجہ ظلم ہے پتہ چل جائے گا۔

اگر اس سیاہ کاری کا مرتکب بجز توبہ، بغیر اصلاحِ احوال واعمال مبتلائے شرک ہی مر گیا تو جہنم کے ہولناک دائمی عذاب میں گرفتار ہو جائے گا۔ جہاں سے چھٹکارا قطعی ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کردی ہے اور جہنم اس کا ٹھکانا ہے۔ (المائدہ ۷۲)

سورۂ نساء آیت نمبر ۴۸ میں فرمایا:-

ومن یشرک باللہ فقد افترٰی اثما عظیماً جو کوئی کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے اس نے یقیناً ایک بڑا گناہ سمیٹا۔

ام لھم الٰہ غیر اللہ سبحان اللہ عما یشرکون (الطور ۴۳) کیا ان کا اللہ کے سوا کوئی اور خدا ہے؟ پاک ہے اللہ ان کے شرک سے۔

کائنات کا ہر ذرہ پکار رہا ہے کہ جس نے ہماری تخلیق کی ہے عبادت کے لائق وہی ذات اقدس ہے۔ اس کا کوئی شریک نہ ذات میں نہ اس کی صفات میں۔

یہ لمحہ بھر کی جو مہلت ملی تجھے عاجز
گزار دے اسے اللہ کی عبادت میں

Marfat.com